شرح قانون دادرسی خاص

یعنی

ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء

جو

تمام مستند شروح انگریزی مثلاً قانون دادرسی خاص مؤلفہ کالٹ صاحب و فرائی صاحب سے ترجمہ
کرکے باضافہ حال تک کے فیصلجات ہر چہار ہائی کورٹ کلکتہ۔ الہ آباد۔ بمبئی۔ مدراس و
پنجاب چیف کورٹ کے تالیف کیا گیا

مطبوعہ

روز بازار سٹیم پریس امرتسر

باہتمام

شیخ عبدالعزیز پرنٹر

بار دوم

۱۹۶۲ء

قیمت فی جلد للعہ

تعداد جلد ۵۰۰

مختصر فہرست کتب قانونی مطبع روز بازار

(جنرل لا بکس ایجنسی) امرتسر

(جن میں حال تک کی ترمیمات وغیرہ شامل ہیں)

صیغہ دیوانی

مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء ۸عہ

شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء جس عمدہ طرز پر اسکو ترتیب دیا گیا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے حقیقت میں انگریزی شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی مولفہ او کینلی صاحب و امیر علی و ڈراف صاحب اور تمام شروح انگریزی کا ایک مکمل مجموعہ ہے نئے تغیر و تبدلات اور انکی وجوہات کے علاوہ ہندوستان کی اعلیٰ عدالتوں کے حال تک کے تمام فیصلجات درج کر دیئے ہیں ..... سے

قانون دادرسی خاص نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء ۳/

شرح قانون دادرسی خاص بہت سی انگریزی شروح سے تیار کی گئی ہے .... للعہ

قانون میعاد نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء ۳/

شرح قانون میعاد نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء بابو متر صاحب اور مسٹر رلواز صاحب کے قانون میعاد اور دیگر مستند شروح انگریزی کا انتخاب ہے۔ واقعی دیکھنے کے قابل کتاب ہے ۱عہ

قانون حق آسائش نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء ۳/

مجموعہ قانون حق آسائش مشرح .... عا/

قانون انتقال جائداد (۴ سنہ ۱۸۸۲ء) ۸/

قوانین پنجاب نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۲ء معہ ریگولیشن ہائے متعلقہ ۸/

شرح قوانین پنجاب ڈائجسٹ پنجاب لا مولفہ مسٹر راٹیگن صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور دیگر شروح ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء سے تیار کی گئی ہے .... سے

قانون متعلق سن بلوغ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۵ء ۱/

" نابالغان نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۰ء ۲/

مجموعہ قانون نابالغان مشرح تمام متعلقہ نابالغی کا ایک مکمل مجموعہ ہے اور انگریزی و اردو میں اپنی آپ نظیر ہے۔ ۸عہ

قانون سرٹیفکیٹ جانشینی شرح یہ چھوٹی سی کتاب بوجہ اپنی عمدگی کے بہت ہی پسند ہوئی ہے ...... عہ/

قانون وراثت ہند نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء مشرح ... عا/

شرح قانون پروبیٹ ترکہ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء نہایت جامع اور قابل قدر کتاب ہے ۸عہ

قانون کیورٹر وراثت نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۴۱ء مشرح ... ۲/

" امانت ہائے ہند نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء ... ۳/

" متعلقہ اشخاص قانون پیشہ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء مشرح مع نظائر تمام قانون پیشہ اصحاب کو اسے اپنے دفتر میں رکھنا چاہیے ۸/

قانون مطالبہ خفیفہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء مشرح ... ۳/

" عدالت ہائے پنجاب نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء ... ۳/

" معاہدہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء ۸/

شرح قانون معاہدہ۔ قانون معاہدہ کے متعلق کوئی بات نہیں جو اس قابل قدر شرح میں درج نہیں کی گئی اسکی تیاری کے وقت قانون معاہدہ پالک صاحب و اڈلین صاحب کنگھم صاحب شیفرڈ صاحب وغیرہ کو سامنے رکھا گیا ہے نہایت مکمل اور جامع شرح ہے ۶/

قانون تعین بالیت ناشات معہ قواعد نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۷ء مشرح معہ نظائر ۵/

شرح قانون دستاویزات قابل خرید و فروخت نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۸۱ء قانون ہنڈویات کے متعلق اردو میں پہلی شرح ہے مولفہ پی ڈی شاہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور دیگر شروح انگریزی سے تالیف کی گئی ہے حسب موقعہ تمام نظائر انگلستان کے بھی حوالے دیئے گئے ہیں ۸عہ

قانون برندگان مال عوام نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۵ء مشرح ۲/

" حق مصنفی نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ء مشرح معہ نظائر اردو میں ایسا عمدہ اور کہیں سے نہیں مل سکتا ۲/

قانون ایجاد و اختراع نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۱ء ۳/

" محافظت جائداد مجانین نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۵۸ء مشرح ۲/

" مختار نامجات نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۲ء ۰/

" وقف نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۰ء ۱/

فہرست مضامین دفعات قانون دادرسی خاص یعنی ایکٹ نمبر ۱ بابت ۱۸۷۷ء

تمام شد

شرح قانون دادرسی خاص

یعنے

ایکٹ نمبر (۱) بابت ۱۸۷۷ء

جو

۷۔ فروری ۱۸۷۷ء کو حضور جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کی پیشگاہ سے منظور ہوا

حال تک کی ترمیمات و اصلاحات کے ساتھ

تمہید ہرگاہ تصریح و ترمیم قوانین متعلقہ بعض اقسام دادرسی خاص کی جو مقدمات دیوانی میں ہو سکتی ہے قرین مصلحت ہے لہذا حسب ذیل اس ایکٹ کی رو سے حکم ہوتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۷۷ء کا نافذ العمل ہونا شہر مانڈلے میں ایکٹ نمبر ۲۰ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۱ کے ذریعہ سے اعلان کیا گیا ہے یہ ایکٹ بذریعہ اشتہار تحت ایکٹ متعلق اضلاع مندرجہ فہرست مصدرہ ۱۸۷۴ء مرقوم الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر کیا گیا ہے۔ یعنی

پنجاب کے اضلاع مندرجہ فہرست میں .... (گزٹ آف انڈیا ۱۸۷۷ء حصہ ۱ صفحہ ۵۶۲)

اضلاع کامروپ و نوگاؤں و ڈورنگ و سیب ساگر

لکھیم پور و گوالپارہ (جس میں دوار شرقی داخل

نہیں ہے) و سلہٹ و کچار (جس میں گوہاٹے

کچار شمالی داخل نہیں ہیں) میں .... (ایضاً ۱۸۷۷ء حصہ ۱ صفحہ ۶۶۲)۔

اضلاع ہزاری باغ و لوہارڈگا و مان بھوم و ضلع سنگبھوم کے پرگنہ ڈھالبوم میں ...... (ایضاً ۱۸۷۷ء حصہ ۱ صفحہ ۸۲) ممالک

ایکٹ ہذا کے رو سے نو مختلف اقسام کی دادرسی ہائے خاص مقرر کی گئی ہیں چنانچہ دادرسی بذریعہ حکم امتناعی انصاف سے متعلق ہے اور باقی کی آٹھ عامل اور چارہ کار اور محافظ انصاف سے متعلق ہیں۔

حصہ (۱)

مراتب ابتدائی

مختصر نام **دفعہ ۱۔** جائز ہے کہ یہ ایکٹ دادرسی خاص کا ایکٹ مصدرہ ۱۸۷۷ء کہلائے ؛

وسعت مقامی یہ ایکٹ کل برٹش انڈیا سے بجز اضلاع مندرجہ فہرست مصرحہ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۷۴ء کے متعلق ہوگا۔

برٹش انڈیا الفاظ "برٹش انڈیا" سے جناب ملک معظم کی قلمرو کے اندر کے کل ایسے ممالک اور مقامات مراد ہونگے جنپر بوقت موجودہ جناب ملک معظم بذریعہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند یا بذریعہ کسی گورنر یا اور عہدہ دار ماتحت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کے فرمانروا ہوں (دفعہ ۱۳ ضمن (۷) ایکٹ ۱۰ ۱۸۹۷ء)

ایکٹ ہذا بالعموم علاوہ اضلاع مندرجہ فہرست کے جس کی صراحت ایکٹ ۱۴ ۱۸۷۴ء میں کی گئی ہے مفصلہ ذیل اضلاع میں نافذ قرار دیا گیا ہے۔

(بقیہ صفحہ اول) متوسط کے اضلاع مندرجہ فہرست میں .... گزٹ آف انڈیا ۱۸۷۹ء حصہ ۱ صفحہ ۷۷۲)

قسمت جہانسی میں .... (ایضاً ستمبر ۱۸۷۹ء حصہ ۱ صفحہ ۵۹۲)

سندھ میں .... (ایضاً ۱۸۸۰ء حصہ ۱ صفحہ ۶۷۶)

کورگ میں .... (ایضاً ۱۸۸۲ء حصہ ۱ صفحہ ۲۱۷)

جلپائی گوری غرلی میں .... (ایضاً ۱۸۸۲ء حصہ ۱ صفحہ ۵۱۱)

چھاونی مرار میں .... (ایضاً ستمبر ۱۸۸۳ء حصہ ۱ صفحہ ۵۵۹)

ایکٹ ہذا کی دفعہ ۹ کا نافذ العمل ہونا سارے اپر برہما میں (بجز ریاستہائے شان کے)، ایکٹ ۲۰ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۶ کی رو سے اور برٹش بلوچستان میں قانون ۱ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۳ کی رو سے اعلان کیا گیا ہے۔

وہی دفعہ بذریعہ اشتہار تحت ایکٹ متعلق اضلاع مندرجہ فہرست مصدرہ ۱۸۷۴ء جہدر اچلم اور راکابلی کے تعلقوں اور رمپا ملک (گزٹ آف انڈیا ۱۸۷۹ء حصہ ۱ صفحہ ۶۳) اور کمایوں اور گڑہوال اور ترائی کے پرگنوں اور ضلع مرزاپور کے جزو مندرجہ فہرست اور جونسار بہوار (گزٹ آف انڈیا ۱۸۸۶ء حصہ ۱ صفحہ ۵۲۴) میں وسعت پذیر کی گئی ہے ؛

سندھ (ملاحظہ ہو انڈیا گزٹ ۴ دسمبر ۱۸۸۰ء حصہ اصفحہ ۶۷۶) مغربی جلپائی گوری (۱۰ دسمبر ۱۸۸۲ء حصہ اصفحہ ۱۱۰۵) اضلاع ہزاری باغ۔ لوہارڈگا۔ مان بھوم و پرگنہ ڈھال بھوم واقعہ ضلع سنگبھوم (۱۶ فروری ۱۸۸۱ء حصہ اصفحہ ۸۲) قسمت جھانسی (۲۶ ستمبر ۱۸۷۹ء حصہ اصفحہ ۵۹۲) مندرجہ فہرست اضلاع پنجاب (۲ ستمبر ۱۸۷۷ء حصہ اصفحہ ۵۶۲) مندرجہ فہرست اضلاع ممالک متوسط (۱۳ دسمبر ۱۸۷۹ء حصہ اصفحہ ۷۷۲) گورک (۲۹ جون ۱۸۸۲ء حصہ اصفحہ ۲۱۷) اضلاع کامروپ۔ نوگاؤں۔ دارنگ۔ سب ساگر۔ لکھیم پور۔ گوالپاڑہ (باستثنائے مشرقی دوارس) سلہٹ و کاچار (باستثنائے کوہستان شمالی کاچار) (۱۱ نومبر ۱۸۸۲ء حصہ اول صفحہ ۶۶۲) جیابادی مراد (۲ ستمبر ۱۸۸۷ء حصہ اصفحہ ۵۵۹) ایکٹ ہذا کی دفعات ۲ و ۹ تعلقہ جات بہادر اجالم ودا کاپلی ورامپا کمشنری سے متعلق کی گئی ہیں (۲۸ اکتوبر ۱۸۷۹ء حصہ اصفحہ ۶۳)

تاریخ نفاذ | اور یہ ایکٹ یکم مئی ۱۸۷۷ء سے عمل پذیر ہوگا۔

دفعہ ۲۔ (احکام قوانین کی منسوخی) ایکٹ ۱۲ ۱۸۹۱ء کی رو سے منسوخ ہوئی۔

ضمن تعریف | **دفعہ ۳۔** ایکٹ ہذا میں اگر مضمون یا سیاق کلام میں کوئی امر خلاف نہ پایا جاوے تو

لفظ "**پابندی**"۔ میں ہر ایسا کار لازمی داخل ہے جسکی تعمیل بالجبر قانوناً ہو سکتی ہے

پابندی | کسی جائز حکم کی متابعت کرنیکی حالت کو یا کسی فعل کے کرنے یا ترک کرنیکی حالت کو کہتے ہیں اور ہر جائز حکم میں اسی مطابق کا جائز فرض بھی شامل ہوتا ہے کیونکہ حکم اور فرض خواہ مخواہ لازم ملزوم الفاظ ہیں پس ایک شخص میں کسی حق کا موجود ہونا اس بات کا متقاضی ہے کہ ایک پابندی موجود ہے خواہ کسی اور شخص میں ہو یا جملہ دیگر اشخاص میں مطابق اس امر کے کہ حق مذکور خاص ہے یا عام۔ لہذا فرائض جو حسب ایکٹ ہذا قابل نفاذ ہیں یا تو نارٹ سے یا معاہدہ سے پیدا ہونے ممکن ہیں لہذا پابندی سے وہ فرائض ظاہر ہوتے ہیں جو معاہدہ سے پیدا ہوتے ہیں (کتاب جورس پروڈنس آسٹن صاحب جلد اول صفحہ ۷)

نوعیت پابندی | پابندی ایک جائز گرہ ہے جسکے ذریعہ ایک شخص یا ایک جماعت اشخاص پر دوسرے شخص یا جماعت کی طرف سے کسی فعل کے کرنے یا ترک کرنے کی مجبوری عائد کی جاتی ہے۔

ضروریات پابندی | پابندی کے لئے حسب ذیل امورات کا ہونا ضروری ہے۔

اولاً۔ اقتدار جو ایک یا ہر دو منجملہ دو اشخاص یا جماعتوں کے دوسرے کے طریق عمل پر استعمال کر سکتا ہو۔

ثانیاً۔ دو فریق کا ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مخصوص ہوں نہ کہ غیر مخصوص کیونکہ ایک شخص نہ تو خود اپنی پابندی میں اور نہ اپنی بشمول دیگران میں رہ سکتا ہے جیسا کہ مقدمہ فاگز بنام لو مندرجہ انگلش رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۹۵ میں بالک صاحب چیف بیرن نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایک شخص ایک ایسی فنڈ

روپیہ قرض لے جس میں وہ خود شریک ہے اور سرمایہ مشترک کو روپیہ مذکور ادا کرنے کا اقرار کرے تو اسپر روپیہ مذکور کی بابت نالش نہیں ہوسکتی کیونکہ قانوناً ایک شخص کا خود اپے آپکو ادا کرنا کچھہ معنی نہیں رکھتا نیز ملاحظہ ہو مقدمہ ہاے بنام ہاے (سنہ ۱۸۹۳ء) چانسری جلد اول (مقدمہ اپیل دیوانی صفحہ ۹۹)

ثالثاً۔ ذمہ واری لئے پابندی خاص افعال یا ترک افعال سے متعلق ہوں۔

رابعاً۔ معاملہ پابندی (یعنی کسی امر کا کیا جانا یا ترک کیا جانا) کی ضرور ہے کہ کچھہ مالیت نقدی میں ہو یا ہوسکتی ہو۔ بصورت دیگر قانونی تعلقات کو اخلاقی اور تمدنی تعلقات سے امتیاز کرنا سخت مشکل ہوگا۔

پس اس طرحسے پابندی کی یہ تعریف ہوئی کہ وہ ایک ایسا اقتدار ہے جو خاص اشخاص خاص اشخاص پر خاص افعال یا ترک افعال کی غرض کے لئے استعمال کرسکتے ہوں اور ان افعال یا ترک افعال کی قیمت نقدی میں ہوسکتی ہو۔

ماخذ پابندی پابندی کے بہت سے ماخذ ہیں:- **اولاً**۔ پابندی اقرار سے پیدا ہوسکتی ہے اور اقرار سے مراد معاہدہ ہے ایکطرف سے ایجاب اور دوسری طرف سے قبول ہوتا ہے۔ **ثانیاً**۔ پابندی مقابلہ سے پیدا ہوسکتی ہے اور یہ اسصورت میں پیدا ہوتی ہے جہانکہ اصلی حق ترک فعل کو توڑا جاوے۔ مثلاً حق جائداد یا ضمانت یا چالچلن جس کو مداخلت اور حملہ یا ازالہ حیثیت کرنے سے توڑا جاتا ہے۔ اس صورت میں وہ شخص جو ناجائز فعل کرتا ہے فریق ضرر رسیدہ کو بطریق معینہ قانون معاوضہ ادا کرنیکا پابند ہوجاتا ہے۔ **ثالثاً**۔ پابندی خلاف ورزی معاہدہ سے پیدا ہوسکتی ہے۔ **رابعاً**۔ پابندی فیصلہ عدالت مجاز اختیار سماعت سے پیدا ہوسکتی ہے جسکے روسے ایک فریق کو دوسرے کے حق میں کسی فعل کے کرنے یا ترک فعل کرنیکا حکم کیا گیا ہے۔ **خامساً**۔ پابندی معاہدہ مفہوم (تعبیری) سے پیدا ہوسکتی ہے۔ **سادساً** پابندی اس اقرار سے پیدا ہوسکتی ہے جو معاہدہ سے جداگانہ ہو مثلاً ازدواج یا امانت سے۔

لفظ "**امانت**" میں ہر قسم کی ملکیت امینانہ داخل ہے خواہ وہ علانیہ ہو یا وضناً یا معناً

لفظ "**امین**" میں ہر شخص داخل ہے جو بطور امین علانیہ یا وضناً یا معناً قابض ہو۔

تمثیلات

(الف) زید نے اراضی بنام عمرو وصیت کی اور وصیت نامہ میں لکھدیا کہ "شک نہیں ہے کہ عمرو اس میں سے سالانہ مبلغ ایکہزار روپیہ بکر کو اسکی حیات تک دیا کریگا" اور عمرو نے اس وصیت کو منظور کیا۔ پس عمرو حسب معنی ایکٹ ہذا واسطے بکر کے بقدر اس کے زر سالانہ کے امین ہے۔

(ب) زید قانونی امور میں یا معالجہ کے امور میں یا مذہبی امور میں بکر کا مشیر ہے اور اسنے

اپنے منصب کے ذریعہ سے بہ حیثیت ویسے مشیر ہونے کے کوئی ایسا فائدہ نقدی اُٹھایا جو اور صورت میں بکر کو پہنچتا پس حسب معنی ایکٹ ہذا زید اس فائدے کی بابت بکر کا امین ہے۔

(ج) زید عمرو کا ساہوکار ہے اور اس نے اپنی غرض کیلئے عمرو کے حساب کا حال ظاہر کر دیا پس زید حسب معنی ایکٹ ہذا بابت اس منفعت کے جو اُسکو اس حال کے ظاہر کرنیسے حاصل ہوا امین ہے

(د)۔ زید پٹہ پر لی ہوئی کچھہ جائداد کا مرتہن ہے اور اسنے اپنے نام سے پٹہ کی تجدید کرائی پس زید حسب معنے ایکٹ ہذا پٹہ مجددہ کا اُنکے واسطے امین ہے جو اصل پٹہ سے غرض رکھتے ہوں۔

(ہ) زید منجملہ چند شرکا کے کوٹھی کیلئے اسباب خرید کرنے پر مامور ہوا۔ اور بلا علم اپنے شرکا کے انکو وہ اسباب جو اُسنے پیشتر اسوقت خرید کیا تھا جبکہ ارزاں قیمت پر ملتا تھا حسب نرخ بازار دیتا رہا اور اس نہج سے اُسنے منفعت کثیر حاصل کی پس زید حسب معنی ایکٹ ہذا اپنے شرکا کیلئے امین اس منفعت کا ہے جو اسکو حسب مذکور بالا حاصل ہوا۔

(و) زید نے جو عمرو کے نیل کے گودام کا مہتمم ہے بکر کیطرف سے جو تخم نیل فروخت کرتا گماشتہ بنکر برضا مندی عمرو کے اس تخم نیل پر کمیشن لیا جو بکر سے گودام کیلئے خرید کیا گیا تھا۔ پس زید حسب معنی ایکٹ ہذا عمرو کے لئے اُس کمیشن کا امین ہے جو حسب مذکورہ بالا لیا گیا۔

(ز)۔ زید نے کچھ اراضی باوصف اطلاع اس امر کے خرید کی کہ بکر پہلے ہی اُسکے خرید کرنیکا معاہدہ کر چکا ہے پس زید حسب معنی ایکٹ ہذا اس خرید کی ہوئی اراضی کی نسبت بکر کا امین ہے۔

(ح) زید نے عمرو سے بعلم اسبات کے اراضی خرید کی کہ بکر اس اراضی پر دخیل ہے اور زید نے تحقیقات اس امر کی نہ کی کہ اس اراضی میں بکر کی حقیت کس نوع کی ہے پس زید حسب معنی ایکٹ ہذا بقدر اس حقیت کے بکر کا امین ہے۔

تعریف امانت و امانت کنندہ و امین و موتمن لہٗ

"امانت" ایک ذمہ داری ہے جو جائداد کی ملکیت سے لاحق ہے اور پیدا ہوتی ہے اس اعتبار سے جو مالک کسی اور شخص کے فائدہ یا اپنے اور اُس شخص کے فائدہ کے لئے اور تیسرے شخص کی نسبت رکھے یا ظاہر کرے اور تیسرا شخص اسکو قبول کرے وہ شخص جو دوسرے شخص کی نسبت اعتبار کرے یا ظاہر کرے "امانت کنندہ" کہلاتا ہے وہ شخص جو اُس اعتبار کو اپنے حق میں تسلیم کرے "امین یا امانت دار" کہلائیگا۔ وہ شخص جس کے فائدہ کیلئے وہ اعتبار تسلیم کیا گیا ہے "موتمن لہٗ" کہلائیگا۔(۱)

امانت کی تعریف اور اس کی صورت تمثیل ذیل سے واضح ہوتی ہے۔ مثلاً۔ زید اپنے پسر نابالغ مسمی بکر کی پرورش کیلئے ایک جائداد عمرو کو بدیں بیان سپرد کرے کہ وہ تا بلوغیت بکر کے جائداد مذکور کے محاصل سے

(۱) دفعہ ۳۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء

اسکی پرورش کرتا رہے تو اس صورت میں عمرو امانت دار بکر کا ہے اور گو بعد وفات زید کے تا ایام بلوغیت بکر جائداد مذکور عمرو کے قبضہ میں رہے گی تاہم اس جائداد میں اصل استحقاق بکر نابالغ کا ہے قانون انگریزی میں استحقاق عمرو (امین) کو "قانونی ملکیت" یا "استحقاق مقابضت" اور زمانہ نابالغیت میں بکر نابالغ (موتمن لہ) کے استحقاق کو "استحقاق الضافی" یعنی استحقاق اصلی کہتے ہیں لفظ ٹرسٹ (جسکا ترجمہ امانت کیا گیا ہے) کی تعریف کتب انگریزی میں اسطرح پر کی گئی ہے کہ "ٹرسٹ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا وہ استحقاق الضافی (اصلی) ہے جو استحقاق قانونی سے علیحدہ ہو" قانون معاہدہ ہند ۱۸۷۲ء میں تحویل امانتی۔ امانت دہندہ و امین کی تعریف اسطور پر کی گئی ہے "حوالہ کیا جانا مال کا ایک شخص کی جانب سے دوسرے کو واسطے کسی غرض کے اس معاہدہ پر کہ جب وہ غرض حاصل ہو جائے تو وہ مال واپس کر دیا جائے یا مطابق ہدایت حوالہ کرنیوالے کے اس کی نسبت اور طور پر عمل کیا جائے "تحویل امانتی" ہے شخص حوالہ کنندہ مال "امانت دہندہ" اور جس شخص کو وہ دیا جاوے امین کہلاتا ہے (۱)

اقسام امانت دفعہ ہذا میں امانت اور امین کی جو تعریف کی گئی ہے اس میں تین اقسام کی امانت کا بیان ہے

اولاً علانیہ یعنی صریح۔ وہ امانت جسکو امانت کنندہ نے زبانی یا ازروئے تحریر کے صریحاً کر دیا ہو یا مضمون دستاویز سے بالصراحت واضح ہوتی ہو۔

امانت ہائے علانیہ وہ ہیں جہانکہ صریح احکام اور ہدایات کی گئی ہیں اور معطی کی نیت دربارہ پیدا کرنے امانت کے متعلق کوئی سوال باقی نہ رہتا ہو اور صرف یہ سوال باقی رہتا ہو کہ الفاظ مستعملہ دستاویز کی جسکے روسے امانت پیدا ہوئی ہو مناسب تعبیر کیا ہے۔ اس قسم کی امانت کے دو شق ہیں اوّل امانت ہائے تعمیلہ یعنی جہانکہ معطی خود منتقل لہ ہوا ور اسنے اپنے لئے قیود و منافعجات جو اس نے عطا کئے ہوں لگا دی ہیں۔ دوم امانت ہائے قابل تعمیل۔ جہانکہ معطی نے امین کے نام ہدایات کر دی ہوں کہ منافعجات اس طریق پر صرف کئے جاویں ازاں بعد یہ ضمنی تقسیم دو طرح پر ہوتی ہے۔ (الف) بذریعہ وصیت یا ہبہ کے اور (ب) بذریعہ دستاویز تملیک نامہ یا دستاویز تا دوران حیات کے۔ چنانچہ جس حال میں کہ زرنقد یا مال اسباب یا برتن یا زیورات ایک شخص نے دوسرے کے قبضہ میں دیدئے ہوں جن میں دوسرے شخص کو نہ کوئی استحقاق حاصل ہوا ور نہ وہ اسکے مالک ہوں اور نہ کوئی تحریر دے اور نہ صریحاً کچھ زبانی کہے کہ یہ امانت ہوں تو وہ تعریف امانت صریح کی ذیل میں آئیں گے (۲)

دوم ذہناً۔ جو امانت کنندہ نے بروقت امانت کرنے کسی شے کے صریحاً بیان یا تحریر نہ کی ہو مگر اسکے طریق عمل یا کارروائی سے وہی مراد لیجاتی ہو مثلاً (الف) نے اپنی جائداد چند سال کے لئے (ب)

(۱) دفعہ ۱۴۸ ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۸

واسطے (ج) کے پاس امانت کردی اور اس بارہ میں کوئی صاف وصریح بیان یا تحریر نہیں کی کہ بعد انقضائے ان چند سالوں کے جائداد مذکور کی نسبت کیا کیا جاویگا تو اس صورت میں یہ قیاس کیا جاویگا کہ امانت کنندہ کی یہ مراد تھی کہ بعد اختتام میعاد معہودہ جائداد مذکور پھر اسی کے پاس واپس ہو جاویگی۔ ایسا ہی اگر کوئی شخص اپنی جائداد تاحیات ایک لڑکے کے امانت کرے تو بعد وفات اس لڑکے کے اس جائداد کا امانت کنندہ کیطرف واپس ہونا متخیل ہوگا۔

امانت ہائے ذہنی کی تین ضمنی اقسام ہیں۔ اولاً جہانکہ الفاظ صریح ہوں لیکن عبارات احکام اعتبار امید خواہش آرزو کسی قدر غیر صریح ہوں اور سوال یہ پیدا ہوتا ہو کہ آیا حسب حالات معطی کی یہ نیت تھی کہ کوئی اور کونسی امانتہائے دوسروں کی طرف پیدا کی جاویں۔

ثانیاً۔ جہانکہ اس جائداد سے جو اغراض امانتی کیلئے منتقل کیگئی ہو کسی وجہ سے کوئی بقایا موجود ہو جسکی بابت بصورت عدم موجودگی ہدایات کے یہ سوال پیدا ہوتا ہو کہ آیا بحالات موجودہ معطی کا یہ منشا تھا کہ خود اس کے لئے یا اُسکے قائم مقامان کے لئے کوئی امانت منتج ہے یا آیا معطی لہٗ کو حق استفادہ ملیگا ہندوستان میں ایک ہندو بیوہ کو بروئے قانون متاکشرا اپنے شوہر کی جائداد صرف تاحیات حاصل ہوتی ہے اور جب اسکو اپنے شوہر کی جائداد سے منافعہ حاصل ہوتا ہے تو بادی النظر میں یہ اُسکی نیت سے کہ وہ اُسے۔ اپنے شوہر کی جائداد کا اضافہ متصور کرے نہ اُسکو ایک جداگانہ جائداد کے جو ایک مختلف شاخ وراثت میں منتقل ہو سکتی ہے۔ (۱)

ثالثاً۔ جس حال میں کہ ایک شخص بلا بدل جائداد دوسرے کے نام منتقل کرے یا دوسرے کے نام سے جائداد خرید کرے اور خود اصل خریدار ہو اور بصورت عدم موجودگی ہدایات کے سوال یہ پیدا ہوتا ہو کہ آیا شخص مذکور سے محض امین ہونا مراد رکھا گیا تھا تاکہ معطی یا اس کے قائمقامان کیلئے ایک منتج امانت ہو یا یہ سوال پیدا ہو کہ آیا معطی لہٗ کو حق استفادہ ملیگا

سوم معناً۔ وہ امانت جو بلحاظ نیت فریق کے قاعدہ قانون اور معدلت کے اثر سے بغرض تکمیل انصاف پیدا ہوتی ہو مثلاً (۱) (الف) نے کچھ روپیہ واسطے حوالہ کرنے مسمی (ب) کے (ج) کو دیا تو جبتک وہ روپیہ (ج) کے پاس ہے۔ تب تک وہ (ب) کا امانتدار متصور ہوگا (۲) اقسام صورتہائے جو اس جماعت کی کی ذیل میں آتی ہیں اسقدر ہیں جسقدر کہ اقسام فریب کے ہیں جنکو عدالت بذریعہ تعبیر امانت کے ناکامیاب رکھنا چاہتی ہے۔

عموماً امانت دو اقسام پر منقسم کی جاسکتی ہے اولاً علانیہ یعنی صریح۔ ثانیاً معناً۔ اسٹوری صاحب نے ان دونوں اقسام کی یہ تعریف کی ہے کہ امانت علانیہ وہ امانت ہے جو امانت کنندہ نے بذریعہ تحریر یا

(۱) انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۶۳ - (۲) ایکویٹی جو اس پروڈنس مرتبہ اسنیل صاحب

دستاویز یا وصیت نامہ کے خود اپنے فعل سے قائم کی ہو اور امانت معناً وہ امانت ہے جو حالات معاملہ سے مراد و مقصد امانت کنندہ کا پایا جاتا ہو گو اسنے اسکو بذریعہ بیان یا تحریر کے ظاہر نہ کیا ہو۔ یا جو اثر قانونی سے بمقتضائے انصاف بلا لحاظ خاص مقصد فریقین کے پیدا ہوتی ہو (۱)

اس تعریف امانت معنوی سے ظاہر ہوتا ہے کہ امانت معناً دو قسم کی ہے اول وہ جو حالات مقدمہ سے مقصد فریقین کا ظاہر ہو۔ دوم وہ جو بلا لحاظ مقصد فریقین کے اثر قانونی سے پیدا ہوتی ہو۔

انگریزی کتب دربارہ ایکوئٹی میں ایک قسم امانت علاوہ بر سہ متذکرۃ الصدر کے اور ہے جسکو امانت منتج کہتے ہیں جو بلا لحاظ نیت امانتدار کے عدالت سے نتیجہ نکالی جاسکتی ہو اور اس کو امانت ذہناً میں شمار کرنا چاہئے۔ مثلاً جس حال میں کہ (الف) جائداد کو منتقل کرتا ہے یا (ب) کے نام سے جائداد کو خرید کرتا ہے۔ لیکن بدون اظہار کسی غرض کے تو اس سے مابقی جائداد کی نسبت جو (الف) یا اسکے قائمقامان کے حق میں باقی رہتی ہے امانت منتج ہوتی ہے اور وہ امانت معنوی میں شامل نہیں ہوتی۔ امانت منتج دفعات ۸۱ و ۸۲ ۔ ایکٹ نمبر ۲ ۱۸۸۲ء کے عمل سے پیدا ہوتی ہے (۲)

تمثیلات امانت معناً مندرجہ کتاب اسٹوری صاحب

جب ایک شخص اپنے پاس سے روپیہ دیکر دوسرے شخص کے نام سے کوئی جائداد خرید کرے تو یہ متصور ہوگا کہ وہ شخص جس کے نام سے کوئی جائداد خریدی گئی ہے اس جائداد کی بابت شخص روپیہ دہندہ کا امین ہے اور ظن غالب یہ ہوتا ہے کہ جس شخص نے روپیہ دیا ہے اسنے جائداد مذکور اپنی منفعت کے لئے خرید کی ہے اور دوسرے شخص کا نام محض بغرض سہولیت اپنے مطلب کے لئے دستاویز میں لکھدیا ہے۔ ایسا ہی اگر (الف) بابت قرضہ یا نقدی لینے کے اپنے قرضدار مسمی (ج) سے (ب) کے نام کا تمسک لکھائے تو یہ فرض کر لیا جاویگا کہ مسمی (ب) بابت اسقدر روپیہ کے (الف) کا امین ہے۔ (۳)

لیکن یہ قاعدہ مشتمل اور پر چند مستثنیات کے ہے یعنی ملک انگلستان میں یہ دستور ہے کہ چند صورتوں میں رعایا ملک غیر کی ملک انگلستان میں کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں خرید سکتی اور اگر ایسی رعایا اثر قانونی سے بچ جانے کی نیت کرکے اپنے روپیہ سے ایک جائداد غیر منقولہ خرید کرے تو جائداد مذکور جسکے نام سے خریدی گئی ہے اسی کی ملک متصور ہوگی۔ جب حالات بیع سے یہ واضح ہو کہ جس کے نام سے جائداد غیر منقولہ خریدی گئی ہے وہ خریداری خاص اسی کی منفعت کے لئے عمل میں آئی ہے تو قاعدہ متذکرہ بالا ایسی حالت سے

(۱) ملاحظہ ہو کتاب اسٹوری جورس پروڈنس دفعہ ۹۸۰ و لونٹ دفعہ ۵ ۔ ۱۱۹ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۲۲
(۳) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۰۱۔

متعلق نہ ہوگا اگر کوئی شخص بوجہ محبت اور الفت کے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کر کے کوئی جائداد غیر منقولہ
اپنی زوجہ یا لڑکے کے نام سے بغرض منفعت انکے خرید کرے، تو حسب قاعدہ مروجہ انگلستان جائداد مذکور
اس زوجہ یا لڑکے کی متصور ہوگی۔ مگر ملک ہندوستان میں بوجہ مزید ترویج خریداری اسم فرضی کے اکثر فریب
ہوتا ہے اور علاوہ بریں عموماً یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ جو شخص کسی جائداد غیر منقولہ کو اپنے پاس سے روپیہ لگاکر
خریدتا ہے وہ اسپر خود متصرف رہتا ہے اور اسکو اپنی ملکیت کر لیتا ہے اس لئے عدالت پریوی کونسل سے
یہ تجویز ہوئی ہے کہ جب کوئی شخص ہندو یا مسلمان اپنے پاس سے روپیہ صرف کر کے کوئی جائداد غیر منقولہ
اپنے لڑکے کے نام سے خریدے تو یہ فرض نہیں کیا جائیگا کہ اس نے وہ جائداد اپنے لڑکے کی منفعت
کیواسطے خرید کی ہے بلکہ یہ متصور ہوگا کہ جائداد مذکور اُسنے اپنے فائدہ کیواسطے خرید کی ہے اور وہ خود اسکا مالک ہے (۱)
لیکن اگر فریقین انگریز ہوں تو بموجب قاعدہ مروجہ انگلستان خریداری قسم مذکور بغرض پرورش پسر یا دختر
کے خیال کی جاوے گی (۲)

جب کسی کاروبار شراکت کیلئے کوئی جائداد غیر منقولہ بصرف زر شراکتی کسی ایک شریک یا شخص ثالث
کے نام سے خریدیجاوے تو اسکا کاروبار شراکتی کیلئے خریدا جانا متصور ہوگا اور وہ شخص جسکے نام جائداد
مذکور خرید کی گئی ہے شرکاء کاروبار کا امین متصور ہوگا (۳)

بعض اوقات فعل امین سے بھی امانت معناً پیدا ہو جاتی ہے مثلاً جب بصرف زر امانت امین (جس کو
جائداد خرید کرنے کا اختیار حاصل ہو) کوئی جائداد اپنے نام سے خرید کرے تو وہ جائداد بھی امانتی متصور ہوگی (۴)
اصل اصول اُسکا یہ ہے کہ امین جائداد امانتی یا اس کے محاصل سے جو فعل کرے اس کی نسبت یہ فرض کر لیا جاویگا
کہ وہ مامون لہ کے لئے کیا گیا ہے۔ اگر امین جائداد امانتی کی بابت بغرض استفادہ خاص کوئی فعل یا معاہدہ
کرے تو وہ اس فعل یا معاہدہ کی بابت شخص مامون لہ کا ذمہ وار ہوگا۔ مثلاً اگر امین کسی کفالت یا رہن
کو (جسکا مواخذہ جائداد امانتی پر ہو) اپنے لئے کم قیمت پر خریدلے تو وہ مامون لہ سے اسقدر روپیہ پانیکا
مستحق ہوگا جس کے عوض میں کہ اُسنے کفالت یا رہن مذکور خرید کیا ہو اور وہ پورا روپیہ نہیں پا سکتا۔ اگر امین
جائداد امانتی کو اضافہ لگان پر پٹہ دیکر آباد کرا دے تو وہ بقدر اضافہ زر لگان کے مامون لہ کا ذمہ دار ہوگا
یہ قاعدہ ان اشخاص سے بھی متعلق ہوگا جو حیثیت امینانہ رکھتے ہوں۔ مثلاً اگر کوئی کارندہ منجانب اپنے

(۱) ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ فظائر پریوی کونسل جلد ۳ ضمیمہ اول و ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۶ و جلد ۲ صفحہ ۹۵
و جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۱ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ (۳) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۰۷
(۴) جورس پروڈنس اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۱۰

مالک کے کسی قرضہ یا شئے کے خریدنے کے لئے مقرر ہو اور وہ قرضہ یا شئے مذکور کو ارزاں خرید کرے تو وہ اسکی منفعت سے مستفید نہ ہوگا بلکہ اسکا فائدہ اصل مالک کو پہونچیگا۔ ایسا ہی اگر کسی شخص مدیون کا ضامن اسکی ڈگری قرضہ کو کم قیمت پر خود خریدے یا اسکا تصفیہ کم روپیہ کرالے تو وہ خود فائدہ نہیں اُٹھا سکتا بلکہ خریداری یا تصفیہ مذکور کے فوائد سے مدیون کو فائدہ ملیگا (۱)

جب کوئی معاہدہ بیع کا قرار پائے تو بائع بعد قرار پانے معاہدہ مذکور کے شئے مبیعہ مذکور کی بابت مشتری کا امین متصور ہوگا اور مشتری بابت زرثمن شئے مبیعہ کے بائع کا امین متصور کیا جائیگا (۲)

ایسا ہی بہت سے اقسام کے مواخذہ جات اور کفالتیں جو بذریعہ اثر قانون کے پیدا ہوتی ہیں وہ بھی امانت معناً متصور ہوتی ہیں مثلاً بائع کا مواخذہ بابت زرثمن کے مشتری اور جائداد مبیعہ پر ہے وہ بھی ایک قسم کی امانت معناً میں داخل ہے کیونکہ مشتری بابت زرثمن کے بائع کا امین متصور ہوتا ہے اور زرثمن کا مواخذہ جائداد مبیعہ پر مثل کفالت کے قائم رہتا ہو اگر مشتری مرجائے یا جائداد کو منتقل کردے تو ورثا یا منتقل الیہ (جنہوں نے باطلاع ادا ہونے زرثمن کے جائداد خریدی ہو) مثل مشتری اوّل کے بائع کا امین متصور ہونگے اور باوجود منتقل ہوجانے جائداد مبیعہ کے بائع اپنا زرثمن اسی جائداد سے وصول کرسکتا ہے یہ قاعدہ اس اصول پر مبنی ہے کہ جب ایک شخص کسی دوسرے شخص کی جائداد کو خریدے تو انصافاً اسے جائداد مذکور بلا ادائے زرثمن اپنے پاس نہیں رکھنی چاہیے اور اگر کوئی شخص خریدار مذکور سے اس جائداد کو باطلاع اس امر کے کہ اسکا زرثمن ادا نہیں کیا گیا ہے خرید کرے تو وہ بھی انصافاً بغیر ادائے زرثمن مذکور کے اس جائداد کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ اگر مشتری یہ کہے کہ جائداد مبیعہ مواخذہ زرثمن سے بری الذمہ ہے تو اسکا بار ثبوت مشتری پر ہے اور اگر بائع زرثمن کی رسید دیچکا ہو اور یہ ثابت ہوجائے کہ اسنے زرثمن نہیں پایا تو اسصورت میں بھی جائداد مبیعہ زرثمن کی کفیل متصور ہوگی۔ اگر بائع زرثمن کی بابت مشتری سے دستاویز تحریر کرالے تو اس سے جائداد مبیعہ زرثمن کی کفالت سے بری الذمہ نہیں ہوجاتی بلکہ عدالت انگلستان سے یہانتک تجویز ہوچکی ہے کہ اگر بائع بعوض زرثمن ایک جائداد کے کسی دوسری جائداد کو دستاویز میں مکفول و مستغرق کرالے تو بھی جائداد مبیعہ اپنے زرثمن کے مواخذہ سے مبرا متصور نہ ہوگی۔ ایسا ہی اگر بائع بابت زرثمن کے ہنڈوی لکھالے اور ہنڈوی مذکور مکتوب الیہ سکار بھی دے تاہم تا ادائے زرثمن جائداد مبیعہ مواخذہ زرثمن سے بری نہ ہوگی اور اگر جزو زرثمن باقی رہجائے تو بھی جائداد مبیعہ بقدر بقیہ زرثمن کے مواخذہ دار رہیگی اگر بائع فوت

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد خاص صفحہ ۱۹ (۲) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۱۲

ہو جائے یا زرِ ثمن کسی کے نام منتقل کر دے تو وارث یا منتقل الیہ مذکور زرِ ثمن کو جائداد مبیعہ سے وصول کر سکتا ہے۔ اگر مشتری کا دیوالہ نکل جائے اور اس کی جائداد افیشل اسائنی کے قبضہ میں آجاوے تاہم بائع جائداد مبیعہ سے زرِ ثمن وصول کر سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص بہ نیک نیتی اور بعوض بدل قیمتی کے بلا اطلاع مواخذہ زرِ ثمن کے جائداد کو خرید کرے تو وہ مواخذہ زرِ ثمن بائع کا ذمہ وار نہ ہوگا (۱) اگر کوئی شخص کسی سے روپیہ قرض لے اور بغرض اطمینان دائن بکفالت اسی روپیہ کے اپنی جائداد کا قبالہ دائن کے سپرد کر دے تو اس سپردگی دستاویز سے یہ متصور ہوگا کہ گویا وہ جائداد جسکا کہ وہ قبالہ ہے اسی قرضہ میں مکفول کر دی گئی ہے اور مدیون بابت اس زرِ قرضہ کے اس جائداد کا امین متصور ہوگا اور اثر اس کفالت کا موافق تمثیلات مندرجہ بالا کے ہوگا (۲) اگر ایک شخص اپنی جائداد کو بیع کرے اور یہ قرار پائے کہ مشتری کل زرِ ثمن اسی جائداد کا شخص ثالث کو بدیں غرض حوالہ کر دے کہ وہ اس زرِ ثمن سے مواخذہ داران سابق کا روپیہ ادا کر کے جائداد کو مواخذہ سابق سے بری کرا لے تو ثالث مذکور جسکے پاس اس غرض کے لئے روپیہ جمع کیا گیا ہے مشتری کا امین متصور ہوگا (۳)۔ ایک مقدمہ میں ایک جائداد کے تین اشخاص امین تھے منجملہ ان کے ایک امین نے زرِ نیلام جائداد امانتی بہ حیثیت وکیل عدالت سے وصول کیا تو تجویز ہوا کہ اسنے زرِ مذکور بہ حیثیت امین وصول کیا ہے نہ بہ حیثیت وکیل (۴) اگر دو یا چند اشخاص کسی جائداد کو مشترکا خرید کریں اور ان میں سے ایک شخص بصرف خود جائداد کی مرمت کرا دے اور پھر فوت ہو جائے تو اس کے وارث دوسرے شرکا سے بقدر رسدی زرِ صرف شدہ کو وصول کر سکتے ہیں اور شرکا دیگر مذکور بقدر اسقدر روپیہ کے جائداد مذکور کے امین متصور ہونگے (۵) اگر کوئی شخص کسی جائداد کو نیک نیتی سے اپنی جائداد سمجھکر مرمت کرلے اور بعد مرمت ہو جانے کے جائداد مذکور میں اسکا کچھ استحقاق ثابت نہ ہو تو وہ شخص بقدر زرِ صرف شدہ کے اس جائداد کے ولا پانے کا مستحق ہے اور بقدر زرِ مذکور وہ جائداد اسکی مواخذہ وار یعنی امین متصور ہوگی یا اگر کسی جائداد کا مالک اس شخص کو جو جائداد کو اپنی ملکیت سمجھکر مرمت کر رہا ہے مرمت کرنے سے منع نہ کرے تو شخص مرمت کنندہ اپنا زرِ مرمت جائداد مذکور سے وصول کر سکتا ہے اور مالک اس جائداد کا بقدر لاگت مرمت کے شخص مرمت کنندہ کا امین متصور ہوگا (۶) کمپنی اپنے قرضخواہوں کی امین ہے یعنی اگر کوئی کمپنی کسی کی قرضدار ہو تو اس کمپنی کی جائداد قرضخواہ مذکور کی مواخذہ وار ہے اور اگر کمپنی جائداد کو منتقل کر دے تو بھی دائن اس منتقل شدہ جائداد سے اپنا روپیہ وصول کر سکتا ہے (۷) اگر چند شرکا ایک ہی کاروبار مشمولاً کرتے ہوں اور اس کاروبار کے متعلق کچھ قرضہ دینا رکھتے ہوں اور منجملہ ان کے ایک

(۱) کتاب اسٹوری صاحب دفعات ۱۲۱۷ تا ۱۲۲۹ (۲) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۲۰ الف (۳) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۳۱ (۴) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۳۲ حرف الف (۵) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۳۶ (۶) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۳۷ (۷) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۵۲

شریک علاوہ اس قرضہ کے کچھ ذاتی قرضہ بھی دینا رکھتا ہو تو قرضخواہ متعلقہ کاروبار کو ذاتی قرضخواہ سے ترجیح ہوگی یعنی بعد وصول ہو جانے روپیہ قرضخواہ کاروبار کے اگر کچھ باقی رہے تو قرضخواہ ذاتی بقدر حصہ اس شریک کے پا سکتا ہے (۱)

اصول اس امر کا کہ اثر قانون سے امانت معناً کس طرح پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ اگر ایک شخص کا متاع دوسرے شخص کے قبضہ میں آوے تو قابض متاع الضا فاً اس سے خود مستفید نہیں ہو سکتا اور وہ اس متاع دینے والے کا امین متصور ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی غرض خاص کے لئے دوسرے کو روپیہ دیوے اور وہ شخص اس روپیہ کو لیکر کسی دوسری غرض میں صرف کر کے اس سے فائدہ اٹھاوے تو شخص روپیہ دینیوالا اس فائدہ کے پانیکا مستحق ہوگا کیونکہ امانت سے خلاف ورزی کر کے کوئی شخص ذاتی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مثلاً اگر (الف) کچھ روپیہ واسطے خریدنے ایک گھوڑے کے (ب) کے حوالہ کرے اور (ب) اس روپیہ سے ایک بگھی خرید لے تو الف اس بگھی کے پانیکا مستحق ہوگا۔ ایسا ہی اگر الف کچھ روپیہ (ب) دلال کو واسطے خریدنے حصہ بینک آف بنگال کے دے اور (ب) اس روپیہ سے حصہ امریکہ بینک کا اپنے نام سے خرید لے تو الف اسی حصہ سے مستفید ہوگا۔ (۲)

اگر امین بلا اطلاع دہی امانت کے کسی شخص کو جائداد امانت شدہ بیع کر دے اور مشتری نیک نیتی سے باداے معاوضہ قیمتی کے جائداد کو خرید لے تو امانت کالعدم ہو جاتی ہے لیکن اگر امین پھر اس جائداد کو مشتری سے خرید لے تو امانت پھر قائم ہو جاتی ہے کیونکہ امین اپنے فعل ناجائز سے جائداد امانتی پر اپنا استحقاق قائم نہیں کر سکتا نیز ملاحظہ ہو تمثیلات تا ذیل مندرجہ تمثیل (ب) تا (ح) دفعہ ہذا و دفعات ۸۴ تا ۹۰ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء

روپیہ جو مدعی نے مدعا علیہ کو وقتاً فوقتاً دیا کہ اس کا حساب کتاب دینا ہے بہ نوعیت معاملہ امانت ہے (ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۱) جس حال میں خاص جائداد موصی نے امانتاً دی ہو تاکہ اس سے ایک خاص قرضہ یا قرضجات ادا کئے جائیں تو یہ امانت پیدا کرے گا۔ لیکن قرضجات کا اسکی جائداد یا اسکے حصہ پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۷) اس مقدمہ کو پریوی کونسل نے اس وجہ پر بحال رکھا کہ وصیت کی رو سے جائداد ہائے غیر منقولہ پر مواخذہ پیدا کیا گیا ہے اور نالش کے لئے نفاذ مواخذہ مذکور زائد المیعاد نہ ہوگی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۴۔ جس صورت میں کہ ایک شخص نے جو قید ہو گیا ہو بغرض ادائے مالگذاری سرکار بجائے اپنے نام کے کسی دوسرے شخص کا نام درج کاغذات کرا دیا ہو تو یہ انتقال از قسم امانت ہوگا (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۰۸) نیز ملاحظہ ہو

(۱) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۵۳

(۲) کتاب اسٹوری صاحب دفعات ۱۲۵۵ تا ۱۲۵۹ (۳) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۱۲۰۱

ہو (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۶۱) جائداد جو ایک شخص نے دوسرے کو بدیں غرض حوالہ کی ہو کہ خاص قرضجات اتاری جاویں اور باقی اُسکے خاندان کی پرورش میں صرف کریں امانت پیدا کرتی ہے (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۲۰) لیکن کسی شئے کا ڈپازٹ کرنا (تحویل میں دینا) بذاتہ کسی امانت کی حد تک نہیں پہونچتا (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۳ والہ آباد جنرل جلد اول صفحہ ۴۲۲) دستاویز امانت جو ایک مقروض نے تحریر کی ہو دائنان کے حق میں کوئی امانت پیدا نہیں کرتی الا اس صورت میں کہ دائنان کے نام لکھی گئی ہو بلکہ تحریر کنندہ کے فائدہ کے لئے ہوگی (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۴۴) واجب العرض موضع جسمیں شرط تھی کہ غیر حاضر شریک حصہ داران اپنی واپسی پر وہ اراضی حاصل کر سکیں گے جبکہ وہ پہلو قابض تھے فی نفسہٖ اُنکے حق میں جائز امانت قائم نہیں کرتی گو کہ وہ ایسی امانت کی شہادت ہو سکتی ہو (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۹۴ و جلد ۲ صفحہ ۴۵۸) نہ بیان مندرجہ مثل حقیقت دیہی شہادت امانت ہو سکتا ہے (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۶۰) معاملہ جسکے رو سے بعض حصص ایک کمپنی کے ایک تیسرے شخص کو اس فہمید پر دئے گئے ہوں کہ وہ حصص مذکور کو مدعیان کے نام ایک خاص رقم زر نقد کے ادا ہونے پر منتقل کر دے مدعی کے حق میں کسی خاص غرض کے لئے امانت نہیں بناتا (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳)۔

لتعریف امین کے لئے ملاحظہ ہو دفعہ ۳ - ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء وہ شخص جس کو جائداد جزواً واسطے اغراض خیراتی کے اور جزواً واسطے دیگر اغراض کے مفوض ہو اور وہ اسکو اپنے فائدہ کے لئے استعمال کرنیکا مستحق نہو امین ہے (ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸) وہ شخص جسکو جائداد مندر مفوض ہو امین ہے (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۴) ایک مسلمان متوفی کی وصیت کا وصی جو اس کی جائداد ارضی پر بطور امانت کے قابض ہو اس غرض سے کہ اس کے منافہ جات مخصوص حصص میں اس کے ورثا اور انکے قائمقامان کو ادا کرے امین ہے (ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۹۰) والد زوجہ جسکو بروقت ناطہ دختر ش شوہر کے والد نے کچھ روپیہ بطور پالا زوجہ (جہیز) کے دیا ہو بلحاظ زر مذکور امین ہوتا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۳۹۴) جس صورت میں کل جائداد زیر امانت ہو لیکن ہبہ جات کل جائداد سے کمتر ہوں تو مابقا جائداد کے متعلق امنا موصی کے وارث کیلئے صریح امین ہوتے ہیں (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۶ و جلد ۲۹ صفحہ ۲۶۷۔

دادرسی خاص دربارہ امانت ہائے کے | ہم کو اس بارہ میں غور کرنا ہے کہ کس قسم کی دادرسی ہائے خاص بروئے ایکٹ ہذا شرح کیگئی ہیں جو بغرض نفاذ یا محفوظیت استحقاق یا حقوق انتفاعی کے جو امانت ہائے کے پیدا کرنے سے حاصل ہوئے ہوں خواہ وہ امانت علانیہ یا ضمناً یا معناً ہو قابل اطلاق ہیں دفعہ ۱۰ و ۱۱ میں امانت

اور امین کا بہت محدود حوالہ درج ہے۔ بروئے دفعہ ۲۰ وہ چارہ کارہائے جو باب ۳ میں شرط کئے گئے ہیں قابل تعمیل علانیہ امانت ہائے بذریعہ وصیت کے متعلق ٹھہرائے گئے ہیں اور حکم بغرض نفاذ امانت ہائے کے دفعہ ۱۲ ضمن (الف) میں درج ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کہانتک یہ عام حکم قابل اطلاق ہے۔ تعریف امانت مندرجہ دفعہ ۳ و تعریف مندرجہ رسالہ جات ایکویٹی انگلستان شکل میں مختلف ہیں موخر الذکر میں امانت کی تعریف بطور ایک حق۔ استحقاق انتفاعی یا حق متعلقہ جائداد ذاتی یا واقعی کے کی گئی ہے جو ظاہراً اور قانونی مالکیت سے علیحدہ ہے اور قانونی مالکیت کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ وہ جائداد امانتی سے اسقدر متعقب ہوتی ہے جیسا کہ اصل شئے اور اسکا سایہ (۱)

امانت ہائے کی تعمیل مختص

دفعہ ۱۲۔ اور ہیئیک کل باب ۲ میں معاہدہ کا موجود ہونا فرض کیا جاتا ہے اور داد رسی خاص جس کی نسبت وہاں حکم ہے صرف صورتہائے معاہدہ سے متعلق ہوتی ہے ضمن (الف) دفعہ ۱۲ مقتضی اس امر کا ہے کہ تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہے جس حال میں کہ وہ فعل جسکے عمل میں آنے کا اقرار ہے تعمیل کل یا جزو کسی کار امانتی کے وقوع میں آئے۔ ضمن (الف) کی تمثیل بعد ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء منسوخ ہو چکی ہے لیکن ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۳ کی تمثیل (ز) ایک تمثیل دادرسی خاص کی ایک ہیچو قسم کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

دادرسی امانت ہائے ذہنی میں

تمثیل (الف) دفعہ ہذا ایک تمثیل امانت ہائے ذہنی کی ہے جس بارہ میں کہ مقدمہ مندرجہ (لیڈنگ کیسز ان ایکویٹی جلد ۲ صفحہ ۹۶۲) ایک اہم مقدمہ ہے جس میں ایک شوہر نے خاص جائداد اپنی بیوی کو دی لیکن یہ ارادہ رکھا کہ نامبردہ اپنی وفات پر جائداد مذکور اپنے لیسے رشتہ داران کے نام منتقل کردے جو نامبردہ نہائت لائق اور مناسب سمجھے۔ تجویز یہ ہوئی کہ زوجہ امین تھی اور اور چونکہ اس نے جملہ جائداد کو بطریق محکومہ منتقل نہیں کیا لہذا جائداد مذکور اس کی وفات پر اس کے شوہر کے رشتہ داران میں بحصص مساوی تقسیم کیجاوے۔

امورات جو امانت ذہنی بناتے ہیں

امانت ذہنی بنانے کے لئے تین امور کا ہونا ضروری ہے۔ اولاً الفاظ مستعملہ خواہ وہ کسیقدر مختلف ہوں بحالت مجموعی ایسے ہوں کہ انکی تعبیر بطور امر کے کیجا سکے ثانیاً شئے مدعا بہا امانت ذہنی کے لئے ضروری ہے کہ خاص ہو اور ثالثاً غرض جسکے لئے امانت مذکور کیجاوے خاص ہونی ضروری ہے (ملاحظہ ہو احکام ہیچو قسم مندرجہ دفعہ ۶ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء) بصورت عدم موجودگی

(۱) کتاب اسٹوری اکویٹی جلد ۲ صفحہ ۹۶۴ و سپنسر ایکویٹی جلد ۲ صفحہ ۸۷۵

صریح الفاظ کے عدالت کا کام ہے کہ یہ نتیجہ اخذ کرے کہ آیا ایک امانت کے پیدا کرنے کی نیت تھی اور اگر کوئی ایک یا زیادہ امورات محولہ بالا میں سے موجود نہ ہو تو یہ بحث کرنے کی وجہ ہو سکتی ہے کہ کوئی ایسی نیت نہ تھی یا کہ نیت کا معلوم کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

الفاظ | نہایت مختلف الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ مثلاً اُمید۔ التجا۔ خواہش۔ یقین وغیرہ اور الفاظ "کچھ شک نہیں ہو سکتا" ایک مقدمہ (دیسی جرنل جلد ۸ صفحہ ۲۷۴) میں استعمال کیے گئے تھے سوال ایک سوال متعلق تعبیر کے ہے کہ آیا موصی لہ سے جملہ اختیار تمیزی لے لیے گئے ہیں؟ اور کیا دیگر الفاظ مثلاً "آزاد اور غیر پابند" الفاظ اُمید یا التجا کو حکمیہ ہونیکے مانع ہیں؟

شئے مدعا بہا | کیا موصی لہ جزو شئے مدعا بہا کو اپنے استعمال میں لا سکتا ہے؟ اس قسم کے سوالات الفاظ مستعملہ کی تعبیر کرنے میں واقعہ ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو لا رپورٹ ہوس آف لارڈس جلد ۴ صفحہ ۲…) شئے مدعا بہا کا خاص ہونا ضروری ہے بصورت دیگر موصی لہ یہ نہیں سمجھ سکتا کہ کسقدر رقم آیا کم یا زیادہ اس غرض کے لیے بخشی گئی ہے اور اس صورت میں کوئی امانت مفہوم نہیں ہو سکتی (۱) اسی طرح سے اگر موصی لہ کی حسب مرضی خود جائداد کے استعمال کرنے کا اختیار تمیزی حاصل ہو اور ہبہ نسبت "ترکہ" یا "مابقی" کے ہو تا کہ موصی لہ کوئی شئے باقی نہ رہنے دے جیسا کہ وہ خیال کرتا ہے تو اس صورت میں بھی شئے مدعا بہا امانت کے پیدا کرنے کے لیے غیر مخصوص ہو گی (۲) مقدمہ مندرجہ (مقدمات اپیل جلد ۷ صفحہ ۳۰۱ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۷۰) میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایسے الفاظ "جب آسکو (بیوہ کو) ضرورت نہ رہے" مساوی طور پر ویسے غیر مخصوص ہیں۔ جیسے کہ "جو کچھ متروکہ ہو" کیونکہ کسی امر سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ موصی لہ کو کسقدر مطلوب ہو گا۔

غرض جس کے لیے امانت کی جاتی ہے | غرض جس کے لیے امانت کی جاتی ہے خاص ہونی ضروری ہے۔ مثلاً (الف) جائداد بایں اُمید ہبہ کرنا ہے کہ وہ "اسکے خاندان میں" جاری رہے۔ اس فقرے سے کوئی خصوصیت ظاہر نہیں ہوتی (چانسری ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۴۰۵۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۶ تمثیلات (ب) و (ج) ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء) جس صورت میں کہ عام الفاظ مثلاً "ورثا" یا "قریبی رشتہ داران" استعمال کیے گئے ہوں تو پھر بھی خصوصیت ہونی لازمی ہے۔ کب انکو معلوم کیا جاتا ہے۔ آیا بروقت وفات واہب و موہوب لہ لیکن اگر غرض معلوم ہو اور شئے مدعا بہا خاص ہے اور اس کے فائدہ کے لیے محدود کی گئی ہے۔ گو کہ وسیع اختیار تمیزی امین کے ہاتھ میں اسکے استعمال کا باقی ہو تو غرض مذکور کے لیے امین

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۲۳۸۔ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۹۶

کوئی ذاتی فائدہ حاصل نہیں کرسکتا بلکہ وہ پابند ہے کہ کل جائداد کو لگاوے یا اسکا حساب و کتاب رکھے[۱]
اسیطرح اگر شوہر اپنے بچوں کو بطور غرض کے اپنی زوجہ کے ہاتھ میں دیدے جنکے فائدہ کے لیے
انکی زوجہ آخر الذکر مجاز ہے کہ - - - - - - - - - - - - - - - - -
- - - اپنی انتصابی رائے کو استعمال کرے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اسکو زوجہ کو ایک حق حین حیاتی
معہ اس اختیار کے حاصل ہے کہ بچوں میں سے کسی کو جس کو وہ مناسب خیال کرے مقرر کردے (۲)
ان فیصلہ جات کے مابعد کا میلان طبع اسطرف زیادہ تر ہے کہ تینوں ضروریات موجود ہوں اور امانت کے
پیدا کرنے کو محدود کیا جاوے (۳) ایک مقدمہ میں جہانکہ خاص جائداد بایں امید ہبہ کی گئی تھی کہ (الف)
برابر ایجنٹ اور منتظم اس کار رہے تو استدعا یہ کی گئی تھی کہ وہ ایک امانت (الف) کیطرف سے سمجھی جاوے
لیکن قرار دیا گیا تھا کہ اس سے یہ لازم ٹھہرے گا کہ ایجنٹ کو ایک مناخفہ دار میں بدل دیا جاوے یا
وہ حسب مرضی قابل برطرفی ہے۔ اور وہ ایک مقررہ تنخواہ یا کمیشن پانے کا مستحق ہے (۴) آخر یہ قابل
ذکر ہے کہ اگر ہبہ کیلیے صاف الفاظ کا استعمال کیا گیا ہو تاکہ وہ خود اپنے فائدہ کے لئے ایک ہبہ ہو اور اسپر
کسی کا اقتدار رہے تو مابعد کے الفاظ سے انکو زائل نہیں کیا جا سکتا جنکی رو سے ایک صریح اظہار خواہش
ظاہر ہوتا ہو وقتیکہ سابقہ ہبہ میں خلل اندازی نہ کی جاوے۔

شرط اور امانت میں امتیاز کیا گیا ہے

(الف) کا (ب) کے نام امانتاً جائداد و خاص امور کیلیے منتقل کرنے اور ایک
خاص امر کے وقوعہ کی شرط پر منتقل کرنے میں فرق ہے۔ موخر الذکر صورت میں
فعل کا کرنا مثلاً ایک شخص ثالث کو ایک رقم نقدی ادا کرنا ایک شرط ماتقدم جائداد کے (ب) کے ہاتھ تفویض
ہونیکی ہے اور اسطرح سے کوئی پابندی (ب)
اور شخص ثالث کے درمیان فعل مذکور کے کرنیکی پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن اول الذکر صورت میں فعل کا
کرنا جائداد کے مفوض ہونیکی شرط ماتقدم نہیں ہے بلکہ وہ ایک مقصود نتیجہ تفویضنگی کا ہے اور اسلیے
تفویضنگی کا امر واقعہ شخص ثالث پر فعل مذکور کے کرنے کی پابندی ڈالتا ہے اور اسے مستحق کرتا ہے کہ
وہ اسے نافذ کرے نیز ملاحظہ ہو (دفعہ ۶ تمثیل (ہ) ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء) لیکن ممکن ہے کہ خود جائداد شرط مذکور
کی شئے مدعا بہا ہو جائے تاکہ موہوب لہ کا شرط کے پورا کرنے سے انکار کرنا اس شخص کو محروم نہ کرے جس کو
شرط مذکور سے فائدہ پہونچانا مقصود رکھا گیا ہے اور اس حالت میں جائداد پر اگرکہ شخص نہیں امانت کا

(۱) لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۲۹ صفحہ ۲۲ - ۲۳ (۲) لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۱۷ صفحہ ۳۲۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۴ -
(۳) اوچانسری ڈویژن جلد ۲۷ صفحہ ۳۹۴ و ۴۱۰ و جلد ۲۹ صفحہ ۲۵۴ (۴) کلارک ونفلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۱ او چانسری ڈویژن جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۵

مواخذہ اس شخص کے فائدہ کے لئے ہو جاتا ہے جسکا نام شرط میں لیا گیا ہے۔ اسی طرح سے مقدمہ مندرجہ (اٹکنسن رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۸۳) میں قائم کیا گیا ہے کہ اگر الف، الاضی رب کے نام اس شرط پر ہبہ کرتا ہے کہ (ج) کو ایک رقم زر نقد ادا کرے اور کوئی ضمن اس بارہ میں درج نہ ہو تو یہ کوئی مواخذہ جائداد پر موصی لہٗ کو اراضیات پر حق گرفت دینے کے لئے نہیں ہے۔ لیکن قانونی وارث خلاف ورزی شرط کا فائدہ اٹھائیگا اور تاہم وہ عدالت امین بطور ایک امین موصی لہٗ کے خیال کیا جائیگا۔ بالفاظ دیگر کہ وارث پابند ہوگا درحالیکہ عدالت یہ معلوم کر سکتی ہو کہ اصل منشا موصی کا ایک امانت کے پیدا کرنیکا تھا مقدمہ مذکور کی پیروی (مقدمہ مندرجہ چانسری ڈویژن جلد ۲۱ صفحہ ۱۳۴) میں کیگئی تھی

امانت منتج ایک ذہنا امانت میں جس حال میں کہ جائداد ایک امانت کے تابع دیگئی ہو جو الفاظ سفارشی سے مفہوم کی جاتی ہے اور امانت مذکور جزواً یا کلاً ناکامیاب ہے تو موصی لہٗ فائدہ اُٹھائیگا اور معطی کے لئے یا اس کے قائمقام کیلئے عام طور پر کوئی منتج امانت نہ ہوگی۔ لیکن اگر بحالت مجموعی یہ ظاہر ہو کہ یہ نیت نہ تھی کہ موصی لہٗ حق استفادہ تابع یا زیر مواخذہ امانت ذہناً کے حاصل کرے گا بلکہ یہ کہ وہ محض ایک امین اس غرض کے لئے ہو کہ دیگران کے نام حقوق استفادہ منتقل کرے تو اس صورت میں اگر امانت کلاً یا جزواً ناکامیاب رہتی ہو تو ایک منتج امانت واسطے معطی یا اس کے قائمقام کے ہوگی۔ جیسا کہ دیگر ہر قسم امانت میں ہوتا ہے (۱)

امانتہائے بطریق اختیار اس قسم کی صریح امانت بحق ایک خاص شخص کے ہو سکتی ہے جیسا کہ تمثیل (الف) میں ہے یا کہ امانت بہ نمونہ ایک اختیار اس امر کے ہوئی ممکن ہے کہ ایک عام جماعت میں سے خاص اشخاص کو منتخب کیا جاوے (۲) ازاں بعد یہ امر قابل لحاظ ہے کہ آیا اس شخص کے ذمہ جسے اختیار دیا گیا ہے۔ ایک فرض اس امر کا عائد کیا گیا ہے کہ اختیار مذکور عمل میں لاوے یعنی آیا امانت کے ساتھ اختیار ملا ہوا ہے۔ کسی شخص کو محض اختیار یا قابلیت کسی شئے کے کرنے کی دینا گویا اس شخص کی مرضی پر چھوڑنا ہے کہ اسے کرے یا نہ کرے جیسا کہ اس کی مرضی ہے لیکن جو اسطرح سے دیا جاسکتا ہے کہ نامبردہ کے ذمہ ایک فرض عائد کیا گیا ہے جسکو کرنے کا وہ پابند ہے اور اگر وہ ناکامیاب رہے تو اختیار مذکور کے منشا میں کوئی نقص نہ آئیگا اور چونکہ مساوی ہونا انصاف ہے لہذا عدالت بذریعہ مساوی تقسیم مابین اغراض اختیار کے امانت کو نافذ کریگی۔

(۱)۔ مائیلنی و کریگ رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۴۶۸ و میکناٹن و گارڈن رپورٹ چانسری جلد ۳ صفحہ ۵۴
(۲) الہ آباد رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۷۰)

امانت منتج یہ بھی ایک قسم امانت ذہناً کی ہے جسکی تعریف پہلے بیان کر دیگئی ہے۔ اسکی دو اقسام ہیں۔ اولاً
جہانکہ جائداد امانتاً (خواہ صریحاً یا مفہوماً) دی گئی ہے اور امانت ہائے کلاً و جزواً ناکامیاب ہیں خواہ بوجہ
عدم موجودگی اغراض امانت کے یا بوجہ نوعیت امانت ہائے کے درحالیکہ وہ ناجائز یا غیر محدود ہوں تاکہ
امانت ہائے ایسی ہوں کہ کل جائداد انمیں صرف نہ ہوتی ہو تو اس صورت میں ایک منتج امانت اس حصے کی
نسبت جو بلا صرف موجود ہے بحق معطی یا اس کے قائمقامان کے پیدا ہوتی ہے۔ ثانیاً جہانکہ انتقال یا خرید
ایک شخص ثالث کے نام سے ہو اور وہ بلا بدل ہو اور نہ اظہار امانت کیا گیا ہو تو ایسی حالت میں یہ مستنبط
ہوگا کہ شخص ثالث امین ہے لیکن نیت موصی واقعات موجودہ اور عبارت سے اخذ کیجا سکتی ہے نیز
ملاحظہ ہو دفعہ ۸۱ و ۸۲۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء

خرید بینامی جبکہ ایک شخص خرید کرے اور روپیہ ادا کرے لیکن دستاویز انتقال میں دوسرے شخص کا نام
درج کرائے تو یہ خرید بینامی ہوتی ہے ایسے مقدمات میں سوال نیت بربنائے شہادت قابل تصفیہ ہوتا ہے
اگر وہ شخص جس کے نام سے خرید کی گئی ہو ایک اجنبی شخص ہو تو ایک امانت منتج بحق اس شخص کے جو خرید کرکے
روپیہ ادا کرتا ہے قیاس کی جاتی ہے نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲ ضمن (۱) ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء (میعاد سماعت)
ہندوستان میں جملہ مقدمات بینامی میں عمدہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ معلوم کیا جاوے کہ زرثمن کس شخص کے سرمایہ
سے نکالا گیا ہے۔ خواہ برائے نام مالک ایک لڑکا یا ایک شخص اجنبی ہو وہ خرید جو دوسرے کے روپیہ سے کیگئی
ہو بادی النظر میں ایک خرید برائے فائدہ دوسرے کے قیاس کی گئی ہے (مین ہندو لا باب ۱۲)

داب ناجائز کی صورت میں تمثیل (ب)، دفعہ ہذا ایک ایسی تمثیل ہے جسمیں "داب ناجائز" فریقین کے تعلق باہمی سے
پیدا ہوتا ہے اور اس کا اس شخص پر اثر پہونچتا ہے جو دوسرے سے کچھہ فائدہ حاصل کرتا ہے
ایک حال کے مقدمہ میں (ل) کے پاس کوئی وسایل نہ تھے اور ایک مذہبی فرقہ کا ممبر تھا اور ایک دوسرے
شخص (م)، کا بطور اس کے ہمراہی کے ملازم تھا (م) بہت متمول شخص تھا اپنی ملازمت کی اثنا میں اسنے (م)،
کو اپنے مذہب میں تبدیل کر لیا اور اسپر بہت سا داب حاصل کر کے اُسے ترغیب دی کہ اپنی کل جائداد اُسکے
حوالے کر دے (م)، کی وفات کے بعد اوسیار اس کی وصیت نے (ل) کے نام واسطے واپس لینے اس روپیہ کے
جو اس نے اس سے (م) سے، حاصل کیا تھا نالش دائر کی اور عدالت نے واپسی کیلئے (ل) کو مجبور کر دیا اور نیز
اس خاص روپیہ کے لئے جو (ل) نے اپنے رشتہ داران اور دوستوں کو دیا ہوا تھا اور جو انہوں نے بلا علم اس
امر کے قبول کر لیا تھا کہ دراصل روپیہ مذکور کہاں سے آیا ہے (۱) جس حال میں کہ امر تنقیح متعلق داب ناجائز کے اٹھا گیا ہو تو

(۱) چانسری رپورٹ سنہ ۱۸۹۲ء جلد اول صفحہ ۳۶،

عدالت حسب ذیل امورات کی نسبت تحقیقات کرتی ہے اولاً آیا معاملہ ایسا تھا کہ یہ خیال کیا جا سکے کہ ایک صحیح العقل آدمی سے اس کے کرنیکی امید ہو سکتی ہے ثانیاً آیا معاملہ مذکور بلا سوچے سمجھے کیا گیا تھا ثالثاً آیا قانونی مشورہ کی ضرورت تھی۔ رابعاً آیا معاملہ مذکور واہب نے کیا تھا (۱)

دادرسی جو ایسی صورتوں میں دی جاتی ہے | اگر انتقال بنام زید مکمل ہو تو عدالت بہر صورت زید کو بکر کا امین قرار دیگی اور تب مناسب حال دادرسی کی ڈگری دیگی جسکے رو سے یہ مطلوب ہوگا کہ امانت کو بجا لائے یا جائداد کو باز منتقل کرے۔ یہی رائے جملہ تمثیلات دفعہ ہذا سے متعلق ہوتی ہے اور یہ ہر ایک مقدمہ کے حالات پر منحصر ہے کہ ایکٹ ہذا کے کس باب کے رو سے دادرسی دیجاتی ہے۔ عدالت انصاف اس خرید کو منسوخ کردیگی جو ایک غریب اور جاہل شخص سے کیگئی ہو اور اسکا زر بدل کم ہو یا گیا ہو کیونکہ بائع کو کامل مشورہ نہیں ملا گو کہ خریدار کی طرف سے کسی فریب کے کئے جانیکا کوئی ثبوت نہ ہو۔ لہذا حالات متعلق مفلسی اور بائع کا جاہل ہونا اور کامل مشورہ کا نہ ملنا اس امر کا بار ثبوت مشتری پر ڈالتے ہیں جبکہ معاملہ کی نسبت تنازعہ کیا جائے کہ خرید اچھی اور قابل انصاف اور معقول تھی۔ (۲)

وکیل و موکل | اولاً ضروری ہے کہ مشیر قانونی اور موکل کا ذکر کیا جاوے مشیر قانونی کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُسے فیس ملے اور اس کے ذمہ لازمی ہو کہ اپنے موکل کو بطور ایک شخص اجنب کے مشورہ دے گویا کہ وہ اسکا مطلق طرفدار نہیں ہے (۳) یہی اصول بیرسٹر اور سالسٹر سے بھی متعلق ہو (۴) اس امر کا بار ثبوت کہ معاملہ معقول تھا اور بدل کافی تھا اور معاملہ قرین انصاف تھا بذمہ مشیر قانونی ہے (۵) وہ مجاز نہیں ہو کہ اپنے فائدہ کیلئے حرکت کرے یا اپنے موکل کی اجازت کے بغیر اسپر کوئی مواخذہ عائد کرے مقدمہ مندرجہ ڈکلارک وفنلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۵۷ و ۶۰۷ بہت ہی مشابہ تمثیل (ب) کے ہے

ہبہ جو ایک شخص نے اپنے سالسٹر کے حق میں اس کی خدمات متعلق پیشہ کے عوض کیا ہو اور اس کے خرچہ کے بل سے زیادہ ہو منسوخ کیا جاویگا (۶) اور دوسرا مقدمہ ہمچو قسم تمثیل (ب) میں درج کیا گیا ہو (۷) اگر پہلا تعلق موکل اور مشیر قانونی کا بالکل ختم ہو جاوے اور کوئی اثر اسکا موکل پر نہ رہے تو پھر ہبہ جائز ہوگا گویا کہ وہ اشخاص اجنب کے درمیان عمل میں آیا ہے (۸)

(۱) انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۱۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۶۷ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۳۱۲ (۳) ہائمنی وکینی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۳۵ و چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۶۳۸ (۴) جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۹ صفحہ ۱۱۶۳ و جلد ۱ صفحہ ۳۴ (۵) اسٹوری اکویٹی جلد اول صفحہ ۱۱ نیز ملاحظہ ہو لا رپورٹ انڈین اپیل جلد اول صفحہ ۲۰۶ (۶) جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۶ صفحہ ۵۲۸ (۷) جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۶ صفحہ ۹۴ (۸) سٹوری اکویٹی جلد اول صفحہ ۳۱۳ و چانسری ڈویژن جلد ۱۹ صفحہ ۶۰۳ و کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۵۸۷۔

چنانچہ ایک سالسٹر کو جسنے اپنی موکلہ (لیڈی) سے ایک رہن لیا تھا بروئے اختیار بیع مفوضہ کے بابوجہ اپنے رشتہ اعتمادی کے جو خود اس کے اور اس کے موکل کے درمیان موجود تھا فروخت کرنے سے باز رکھا گیا۔ لیکن جس حال میں کہ عدالت فروخت کنندہ جائداد ہو اور مشتری ایک فریق مقدمہ ہو جس میں شئی مدعا بہا شامل ہے تو یہ فرض بذمہ خریدار ہوتا ہے کہ دیانتداری اور ایمانداری سے معاملہ کرے اور جملہ امورات کی کامل اور صحیح اطلاع دے جیساکہ اسکو عدالت نے کرنیکے لئے کہا ہے۔ (۲)

ڈاکٹر اور مریض | ثانیاً رشتہ مشیر طبی اور مریض کا ایسی صورتہائے بہت نہیں ہوتیں لیکن بظاہر باہمی ہر دو کے وہ تعلق ہے جس سے باسانی داب ناجایز پیدا ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر مریض کو آزار پہونچا سکتا ہے جیساکہ ایسا اتفاقات وقوع میں آتا ہے، اس کے ذریعہ سے پرائیویٹ زندگی کے خفیہ امورات کا علم حاصل ہوتا ہے۔ تمثیلات ایکٹ ہذا اسبات کی چند تمثیلات پیدا کرتی ہیں کہ ایسے علم کو ڈاکٹر لوگ کیونکر بری طرح عمل میں لاتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو دفعہ ۱۶ تمثیل (ج) و دفعہ ۱۹ تمثیل (د)۔ اکثر ایسی صورتہائے میں مریض معاملہ کے کرنے میں مشورہ قانونی کا فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اسیقدر بطریق اعتراض کے بچ سکتا ہے۔ (۳)

مشیر مذہبی | ثالثاً جہاکہ رشتہ ایک روحانی مشیر کا ہو اس قسم کے مقدمات بنسبت جواز ہبہ کے ہوتے ہیں جو عورات گوشہ نشین نے خانقاہوں کے متعلق کئے ہوں چنانچہ ملاحظہ ہو رپورٹ سلسلہ جدید جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۴ و ۲۰۷ و جلد ۶ صفحہ ۱۰۲۶، موخر الذکر مقدمہ میں ہبہ ایک ساک کا ایک مذہبی مکان کے سردار کے نام کیا گیا تھا جو کہ منسوخ کیا گیا اسیطرح ایک دوسرے مقدمہ میں ایک ہبہ اور انتقال ۳۰۰۰ سپونڈ کا ایک ضعیف عورت کیطرف سے ایک مذہبی توسل کے اثر سے حاصل کیا گیا تھا جو بوجہ ہونے ایک صورت سخت فریب کے منسوخ کیا گیا (۴)

تعلقات اعتمادی | علاوہ تعلقات مذکرہ الصدر کے اور حسب ذیل تعلق ہیں۔ والدین اور بچہ۔ ولی اور نابالغ۔ امین اور موتمن لہٗ۔ ان صورتہائے میں اگر والدین یا وہ شخص جو بجائے والدین ہو بچہ سے اس کے سن بلوغ حاصل کرنے سے پہلے کوئی مالی فائدہ حاصل کریں یا ولی نابالغ سے کوئی ہبہ حاصل کرے یا امین جائداد امانتی سے کچھ فائدہ خود حاصل کرے تو قیاس یہ کیا جاوے کہ ناجائز داب عمل میں لایا گیا ہے اور وہ قابل منسوخی ہیں

معیار داب ناجائز | ان معاملات کے جواز کے معیار کرنے میں جو ان اشخاص کے درمیان ہوں جنمیں رشتہ اعتمادی ہو اصل امر غور طلب یہ ہوتا ہے کہ آیا وہ شخص جسنے کچھ فائدہ دوسرے کے حق میں تفویض کیا ہو مجاز الیسا کرنیکا تھا

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۲۰۹۔ (۲) مقدمات اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۳۲۔ (۳) مالکنی و کریگ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰۳ و ڈینگ دکالیرس مقدمات چانسری جلد ۲ صفحہ ۱۰۴ (۴) لا رپورٹ اکویٹی جلد ۶ صفحہ ۶۵۵

اور اُسکو ازادانہ مشورہ ملا ہے۔

توسیع داد رسی جو ایسے معاملات میں دیجا سکتی ہے

بروے عدل اور انصاف کے ایسے معاملات میں داد رسی فقط اس شخص کی برخلاف ہی نہیں عطا کی جاتی ہے جس نے واب ناجائز کر کے فائدہ اٹھایا ہو بلکہ اس شخص ثالث کے برخلاف بھی جسنے گو خود تو کوئی فریب نہیں کیا لیکن دیدہ و دانستہ اور بدون کسی بدل کے فائدہ مذکور میں حصہ لیا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۹۰ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء جن صورتہاے میں کہ داد رسی عطا کی جاسکتی ہے ملاحظہ ہوں تمثیلات (ج)، (د)، (ہ)، (و) اور وجہ داد رسی عطا کرنیکی ویسی ہی جیسی کہ تمثیل ب میں ہے

امین معناً

ایک خاص صورت میں ایک امین مجاز ہے کہ وہ خرچ جو بطور مناسب اپنے سالسٹر کی بابت برداشت کیے ہیں جائداد امانتی میں سے ادا کرے تو ایسی صورتمیں سالسٹر بطور امین معناً کے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا تا وقتیکہ عدالت اسکا مقابلہ دیگر اشخاص اجنبی کے ساتھ نہ کرے جو خود امین نہیں ہیں لیکن بعض صورتوں میں وہ ذمہ دار حساب کتاب ٹھہراے جاتے ہیں بشرطیکہ وے امین ہوں اور عام اصول اس قسم کی امانتہاے معناً کے متعلق یہ ہے کہ شخص اجنبی جو امین سے روپیہ حاصل کرتا ہے اور جسکی بابت نام بردہ کو علم ہے کہ روپیہ مذکور جائداد امانتی کا ایک جزو ہے۔ بطور امین معناً کے ذمہ دار نہیں ہوتا تا وقتیکہ ایسے واقعات موجود ہوں جنسے یہ مستنبط ہوتا ہو کہ اس کے علم میں روپیہ اسی طریق میں لگایا گیا ہے جو امانت کے خلاف ہے یا تا وقتیکہ یہ ثابت نہ کیا جاوے وہ فریب کا ایک فریق ہے یا اس امانت کی خیانت کا جو امین کیطرف سے کیگئی ہے امین کا اختیار در بارہ اس امر کے کہ اپنا ایجنٹ براے امداد مقرر کرے بہت محدود نہیں کیا گیا اور محض شبہ اس بات کا کہ امانت کے اہتمام میں کوئی غلطی کی گئی ہے اس امر کے لئے کافی نہ ہوگا کہ سالسٹر کو اپنے حق در بارہ قبول کرے خرچہ اور مواخذہ جات اور اخراجات کے جو بطور مناسب برداشت کیے گئے ہیں محروم کردے (۱)

ایجنٹ جو خرید فروخت کرسکتا ہو کس حال میں امین ہوتا ہے

جس حال میں کہ ایک شخص کو خرید یا فروخت کرنے جائداد کا منجانب دوسرے شخص کے حق حاصل ہو اور وہ اپنے واسطے خرید کرے یا خود بخود دوسرے کے ہاتھ جائداد مذکور فروخت کردے اور دوسرے شخص کو کوئی علم نہ ہو اور نہ اس کی رضامندی لی گئی ہو تو وہ اس دوسرے کا امین ہوگا اور جائداد کی بابت جوابدہ ہوگا تمثیلات (ز) او (ر) دفعہ ہذا ایسی صورتوں کی تمثیلات ہیں۔ اگر ایک امین گو وہ بہت تھوڑے تمہین ہو اپنے لئے جائداد خرید کرے اور بعد پھر اسکو زیادہ قیمت پر فروخت کردے تاہم مطابق قاعدہ عدالت انصاف کے بلحاظ مصلحت عامہ اور نہ کسی خاص اہتمام فریب کے امین کو اجازت نہ ہوگی کہ اپنے نام پر فروخت کرے بلکہ وہ جملہ منشا اور اعتراض کیلیے امین ہیگا (۲) ایسا ہی لارڈ الڈن صاحب

(۱) جالسبری ڈویزن جلد ۴ صفحہ ۱۷۱ (۲) راے لارڈ تھارلو صاحب مندرجہ لیڈنگ کیسز ان اکویٹی جلد اول صفحہ ۱۴۲

نے ایک دوسرے مقدمہ میں فرمایا ہے۔ "تم ایک خاص صورتمیں معلوم کرسکتے ہو کہ امین کو کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ لیکن یہ امتحان کرنا بالکل ناممکن ہے بربنائے قابل اطمینان شہادت کے کہ سو مقدمات میں سے ۹۹ میں آیا اس نے کچھ فائدہ حاصل کیا ہے یا نہیں" (۱) لہذا عام قاعدہ یہ ہے کہ ہر ایک صورتمیں موتمن لہ کو اختیار ہوگا کہ بیع کو منسوخ کرائے خواہ بذریعہ ایک نیلام عدالتی کے ہوا ور خواہ امین نیلام مذکور میں اسکا خریدار ہوا ہو۔ مرتہن جس کو اختیار بیع حاصل ہو جائداد کو اپنے حساب میں خرید نہیں سکتا اور نہ سالسٹر یا ایجنٹ مرتہن مذکور کا ایسا کر سکتا ہے جسحال میں کہ جائداد ایک سلوسٹی کے پاس رہن کی گئی اور سکرٹری نے بروقت نیلام علانیہ طور پر دو قطعات خود اپنے نام سے خرید کر لئے اور قیمت بھی کم نہ ادا کی گئی ہو تاہم نیلام بخلاف راہن قابل قیام نہ قرار دئے گئے۔ (۲)

مالک اور ایجنٹ | ایجنٹ یا سالسٹر جو فروخت کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو فی الواقعہ قاعدہ متذکرۃ الصدر کی ذیل میں آتا ہے اور اسوقت جبکہ کسی معاملہ میں جو کہ مابین مالک اور ایجنٹ کے ہو یہ معلوم ہو کہ ایجنٹ نے کوئی بات اپنے فائدہ کیلئے کی ہے یعنی اُسنے دوسرے شخص کا نام بطور خریدار کے بجائے اپنے نام کے استعمال کیا ہے تو خواہ معاملہ بلحاظ دیگر امورات کے کیسا ہی عمدہ ہوا ہو معاملہ مذکور انصافاً جائز نہ سمجھا جائیگا (۳) جس حال میں کہ عدالت نے سالسٹر یا کسی دیگر اعتمادی ایجنٹ کو نیلام عدالت پر بولی بولنے کی اجازت دیدی ہو یا اس امر کی کہ کوئی معاملہ بیع کرے تو اُسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ رشتہ اعتمادی ختم ہو جاتا ہے اور وہ بطور ایک شخص اجنبی کے متصور ہوتا ہے لہذا وہ پابند اس امر کا نہیں رہتا کہ عدالت سے کوئی واقعات جو مالیت جائداد سے متعلق ہوں ظاہر کردے لیکن اُسکے لیے یہ ضروری رہتا ہے کہ عدالت کو جملہ امورات کی کامل اطلاع دے جنکی اطلاع دینے کے لئے اسے حکم کیا گیا ہے (۴)، اسیطرح وہ ایجنٹ جو جائداد کے خرید کرنے کیلئے مامور کیا گیا ہو کوئی پٹہ حاصل کرے یا کسی قرضہ کا انتظام کرے تو وہ اس منافعہ کے لئے امین رہیگا جو نامبردہ معاملہ مذکور سے حاصل کرے لہذا نتیجہ یہ ہوا کہ جائداد جو امین خرید کرے جبکو ایسی جائداد روپیہ امانتی کے ہاتھ خرید کرنے کی اجازت ہو واسطے اغراض امانت کے خرید کرتا ہے اور وہ موتمن لہ کی مملوکہ متصور ہوتی ہے اور اگر ایجنٹ یا امین جائداد مذکور کو اپنی جائداد کیساتھ ملا دے حتی کہ وہ انیں امتیاز نہ کرسکے تو کل جائداد امانتی متصور ہوگی لیکن اس قابل انصاف دعوی کی تابع ہوگی جو ایجنٹ یا امین قائم کرسکتا ہو (۵)۔ بیع منجانب وصی اس جائداد کی جو اس کی

(۱) ویسی جرنل جلد ۶ صفحہ ۶۲۷ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۰ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۸۵۷
(۳) بیونس رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۴۰ (۴) چانسری ڈویژن جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۲ و مقدمات اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۳ (۵) کوئینز بینچ ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۳۴ و ۳۵۲ و ۲۵۸ و جلد ۹ صفحہ ۲۶۴ نیز ملاحظہ ہوں واقعات تا ۳۵ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء

موصی کی ملکیت ہوا ز نام خود قابل البطال ہے (مقدمات اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۷) اور منتظم شریک حصہ دار ایک کمپنی کا اُن منافعجات کا مواخذہ دار ہے جو اُسے جائداد کمپنی کی بابت حاصل ہوں (۱)

شرائط بر بنا جنکے دادرسی عطا کی گئی ہے | جس صورت میں کہ ایک شخص معناً امین دوسرے شخص کا قرار دیا گیا اور معاملہ منسوخ کیا گیا تو دادرسی صرف ان شرائط پر عطا کی گئی کہ اس شخص کو جو انصاف چاہتا ہے انصاف کرنا چاہیے۔

تصدیق اور تسلیم بالسکوت | ایک قابل تنسیخ معاملہ جس سے ایک معناً امانت پیدا ہوتی ہے منظور کرنے یا تسلیم بالسکوت اختیار کرنے سے جائز ہو سکتا ہے ایک جائز منظوری پیدا کرنے کے لئے اس شخص کا اس امر سے آگاہ ہونا ضروری ہے کہ اس فعل کی جو نامبردہ کر رہا ہے یہ تاثیر ہوگی اور سابقہ معاملہ قابل تنسیخ ہے یہ ضروری ہے کہ وہ جبر و داب یا بوجہ اثر سابقہ معاملہ کے نہ کیا گیا ہو بلکہ بطور جداگانہ معاملہ کے ہو (۲) اور تسلیم بالسکوت کے ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسکو اس امر واقعہ کا علم تھا جس پر کہ مفروضہ تسلیم مبنی ہو اور جس سے وہ متعلق ہو (۳) مالک ایجنٹ کے افعال کو بطور اپنی غلطی کے تصدیق کر سکتا ہے (۴) لیکن تصدیق ایک معقول وقت کے اندر ہونی ضروری ہے (۵)

نوٹس | نوٹس دو قسم کے ہوتے ہیں واقعی اور تعبیری۔ اول الذکر کے لئے ملاحظہ ہو تمثیل (ز) اور موخر الذکر کے لئے ملاحظہ ہو تمثیل (ح)۔ واقعی نوٹس یا تو براہ راست اس شخص کے نام ہوتا ہے جس کو اسکا اثر ہو پہنچتا ہے یا بتوسل اس کے ایجنٹ معاملہ مذکور کے نام ہوتا ہے۔ بغرض اس امر کے کہ نوٹس واقعی موثر ہو اسکا اس شخص کیطرف سے دیا جانا ضروری ہے جسکو جائداد میں حق حاصل ہو اور دوران صلح میں دیا جاوے بیہودہ فضول رپورٹیں منجانب اشخاص اجنبی کے یا ایک محض عام بیان کہ کوئی شخص حق کا دعویدار ہے کافی نہیں ہے اور یہی اصول اس نوٹس سے متعلق ہوتا ہے جو سالسٹر یا ایجنٹ کو دیا جاتا ہے (۶) تعبیری نوٹس کے لئے یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ کوئی ثبوت اس امر کا نہیں دیا گیا کہ فریق مذکور کو امر واقعہ کا واقعی علم تھا لیکن اس کو بذریعہ تعبیر قانون کے امر واقعہ مذکور کے علم سے اثر ہو چکا ہے (۷)

علم کا ہونا ایسے واقعات سے مستنبط ہو سکتا ہے جن سے واقف ہونا اسکا قیاس کیا جاتا ہے اور جو نامبردہ جان سکتا اگر وہ تحقیقات کرنے میں غفلت نہ کرتا لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اس فریق کو باعلم ہو جو اس شخص نے کیا ہو

(۱) چالنسری ڈویژن جلد ۹۱ صفحہ ۳۴۳ (۲) ویکلی جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۷ (۳) ویکلی جرنل جلد ۱ صفحہ ۲۸ (۴) مقدمات اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۴ (۵) چالنسری ڈویژن جلد ۵۴ صفحہ ۱۶ (۶) کتاب مسٹر صاحب درباره بائع وخریدار طبع (۱۳) صفحہ ۶۲۱ و سپنسر اکویٹی جلد ۲ صفحہ ۷۵۴، (۷) سپنسر اکویٹی جلد ۲ صفحہ ۷۵۴

جسکی نسبت اُسکو تحقیقات کرنا لازم تھا (جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۶ صفحہ ۱۰۴۷)

نوٹس کسکو دیا جانا چاہیے | نوٹس یا تو خود فریق کو یا اوسکے ایجنٹ کو دیا جانا چاہیے لیکن اس قسم کی معاملات میں عام صورت ہے کہ قانونی مشیر یا کوئی اور ایجنٹ مامور کیا جاتا ہے تو اس حالت میں بھی ایجنٹ مجاز کو نوٹس کا دیا جانا بمنزلہ دیے جانے نوٹس اصل فریق کے متصور ہوتا ہے۔

نوٹس کب دیا جانا چاہیے | اب سوال یہ ہے کہ ایجنٹ کا علم مالک کو کب تک پہونچا سکتا ہے؟ ہندوستان میں ان دنوں اب یہ قاعدہ ہے کہ نوٹس اسی معاملہ میں ایجنٹ کو دیا جانا چاہیے کیونکہ سابقہ معاملہ کا علم کا ہونا ایجنٹ اور مالک کو پابند نہیں کر سکتا۔

نوٹس کب بین المیعاد ہے | نوٹس کا قبل واقعی ادائگی کل زر لقمہ کے دیا جانا گو کہ روپیہ حاصل کر لیا گیا ہو اور دستاویز انتقال واقعی لکھی گئی ہو بین المیعاد ہے یا کہ نوٹس قبل تحریر دستاویز انتقال کے باوجودیکہ روپیہ ادا کر دیا گیا ہو بین المیعاد ہے اور نوٹس قبل معاہدہ کے مساوی ہوتا ہے (کتاب سجن صاحب دربارہ بائع وخریدار صفحہ ۶۱۹)

استحقاق موتمن لہٗ | جب کوئی امانت بغرض استفادہ کسی شخص کے کیجاوے تو شخص کہ جسکے فائدہ کے لیے امانت مذکور کی گئی ہے) جائداد امانت شدہ مذکور کو منتقل کرنیکا مجاز ہو جاتا ہے اور گو امانت کنندہ نے اسکو کسی شرط خاص سے مشروط کر دیا ہو تاہم جائداد مذکور مامون لہٗ کے ۔ ذمگی مواخذہ میں اثر قانونی کے ذریعہ سے منتقل ہو سکتی ہے مثلاً ایک شخص نے بذریعہ وصیت نامہ کے کسی قدر جائداد کی وصیت کر دی اور یہ لکھدیا کہ اس جائداد سے مبلغ پانچہزار روپیہ سالانہ وصی کے فلاں لڑکے کو بغرض پرورش اسکے دیے جائیں مگر یہ روپیہ وہ لڑکا منتقل نکر سکیگا اور نہ زر مذکور مواخذہ دار اس کے قرضہ کا ہوگا اور نہ سوائے اس لڑکے کے وہ کسی اور شخص کے حوالہ کیا جاویگا۔ بعدہٗ اس کے لڑکے کا دیوالہ نکلا اور اس کی کل جائداد قرضخواہوں میں تقسیم کیے جانے کی غرض سے آفیشل اسائنی کے سپرد ہوئی تو بر طبق عذر کرنے امین کے عدالت انگلستان سے یہ تجویز ہوئی کہ آفیشل اسائنی اس پانچہزار روپیہ کو وصول کر کے اس لڑکے کے قرضخواہوں میں تقسیم کر سکتا ہے۔ ایسا ہی ایک اور مقدمہ میں جب شخص ٹرسٹر (امانت کنندہ) نے کسی قدر زر سالانہ ایک عورت کے لیے بدیں شرط مقرر کیا کہ زر مذکور صرف اسی عورت کے ہاتھ میں دیا جاوے اور کسی دوسرے شخص کے حوالہ نکیا جاوے بعدہٗ اس عورت نے اپنا وہ حق ایک شخص کے ہاتھ بیع کر دیا اور بربنائے بیع مشتری اس روپیہ کا خواہاں ہوا اور امین نے برعائت شرط مذکور اسکو روپیہ دینے سے انکار کیا۔ تجویز ہوئی کہ عورت زر سالانہ مذکور باوجود اس شرط کے منتقل کرنیکی مجاز تھی اور مشتری اس روپیہ کو وصول کر سکتا ہے (کتاب ایکیوٹی جورس پروڈنس اسٹوری صاحب دفعہ ۹۷۴ حرف الف)

اختیارات ذمہ واری امین | امین کو ہر حالت میں اور ہمیشہ شخص موتمن لہٗ کی منفعت پر لحاظ رکھنا واجب ہے

اور یہ امر کہ امین کو جائداد امانتی پر کسقدر اختیارات عمل میں لانے چاہئیں منحصر اوپر حیثیت شے امانتی اور حیثیت و حالات شخص موتمن لہ کے ہے۔ اگر موتمن لہ بالغ ہو تو امین مجاز نہیں کہ جائداد امانتی کی حیثیت کو باختیار خود تبدیل کرے مثلاً اراضی ماموں کو فروخت کرکے روپیہ جمع نہیں کر سکتا نہ زر جمع امانتی سے اراضی خرید کر سکتا ہے الّا اس صورت میں کہ ایسا کرنیکا اُسے صریحاً اختیار دیا گیا ہو لیکن اگر ماموں الیہ نابالغ ہو تو اکثر موقعہ پر بنظر استفادہ نابالغ مذکور امین کو اس قسم کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے اور اگر امین نیک نیتی سے اسکی فائدہ کیلئے جائداد امانتی کی حیثیت کو بدل دے تو ایسی تبدیلی جائز متصور ہوگی انگلستان میں ایسے مقدمات بہت ہوئے ہیں جنمیں ایک شخص نے بہ نیک نیتی جائداد امانتی کو امین سے باداے بدل قیمتی بلا علم و اطلاع امانت کے خریدا یا رہن رکھا تو وہ جائز قرار دیا گیا (۱)

بحث بنسبت ذمہ واری امین کے نہایت عمدگی سے دفعات ۱۲۶۶ لغایت ۱۲۹۰ کتاب ایکوئیٹی جورسپروڈنس میں مندرج ہے جسمیں سے کئی ایک ضروری اصول مفید سمجھکر درج کئے جاتے ہیں۔

عام طور سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب کوئی شخص بار امانت اپنے سر پر لیتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ واسطے بجا آوری مدارج امانت کے جملہ افعال ضروری عمل میں لاوے۔ انگلستان میں یہ دستور ہے کہ جبتک کوئی خاص شرط نہ ہو امین کو بعوض خدمت امانت کے کوئی معاوضہ یا اُجرت نہیں ملتی۔ امین اگر نیک نیتی سے واجبی محنت کرے تو وہی بجا آوری مدارج امانت کیلئے کافی خدمت متصور ہوگی قاعدہ یہ ہے کہ جیسا کہ امین اپنے ذاتی کام میں ہوشیاری اور محنت کرتا ہے ویسا ہی اسے انجام دہی کار امانت میں کرنی چاہیے اور اسے جائداد امانتی کی حفاظت ایسی ہی کرنی چاہیے جیسی کہ وہ اپنی جائداد کی کرتا ہے اگر بلا غفلت عظیم زر امانت چوری جائے یا اگر معتبر اور نامی ساہوکار کے ہاں شے امانتی رکھی جاوے اور اسکا دیوالہ نکلجائے تو امین ذمہ وار نہ ہوگا۔ ایسا ہی اگر امین ضرورتاً کسی اور شخص کی معرفت جائداد امانتی کا انتظام کرائے اور اس میں کچھ نقصان واقعہ ہو تو وہ ذمہ وار نہ ہوگا۔ لیکن جب امین زر امانت کو اپنے روپیہ کے ساتھ ملاکر کسی ساہوکار کے ہاں رکھے اور ساہوکار مذکور کا دیوالہ نکلجائے تو امین اس زر امانت کا ذمہ وار ہوگا کیونکہ امین کو لازم ہے کہ زر امانت کو اپنے اثاثہ میں مخلوط نہ کرے۔

جب امین سوچ سمجھکر نیک نیتی سے جائداد امانتی کا ایسا انتظام کرے جیسا کہ وہ خاص اپنی جائداد کی بنسبت کرتا اور پھر اسمیں کوئی نقصان عائد ہو تو امین اس نقصان کا ذمہ وار نہ ہوگا امین کو لازم ہے کہ زر امانت کو

---

(۱) کتاب ایکوئیٹی جورسپروڈنس اسٹوری صاحب دفعہ ۷۷ و ۹۶ و ۹۷

بلا ضمانت کافی اور کفالت مناسب کے صرف ذاتی ذمہ واری مدیون پر قرض دیدے اور اگر وہ صرف مدیون کی ذاتی ذمہ واری پر قرض دے اور روپیہ مارا جائے تو گو اسنے نیک نیتی سے روپیہ قرض دیا ہو خود اس روپیہ کا ذمہ دار ہوگا اور اگر امین کو ہدایت ہو کہ وہ زر امانتی سے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ خریدے اور وہ حسب ہدایت مذکور عمل نہ کرے تو بوجہ عدم خریداری نوٹ مذکور جو نقصان عائد ہو وہ اسکا ذمہ وار ہے۔

اگر امین ان اشخاص کو مقرر کرے جو ہر طرح سے قابل ہیں تو وہ ان کی قابلیت اور دیانتداری کا ذمہ وار نہیں ہو سکتا لیکن وہ دیگر اشخاص کو وہ فرائض سپرد نہیں کر سکتا جو وہ اپنے ذمہ لینا پسند کرتے ہوں یا انکو وہ معاوضہ ادا نہیں کرنا جو نامبردگان مطالبہ کریں اور اسکو لازم ہے کہ معاملہ مذکور میں اپنا اختیار تمیزی عمل میں لاوے (۱)

امین پابند اس بات کا ہے کہ کاروبار امانت کو بطور ایک معمولی محتاط شخص واقف کار کے انجام دے گویا کہ وہ اسکا اپنا کام ہے اور وہ مجاز ہے کہ دلال اور ایجنٹان مقرر کرے جیسا کہ معمولی دوران کاروبار میں کیا جاتا ہے جس صورت میں کہ حسب حالات مذکورہ بالا کے سرمایہ امانتی میں سے دلالان اور ایجنٹان تغلب کریں تو امین اس کے پورا کرنیکا ذمہ وار نہیں ہے (۲) اگر جائداد امانت شدہ کی بابت عدالت میں کوئی مقدمہ دائر ہو تو امین کو واسطے قائمی یا اثبات استحقاق مامون لہ کی پیروی معقول کرنی چاہئے اور اسے لازم ہے کہ اگر ضرورت ہو تو شخص مامون لہ کو اس نالش کی اطلاع دے امین کو لازم ہے کہ جائداد امانتی کو نقصان سے بچانے اور شخص ضائع کنندہ کے چنگل سے چھوڑانے کے لئے کوشش کرے نیز اسے لازم ہے کہ جائداد امانتی کا حساب حسب ضابطہ تیار رکھے اور مامون لہ کو جملہ معاملات متعلقہ جائداد امانتی و نیز حساب وغیرہ کی اطلاع دیتا رہے اور اگر وہ بشمول چند اشخاص کے کسی جائداد کا امین ہو تو اسکو انتظام کا مدار بالکل دوسرے شریک امنا پر نہ چھوڑ دینا چاہئے بلکہ ضرور ہے کہ آپ بھی خبر گیری کرتا رہے اور اگر اس کے ایسا نہ کرنے سے جائداد میں کچھ نقصان واقعہ ہو تو وہ اسکا ذمہ وار ہوگا۔

جہانتک ممکن ہو امین کو زر امانتی سے بغرض فائدہ مامون لہ کے سود حاصل کرنا چاہئے اگر امین زر امانتی کو اپنے ذاتی کاروبار میں لگائے تو جو کچھ اسے منافعہ ہوگا مامون لہ اس کے پانیکا مستحق ہوگا اور اگر امین جائداد امانتی کو فروخت کرکے زر ثمن اپنے صرف میں لائے یا شرائط امانت کی تعمیل نہ کرے تو ذمہ وار ہرجہ کا ہوگا۔ اصول یہ ہے کہ جائداد امانتی میں سے امین جو کچھ حاصل کرے یا فائدہ اٹھائے اس سب کا مستحق مامون لہ ہے اگر امین جائداد امانتی کو اپنے ذاتی کام میں لاوے اور معمولی فائدہ سے زیادہ منافع حاصل کرے تو وہ زیادہ منافعہ بھی مامون لہ کا حق ہوگا۔ اگر ایک سے زیادہ امین ہوں تو عموماً ہر ایک امین

---

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۲۴ صفحہ ۶۷۴ (۲) مقدمات اپیل جلد ۹ صفحہ اول

اپنے اپنے فعل کا ذمہ وار ہے اور تاوقتیکہ باہم انکے کوئی معاہدہ اسکے خلاف قرار نہ پایا ہو ایک دوسرے کے افعال کے ذمہ وار نہونگے اگر ایک امین دوسرے امین کی ترغیب سے بدنیتی کر کے کسی فریب کا مرتکب ہو تو وہ دونوں اس فعل کے ذمہ وار ہونگے اگر چند اشخاص ایک جائداد کے امین ہوں اور انکو بالاشتراک ایک جائداد امانتی کے فروخت کرنیکا اختیار ہو اور وہ مشترکاً جائداد کو فروخت کر کے مشترکاً زرثمن کی رسید تحریر کر دیں تو کل زرثمن کا ایک امین ذمہ وار نہوگا بلکہ یہ دیکھا جائیگا کہ کس شخص نے کسقدر روپیہ لیا ہے اور اگر یہ امر ثابت نہو کہ کس امین نے کسقدر روپیہ لیا ہے تو کل امنا مشترکاً و منفرداً ذمہ وار ہونگے چند امنا میں سے ایک امین بغیر استرضا دیگر شرکا کی جائداد امانتی کو بیع نہیں کر سکتا اگر ایک امین زر امانتی کو اپنے دوسرے شریک امین کو بلا ضمانت کافی کے لیجانے دے یا جب ایک امین جائداد امانتی کو ضائع کرتا ہو اور دوسرا امین اسکا مانع نہو تو وہ اس نقصان کا ذمہ دار ہوگا اور یہ عذر نہ کر سکیگا کہ مینے جائداد امانتی کو ضائع نہیں کیا اور نہ زر امانت میں خیانت کی ہے

اگر امین کی بدنیتی ظاہر ہو یا اسکا امین مقرر رہنا مناسب نہو تو ایسی صورتمیں انگلستان کی کورٹ آف ایکوٹی سے دوسرا امین مقرر کر دیا جاتا ہے۔ عدالتہائے ہندوستان میں بھی اسی اصول کی پیروی کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی ہے کہ اگر کوئی امین زر امانت کے خلاف امانت کے تصرف میں لاوے تو مامون لہٗ امین سے ہرجہ پانیکا مستحق ہے اور ہرجہ کے تخمینہ کرنے میں معمولی سود سے زیادہ سود دلایا جا سکتا ہے (۱) ایسا ہی ایک مقدمہ میں یہ قرار دیا گیا کہ مدعا علیہم ذمہ واران نقصانات کے ہیں جو بعد تاریخ امانت کے انکی غفلت سے ہوے (۲) اگر امین ایک مرتبہ جائداد پر بدنظمی ہونے دے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسری مرتبہ کی بدنظمی میں بھی پہلو تہی کرے اور اگر وہ خود مرتکب بدنظمی کا ہو تو کار امانت سے موقوف ہو سکتا ہے (۳) اگر امین بربنائے ایک تمسک کے ایسے روپیہ کے دلاپانے کی ڈگری عدالت سے حاصل کرے جو دوسرے کی ملکیت ہو تو دوسرا شخص یا اسکا وارث امین پر نالش کر کے اس ڈگری کو اپنے نام منتقل کرا سکتا ہے (۴) مامون لہٗ امین یا اس کے منتقل الیہ پر کہ جسنے بلا بدل قیمتی کے جائداد امانت شدہ خرید کی ہو بلالحاظ میعاد سماعت کے نالش کر سکتا ہے۔ (۵) جب مشتری نیلام باطلاع امانت کے جائداد کو خرید کرے تو مواخذہ امانت کا اس جائداد پر قائم رہیگا (۶) لیکن اگر امین کو جائداد امانتی

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ اجلاس کامل صفحہ ۶۰ ورپورٹ ہے صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۹۹ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۳۴

(۳) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۴۱ پریوی کونسل (۴) ویکلی رپورٹ جلد خاص صفحہ ۱۹۰

(۵) سپنسر رپورٹ صفحہ ۸۷۸

(۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۵۶۔

کے منتقل کرنیکا اختیار حاصل ہو تو جس شخص نے جائداد کو بلا اطلاع امانت بادائے معاوضہ قیمتی کے خرید کیا ہے وہ مواخذہ امانت کا ذمہ وار نہیں اگر آمدنی ما قبل جائداد امانتی سے رجکے لینے کا امین کو حسب شرائط امانت نامہ کے اختیار حاصل ہو) امین کوئی جائداد خرید کرے تو وہ جائداد امین کی ذاتی متصور ہوگی (۱) عدالت امانت کو فرض نہیں کر سکتی اور جو شخص امانت بیان کرے اسپر بار ثبوت ہے (۲) اگر ایک مرتبہ امانت قائم ہو جائے گو امین کو شئے امانتی پر قبضہ نہ ملا ہو تاہم وہ شخص کہ جسنے امانت کی ہو بمنسوخی اس امانت کے اس جائداد کو پھر منتقل نہیں کر سکتا (۳) جو شخص کسی جائداد کا مہتمم یا سرپرست ہو وہ نسبت جائداد خاندان کے منجانب کل شرکا رخاندان کے قابض یا امین متصور ہوگا (۴)

نیز نسبت خدمات و ذمہ واری ہائے امین ملاحظہ ہو دفعات ۱۱ لغایت ۳۰۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء و نسبت حقوق و اختیارات امنا ملاحظہ ہو دفعات ۳۱ لغایت ۴۵۔ ایکٹ مذکور و نسبت امتناعات متعلقہ امنا ملاحظہ ہو دفعات ۴۶ لغایت ۵۴۔ ایکٹ مذکور و نسبت خلو عہدہ امانت دفعات ۷۰ لغایت ۷۶ و نسبت سقوط امانت دفعات ۷۷ لغایت ۷۹ و نسبت حقوق و ذمہ واری ہائے موتمن لہ ملاحظہ ہوں دفعات ۵۵ لغایت ۶۹۔ ایکٹ مذکور

لفظ **"تملیک نامہ"** سے مراد ہر نوشتہ (بجز وصیت نامہ یا تتمہ وصیت نامہ حسب منشا ایکٹ وراثت متعلقہ ہند کے) ہے جس کے ذریعہ سے جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے تصرف آئندہ کی بابت یا ایک سے دوسرے کو پہونچنے کی بابت تملیک کی گئی ہو یا تملیک کا اقرار کیا گیا ہو۔

الفاظ جن کی تعریف قانون معاہدہ میں ہوئی ہے	اور جملہ الفاظ مستعملہ ایکٹ ہذا جن کی تعریف قانون معاہدہ مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء میں مندرج ہے وہی معنی رکھیں گے جو اس ایکٹ

میں ان کے معانی بالتناسب قرار پائے ہیں۔

تملیک نامجات امانت ہائے علانیہ ہیں	ملک ہندوستان میں ایسی دستاویز کم استعمال ہوتی ہیں لیکن انگلستان

میں روزمرہ کی مروجہ دستاویزات تملیک نامجات کہلاتے ہیں اور اس عنوان میں امانت ہائے علانیہ داخل ہوتی ہیں جنکی دو ضمنی اقسام ہیں امانت علانیہ تعمیلہ اور امانت علانیہ قابل تعمیل۔ اگر امانت علانیہ تعمیلہ ہو تو دفعہ ۱۲ کی ضمن (الف) اور اس کی تمثیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیونکر داد رسی حاصل کی جا سکتی ہے اور برخلاف دفعہ ۳۴۔ احکام بابت ہدایات مندرجہ وصیت یا تتمہ وصیت سے متعلق ہونے قرار دئے گئے ہیں تاکہ ایک خالص تملیک نامہ یعنی ایک علانیہ امانت قابل تعمیل منجملہ حیثیت بطریق تملیک نامہ نافذ کیا جائے بلحاظ تعریف کے ایک تملیک نامہ ایک دستاویز ہے جو تحریر کی گئی ہو اور بابت پردہ نشینی کے موثر ہوتی ہے تعمیلہ

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۵ (۲) کتاب جورس پروڈنس اسٹوری صاحب دفعہ ۱۱۹۵ (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۳۹
(۴) ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۴

وہ ہے جسکے رو سے اسیوقت جبکہ وہ تحریر کی جاویگی جائداد منتقل ہو جاویگی اور قابل تعمیل وہ ہے جس کے رو سے صرف اقرار جائداد کے صرف کرنیکا کیا جاتا ہے اور اس صورت میں کوئی مزید فعل یا انتقال کامل جائداد کا مطلوب ہوتا ہے۔

اقسام دادرسی قابل اطلاق | تعریف تملیک نامجات اس عام دفعہ کی ذیل میں اس وجہ سے داخل کی گئی ہے کہ دادرسی قابل اطلاق مختلف صورتہائے میں تبدیل ہوتی رہیگی۔ معمولی نمونہ دادرسی کا بطریق تعمیل مختص ہوگا اور دفعہ ۲۲ ضمن (ج) میں ان اشخاص کے بارہ میں حکم ہے جنکے حق میں تعمیل مختص تملیک نامہ ازدواج کی ڈگری دیجاسکتی ہے یا دادرسی سے مطلوبہ بطریق تصدیق زیر باب ۵ ہوگی جہانکہ تمثیل (ب)، دفعہ ۳۱ بطور ایک مثال تصدیق انتظام کے دیگئی ہے اور دفعہ ۴۴ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعد اصلاح کرنے کے کیونکر تملیک نامہ مذکور کی تعمیل مختص ہوسکتی ہے۔ بصورت ایک قابل تعمیل تملیک نامہ کے دادرسی زیر باب چہارم دربارہ استقرار حق کی استدعا کرنی ضروری ہوسکتی ہے جس حال میں کہ عموماً یہ مناسب ہوگا کہ ایک استدعا مزید دادرسی تعمیل مختص کی ایزاد کی جاوے۔

اقسام تملیک نامجات | اقسام تملیک نامجات دو ہیں اولاً وہ جن کی تائید قیمتی بدل سے ہوتی ہو اور ثانیاً وہ کہ جن کی تائید اس طرح سے ہوتی یا وہ تملیک نامجات خوش برضا ہوں۔

تملیک نامجات بعوض قیمت | ان میں جملہ تملیک نامجات اور انتظامات متعلق جائداد جو بخیال ازدواج کئے گئے ہوں کیونکہ ازدواج محض ایک واجب الاجر شے نہیں ہے بلکہ ایک بدل قیمی ہے داخل ہونے ضروری ہیں اور نہ صرف فریقین تملیک نامہ مذکور بلکہ جملہ وہ اشخاص جن کی طرف سے منفعت محفوظ کی گئی ہے مثلاً وہ اولاد جو ابھی پیدا نہیں ہوئی زیر خیال ہوتے ہیں اور برمے تملیک نامہ مذکور کے خریداران ہوتے ہیں یعنی انکو ان اشخاص کی قانونی حیثیت حاصل ہوتی ہے جنہوں نے قیمت ادا کی ہوتی ہے اس منفعت کے لئے جو اُن کے لئے محفوظ کی گئی ہے (ملاحظہ ہو دفعہ ۲۳ ضمن ج)

تملیک نامجات تمیلیہ اور قابل تعمیل ہوتے ہیں | جہانکہ ایک دستاویز جو ارادہ کی گئی ہے ایک تملیک نامہ ازدواج ہو اپنی نوعیت میں قطعی ہو اور اس جائداد اماتی کی نوعیت اور وسعت جو اس کے رو سے پیدا کی گئی ہو صاف طور پر معلوم کی گئی ہو اور صحیح صحیح طور سے اس کی تعریف کر دیگئی ہو حتیٰ کہ مطابق نیت فریقین کے کوئی مزید امر کرنا باقی نہ رہے تو یہ امانت یا تملیک نامہ تمیلیہ کہلاتا ہے (۱)

لیکن اگر کوئی مزید فعل کرنا امانت کے قائم کرنیوالے کیطرف سے یا امنا کی طرف سے باقی ہو تاکہ اسے تاثیر دیجائے

(۱) ہسٹوری صاحب کی کتاب ایکویٹی جلد ۲ صفحہ ۹۸۳۔

جیسا کہ معاملات ازدواج میں تو اُسے قابل تعمیل کہتے ہیں اور یہ بذریعہ دستاویز وصیت کے ہو سکتی ہے

موہتن لہم بروئے تملیک نامجات ازدواج

دفعہ ۲۳ ضمن (ج) مقتضی اس امر کی ہے کہ جس حال میں کہ وہ معاہدہ جو خاصکر تعمیل کیا جاتا ہے ایک تملیک نامہ ازدواج ہے تو ہر شخص جو اس کے رو سے مستفیدی طور پر مستحق ہے اس کے موثر کرانیکا مجاز ہوتا ہے اور یہ ہر دو تعمیلہ اور قابل تعمیل تملیک نامے سے یکساں متعلق ہوگی کیونکہ ہر دو معاہدہ ہوتے ہیں۔

تملیک نامجات خوش برضا

یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں تعمیلہ اور قابل تعمیل۔ اول الذکر صورت میں جائداد بذریعہ جائز استحقاق کے جو اس کے رو سے حاصل ہوتا ہے موہتن لہم کے نام منتقل کیگئی ہوتی ہے یا انکی طرف سے کسی امین کے نام یا خود انتظام کنندہ صریح طور پر اپنے آپکو انکا امین بناتا ہے اور موخر الذکر صورت میں ایسا کئے جانے کا صرف اقرار کیا گیا ہوتا ہے اور اس کے مکمل ہونے کے لئے کسی امر کا کرنا تاحال باقی رہتا ہے لیکن ان میں سے کسی میں بھی مناسب بدل کا ہونا بغرض تائید ایک معاہدہ کے ضروری نہیں ہوتا عام قاعدہ یہ ہے کہ ایک تعمیل شدہ خوش برضا تملیک نامہ ان اشخاص کی نالش پر جن کے حق میں لکھا گیا ہو اور جو اسکے رو سے دعویدار ہوں بخلاف پیدا کنندہ اور جملہ مابعد کے حقداران بروئے تملیک نامہ مذکور کے قابل نفاذ ہوتا ہے۔ اور قابل تعمیل خوش برضا تملیک نامہ ایسا نہیں ہوتا۔

نوٹس انتقال

جس حال میں کہ ایک خوش برضا انتقال حق استفادہ واقعہ جائداد کا کیا گیا ہو تو موہوب لۂ کے ذمہ یہ فرض ہوتا ہے کہ ان امنا کے نام جن کو جائداد مفوض ہے اپنے ایسا کرنیکا نوٹس دے لبثبوت دیگر اگر امنا جائداد کو اصل موہتن لہ کے نام منتقل کر دیں یا برخلاف اس کی ہدایت کے ایسا کریں تو موہوب لۂ کو امنا کے برخلاف کوئی چارہ کار نہ ہوگا (۱)

محفوظی

دفعہ ۴ - بجز اس صورت کے جسکے لئے اور بہج پر ایکٹ ہذا میں حکم صریح درج ہے کوئی امر مندرجہ ایکٹ ہذا ایسا متصور نہ ہوگا۔

(الف) کہ اس سے کوئی استحقاق وادرسی کا بابت کسی ایسی اقرار کے حاصل ہو جو معاہدہ نہیں ہے۔ یا

تعریف معاہدہ

بروئے ایکٹ معاہدہ ہند دفعہ ۲ (ہ) ہر عہدہ اور ہر اجتماع عہود جو باہم ایکدوسرے کیواسطے بدل ہو ''معاملہ'' ہے اور بروئے دفعہ ۱۰ کے تمام معاملات معاہدات ہیں بشرطیکہ اشخاص مجاز معاہدہ کی رضا و رغبت سے بدل جائز کیواسطے کسی غرض جائز سے کئے جائیں اور ازاں بعد دفعہ ۱۱ لغایت ۲۳ میں تشریحات جملہ الفاظ مستعملہ اس قسم کے درج ہیں اور آخراً دفعہ ۲۴ لغایت ۳۰ میں معاملات کالعدم

(۱) رپورٹ کے صاحب صفحہ ۱۱۷

بیان اور محدود کیے گئے ہیں۔
ایکٹ ہذا میں کہیں بھی دربارہ معاملات کالعدم کے دادرسی خاص کے عطا کیے جانے کی نسبت حکم نہیں ہے
لیکن غالباً ضمن ہذا کا یہ منشاء ہے کہ اس کے عمل سے ان امورات کو خارج کردیا جائے جنکو ناکمل
پابندی ہائے یا وجوب کہتے ہیں۔ یعنی وہ فرائض جو بروئے مذہب یا اخلاق مثبت کے عائد کیے گئے ہوں جو ان
فرائض سے تمیز کیے جاسکیں جو قانون مثبت نے عائد کیے ہوں اور دادرسی کے عطا کرنے کے لیے
یہ ضروری ہے کہ اہم جزویات ایک جائز معاملہ کی موجود ہوں۔
(ب)۔ اُس سے کوئی شخص کسی استحقاق دادرسی سے بجز تعمیل مختص کے جو کسی معاہدہ کے
بموجب اسکو پہنچتا ہو۔ محروم کیا جاوے۔ یا
فقرہ ہذا کا یہ مطلب ہے کہ بروئے ایکٹ ہذا کوئی شخص ان چارہ جوئیوں سے محروم نہیں کیا جائیگا جو علاوہ
تعمیل مختص معاہدہ کے معاہدہ مذکور سے پیدا ہوتی ہوں۔
دادرسی علیٰ سبیل البدل | وہ شخص جو سختی سے ایک معاہدہ کی تعمیل مختص کا مستحق ہو دادرسی مذکور کی
استدعا کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر وہ چاہے تو وہ مجاز ہے کہ معمولی دادرسی ہرجانہ بابت
خلاف ورزی معاہدہ کی استدعا کرے۔ ایک ہی معاہدہ کی بابت دو نالشات نہیں ہوسکتیں مثلاً اولاً
ایک برائے تعمیل مختص کے اور اگر وہ ناکامیاب ہے تو پھر ایک جدید نالش ہرجا کی کیونکہ دفعہ ۱۹ میں ایک
حق واسطے کرنے استدعا ہرجانہ کے بطور ایک دادرسی علیٰ سبیل البدل کے دیا گیا ہے اور بروے دفعہ ۲۹
اگر ایک نالش واسطے مختص کے خارج ہو جاوے تو وہ مانع ایک جدید نالش ہرجانہ کی ہوتی ہے
جس حال میں کہ ایک شخص نے واسطے تعمیل مختص کے نالش کی اور علی السبیل البدل واسطے تصفیہ شدہ
ہرجانہ کے اور اس دوران میں جائداد کو کسی اور شخص کے ہاتھ فروخت کردیا ہو تو بجز اس صورت کے
کہ عذرات کی ترمیم کی جائے اس کی نالش کلیتاً خارج کردیجانی چاہیے کیونکہ اُسنے اپنے آپکو تعمیل مختص
کے عطا کیے جانے کے ناقابل کردیا ہے (۱)
(ج)۔ رجسٹری کے ایکٹ متعلق ہند مصدرہ ۱۸۷۷ء[۱] ۶ کا دستاویزات پر جو اثر ہو
اُس میں خلل آئے۔
اس فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ ایکٹ ہذا مخل تاثیر قانون رجسٹری ہند کا نہ ہوگا یعنی جس دستاویز کی رجسٹری
لازمی ہے اگر اس کی رجسٹری نہ کرائی گئی ہو اور بوجہ نہ ہونے رجسٹری کے حسب منشاء قانون رجسٹری

[۱]۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۲۔ ایکٹ رجسٹری نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء (۱) چانسری ڈویژن جلد ۲۸ صفحہ ۴۳۵۔

دستاویز مذکور قابل پذیرائی نہ ہو تو حسب منشار قانون ہذا بھی وہ دستاویز مقبول نہ ہو گی دفعہ ۱۷-
ایکٹ رجسٹری میں ان دستاویزات کی تفصیل درج ہے جنکی رجسٹری لازمی ہو اور حسب منشا دفعہ ۴۹
ایکٹ مذکور اگر ایسی دستاویز جنکی رجسٹری لازمی ہے رجسٹری نہ کرائی جاوے تو وہ کسی جائداد غیر منقول
کی نسبت موثر نہ ہوگی اور نہ کسی مقدمہ متعلقہ جائداد مذکور میں بطور شہادت قبول کی جاوے گی۔
ایکٹ رجسٹری کی مذکورہ بالا دفعات کو ایکٹ ہذا کی دفعہ ۱۲ کیساتھ ملاکر پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا
ہے کہ جب کوئی معاہدہ تحریری ہو اور اس کی رجسٹری لازمی ہو اور اس کی بنا پر تعمیل مختص کی استدعا
کی جائے تو بصورت غیر رجسٹری شدہ ہونے کے وہ ثبوت میں قبول نہ کی جاوے گی۔
انگلستان میں حسب منشا قانون اسٹیٹیوٹ اف فراڈ چند قسم کے معاہدات کا تحریری ہونا لازمی ہو لیکن
عدالت ایکیوٹی اکثر اوقات بخیال جبر اور بے انصافی کے ایسے مقدمات کو قانون مذکور کے حیطہ اختیار سے
نکال لیتی ہے۔ چنانچہ چند نظائر میں یہ تجویز ہو چکا ہے کہ جب بوجہ فریب مدعا علیہ کے معاہدہ تحریر نہ
ہو سکا ہو۔ یا اس کی رجسٹری نہ کی گئی ہو تو مدعا علیہ اپنے فریب سے مستفید نہیں ہو سکتا اور باوجود امتناع
قانون مذکور یا قانون رجسٹری کے ایسے معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہے۔ ہندوستان میں
ایسا کوئی قانون نافذ نہیں جسکے روسے معاہدہ کا تحریری ہونا لازمی ہو بلکہ اگر کسی جائداد غیر منقولہ
کی بابت کوئی معاہدہ زبانی ہوا ہو تو وہ بلا لحاظ قانون رجسٹری کے قابل نفاذ ہوگا لیکن اگر ایسا معاہدہ
تحریر ہو جائے اور حسب منشار قانون رجسٹری اس کی رجسٹری لازمی ہو اور رجسٹری نہ کرائی گئی ہو تو وہ
معاہدہ قابل نفاذ نہ ہوگا۔ چنانچہ جب مدعی نے مدعا علیہ پر بدیں بیان نالش دائر کی کہ مدعا علیہم
نے ایک جائداد غیر منقولہ بعوض سہ صد روپیہ مدعی کے پاس بیع کر دی ہو اور بعد وصولی زرثمن دخل
بھی دیدیا اور بیعانہ بھی لکھا دیا۔ لیکن بروقت رجسٹری انہوں نے یہ بیان کیا کہ دستاویز میں واپسی جائداد
کی شرط نہیں لکھی گئی اور نہ کل زرثمن وصول ہوا جسپر سب رجسٹرار نے رجسٹری سے انکار کر دیا اس لئے
مدعی نے بغرض قائمی استحقاق خریداری اور نیز بغرض عدم جوازی بیان مدعا علیہم کے نالش دائر
کی جو اجلاس کامل عدالت عالی کورٹ سے تجویز ہوا کہ ایسا مقدمہ قابل سماعت عدالت نہیں کیونکہ
معاہدہ جائداد غیر منقولہ تحریر ہو گیا اور اس کی رجسٹری نہیں کرائی گئی اسلئے دستاویز مذکور شہادت
قابل مقبول نہیں اور نہ معاہدہ مذکور کی بابت زبانی شہادت لی جاسکتی ہے مدعی کو چاہیے تھا
کہ بنا رامنی حکم سب رجسٹرار حسب منشار قانون رجسٹری چارہ جوئی کرتا (۱)

(۱) بنگال لا رپورٹ اجلاس کامل جلد ۱ صفحہ ۵۵

عدالت پریوی کونسل سے تجویز ہوا کہ اگر کسی دستاویز کی رجسٹری کرنے سے رجسٹرار نے انکار کیا ہو تو فریق خواہان رجسٹری کو حسب منشاء قانون رجسٹری چارہ جوئی کرنی چاہئے اور ایسی دستاویز غیر رجسٹری شدہ کسی مقدمہ میں جو بغرض تعمیل مختص دائر ہوا ہو ثبوت میں مقبول نہ ہوگی اور نہ واسطے منسوخ کرانے کسی دستاویز تحریری کے جو بعد تحریر دستاویز غیر رجسٹری شدہ مذکور کے لکھی گئی ہو بطور ثبوت لیجاویگی (۱) ایک مقدمہ میں بیعنامہ متنازعہ دعوے غیر رجسٹری شدہ تھا لیکن عدالت ماتحت نے دیگر ثبوت لیکر بیع کو ثابت قرار دیا عدالت ہائیکورٹ سے یہ تجویز ہوئی کہ جب معاہدہ ضبط تحریر میں آگیا اور باوجود لازمی ہونے رجسٹری کے اس کی رجسٹری نہیں کرائی گئی تو عدالت کو اس کی بابت کوئی اور ثبوت نہیں لینا چاہئے (۲) لیکن جب مشتری اور بائع میں واسطے خریداری ایک قطعہ اراضی کے معاہدہ ہوا اور مشتری نے جزو زر ثمن بھی ادا کر دیا اور بقیہ کی نسبت یہ قرار پایا کہ بعد ہو جانے رجسٹری بیعنامہ کے دیا جاویگا۔ لیکن بائع نے دستاویز لکھکر رجسٹری نہ کرائی اور اپنے پاس رکھ چھوڑی تو تجویز ہوا کہ بائع واسطے کرنے تعمیل مختص معاہدہ کے مجبور کیا جا سکتا ہے۔ (۳) ایسا ہی جب کہ مدعا علیہ نے ایک اراضی کا بیعنامہ مدعی کے نام تحریر کر دیا اور بیجا طور پر اس کی رجسٹری کرانے سے انکار کیا تو بمقدمہ تعمیل مختص معاہدہ مذکور یہ تجویز ہوئی کہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ مذکور شہادت میں قابل پذیرائی ہے اور ہر صورت میں شہادت درجہ دوم اگر مضمون کی قابل مقبولی ہے کیونکہ دستاویز مذکور بوجہ قصور مدعا علیہ کے غیر رجسٹری شدہ رہی ہے (۴) رجسٹری شدہ ہونا بنام منتقل الیہ کے ایک سابقہ انتقال جائز کو اثر ہو چکا ہے اور رجسٹری کئے جانے سے وہ دستاویز موثر نہیں ہو جاتی جو مابین انتقال کنندہ اور منتقل الیہ کے کچھ اثر نہیں رکھتی (۵)

داد رسی خاص کیونکر ہو سکتی ہے | **دفعہ ۵**۔ دادرسی خاص حسب ذیل ہو سکتی ہے

(الف) کسی جائداد کا قبضہ لیکر کسی دعویدار کو دیا جائے۔ یا

(ب) کسی فریق کو وہی کام کرنیکا حکم دیا جائے جو باعث کسی پابندی کے اس کو کرنا لازم ہے۔ یا

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۴۴ (۲) راجچندر جرالدار بنام گوبند چندر سین کلکتہ لارپورٹ مقدمہ ابتدائی جلد ۱ صفحہ ۲۴۵ منفصلہ ۱۰ جنوری ۱۸۷۳ء (۳) بنگال لارپورٹ جلد ۶ ضمیمہ ۱۳۴ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۵۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۵ (۵) چانسری ڈویزن جلد ۲۶ صفحہ ۲۶۳۔

(ج)۔ کسی فریق کو اس امر کے کرنے سے ممالغت کی جائے جو اسکو بموجب کسی پابندی کے نہ کرنا چاہیئے۔ یا

لفظ "پابندی" کی تعریف کے لئے ملاحظہ ہو دفعہ ۳۔ ایکٹ ہذا

(د)۔ بجز بتجویز معاوضہ کسی اور نہج سے اشخاص کے حقوق کی تجویز اور استقرار کیا جائے یا

(ہ)۔ بذریعہ تقرر ریسیور یعنی منتظم کے

ضمن (الف) میں اس دادرسی کا ذکر ہے جو باب اول میں عطا کیگئی ہے۔ ضمن (ب) میں اس دادرسی کا جو باب ۲ میں اور ضمن (ج) میں امتناعی دادرسی بذریعہ احکام امتناعی کا اور ضمن (د) میں دادرسی بذریعہ ایک ڈگری استقراریہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

دادرسی امتناعی

دفعہ ۶۔ جو دادرسی خاص کہ حسب ضمن (ج)، دفعہ ۵ کی جائے وہ دادرسی امتناعی کہلائے گی۔

دادرسی بغرض تعمیل قانون تعزیری کے نہ کیجائے گی

دفعہ ۷۔ دادرسی خاص محض بغرض تعمیل قانون تعزیری کے نہیں کی جاسکتی۔

بطور خیال مقدمات تھارب بنام میکالی مدراس رپورٹ جلد ۵۔ اور شکیل بنام میکالی مدراس رپورٹ جلد ۲ میں درخواستہائے مشعر اظہار کرنے حالات کے واسطے اعانت استغاثہ ازالہ حیثیت عرفی کے بوجہ نامناسب ہونے کے نامنظور کی گئیں۔ کیونکہ درخواستہائے مذکور از قسم تحریری تہیں بہ ثبوت اس امر کے کہ اسناد معتبر موجود ہیں کہ ایسے واقعات کا اظہار جبراً کسی شخص سے نہیں کرایا جاسکتا کہ جنسے اسپر نتایج تعزیری عائد ہوں یہ بات اصول کے خلاف ہے کہ کسی شخص کو اپنے آپکو ملزم قرار دینے پر مجبور کریں اور عدالت ایکیوٹی ایسے کام کرنے میں ہرگز اعانت نکریگی کہ جو خلاف اصول عام اور عقل سلیم کے ہو۔

یہ کوئی اعتراض لنسبت ایک حکم امتناعی کے نہیں ہو کہ اس کے رو سے ایک لائبل کی اشاعت کی ممالغت ہو جائیگی۔ کیونکہ دفعہ ۵ تمثیل (ہ) سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا حکم امتناعی عطا کیا جاسکتا ہے اسوقت اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ پرائیویٹ عزت کے دیوانی حق کو محفوظ کیا جاوے لیکن علاوہ محفوظ کرنے کسی دیوانی حق کے یا

کسی دیوانی فعل ناجائز کے امتناع کے کسی قانون تعزیری کے نافذ کرنیکا تنہا مدعا نہیں ہونا چاہیئے اور جو نتیجہ دادرسی خاص مستدعیہ کا ہو برد ایکٹ پریذیڈنسی مجسٹریٹان (نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۱۷)

کے یہ قرار دیا گیا تھا جس کی بجائے اب دفعہ ۴۸۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ہے کہ پراسیکیوٹران جن کے الزامات مجسٹریٹ پریزیڈنسی کے اختیار سماعت سے خارج کئے گئے ہوں ان احکام اور بیانات کی نقول حاصل کرنے کے مستحق ہیں جو مجسٹریٹ مذکور نے صادر کئے ہیں یا اس کی روبرو گئے ہیں بمقدمہ بنک آف بنگال بنام دینوناتھ رائے (انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۶۶) ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ ایک درخواست بحضور مجسٹریٹ بغرض نقول مذکور کے محض واسطے نافذ کرنے ایک قانون تعزیری کے نہیں تھی اور کہ سائل ان کے حاصل کرنیکا مستحق تھا۔

حصہ دوم

دادرسی خاص کے بیان میں

باب (۱)

حصول قبضہ مال کی بیان میں

(الف) قبضہ مال غیر منقولہ

اہم فرق مابین اس دادرسی کے جو حسب باب ہذا اور اوسکے جو حسب باب ۲ عطا کی جاتی ہے یہ ہے کہ اول الذکر صورت میں بنا نالش ایک موجودہ حق نسبت فوراً قبضہ اراضیات یا مال کے ہوتا ہے اور حق مذکور کے لئے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ معاہدہ پر منحصر ہو لیکن موخر الذکر صورت میں حق نسبت دادرسی کے کلیتاً معاہدہ پر مبنی ہوتا ہے۔

خاص مال غیر منقولہ کا حاصل کرنا

دفعہ ۸ - جو شخص کہ مستحق قبضہ خاص مال غیر منقولہ کا ہو وہ اسکو حسب طریقہ مصرحہ مجموعہ ضابطہ[۱] دیوانی کے حاصل کر سکتا ہے۔

نالش معمولی طریق میں دائر کی جاتی ہے اور ڈگریاں[۲] حوالگی اراضی زیر قاعدہ ۳۵ یا ۳۶ آرڈر ۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (مطابقہ دفعات ۲۶۳ و ۲۶۴ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) جاری کی جائے گی۔

مال غیر منقولہ　　ملاحظہ ہو شرح مندرجہ زیر دفعہ ۹ - ایکٹ ہذا بعنوان جائداد غیر منقولہ۔

[۱] ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

اس شخص کیطرف سے نالش جو مال غیر منقولہ سے بیدخل ہو

دفعہ ۹ - اگر کوئی شخص بجز ضابطہ معینہ قانون کسی اور طور پر بغیر اپنی رضامندی کے مال غیر منقولہ سے بیدخل کیا جائے تو وہ یا کوئی شخص جو اس کے ذریعہ سے دعویدار ہو نالش رجوع کرکے اسکا قبضہ پھر حاصل کر سکتا ہے گو کہ قبضہ کے سوا کوئی اور حق بھی اس نالش میں ظاہر کیا جائے

اس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ امتناع نہیں ہے کہ کوئی شخص واسطے قائم کرنے اپنے حق کے اس مال کی نسبت اور واسطے حاصل کرنے قبضہ مال مذکور کے علیحدہ نالش نہ کرے۔

اس دفعہ کی رو سے کوئی نالش بنام گورنمنٹ رجوع نہ کی جائے گی۔

کسی نالش مرجوعہ حسب دفعہ ہذا میں کسی حکم یا ڈگری کا اپیل نہ ہوگا اور نہ کسی ایسے حکم یا ڈگری کی تجویز ثانی منظور ہوگی۔

دفعہ ہذا ایک نہایت ضروری دفعہ ایکٹ ہذا میں ہے۔ عام طور پر دفعہ ۱۵- ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء کا مکرر نفاذ ہے وہ حکم جو اس میں نسبت میعاد کے درج تھا بروئے ضمیمہ اول ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء کے منسوخ کر دیا گیا ہے اب مد ۳ ضمیمہ اول ایکٹ میعاد (نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء) کے ساتھ دفعہ ہذا کو پڑھنا چاہیے جس میں وہی حکم درج ہے یعنی نالش حسب دفعہ ہذا بمراد حصول قبضہ جائداد غیر منقولہ کے تاریخ وقوع بیدخلی سے ۶ ماہ کے اندر دائر کی جانی چاہیے۔ چنانچہ جس حال میں کہ مدعی قطع نظر سوال استحقاق کے دلاپانے قبضہ کا دعوے کرے تو اس کو چاہیے کہ اپنی نالش تاریخ بیدخلی سے ۶ ماہ کے اندر دائر کریں (ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۰۸) اور ایسا ہی رعیت غیر دخیلکار کو جس کو اس کے صاحب زمین نے اس کی حقیت سے سوائے حسب ضابطہ طریقہ قانون کے بیدخل کر دیا ہو تاریخ بیدخلی سے ۶ ماہ کے اندر نالش حصول قبضہ دائر کرنی چاہیے (۱)

دفعہ ہذا کی تاثیر صرف یہ ہے کہ اگر وہ شخص جو بجز ضابطہ معینہ قانون کے کسی اور طرح سے بیدخل کیا گیا ہو سرسری نالش تاریخ بیدخلی سے چھ ماہ کے اندر دائر کرے تو وہ باز حصول قبضہ کا مستحق ہوتا ہے گو کہ مدعا علیہ جسنے اس کو بیدخل کیا ہو اصل مالک ہی ہو یا ایسا شخص ہو جسکو اصل مالک نے اختیار دیا ہو یا اسکے ذریعہ سے دعویدار ہو (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۰۵۔ جس حال میں کہ مدعی قابض بدون استحقاق کے قبضہ دلاپانے کی استدعا کرے جس سے کہ وہ ایسے مدعا علیہ سے جو کہ بہتر استحقاق رکھتا ہو جبراً بیدخل کیا گیا ہو تو وہ صرف ایسا زیر احکام دفعہ ہذا کر سکتا ہے نہ کسی اور طرح پر (۳)

لہ لیکن اراضیات رعیتی واقعہ پنجاب کے بارہ میں ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ملاحظہ طلب ہے ۵۰ جو الفاظ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء کی رو سے منسوخ ہوئے وہ متروک ہوئے ہیں د

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۱۸ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۸ و جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۵۱۴ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۹ اے قبل صاحب جسٹس

مدعی نے مدعا علیہم کو بعض اراضی سے بیدخل کئے جانے کی نالش بدیں بیان دائر کی کہ نامبردہ بذریعہ خریدار اسکا مستحق ہے اور نیز کہ مدعا علیہم نے اسکو جبر بے دخل کر دیا ہے۔ مدعا علیہم نے ہر دو استحقاق اور قبضہ سے انکار کیا اور بیان کیا کہ استحقاق انکو حاصل ہے اور کہ روے مدت دراز سے قابض ہیں۔ ایسی نالش جزوی زیر دفعہ ہذا اور جزوی مبنی بر استحقاق مدعی متصور نہیں کی جاسکتی (۱)۔ لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۵

جائداد غیر منقولہ | میں اراضی اور منافعہ جو اراضی سے پیدا ہو اور وہ اشیا جو زمین سے ملصق ہوں یا ایسی شئے کیساتھ دائمًا پیوستہ ہوں جو زمین سے ملصق ہو داخل ہیں (۲)۔ حق وصولی لگان حسب مراد دفعہ ہذا جائداد غیر منقولہ ہی (۳)۔ غیر محسوس حقوق اصل جائداد پر بسخت تعبیر تابع قبضہ نہیں ہیں لیکن جب وے موجود ہوں اور وہ بلا شرکت غیرے استعمال میں لائے جاتے ہوں تو انکا اسطرحسے از روے حق کے استعمال کئے جانا ہی قبضہ کے مشابہ ہے اور اسی قسم کی چارہ جوئی ہائے سے محفوظ ہیں (۴)۔ اس بارہ میں کہ حق ماہی گیری حسب مراد دفعہ ہذا جائداد غیر منقولہ ہے یا نہیں ہائیکورٹوں میں اختلاف رائے ہے چنانچہ کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ نالش واسطے حصول قبضہ ماہی گیری کے ایک کھال میں جس کی زمین دوسرے شخص کی ملکیت ہو داخل احکام دفعہ ہذا نہیں ہے۔ (۵)۔ اور بمبئی ہائیکورٹ نے ایسے حق کو ایسا فائدہ متصور کیا ہے جو اراضی سے پیدا ہوتا ہے (۶)۔ اور مدراس میں حق گذرگھاٹ حسب مراد دفعہ ہذا جائداد غیر منقولہ متصور کیا گیا ہے (۷)۔ ہاٹ جسکا قبضہ بذریعہ وصول کرنے محصولات یا کرایہ کے حاصل ہے حسب مراد دفعہ ہذا جائداد غیر منقولہ نہیں ہے، اور اسلئے نالش واسطے دلا پانے قبضہ ایسی ہاٹ کے زیر دفعہ ہذا قابل مسموع نہیں ہے (۸)۔ حق راستہ بھی حسب مراد دفعہ ہذا جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ (۹)۔

بجز ضابطہ معینہ قانون کے | الفاظ "ضابطہ معینہ قانون" موقوعہ دفعہ ہذا کو محض مساوی الفاظ "جاری طور کے پڑھنا درست نہیں ہے اگر ایسا پڑھا جائے تو گویا الفاظ اول الذکر کو اس اثر اور معنی سے محروم کرنا ہے جو کہ ان کے بظاہر لئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک فعل جو کامل طور پر جائز ہے ایسا ہو سکتا ہے جو "ضابطہ معینہ قانون

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۸ (۲)، دفعہ ۳ ضمن (۲۵) ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء - (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۸ - (۴)، کتاب پالک صاحب دربارہ قبضہ صفحہ ۳۵ - (۵)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۴۴ وجلد ۱۰ صفحہ ۸۰ - (۶)، انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۱ (۷)، انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۴ -

(۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۱۴

(۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۷۳

کے روسے نہ کیا گیا ہو۔ لہٰذا اس غرض کے لئے کہ الفاظ مذکور کے صحیح معنی کئے جاویں عام طور پر یہ ضروری ہے کہ فعل مذکور کے متعلق از روئے قانون غور کیا گیا ہو اور اسکو عمل میں لایا گیا ہو اور الفاظ "ضابطہ معینہ قانون" سے مراد با ضابطہ معمولی طریقہ اور اثر قانون ہے جو معاملہ مذکور کے متعلق ہو جسکا کہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اور یہی ابتدائی اور طبعی معنی فقرہ مذکور کے ہیں گو کہ فقرہ مذکور کو کسی اور کارروائیات میں جو قانون کے صریح حکم کے روسے کی جاتی ہوں مستخرجہ یا تائیدی معنوں میں متعلق کہا جا سکتا ہے چنانچہ ان معنوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مالگذاری یا ٹیکس ضابطہ معینہ قانون کے ذریعہ وصول کئے گئے ہیں (۱)

لہٰذا جبکہ ایک آسامی کو جو بعد مدت مزارعت خود کے اراضی پر قابض تھی اس کے مالک نے بدون اسکی رضامندی کے بیدخل کر دیا اور اسامی مذکور نے نالش قبضہ بخلاف مالک خود زیر دفعہ ہذا دائر کی تو تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ مجاز نہ تھا کہ حسب مرضی خود مدعی کو بیدخل کر دیتا اور اس لئے مدعی ڈگری قبضہ کا مستحق ہے (۲)

غاصب یا مداخلت بیجا کنندہ طبعی طور پر اراضی کو اپنے پاس رکھنا یا اسکا دخل رکھنا اگر یکایک حاصل کر لیا گیا ہو اور اس میں رضامندی حاصل نہ کی گئی ہو ایسا قبضہ نہیں ہے جس بنا کی جسکے نالش قبضہ مبنی ہو سکے۔ (۳)

چنانچہ وہ غاصب جو بیدخل کیا گیا ہو مستحق نہیں ہے کہ زیر دفعہ ہذا حصول قبضہ کی نالش دائر کرے (۴) لیکن اگر وہ نالش دائر کرے تو اُسے اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہیے۔ (۵) لہٰذا قاعدہ یہ معلوم ہوا کہ مقدمات زیر دفعہ ۹ میں عدالت سوال استحقاق کی نسبت غور کر سکتی ہے کیونکہ بدون ایسا کرنیکے یہ امر فیصل نہیں کیا جا سکتا کہ آیا ایک شخص کو قبضہ بر بنائے حق کے حاصل ہے خواہ کیسا ہی سرسری طور پر فیصل کیا جاوے۔ پس ایک نالش زیر دفعہ ۹ میں عدالت سوال استحقاق کے متعلق صرف اسقدر غور کر سکتی ہے جہانتک کہ یہ فیصل کرنا ضروری ہے کہ آیا مابین مدعی اور مدعا علیہ کے مدعی کو قبضہ بر بنائے حق کے حاصل ہے۔ پس جب یہ بیان کیا گیا ہے کہ مدعی کے لئے ایک نالش زیر دفعہ ۹ میں ضروری ہے کہ قبضہ بر بنائے حق کو ثابت کرے تو اس سے یہ مراد لینی چاہیے کہ اسے برخلاف مدعا علیہ کے بلالحاظ ایسے قبضہ بر بنائے حق بمقابلہ اصل مالک کے قبضہ بر بنائے حق حاصل ہے۔ فرض کرو کہ (الف) جبراً (ب) کو ایک قطعہ اراضی سے بیدخل

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۲۱۳۔ بائے بیچلر صاحب جسٹس

(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۲۱۳ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۰۸ لغایت صفحہ ۲۲۱

(۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۵ - (۵) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۸۲

کر دیتا ہے اور بعد ایک سال کے کامل تصرف کے (ج) سے بیدخل کیا گیا ہے۔ اگر (الف) (ج) کے نام نالش زیر دفعہ ۹ دائر کرے گو کہ اسکا قبضہ بلحاظ اصل مالک کے محض قبضہ ایک غاصب کا ہے تاہم یہ ایک قبضہ بربنائے حق کے بمقابلہ (ج) کے ہے وہ کامل طور پر متمتع ہو رہا ہے اور بلحاظ (ج) کے اسے بہتر استحقاق ہونے کا حاصل ہے اور جہانتک (ج) کا تعلق ہے۔ چونکہ موخر الذکر کو بالکل کوئی حق حاصل نہیں ہے اسلئے وہ غاصب نہیں ہے اور جسحال میں کہ یہ بیان کیا گیا ہو کہ محض غاصب ایک نالش زیر دفعہ ۹ میں کامیاب نہیں ہو سکتا تو عبارت مذکورے فی نفسہ یہ مراد سمجھی جانی چاہئے کہ وہ شخص جو بلحاظ مدعا علیہ نالش کے محض ایک غاصب ہے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ نیز یہ بات مطابق انصاف اور عدل کے معلوم ہو گی کہ ایک ایسی نالش میں جو منجانب (ج) کے اسکی بیدخلی سے چھ ماہ سے زیادہ عرصہ بعد دائر کی گئی ہے الف کی نسبت یہ خیال کیا جانا چاہئے کہ اسے بہ نسبت (ج) کے بہتر استحقاق حاصل ہے۔ لیکن اس سوال کی بابت بہت سہولیت کے ساتھ بہ تعلق بحث ان مقدمات کے غور کیا جا سکتا ہے جو اسبارہ میں ہوں کہ آیا ایک شخص نالش بیدخلی میں محض سابقہ قبضہ کے ثبوت کی بنا پر کامیاب ہو سکتا ہے۔ لیکن بفرض اس امر کہ ایک مزارعہ بعد انقضائے اپنی میعاد کے خلاف مرضی مالک اراضی کے قبضہ رکھتا ہے تو کیا وہ ایک غاصب مداخلت بیجا کنندہ نہیں ہے؟ ایک شخص ایسا خیال کریگا لیکن عدالت نے قرار دیا ہے کہ ایسا مزارعہ جبکو اس کے مالک اراضی نے جبراً بیدخل کر دیا ہو یا بوجہ جدید ہبہ کے بیدخل ہو جاوے زیر دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء قبضہ دلا پا سکتا ہے۔ (۱)

قبضہ | قانون میں اس قسم کے قبضہ کی نسبت کچھ ذکر نہیں ہے جو کہ مدعیکو بغرض اس امر کے کہ زیر دفعہ ہذا داد رسی حاصل کر سکے حاصل ہونا ضروری ہو۔ جہانتک کہ فیصلجات پر نظر کیگئی ہو۔ لفظ مذکور میں واقعی اور قانونی قبضہ کا شامل ہونا قرار دیا گیا ہے۔ ہم کو اسجگہہ صرف قبضہ جائداد غیر منقولہ کی بابت کارروائی کرنا ہے جس سے مراد عام گفتگو میں (کیونکہ اوسکی صحیح صحیح تعریف کرنا ناممکن ہے) وہ تعلق نسبت جائداد کے ہے جو بہ تعمیل افعال مالکیت بر جائداد مذکور بطور قطعی اور بدون رضامندی کے ہو دراصل لفظ "قبضہ طبعی" جبکہ جائداد غیر منقولہ سے متعلق کیا گیا ہے غلط موسوم کیا گیا ہے۔ ہم طبعی قبضہ مال منقولہ (اسباب) کا سمجھہ سکتے ہیں لیکن جائداد غیر منقولہ کی نوعیت اور وسعت ہمکو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیگی لیکن لفظ مذکور مناسب معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور زیادہ استعمال کے باعث صحیح سمجھا گیا ہے۔

بنتھم صاحب فرماتے ہیں کہ کسی شئے کا طبعی قبضہ رکھنا شئے مذکور کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھنا ہے

(۱) دیکھو رپورٹ اجلاس کامل جلد ۹ صفحہ ۵۱۳ و جلد ۹ صفحہ ۱۲۳۔

سر فریڈرک پالک صاحب اپنی کتاب (قبضہ بر کامن لا کے صفحہ ۲۰) پر قبضہ کو اسطرح بیان کرتے ہیں گویا۔ "ایک جائز حالت اشیار کی ہے جس سے مراد وہ محدود اور قیمتی حقوق ہیں جنکی لنسبت قانون میں ذکر ہے" حقوق لنسبت قبضہ" کی لنسبت صاحب موصوف اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ وہ اس شخص سے متعلق ہیں جو قابض ہے۔ لیکن اس شخص کو جو فی الواقعہ قبضہ پر حصر کرتا ہے گویا کہ وہ اسے حقوق مذکور دیتا ہے اور اسے مناسب حال چارہ کار کا مستحق کرتا ہے۔ عدالت کا اس امر کی لنسبت اطمینان کرنا ہے کہ آیا بہ لنسبت کسی اور شخص کے اسوقت جبکہ فعل بیجا کیا گیا تھا جس کا وہ شاکی ہے اس شئے کیساتھ ایک خاص تعلق تھا جس کے تصرف کی لنسبت تنازعہ ہے" زاں بعد صاحب موصوف فرماتے کہ طبعی قبضہ ایک مکان یا اراضی کا بطور امر واقعہ کے ایک ناممکن امر ہے۔ بدیں بیان کہ صرف حکومت کے افعال کا سلسلہ کم و بیش مسدود ہو سکتا ہے (۱) قبضہ بذریعہ آسامی قبضہ مالک سمجھا جاتا ہے اور حق وصولی لگان ایسا حق ہے جو قابل قبضہ ہے اگر اس میں دست اندازی کی جاوے تو نالش زیر دفعہ ہذا ہو سکتی ہے (۲)

جس صورت میں کہ مدعی نے یہ بیان کیا ہو کہ وہ کسی کمرہ پر بطور قائمقام اپنے باپ اور چچا کے قابض تھا جو کہ زندہ تھے مگر فریق مقدمہ نہ تھے اور کہ کمرہ مذکور سے ارجاع نالش ہذا سے عرصہ ۶ ماہ سے کم عرصہ بیدخل کیا گیا ہے تو تجویز ہوئی کہ چونکہ اسکا قبضہ ایک قانونی قبضہ نہیں ہے اس لئے اس کے رو سے وہ زیر دفعہ ۹ ایکٹ ہذا دادرسی خاص ارجاع نالش کا مستحق نہیں ہوتا (۳)

شہادت قبضہ | قبضہ افعال مالکیت سے ثابت ہوتا ہے اور درحقیقت مطابق نوعیت جائداد کے تبدیل ہوتا رہتا ہے وہ ہر دو سوالات قانون اور امر واقعہ پر منحصر ہوتا ہے بغرض اس امر کے کہ قبضہ جاری ہے شہادت سے یہ ثابت ہونا چاہئے کہ خاص افعال مالکیت کے جاتے ہیں اور افعال مذکور سے یہ ثابت ہونا ضروری ہے کہ جائداد پر بلا شرکت غیرے استعمال حکومت کا کیا جاتا ہے۔ (۴) ایک فیصلہ تہائی بابت لنسبت حد کے اہم شہادت قبضہ اسوقت کی ہے جبکہ وہ کیا گیا ہو۔ (۵) اسیطرح کارروائیات پیمائش بادی النظر میں شہادت قبضہ اسوقت کی ہے جبکہ پیمائش کی گئی ہو لیکن پیمائش کی تاریخ سے ایک سال بعد کے قبضہ کی لنسبت اس سے کچھ قیاس پیدا نہیں ہوگا (۶) لگان کا وصول کرنا ایک بہتر شہادت قبضہ کی ہے۔ لیکن جائداد کے ایک خاص جزو کی بابت لگان وصول نہ کرنا اس امر کی کوئی شہادت نہیں ہے کہ جائداد کے قبضہ میں خلل اندازی کی گئی ہے (۷)

(۱) ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰ کتاب مذکور (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۲۵۴ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۳۸ و جلد ۱۸ صفحہ ۱۵ و ۲۲۸) (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۲ - (۴) شرح محمدی ولسن صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۲۰ و مقدمات اپیل جلد ۴ صفحہ ۷۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۸۵ (۵) مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۳ (۶) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۶۹ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۸۳

بیان جو کسی فریق نے نالش فوجداری ماقبل میں کیا ہو بصورت وفات فریق مذکور کے بعد میں نالش زیر دفعہ ہذا میں قابل پذیرائی ہے (۱)

نوعیت قبضہ اگر قبضہ ساٹھ سالہ یا اس سے زیادہ کا ہو تو وہ استحقاق کے لئے کافی ہے جسکی نسبت کوئی شخص اعتراض نہیں کر سکتا۔ قبضہ مخالفانہ کسی عرصہ تک کا جو بروئے ایکٹ میعاد کافی ہو بذاتہ ایک استحقاق بمقابلہ ذی استحقاق مالک کے ہے اور سابقہ قبضہ گو کسقدر قلیل عرصہ کا ہو ایک فعل بیجا کنندہ کے مقابل میں بذاتہ ایک استحقاق ہے بمقدمہ ترینی موہن موزمدار بنام گنگا پرشاد چکر بتی (۲)، یہ قائم کیا گیا ہے کہ دفعہ ہذا صرف ان مقدمات سے متعلق ہے جہانکہ واقعی قبضہ میں بذریعہ جبر کے مداخلت کی گئی ہو تسلیم اس امر کے کہ قبضہ واقعی میں قانونی قبضہ شامل ہے بصورت دیگر مالک اراضی کے حق دربارہ وا پانے قبضہ کی نسبت جہانکہ اسکا مزارعہ جبراً بیدخل کر دیا گیا ہو اعتراض ہو سکتا ہے اور اسیطرح کی صورت ایک راہن کے حق کی ہے جبکہ اس کے مرتہن قابض کو ایک شخص ثالث نے بیدخل کر دیا ہو مدت دراز سے یہ اصول قائم کیا گیا ہے کہ قبضہ مالک اراضی قانون کی نظر میں قبضہ مزارعہ کا ہے اور قبضہ مزارعہ کا قبضہ مالک اراضی کا ہے (۳)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۴۵۲ و جلد ۲۸ صفحہ ۲۳۸ و جلد ۱۵ صفحہ ۱۵ و ۲۲۵ تحت عنوان "قبضہ" زیر دفعہ ہذا۔

اور اسیطرح سے ایک مرتہن کا قبضہ اس کے راہن کا قبضہ ہے جیسا کہ مابین مالک اراضی اور مزارعہ کے ہے۔ بشرطیکہ ان کے حقوق میں کوئی تضاد نہ ہو انکا قبضہ قانوناً ایک ہے اور انمیں سے کوئی ایک مجاز ہے کہ نالش دائر کرے۔

چونکہ مزارعہ مالک اراضی کا ایجنٹ ہوتا ہے یا واقعی قابض ہے مالک اراضی خواہ بوجہ اپنے ایجنٹ کے یا بر بنائے وجہ اپنے استحقاق واقعہ اراضی کے مجاز ایسا کرنیکا ہے اگر اراضی اور مالک اراضی کے استحقاق واقعہ اراضی کو دو مختلف امور سمجھا جاوے تو بظاہر اور بلا لحاظ رشتہ نیابت کے کافی استحقاق خواہ جداگانہ خواہ باہم شامل موجود ہوگا کہ زیر دفعہ ہذا نالش کی جاوے اور بظاہر اسی اصول پر ویسٹ صاحب جسٹس نے سوال مذکور کی نسبت مقدمہ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۲۰) میں کارروائی کی ہے مقدمہ مذکور میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس صورت میں کہ مزارعہ بلا شرکت غیرے قابض ہو اور اس کے اور اسکے مالک اراضی کے مابین حقوق کی نسبت کوئی تضاد نہو تو مزارعہ مناسب شخص بغرض دائر کرنے نالش

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۴۹۔

(۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۱۔

کے ہے اور کہ اگر مالک اراضی یہ چاہے کہ بربنائے اپنے حق مقابضت کے نالش دائر کرے تو اسکے لئے لازم ہو کہ ایسا از نام مزارعہ کرے گو کہ صاحب اراضی مناسب طور پر از نام خود نالش بابت کسی نقصان یا حق بازگشت کے کر سکتا ہے۔ استعمال الفاظ "وہ یا کوئی شخص جو اس کے ذریعہ سے دعویدار ہے نالش رجوع کر سکتا ہے الخ" سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مالک اراضی کو قابلیت حاصل ہے کہ نسبت اپنے حق بازگشت کے نالش دائر کرے اور مزارعہ اس قابل ہے کہ بوجہ اپنے قبضہ کے ایسا کرے نیز یہ امر ملحوظ رہے کہ دفعہ ہذا میں خاصکر اس امر کا ذکر نہیں ہے کہ شخص نالش کنندہ ضرور ہے کہ قابض ہو جس سے مراد قبضہ واقعی یا طبعی ہے بلکہ اس میں صرف یہ ذکر ہے کہ "اگر کوئی شخص" اسیطرح سے یہ صاف ظاہر ہوگا بربنا رسند کے اور بربنا ءِ تغیر وغیرہ کے کہ صاحب اراضی کا قبضہ (جیسا کہ اسے سابق میں قبضہ واقعی سے موسوم کرتے تھے) بمقابلہ واقعی قبضہ مزارعہ کے ایک کافی استحقاق واسطے ارجاع نالش کے ہوگا بشرطیکہ مزارعہ علاوہ طریقہ قانون کے کسی اور طریق سے بیدخل کیا گیا ہو اور نیز وہ از نام خود نالش دائر کر سکیگا۔ مگر موخر الذکر صورت میں یہ وقت پیش آسکتی ہے۔ فرض کرو کہ مزارعہ نے نالش نہ کی اور مالک نے ایک نالش از نام خود بوجہ اپنے حق مالکیت واقعہ اراضی مذکور کے دائر کردی ہو تو کیا ڈگری اس شخص کو قبضہ عطا کرے گی جس نے کہ اس کی استدعا کی ہے اور یہ امر مالک اراضی کی مرضی پر چھوڑا ہے کہ اگر وہ چاہے تو مزارعہ کو باز قابض کر دے۔

نوعیت قبضہ بنا لشات غیر از نالشات متخیلہ دفعہ ہذا	۲ وہ قبضہ جسکی بنا پر نالش براو بازیافت جائداد غیر منقولہ بعد بیدخلی منجانب مدعا علیہ دائر کی جاسکے جس صورتمیں کہ وہ نالش متخیلہ دفعہ ہذا نہ ہو ضرور ہے

کہ قسم مالکانہ اور عرصہ دراز کا ہو لہذا بیدخل شدہ مدعی جو جائداد متنازعہ کا اصل مالک نہ تھا بلکہ محض عارضی قابض تھا اور اسکو مدعا علیہ نے بربنائے استحقاق بیدخل کر دیا تھا اور مدعا علیہ کے حق میں جائداد مذکور کا داخلخارج حکام مال نے کر دیا تھا محض اس سابق قبضہ کی تقویت سے کامیاب نہیں ہو سکتا بلکہ اسے لازم ہے کہ استحقاق خود کو ثابت کرے جس سے ڈگری بازیافت قبضہ جائز ٹھیرے (نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۴ء) بعض اراضی مملوکہ دو برادران کو ایک نے منجملہ ان کے رہن کر دیا اور مرتہن نے اسکا پٹہ مدعیان کو دیدیا۔ ورثاء برادر دیگر نے رہن یا پٹہ کو جو بروئے رہن عطا کیا گیا تھا قبول کرنیسے انکار کر کے مدعیان کو اراضی مذکور سے بیدخل کر دیا جسپر مدعیان نے نالش بخلاف مدعا علیہم واسطے دلاپانے قبضہ کے جس سے کہ مدعا علیہم نے انکو بذریعہ بیدخلی مذکور کے محروم کر دیا تھا دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعیان کامیاب نہیں ہو سکتے (۱)

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۹

منشاء دفعہ ہذا | واضعان آئین کا منشاء دفعہ ہذا کو ایکٹ دادرسی خاص میں قائم کرنیکا یہ تھا کہ یہ حکم کیا جاوے که ایک خاص سرسری چارہ جوئی اس جماعت کے مقدمات کے لئے مقرر کردیجائے جہانتک کوئی شخص واقعی قابض جائداد جبراً بیدخل کردیا گیا ہو اور کہ اس سے یہ حکم کرنیکا منشا نہ رکھا گیا تھا کہ جس حال میں کہ کوئی شخص جو واقعی جائداد کا قابض نہ ہو بلکہ وہ صرف اسکا قابض معناً ہو اسطرح سے کہ مزارعان سے لگان وصول لیتا ہے اور مزارعان مذکور اسپر برابر قابض رہیں نالش بموجب دفعہ ہذا بغرض دلا پانے قبضہ بربنائے محض اس امر کے کہ اُنہوں نے لگان برابر ادا نہیں کیا دائر کر سکتا ہے (۱) دفعہ ہذا اس غرض سے وضع کی گئی ہے کہ ان اشخاص کو روکا جاوے جو ایک شخص کو قبضہ سے علاوہ مناسب طریق قانون کے کسی اور طرح پر بیدخل کردیں اور منشاء یہ تھا کہ زیر دفعہ ہذا نالش اندر میعاد چھ ماہ کے دائر کی جاسکے اور شخص جو بیدخل کیا گیا ہو باز قابض کرایا جاوے خواہ اسکا استحقاق کچھہ ہی ہو اسیج صاحب چیف جسٹس نے اسکا منشاء یہ بتایا ہے کہ ان اشخاص کو مناسب عدالت میں لایا جاوے جو کسی شخص کو بیدخل کرنا چاہتے ہیں اور انہیں اس امر کا امتناع کیا جاوے کہ جبر نہ کریں اور شخص مذکور کو بیدخل نہ کریں بروئے دفعہ ہذا ایک شخص عدالت میں رجوع لا سکتا ہے اور باز قابض کرادیا جاسکتا ہے باوجودیکہ دوسرا شخص کچھہ ہی استحقاق ثابت کرے (۲)

مدعا علیہم نے مدعی کو ایک خاص اراضی لقبضہ مالکانہ دینے کا اقرار کیا اسپر ایک دستاویز تحریر ہوئی کہ گو اسکی رجسٹری نہیں کرائی گئی الا واقعی قبضہ دیدیا گیا۔ مدعی نے اپنی طرف سے مدعا علیہم میں سے ایک شخص کے ساتھ اپنی بیٹی کا بیاہ کردینے کا اقرار کیا اور اس اقرار کی تعمیل کی مدعی بطور مالک کے اراضی مذکور پر پانچسال تک قابض رہا جبکہ مدعا علیہ نے بغیر اختیار کرنے کسی کارروائی قانونی کے اسکو بیدخل کردیا اس لئے مدعی نے یہ نالش واسطے دلا پانے قبضہ کے دائر کی اور مدعا علیہ نے جواب میں بیان کیا کہ ہمنے مدعی کو اراضی بطور مزارعہ کے دی تھی اس بیان کو ہر دو عدالتہائے ماتحت نے جھوٹا تجویز کیا۔ تجویز ہوا کہ جس حال میں ایک مدعی واسطے قبضہ کے نالش کرے اور بیان کرے کہ تھوڑے عرصہ بیشتر مدعا علیہم نے بطریق مناسب قانونی بلکہ اور طرح پر اسے بیدخل کردیا ہے اور پہلے کا قبضہ بالامن ثابت کرے جو مدعا علیہم سے بطور جائز حاصل ہوا ہو اور اس اثنا میں وہ بطور مالک عمل کرتا رہا ہو تو یہ بادی النظر میں مدعی کی ملکیت کا ثبوت ہے اور مدعا علیہم پر اس امر کی ثابت کرنیکا بار ثبوت ڈالنے کے لئے کافی ہے فی الحال کہ استحقاق اراضی کا ان میں قائم ہے استحقاق کے ثابت کرنے میں مدعا علیہ کے ناکام

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۴۹ — (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۵ و ۵۳۹

مدعی کامیاب ہوسکتا ہے گو وہ استحقاق خاص معینہ کے ثابت کرنے میں ناکام ہوا ہو (۱) چارہ کار جسکی بابت دفعہ ہذا میں حکم کیا گیا ہے صرف وہی چارہ جوئی نہیں ہے جو واضعان قانون نے ایک غیر دخیلکار رعیت کے لئے مہیا کی ہو جو علاوہ طریق قانون کے اور طرحپر بیدخل کی گئی ہے وہ چھ یا بارہ سال کے اندر بھی نالش کرسکتی ہو (۲)،

منشا دفعہ ہذا یہ ہے کہ لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی مبادرت نہ کریں گو انکا استحقاق کیسا ہی بہتر ہو۔ دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء کی تعبیر کرنے میں جو حال کی دفعہ میں مکرر نافذ کی گئی ہے ہالوے راینیر صاحب جبشان نے فرمایا ہے کہ اسکا منشا یہ نہ تھا کہ کسی استحقاق مفوضہ مدعی کو کم کیا جاوے بلکہ یہ ہے کہ اُسے حق دیا جاوے درحالیکہ وہ علاوہ معینہ طریق قانون کے کسی اور طرحپر بیدخل کردیا گیا ہو کہ اپنے قبضہ پہ باز بحال ہو بلا لحاظ اس استحقاق کے جو اس کو حاصل ہے اور اس کے جسکا بیدخل کنندہ ادعا کرتا ہو صریح منشا یہ ہے کہ ان کاروائیات کو رواج نہ دیا جاوے جنسے سخت نقص امن ظہور پذیر ہونیکا احتمال ہے اور برخلاف اس شخص کے جس نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے تاکہ کاروائی مذکور سے کوئی فائدہ حاصل کرے حکم کیا گیا ہے (۳) بروے دفعہ ہذا وہ قبضہ جو علاوہ معینہ طریق قانون کے اور طرحپر زائل کیا گیا ہو باز بحال کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ سائل اسکا مطالبہ اندر میعاد چھ ماہ کے کرے (۴)، اور اس فریق کو جو ناجائز طور پر بیدخل کردیا گیا ہو ایک خاص چارہ کار دینے کا اور بیدخل کنندہ کو ایک بہتر استحقاق واقعہ اراضی متنازعہ فیہ کے ثابت کرنے کے حق سے محروم کرنیکا ہے (۵)، لہذا مسئلہ یہ قائم ہوا کہ محض سابقہ قبضہ مدعیکو زیر دفعہ ہذا اور سی خاص کے حاصل کرنے کا مستحق بنانے کیلئے اس کے اور اس کے فعل بیجا کنندہ غاصب کے مابین ایک کافی استحقاق ہے لیکن شرط یہ ہے کہ محض مداخلت بیجا کنندہ کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اُسے ایسا قبضہ حاصل تھا جو اُسے اسیطرحپر منفعت بخش ہو۔

نالشات استحقاق میں محض قبضہ بطور استحقاق کے ہے

دوسرا امر غور طلب ہے کہ آیا ایک نالش میں جو تاریخ قبضہ سے چھ ماہ بعد دائر کی گئی ہو مدعی بربنائے ثبوت صرف سابقہ قبضہ کے بدون ثبوت استحقاق کے کامیاب ہوسکتا ہے۔ حال تک جسقدر فیصلجات اس بارہ میں ہوئے ہیں وہ مختلف نوعیت کے ہیں۔ بعض مقدمات میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ دفعہ ۹ - ایکٹ ہذا ایک شخص کی محض بربنائے وجہہ سابقہ قبضہ قبضہ کے دلا پانے کی مانع ہے تاوقتیکہ نالش اندر میعاد کے دائر کی گئی ہو اور دیگر مقدمات

(۱) نمبر ۱۰۲ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب کارروائی دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۴۷ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۷۱ (۴) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۸۶ بصفحہ ۳۸۹

میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ دفعہ ہذا میں سرسری چارہ کار کا موجود ہونا ایک شخص کو اس حق سے محروم نہیں کرتا جو نامبردہ کو بروئے قانون انگلستان متعلق بحصول قبضہ کے ایک نالش بیدخلی میں بربنائے ثبوت صرف سابقہ قبضہ کے حاصل ہو اس امر کے متعلق گو قطعی طور پر نہیں حکام عالیمقام پریوی کونسل نے ایک مقدمہ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ جائز قبضہ اراضی حق بطور مالک کی کافی شہادت ہے، جیسا کہ برخلاف اس شخص کے جسکو کوئی حق حاصل نہیں اور جو محض ایک مداخلت کنندہ ہے اول الذکر ایک استقراریہ ڈگری اور ایک حکم امتناعی دربارہ ممانعت جابر کے حاصل کر سکتا ہے (۱)، لیکن چند ایسے مقدمات کا بیان کر دینا بھی رائیگان محنت نہ ہوگا جن میں امر مذکور کے متعلق مختلف اظہار رائے کیا گیا ہے۔ چنانچہ دوارکاناتھ متر صاحب جسٹس نے ۱۸۶۷ء میں ایک نالش میں یہ قانون بیان کیا ہے کہ ایک نالش میں جو تاریخ قبضہ کے چھ ماہ بعد دائر کی گئی تھی مدعی نے جبکہ (حق ماہی گیری) کے دلاپانے کی استدعا کی محض بربنائے اسوجہہ کے کہ اسکو قبضہ حاصل تھا اور وہ ناجائز طور پر بیدخل کیا گیا ہے اور اپنے استحقاق کا کوئی ثبوت نہ دیا عدالت نے قرار دیا کہ وہ قبضہ حاصل کر سکتا ہے (۲)،

قانون کا یہ ایک غیر مشتبہ قاعدہ ہے کہ وہ شخص جس کو دوسرے شخص نے بیدخل کر دیا ہو جیسے کوئی بہتر استحقاق حاصل نہ ہو بلحاظ شخص بیدخل کنندہ کے بذریعہ اس قبضہ کے جو اسے قبل از بیدخلی حاصل تھا گو کہ قبضہ مذکور بدون کسی استحقاق کے تھا واپس دلاپانیکا مستحق ہے (۳)، مقدمات مندرجہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۳۰ کا حوالہ دیا گیا اور انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۷۹ ممیز کیا گیا۔

قبضہ بروئے قانون ہندوستان و انگلستان بجز اصل مالک کے بمقابلہ دیگر تمام کے بہتر استحقاق ہے دفعہ ہذا کسی طرح سے مخالف اس حیثیت کی نہیں ہے کہ بمقابلہ ایک فعل بیجا کنندہ کے سابقہ قبضہ مدعی کا نالش بیدخلی میں کافی استحقاق ہے گو کہ نالش فعل بیدخلی زیر شکایت کے چھ ماہ بعد دائر کی گئی ہو اور فعل بیجا کنندہ کامیابی کیساتھ یہ ثابت کرنے سے نالش کی تردید نہیں کر سکتا کہ استحقاق اور حق قبضہ ایک تیسرے شخص کو حاصل ہے (۴)،

وہ شخص جو بیجا طور پر بیدخل کیا گیا ہو اس نالش میں محض بربنائے استحقاق اپنے قبضہ کے قبضہ حاصل کر سکتا ہے جو نامبردہ نے اپنی بیدخلی سے زائد از چھ ماہ بعد دائر کی ہو (۵)، دوارکاناتھ متر صاحب جسٹس نے مقدمہ خواجہ عنایت اللہ چودہری بنام کشن سندر شرما (ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۸۹) پر تشریح کرتے وقت

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۸ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۸۶ - (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۹ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۱۲ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۴۴

بیان کیا ہو کہ چونکہ ناجائز بیدخلی ثابت ہوگئی ہو لہذا فعل بیجا کنندہ کو کہنا چاہیے کہ اپنا استحقاق ثابت کرے اگر نامبردہ ایسا کرنیسے قاصر ہے تو مدعی ڈگری کا مستحق ہے اگر بخلاف ازیں وہ کامیاب ہو تو مدعی کو لازم ہے تب نہ کہ اس سے پہلے کہ ایک بہتر استحقاق کے ثابت کرنے کا حکم دیا جائے
ایک مقدمہ میں جو واسطے واپا پانے قبضہ جائداد کے تھا اور جو بیدخلی سے چھ ماہ بعد دائر کیا گیا تھا کسی فریق نے بھی کوئی صریح استحقاق ثابت نہ کیا۔ مدعی صرف اس امر کے قائم کرنے کے قابل ہوا کہ اُسے اسوقت اور اس سے پہلے جائداد کا قبضہ حاصل تھا جبکہ وہ بیدخل کیا گیا تھا حکام پریوی کونسل نے قرار دیا کہ مدعی کا محض استحقاق سابقہ قبضہ کا غالب آنا چاہیے۔ (۱)
ایک نالش میں جو واسطے واپانے قبضہ اراضی کے بعد اظہار استحقاق کے تھی مدعی نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ قابض تھا اور اسکو مدعا علیہم نے جبراً بلا اسکی رضامندی کے بیدخل کر دیا ہو اور مدعا علیہم کوئی ثبوت اپنے استحقاق بیدخلی مدعی کا نہ دے سکے اور نہ اس امر کا کہ انکا استحقاق اراضی بہ نسبت مدعی کے اعلےٰ ہے۔ مورس صاحب جسٹس نے قرار دیا کہ مدعی محض اپنے قبضہ کے ثبوت پر کامیاب ہو سکتا ہے اور کہ وہ خاص چارہ کار جو بروے دفعہ ۹۔ ایکٹ ہذا مہیا کیا گیا ہے عام قانون متعلق بابیں امر میں خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ پرنسپ صاحب جسٹس کی رائے اس کے خلاف ہوئی اور اس نے مقدمہ (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۱۳) کا حوالہ بدیں غرض دیا کہ وہ مدعی جو نالش زیر دفعہ ہذا کرکے جملہ استفادہ مدعا علیہ کا حاصل کرتا ہے اور اس کے حق میں ایک بہتر استحقاق رکھنیکا قیاس پیدا ہوتا ہے جو دفعہ ۱۱۰ ایکٹ شہادت اس شخص کو صرف دیتی ہے جو قابض اراضی ہے (۲)
حکام عالی مقام پریوی کونسل نے مقدمہ خواہ عنایت الدچودہری بنام کشن سندر شرما (ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۸۷) و داب جی ساہو بنام شیخ تمیز الدین (ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۰۲) پر بحث کرتے ہوئے اُن نتائج سے خلاف کیا ہے جو مقدمات مذکور میں حاصل ہوئے تھے اور اس امر کیطرف انہوں نے توجہ مبذول کی کہ یہ مقدمات قبل نفاذ ایکٹ شہادت مصدرہ ۱۸۷۲ء کے فیصل ہوئے تھے۔ مورس صاحب جسٹس کی رائے سے اختلاف کرتے وقت حکام موصوف نے مقدمات (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۸۲ و مقدمہ بر طبق اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۳) پر انحصار کیا ہے اول الذکر مقدمہ میں ملول صاحب جسٹس نے صفحہ ۸۶ پر بیان فرمایا ہے کہ چونکہ قانون ملک ہندوستان اس شخص کو جو جائداد سے بیدخل کر دیا گیا ہو وہ چارہ کار دیتا ہے جو اس کو بروے قانون انگلستان حاصل نہیں ہوگا لہذا

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۷۔ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۸۔

مدعی کے لئے اس نالش میں جو چھ ماہ بعد بیدخلی کے دائر کی گئی ہو ضرور ہے کہ بذریعہ تقویت اپنے
استحقاق کے قبضہ حاصل کرے اور اگر وہ اس چارہ جوئی سے مستفید ہونا نہیں چاہتا جو واضعان قانون
نے عطا کی ہے تو وہ اس فائدہ کی بابت دعوے نہیں کرسکتا جو اسکو اب حاصل ہوگا۔ سارجنٹ صاحب
چیف جسٹس نے مقدمہ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۷) میں اس رائے کو غیر متعلق قرار دیا
ہے اور ولسیٹ روپ صاحب جسٹس نے مقدمہ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۳ لغایت صفحہ ۵۵)
میں ملول صاحب جسٹس کی رائے مندرجہ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۸۲) سے اتفاق
کیا ہے کہ قانون نے ایک عرصہ میعاد مقرر کردیا ہے جس کے اندر ایک فریق بدون ثبوت
اپنے استحقاق کے قبضہ دلا پا سکتا ہے۔ اگر نامبردہ میعاد مذکور گذر جانے دے تو اسے لازم ہے کہ
اپنا استحقاق ثابت کرے -

بروئے قانون انگلستان مدعی ایک نالش استحقاق میں محض بربنائے قبضہ کے قبضہ دلا پا سکتا ہے
درحالیکہ مدعا علیہ نے کوئی بہتر استحقاق ثابت نہیں کیا۔ پس صرف وہ فائدہ جو مدعیکو ہندوستان
میں بروئے دفعہ ۹۔ ایکٹ ہذا دیا گیا ہے یہ ہے کہ مدعا علیہ کو اجازت نہیں کہ اپنا استحقاق ثابت کرے
یہ معلوم ہوگا کہ اگر مدعی نے اپنے آپکو خاص چارہ کار مندرجہ دفعہ ہذا سے مستفید نہیں کیا تو ایسا نہ کرنے
سے خود اسی کو نقصان پہونچتا ہے یعنی اگر وہ اپنی نالش زائد از چھ ماہ بعد بیدخلی کے دائر کرتا ہے تو
مدعا علیہ مجاز ہے کہ اگر وہ ایسا کرسکے تو ثابت کرے کہ اُسے ایک بہتر استحقاق حاصل ہے اگر وہ واضعان
قانون کا یہ منشا دفعہ ۹ سے ہوتا کہ ان نالشات کی ممانعت کی جائے جو زیر دفعہ ہذا دائر نہیں کی گئیں
جبکہ مدعی نے صرف اپنے استحقاق قبضہ پر انحصار کیا ہو تو اس سے زیادہ اور کوئی صاف امر نہ ہوتا کہ وہ
اسبارہ میں ایک صریح حکم صادر کرتے۔ لیکن اس بارہ میں قانون میں کچھہ ذکر نہیں ہے اور اگر یہ بحث
کیجاوے کہ موجودگی دفعہ ۹ عموماً بیفائدہ ہوگی اگر یہ منشا نہ رکھا گیا ہوتا کہ ایسی نالشات کی امتناع کیجاوے
بشرطیکہ وہ بیدخلی سے عرصہ ۶ ماہ کے اندر نہ دائر کی گئی ہوں تو یہ بہتر طور پر جواب دیا جاسکے گا کہ احکام
دفعہ ہذا یعنی کہ مدعا علیہ استحقاق کے ثابت کرنے سے ممتنع ہے اس کی خاص چارہ جوئی ہے اور عام
قانون میں کوئی خلل اندازی نہ ہوگی جس کے رو سے ایک شخص کو محض بربنائے قبضہ سابق کے
قبضہ دلا پانے کی اجازت ہے وہ شخص جو اپنی نالش عرصہ ۶ ماہ کے اندر دائر کرے یہ بہت بڑا فائدہ
حاصل کرے گا۔ یعنی وہ مدعا علیہ کو استحقاق کے ثابت کرنے سے منع کرسکتا ہے۔ اور اگر وہ توقف
کرے اور اپنی نالش بعد خاص عرصہ کے دائر کرے تو نامبردہ فائدہ مذکور زائل کردیتا ہے اور اسکو اسکا

مخالف بذریعہ ثابت کرنے ایک بہتر استحقاق کے بہ نسبت اس کے محض قبضہ کے مغلوب کر سکیگا چنانچہ گارتھ صاحب چیف جسٹس نے تجویز کیا ہے کہ چارہ کار بذریعہ ایک نالش قبضہ کا جو حال میں بروے دفعہ ۹ ایکٹ وادرسی خاص کے حکم کیا گیا ہے یہ اثر نہ ہوگا کہ قاعدہ انگلستان سے اختلاف کیا جاوے جو یہ ہے کہ قبضہ بادی النظر میں شہادت استحقاق ہے (۱) نیز ایک مقدمہ میں اجلاس کامل بمبئی ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہے کہ قبضہ ایک عمدہ استحقاق بمقابلہ ہر ایک شخص کے بجز مالک ذی استحقاق کے ہوتا ہے اور قابض کو مستحق کرتا ہے کہ بمقابلہ کسی اور شخص کے بہ نسبت اس مالک کے جو اُسے بیدخل کرتا ہے بیدخلی کو قائم رکھے قاعدہ مذکور اس صورت میں قابل اطلاق قرار دیا گیا ہے جبکہ مدعی جو استحقاق بذریعہ دستاویز انتقال کی بنا پر کرے اور نیز قبضہ پر انحصار کرتا ہوا اپنے استحقاق کے ثابت کرنے سے قاصر رہا ہو لیکن اسنے اپنے قبضہ کو ثابت کر دیا ہو (۲) بلحاظ امر موخر الذکر کے اجلاس کامل نے فیصلہ کلکتہ ہائیکورٹ (بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۰ و ۱۲۷) کا حوالہ پسندیدگی کے ساتھ دیا ہے اور فیصلجات بمقدمات (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۴ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷۱) سے اختلاف کیا ہے ان مقدمات میں یہ قرار دیا جانا معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص محض بر بنائے استحقاق قبضہ کے بجز ایک نالش قبضہ کے قبضہ نہیں دلایا سکتا ہے لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ قانونی سوال قبضہ کی بابت حکام نے غور کیا ہے۔

ایک بعد کے مقدمہ مندرجہ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۷۳) میں ہائیکورٹ بمبئی (سارجنٹ صاحب چیف جسٹس و کمبل صاحب جسٹس) نے فیصلہ اجلاس کامل بمقدمہ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۱۵) میں اتفاق کیا ہے اور مقدمہ مندرجہ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۸۲) سے اختلاف کیا ہے حکام موصوف نے بعد حوالہ دینے فقرہ متنازعہ فیہ از فیصلہ حکام عالی مقام پریوی کونسل بمقدمہ دایر بنام امیر النساء خاتون (لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۱۳) کے یہ بیان کیا ہے کہ مقدمہ پریوی کونسل میں فقرہ "گورنمنٹ اراضیات متنازعہ کا قبضہ لینے کی مستحق ہے جو اصل میں ایک جزیرہ بنالی تھیں اور اولا وہ چاروں طرف سے محیط آب تھیں جو پایاب نہ تھا اور گورنمنٹ مستحق تھی کہ مدعیان کو بیدخل کرکے جو کہ غاصبان تھے مدعا علیہم کو قابض کرادے" الہ آباد ہائیکورٹ کے اجلاس کامل نے بھی اس امتیاز کو منظور کیا ہے ملاحظہ ہو (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۶) اور حکام موصوف نے کلکتہ ہائیکورٹ کے اجلاس کامل (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۲) سے اس امر میں اتفاق کیا ہے کہ فقرہ منقولہ تجویز پریوی کونسل کو ایسا نہیں سمجھا جا سکتا جس سے یہ امر قائم ہوتا ہو کہ مدعی بمقابلہ ایک مداخلت بیجا کنندہ کے بوجہ ان واقعات کے کہ اس نے اپنے آپکو ایکٹ محولہ بالا سے مستفید نہیں کیا اپنے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۵۹ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۱۵

قبضہ پر حصر کرنے سے ممتنع ہے۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے یہ رائے اختیار کی ہے کہ دفعہ ۹ مانع نہیں ہے کہ ایک شخص جس کو ایک غاصب نے جائداد غیر منقولہ سے جبر کہ وہ صرف استحقاق قبضہ کا رکھتا تھا بیدخل کر دیا ہو اور وہ نالش بربنائے اپنے استحقاق قبضہ کے بعد گذرنے چھ ماہ کی تاریخ بیدخلی سے دائر نہ کر سکے۔ (۱)

اب اس سوال دقت آمیز کا فیصلہ قطعی طور پر حکام پریوی کونسل نے کر دیا ہے اور یہ قرار دیا ہے کہ دفعہ ۹ ایک مدعی کو اپنی بیدخلی سے عرصہ ۶ ماہ بعد نالش محض بربنائے اپنے سابقہ قبضہ کے دائر کرنیکی امتناع نہیں کرتی اور کہ ایسی نالش میں اسکا استحقاق محض قبضہ کا واقعی طور پر مقابلہ اس مدعا علیہ کے جسکو کوئی استحقاق حاصل نہیں ہے بہتر ہے اور کہ اگر مدعی ایسے مقدمہ میں قبضہ ثابت کر دے تو وہ بدون اس امر کے کہ اسکو استحقاق کے قائم کرنے پر مجبور کیا جاوے کافی ہوگا۔ (۲) بر خلاف دیکھو کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۰۸ اور مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۸ و جلد ۹ صفحہ ۳۵۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۹ و ۱۳۰ و جلد ۱۷ صفحہ ۷۰۷ و جلد ۷ صفحہ ۵۹۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۸۹ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۶۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۱۵۔ دفعہ ہذا کے رو سے بظاہر یہ چارہ جوئی چھین نہیں لی گئی کہ بعد چھ ماہ کے مدعی جس کو ایسے شخص نے جبراً بیدخل کر دیا ہو جس کو کچھ استحقاق حاصل نہ ہو نالش والا پانے قبضہ محض بربنائے قبضہ کے جو اسکو قبل اس کے کہ وہ بیدخل کیا گیا حاصل تھا دائر کر سکتا ہے اور نہ ایسا کرنیکا منشا رکھا گیا تھا۔ زیر دفعہ ہذا اگر وہ شخص جو بیدخل کیا گیا ہو تاریخ بیدخلی سے چھ ماہ کے اندر دعوے اکرے تو بہتر ہے اور اسکو ڈگری ملنی چاہیے گو کہ مدعا علیہ اصل مالک ہی ہو جسکو جواب میں اپنا استحقاق پیش کرنیکی اجازت نہیں دیگئی چھ ماہ مقررہ کے بعد فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ مدعا علیہ کو اپنا استحقاق ثابت کرنے کی اجازت دیجاتی ہے اگر وہ ثابت کر دے تو مدعی کا دعوے ناکامیاب رہتا ہے۔ بخلاف ازیں اگر مدعی چھ ماہ کے بعد اپنے سابقہ قبضہ اور جبریہ بیدخلی کی تقویت پر نالش کرے اور مدعا علیہ اپنا استحقاق ثابت نہ کر سکے یا یہ ثابت ہو کہ اسکو کوئی استحقاق حاصل نہیں تو مدعی بدون اس کے کہ وہ اپنا استحقاق ثابت کرے کامیاب ہوگا مقدمات انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۸۳ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۱۵ و مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۷ و دسمبر ۱۲۹ سنہ ۱۸۹۹ء اجلاس کامل و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۴۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۲۸۷ و جلد ۶ صفحہ ۲۱۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۰ و لا رپورٹ کوینس بنچ جلد اول صفحہ اول و انڈین

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۴۴

لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۵ پریوی کونسل و انڈین لارپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۵۷ اپرٹسبر گئے اور لارپورٹ انڈین اپیلز جلد ۷ صفحہ ۷۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۵۶ و جلد ۹ صفحہ ۳۹ و ۱۳۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۲۲ و جلد ۸ صفحہ ۳۷ و ۱۶ کلکتہ ۵۷۹ کے متعلق بحث کی گئی اور اشتباہ کیا گیا (نمبر ۸۷ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ) دفعہ ہذا کے متعلق یہ قرار نہیں دیا جا سکتا کہ اس کے روسے وہ چارہ جوئی جو بلحاظ بہتر طور پر مسلمہ اس مسئلہ کے قابل حصول ہو کہ قانوناً قبضہ ایک اصلی حق یا استحقاق ہوتا ہے جو بلحاظ استحقاق اصل مالک کے موجود ہوتا ہے اور قانون لوازمات اور فوائد رکھتا ہے چھین لی گئی ہے (۱)

جواب نالش زیر دفعہ ہذا | ایک نالش زیر دفعہ ہذا میں مدعا علیہ مجاز نہیں ہے کہ کسی استحقاق کو قائم کرے یعنی بشرطیکہ مدعی محض سابقہ قبضہ از روے حق کا بیان کر سکتا ہو اگر مدعی کا قبضہ محض ایک غاصب کا قبضہ ہے تو مدعا علیہ استحقاق ثابت کر سکتا ہے۔ الفاظ "کوئی اور استحقاق" کے استعمال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قانون کی نظر میں قبضہ بذاتہ ایک استحقاق ہے جس کے روسے یہ ضروری ہے کہ اس کے بعد ایک بہتر قبضہ ہو (۲)

بیدخل کنندہ کی طرف سے یہ کوئی جواب نہیں ہے کہ وہ منجانب ایک شخص ثالث کے بطور ایجنٹ کے عمل کرتا تھا۔ شخص بیدخل شدہ کے لئے لازم ہے کہ ایسی صورت میں بمقابلہ واقعی بیدخل کنندہ کے اولاً چارہ جوئی کرے گو کہ وہ کل یا منجملہ اصل مالکان کے کسی ایک کے نام نالش دائر کر سکتا ہے (۳)

اور نہ ایک نالش قبضہ متدائرہ زیر دفعہ ہذا بر خلاف راہن میں جو مرتہن نے دائر کی ہو جبکہ راہن نے بیدخل کر دیا ہو منجانب راہن کے یہ کوئی جواب ہے کہ رہن اور قبضہ بروے رہن مذکور مرتہن کے فریب سے حاصل کئے گئے تھے چونکہ مدعی بیدخل کیا گیا ہے لہذا اسے باز قابض کرا دیا جانا چاہیئے مدعا علیہ کیلئے یہ چارہ ہے کہ نالش واسطے منسوخی رہن اور باز حصول قبضہ کے دائر کرے (۴)

جس حال میں کہ مدعی نے ایک نالش واسطے باز دلاپانے قبضہ جائداد غیر منقولہ کے زیر دفعہ ہذا نالش کی اور بدوران نالش مذکور دوسری نالش بابت عا منسوخی ہبہ نامہ جس کے روسے مدعا علیہ استحقاق کا دعویدار تھا دائر کر دی تو تجویز ہوئی کہ یہ بنائے دعوے کو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا نہیں ہے اور نالش دوم پر قانوناً کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۱۔

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۹ رائے سبرامینا ایار صاحب جسٹس (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۹۰ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۰۸ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۴۶ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۳۶

اور نہ ایسی مانع ایک نالش کا ہے کہ مجسٹریٹ نے ایک فیصلہ بحق مدعا علیہ زیر دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری صادر کر دیا ہے (۱)، لیکن بربنائے اصول امر تجویز شدہ کے مدعا علیہ صحیح طور پر یہ بحث کرنے کا مجاز ہے کہ مدعی کی نالش غیر قابل سموع ہے جبکہ وہ بوجہ عدم حاضری کے خارج کر دی گئی ہو ایسا اخراج ایک قطعی سماعت اور فیصلہ کی حد تک پہونچتا ہے۔ (۲) لیکن الہ آباد ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ حکم مصدرہ زیر دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مانع ارجاع نالش زیر دفعہ ہذا کا نہیں ہے (۳)

امر تجویز شدہ | ڈگری مصدرہ زیر دفعہ ہذا سوال استحقاق کے متعلق امر تجویز شدہ کا اثر نہیں رکھتی (۴)، ایک نالش قبضہ مرجوعہ بعدالت معاملتدار روئداد پر خارج کر دی گئی جس پر مدعی نے دوسری نالش زیر دفعہ ہذا بعدالت دیوانی دائر اور ڈگری حاصل کی تجویز ہوئی کہ فیصلہ عدالت معاملتدار تاثیر امر تجویز شدہ کی نہیں رکھتا اور مدعی دوسری نالش زیر دفعہ ہذا دائر کرنیکا مستحق تھا (۵)، حکم مصدرہ زیر دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مانع ارجاع نالش زیر دفعہ ہذا کا نہیں ہے۔ (۶) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۷۷ تحت عنوان "جواب نالش زیر دفعہ ہذا۔"

ڈگری قبضہ | بوجہ ایک ڈگری قبضہ اراضی کے ڈگریدار مستحق ہے کہ وہ فصل حاصل کرے جو اراضی پر ایستادہ ہے (۷)، جس حال میں کہ ایک نالش زیر دفعہ ہذا میں مدعی نے ایک ڈگری قبضہ حاصل کی ہو اور زاں بعد مدعا علیہ کے نام نالش واسطے حصول زر واصلات کے جو اس نے اس زمانہ میں حاصل کی ہوں جبکہ وہ مخالفانہ طور پر قابض تھا تو مدعی کی ڈگری مصدرہ بنالش قبضہ بادی النظر میں کافی شہادت اسکے اس استحقاق کی ہے کہ اس کے حق میں ایک ڈگری زر واصلات تا وقتیکہ مدعا علیہ ایک بہتر استحقاق ثابت کر سکے صادر کی جاوے (۸)

ایسا ہی ایک ڈگری قبضہ جو ایک عدالت نے زیر دفعہ ہذا ایک ایسی نالش میں صادر کی ہو جو اس کے حدود اختیار کے اندر نہ ہو گو امر فیصلہ شدہ نہیں ہے تاہم وہ کسیقدر شہادت بیدخلی منجانب مدعا علیہم ایک نالش مابعد میں بخلاف مدعا علیہم مذکور بغرض حصول زر واصلات کے ہے (۹) زیر دفعہ ہذا ڈگری امر قبضہ کی دیجانی چاہیے۔ چنانچہ جس حال میں کہ مدعی کو ڈگری قبضہ دی گئی اور ساتھ ہی یہ حکم بھی کیا گیا

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۲ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۷۷ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۲۳۱
(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۴ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۲ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۳۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۲ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۴ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۸۳
(۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۹۳

کہ جھونپڑوں کے اُٹھانے اور گڑھوں کے پُر کرنے کا خرچہ بھی مدعا علیہ مدعی کو ادا کرے تو موخر الذکر حصہ ڈگری کا منسوخ کر دیا گیا (۱)

نظر ثانی | درخواست واسطے مکرر سماعت زیر دفعہ ۶۰۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ممنوع نہیں ہے بلکہ بر طبق وکھلانے عمدہ وجوہ کے ایک مقدمہ جو زیر دفعہ ہذا فیصل کیا گیا ہو عدالت کے مکرر سماعت کیا جا سکتا ہے ایسی سماعت مکرر نظر ثانی نہیں ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۹

خرچہ | نالشات زیر دفعہ ہذا میں یہ عدالت کے اختیار تمیزی میں ہے کہ اگر وہ مناسب خیال کرے تو خرچہ دلائے یا نہ دلائے۔ (۳)

لیکن حال میں کلکتہ ہائی کورٹ نے تجویز کیا کہ جس حال میں ایک ڈگری قبضہ زیر دفعہ ہذا مشعر عطا قبضہ مدعی کو دیگئی ہو اور علاوہ ازیں ڈگری مذکور میں یہ حکم دیا گیا ہو کہ اخراجات اُٹھانے ہاٹ اور گڑھوں کے پُر کرنے کے مدعا علیہ زیر ڈگری ہذا ادا کر دے تو ایسا حکم متعلق خرچہ کے منشا ڈگری قبضہ کے باہر ہوتا ہے اور وہ صادر نہیں کیا جا سکتا۔ (۴)

اپیل | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۰ جس حال میں کہ ڈگری بابت قبضہ اراضی ایک نالش متدائرہ زیر دفعہ ہذا میں صادر کی گئی ہو اور کارروائیات اجرائے ڈگری مذکور میں ایک حکم صادر کیا گیا ہو تو کوئی اپیل بنا راضی حکم مذکور نہیں ہو سکتا (۵)

نگرانی | ملاحظہ ہو نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۳ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۲۱۳ - جبکہ نالش زیر دفعہ ہذا میں ڈگری صادر کی گئی ہو تو مدعا علیہ کے لئے یہ چارہ جوئی نہیں ہے کہ نگرانی کرے۔ بلکہ اسکو چاہیئے کہ نالش واسطے استقرار حق خود اور قبضہ کے دائر کرے (۶)

(ب) قبضہ مال منقولہ

خاص مال منقولہ کا حاصل کرنا | **دفعہ ۱۰** - جو شخص کہ کسی خاص مال منقولہ کے قبضہ پانے کا مستحق ہو وہ اسکا قبضہ بقاعدۂ معینہ مجموعہ ضابطہ دیوانی حاصل کر سکتا ہے

تشریح ۱ - امین اس دفعہ کے بموجب واسطے قبضہ ایسے مال کے نالش کر سکتا ہے جس میں وہ شخص جس کا کہ وہ امین ہے فائدہ اُٹھانے کا مستحق ہے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۰۸ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۱۷ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۰ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۰۳ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۳۴۴ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۳ بحوالہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱۹

ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

تشریح ۲- مال کے قبضہ حال کا استحقاق خاص یا چند روزہ واسطے رجوع کرنے نالش حسب دفعہ ہذا کے کافی ہے

مال منقولہ خاص | مال منقولہ خاص سے مراد وہ جائداد ہے جس کی آپ سی شکل میں حوالگی طلب کر سکتے ہیں۔ فقرہ مذکور صرف اسوقت عائد حال ہوتا ہے جبکہ شے جسکے اپ مستحق ہوں بہ قبضہ کسی شخص ثالث کے ہو (رائے نورس صاحب جسٹس مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۷۰ بہ صفحہ ۷۸۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۲-) ثمرہ درختان پر (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۶ و نمبر ۷۶ سنہ ۱۹۱۰ء و نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ) زر نقد (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴ پریوی کونسل) فصل ایستادہ (دفعہ ۲ ضمن ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء فیصلجات سابقہ مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۶۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۹۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۹۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۷۸ غیر موثر سمجھنے چاہئیں۔ دستاویزات انتقال حقیقت (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۷) خشت ہائے افتادہ (نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ) اور نوٹ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۱۴) مال منقولہ ہیں نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۵۹ لیکن ایستادہ درختان نہیں (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۴)

وجوہات جو دادرسی کے لئے ضروری ہیں | منشاء دفعہ ہذا یہ ہے کہ ایک دادرسی خاص مہیا کی جاوے جو اتفاقاً حاصل ہو سکتی ہو اور ایک حد میں وہ بروئے قانون انگلستان کے بذریعہ نالش دیٹنیو بوجہ روک رکھنے کے، اور ایک زیادہ تر نامکمل طریق میں بذریعہ ایک نالش ٹروور (ہرجانہ بوجہ منقلب کرنے ہیئت کے) کے قابل حصول ہے۔ مقدمات ہر دو صورتہائے مندرجہ تمثیلات کتب انگلستان درباب ٹارٹ اور قانون نائی سائی پرائس زیر عنوان "تبدیل ہیئت" اور "روک رکھنے بطور ناجائز" کے ملینگے لیکن ان مقدمات کے استعمال کرنے میں پورانے نمونہ جات نالشات کی اصطلاحی خصوصیتوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ دادرسی مستدعیہ خاص حوالگی اسباب یا مال کی ہے جو ناجائز طور پر اس شخص سے روک رکھا گیا ہو جو کہ قبضہ کا مستحق ہے اور اس کے ساتھ دعوے ہرجانہ جو ناجائز طور پر روک رکھنے والے کے سبب سے واقعہ ہوا ہو شامل کیا جاسکتا ہے (۱)

لیکن چونکہ نالش منشاء مال کا ناجائز طور پر روک رکھنا ہے تو یہ دراصل مختلف شکل میں ایک نالش واسطے

---

(۱) ملاحظہ ہو کتاب سٹیفن صاحب درباره عذرات طبع پنجم صفحہ ۳۰

ایک فعل بیجا بلا واسطہ معاہدہ کے ہے (۱)، اور چونکہ صحیح بنار مخاصمت نالش ناجائز طور پر روک رکھنا ہے۔ لہذا یہ غیر اہم ہے کہ آیا مال مدعا علیہ نے بذریعہ جائز وسائل کے حاصل کیا تھا جیسا کہ بذریعہ کفالت یا دستیاب ہونیکے یا بوجہ ایک ناجائز فعل مثلاً مداخلت بیجا یا منقلب کرنے ہیئت کے (۲)، نقصان جس کی شکائت کی گئی ہے نہ تو مال کا لینا ہے (جیسا کہ بصورت مداخلت بیجا کے ہے) اور نہ مال کا بری طرح استعمال کرنا اور نہ تصرف بیجا کرنا (جیسا کہ بصورت تردد یا منقلب کرنے ہیئت کے ہے) بلکہ صرف روک رکھنا ہے۔ مدعی خاص یا عام جائداد امر مدعا بہا حاصل کر سکتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اسکو حق فوراً قبضہ کا حاصل ہو۔ چونکہ منشا یہ ہے کہ خاص مال حاصل کیا جاوے لہذا اسکو معلوم کیا جانا چاہیے اور وہ قابل شناخت ہو اور نوعیت اشیاء ضرور ہے کہ بدون کسی تغیر کے برابر رہے۔ پس دادرسی ہذا کی استدعا ایک رقم زرنقد کی بابت یا ایک مقدار اجناج کی بابت نہیں کی جا سکتی الا اس صورت میں کہ وہ خاصکر دیگر جائداد اسی قسم سے ممیز کی جاوے اسطرح سے کہ گویا اسکو ایک تھیلی یا بوری میں رکھ دیا جاوے (۳)،

ضروری روک رکھنا ایک مخالفانہ اور بطور ناجائز روک رکھنا ہے۔ یہ ثابت کیا جانا چاہیے کہ مدعا علیہ نے اسباب کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے اور مدعی کو اسکا قبضہ حاصل کرنے کا مانع ہوتا ہے۔ پس عام طور پر شہادت اس امر کی ہونی چاہیے کہ مدعی نے استدعا حوالگی مال مدعا علیہ سے کی تھی اور مدعا علیہ کی طرف سے حوالگی سے انکار ہوا تھا　　وہ مدعا علیہ جس کے قبضہ میں مال ہو بد بوجہ پابند نہیں ہے کہ مدعی کی تلاش کرے اور مال کو اس کے پاس بھیجدے بلکہ مدعی کے لئے لازم ہے کہ مال مذکور کے لیے خود آوے اسطرح سے اگر مال مدعی کا ہے تو مدعا علیہ کا اسپر قبضہ ناجائز نہیں ہوتا تاوقتیکہ مدعی کیطرف سے مطالبہ اور مدعا علیہ کیطرف سے اسکا انکار موجود ہو۔

یہ نمونہ دادرسی خاص کا کن صورتوں سے متعلق ہوسکتا ہے

لہذا یہ نمونہ دادرسی خاص صرف اس صورت میں متعلق ہو سکتا ہے جہانکہ خود مال واپس ملسکتا ہو اور طریق جس میں مدعا علیہ نے قبضہ حاصل کیا ہو قابل لحاظ نہیں ہوگا اور القصہ دادرسی مستدعیہ حوالگی مال تک محدود ہے اور کسی خاص ہرجانہ جو اُسکے روک رکھنے کیوجہ سے ہو لیکن اگر کسی وجہ سے مال قابل واپسی نہ رہے اور دادرسی مستدعیہ خواہ مال کے ناجائز طور پر لے لینے اور آخراً اس کے تلف کر دینے خواہ ذاتی طرف سے بیجا مال مذکور کے ہو گو اسکا قبضہ پہلے حاصل

(۱) کامن بلیز ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۹ (۲) کتاب چٹی صاحب دربارہ عذرات طبع ہفتم دفعہ ۱۰۷

(۳) سلون رپورٹ نائی سائی پرائس جلد اول صفحہ ۶۶۱

کر لیا گیا ہو تو تب یہ خاص صورت مداخلت بیجا یا تبدیل ہیئت کی (جیسی کہ صورت ہو) ہے اور صرف دادرسی قابل حصول ایک معمولی بذریعہ ہرجہ کے ہے (۱) ایک ڈگری اجرا میں عدالت مطالبہ خفیفہ نے بعض مال قرق کیا جس کے متعلق مدعی نے عذرداری کی جو نامنظور ہوئی۔ اسپر مدعی نے نالش سٹی سول کورٹ مدراس میں دائر کر کے استقرار استحقاق خود نسبت مال مقروقہ کے حاصل کیا لیکن قبل از صدور ڈگری مال مذکور نیلام کیا جا کر خریدار نیلام سے خرید کیا گیا۔ مدعی نے واسطے دلا پانے مال کے یا اس کی قیمت بطور معاوضہ کے نالش کی تجویز ہوئی کہ مال چونکہ مدعا علیہم کے قبضہ یا اختیار میں نہ تھا۔ لہذا مدعی اصل مال کے دلا پانے کی ڈگری حاصل کرنیکا مستحق نہ تھا۔ اس کے لئے صرف یہ چارہ جوئی تھی کہ بوجہ روک رکھنے مال کے نالش ہرجانہ دائر کرتا (۲)

نمونہ ڈگری | ڈگری اس دادرسی خاص کی ایسی ہوگی جیسی کہ دفعہ ۲۰۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں حکم کیا گیا ہے اور زیر دفعہ ۲۵۹ نافذ ہوگی اور جس حال میں کہ ضرری خاص ہرجانہ بوجہ ناجائز طور پر روک رکھنے کے ایزاد کیا جا سکتا ہے اور بروئے ڈگری وصول کیا جا سکتا ہے اس قسم کے مقدمات میں تعداد ہرجانہ کے متعلق دیکھو شرح مندرجہ زیر عنوان "ہرجانہ کا حکم ہونا"

دادرسی کے لئے کون استحقاق کافی ہے | دو تمثیلات محض واسطے ثبوت قسم استحقاق نسبت قبضہ کے جو کہ کافی ہے دفعہ ہذا میں ایزاد کی گئی ہیں یہ امر غیر اہم ہے کہ آیا وہ شخص جو قبضہ حال کا مستحق ہے تا حال قابض رہا ہے ممکن ہے کہ مال اس کے قبضہ سے کبھی نہ لیا گیا ہو لیکن اگر نامبردہ نے استحقاق قبضہ مال موجود الوقت میں حاصل کر لیا ہو تو وہ نالش کے قائم رکھنے کے لئے کافی ہے۔ امین کو مالکیت اعتمادی حاصل ہوتی ہے اور گو وہ ایک بلا تمیز استحقاق ہے تاہم وہ قبضہ کا مستحق ہوتا ہے بمقابلہ اس شخص کے جس کو بلا واسطہ مستفیدی استحقاق حاصل ہو۔

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو کیواسطے اسکی حیات تک کے لئے اراضی چھوڑی جو بعد اسکے بکر پر منتقل ہونیوالی ہے اور فوت ہوا۔ عمرو اس اراضی پر دخیل ہوا۔ لیکن بکر نے بغیر مرضی عمرو کے قبالجات پر قبضہ کر لیا پس جائز ہے کہ عمرو ان کاغذات کو بکر سے حاصل کرے۔

(۱) ملاحظہ ہو اور مقابلہ کرو نمونہ جات عرائض دعوے نمبر ۹۶ تا ۹۸ مندرجہ ضمیمہ چہارم مجموعہ ضابطہ دیوانی

(۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۸۷

حق نسبت حفاظت قبالہ جات کے

اسبارہ میں انگلستان کے بہت سے مقدمات ہیں کہ از روے انصاف یہ لازمی امر ہے کہ واقعی حوالگی قبالہ جات ان اشخاص کو کی جاوے جو قانوناً ان کے مستحق ہوں اور بروے قانون چارہ جوئی جو ہے وہ ناقص ہے۔

ایک مقدمہ میں حق متعلقہ نسبت پیش اور ملاحظہ کرنے قبالہ جات استحقاق کے بحال رکھا گیا ہے (۱) ایک مقدمہ میں مدعی بروے ایک تملیک نامہ کے اور بعد وفات انتظام کنندہ کے ایک جزو جائداد کا مستحق ہوا اور باقیماندہ جائداد کے انتظام کنندہ کے ورثار ہوے۔ موخر الذکر اشخاص دستیاب نہ ہو سکے اور انتظام کنندہ کے سالسٹران نے قبالہ جات کو اپنے پاس رکھا۔ تجویز ہوئی کہ مدعی دستاویزات مذکور کو بدون اتفاق کرنے ساتھ ورثاے قانونی کے نہیں دلا پا سکتا لیکن یہ کہ وہ انکو ملاحظہ کرنے اور انکی نقل لینے کا مستحق ہے۔ (۲) تمثیل ہذا میں یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ مزارعہ تا حین حیات کو قانونی جائداد حاصل ہے اگر اسکو صرف ایک عادلانہ جائداد حاصل تھی تو امناء اشخاص مستحق قبضہ قبالہ جات ہونگے واسطے فائدہ ان تمام فریقوں کے جو واسطے وارث ہیں (۳) اسطرح سے وہ دادرسی اس دادرسی سے مختلف ہو جاتی ہے جو ضمیمہ پنجم میں بصورت کالعدم اور قابل کالعدم قرار دیے جانے دستاویزات کے دیگئی ہے

عام قاعدہ

عام طور پر حق نسبت قبضہ قبالہ جات کے ساتھ حق اراضی کے ہوتا ہے اور قانونی مزارعہ تا حین حیات ان کی حفاظت کا مستحق ہوتا ہے۔ اگر (الف) (ب) کے پاس اراضی بیع کر دے اور اسکو جعلی قبالہ جات حوالہ کرے اور اصل دستاویزات (ج) کے پاس امانتاً بطور کفالت ایک قرضہ کے رکھے تو (ب) دستاویزات مذکور کے (ج) سے دلا پانیکا مستحق ہے (۴) جس صورت میں کہ نالش بابت ایک جائداد کے دائر ہو تو حفاظت دستاویزات اس سوال پر مبنی نہیں ہوتی کہ کس شخص کو انکا جائز حق حاصل ہے بلکہ اس سوال پر کہ آیا حفاظت واسطے اغراض نالش کے زیادہ تر مفید ہے۔ (۵) شریک مالکان اور شریک حصہ داران کے مابین دستاویزات کی حفاظت کے متعلق کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے یہ زیادہ تر سوال سہولت بخش ہے اور جو عام کرائے مفید ہے (۶) جس شخص کو انکا قبضہ حاصل ہو وہ انکو اپنے پاس رکھ سکتا ہے تاہم بعض صورتوں پر ایک شریک انکو پیش کرنے کیلیے مجبور کیا جا سکتا ہے (۷)

(۱) ملاحظہ چانسری ڈویژن جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۹ - (۲) چانسری ڈویژن جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۶ (۳) ویسی رپورٹ چانسری جلد صفحہ ۳۲۰ - (۴) چانسری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۱۲۲ و بارلسٹن و نارمن رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۲۰ و لا جرنل ایکسچکر جلد ۲۷ صفحہ ۲۷۲ (۵) لا رپورٹ چانسری جلد ۶ صفحہ ۳۰۷۔

(۶) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۶ صفحہ ۱۳۶

(۷) مریول رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۴۸۹ و کتاب سجن صاحب درباره بائع و مشتری صفحہ ۳۶۹

اسی طرح کی دادرسی دیگر دستاویزات مثلاً کفالت نامجات زرنقد بیمہ ہائے زندگی تمسکات اور تپامسری نوٹہائے سے متعلق ہوگی - جس صورت میں کہ استحقاق قبضہ دستاویزات و دیگر تحریرات فریق جائداد کے استحقاق کے جواز پر منحصر ہو جس سے کہ وہ متعلق ہیں اور وہ جائداد مذکور پر قابض نہ ہو اور شہادت اسکے استحقاق نسبت دستاویز مذکور کے اسکے اپنے اقتدار میں ہو یا کہ وہ اُن دستاویزات یا تحریرات کے پیش کرنے پر متعلق نہ ہو جنکی کہ حوالگی کی وہ استدعا کرتا ہے تو اسے لازم ہے کہ اولاً اپنا استحقاق نسبت جائداد کے قائم کرے قبل اس کے کہ وہ حوالگی دستاویزات مذکور کے لئے نالش کر سکے (۱)

کب شرائط عائد کی جاسکتی ہیں | ممکن ہے کہ ایک شخص دستاویزات استحقاق یا دیگر دستاویزات کے حوالگی کا مستحق ہو تاہم یہ قابل انصاف ہے کہ ایسا ایسا کرنے میں شرائط عائد کی جائیں پس اگر ایک وارث قانونی بمقابلہ ایک شریک کے دستاویزات کے پاس رکھنے کا مستحق ہو تو وہ اسکو حوالہ نہ کی جائیگی بجزان شرائط کے کہ وہ شرکت کو بحال رکھے پس یہ قرار دیا گیا ہے کہ مرتہن بابعد بدون نوٹس اور قابض دستاویز استحقاق اس امر پر مجبور نہ کیا جائیگا کہ دستاویزات مذکور پہلے مرتہن کے حوالہ کرے مگر اُن شرائط پر کہ موخرالذکر اسکا زررہن ادا کرے (۲)

دستاویزات کے محفوظ رکھنے کا حق | اسٹوری صاحب فرماتے ہیں کہ زیر دفعہ ہذا دادرسی عطا کرنے میں ہماری عدالتیں لطور عدالتہائے اکوئٹی بہتر طور پر اس اصول پر عمل کر سکتی ہیں اور بیچ مقدمات میں انصاف کرنے پر مجبور کی جاسکتی ہیں - بہ تعلق اس مضمون کے ایک اور حق ہے جو عدالتہائے انگلستان سے تسلیم کیا گیا ہے اور جسکا ذکر اس جگہہ کیا جاسکتا ہے - ایک شخص جسکو جائداد میں ایک محدود یا بعید تر حق حاصل ہو گو کہ وہ دستاویزات مذکور کے بلاواسطہ قبضہ کا مستحق نہیں ہے تاہم بہت سی صورتوں میں اپنے فائدہ کے لئے دستاویزات کے محفوظ رکھنے کا مستحق ہو سکتا ہے یا اس امر کا کہ دستاویزات مذکور واسطے معائنہ اور نقل کر لینے کے پیش کی جاویں بلکہ ایک اختیار تمیزی ہے اور کوئی قطعی حق نہیں ہے لیکن یہ معلوم کرنے کے لئے صریح طور پر معلوم ہونا چاہیے کہ دستاویزات استحقاق کا اس شخص کی حفاظت میں رہنا جو انکا قابض ہے باعث خطرہ یا نقصان یا تلفی کا ہے اور نیز یہ امر کہ حق مدعی مشروط یا زیادہ تر بعید دادرسی مذکور کے جائز ٹھہرانے کے لئے نہیں ہے (۳) ہندوستان میں صریحاً

(۱) کتاب اسٹوری اکوئیٹی جلد اول صفحہ ۷۰۳ (۲) کتاب اسٹوری اکوئیٹی جلد اول صفحہ ۷۰۷ (۳) کتاب اسٹوری اکوئیٹی جلد اول صفحہ ۷۰۴ - دیون رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۰۴ - ولار پورٹ چانسری جلد اول صفحہ ۶۳ و چانسری ڈویزن جلد ۵ صفحہ ۲۳۱ و کتاب ہجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۳۶۹ و ۳۷۰ (ن ۱)

ایسی دادرسی ان اشخاص کے لئے جو باقی رہیں چند صورتہائے میں بہت ہی بیش قیمت ہوسکتی ہو اور گو مجھکو کوئی صریح حکم اس بارہ میں معلوم نہیں ہو تاہم بلحاظ ایک مزارعہ تاحین حیات کے یہ صحیح طور سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ دستاویزات کا قابض ہے نہ صرف اپنے لئے بلکہ بطور امین دیگر باقی ماندہ کے ایک پس ماندہ شخص جسکو دستاویزات مفوض ہوں ایسی دادرسی کا مستحق ہوگا جو بالضرور بہت سی صورتوں میں بذریعہ ایکحکم امتناعی زیر دفعہ ۵۴ کے عمل میں لائی جاسکتی ہے اسطرح سے کہ مزارعہ تاحین حیات کو انکی نسبت بخلاف ورثہ ہی اپنے فرض بطور امین مذکور کے کارروائی کرنے سے باز رکھا جاوے (۱)

(ب)۔ زید نے کچھہ زیور عمرو کے پاس ایک قرضہ کے اطمینان کے لئے مکفول کیا اور عمرو نے ان زیورات کو علیحدہ کر دیا۔ قبل ازانکہ اسکو استحقاق اس بات کا حاصل ہو زید نے قرضہ ادا کرنے یا اسکا روپیہ ادا کو پیش کرنیکے بدون ان زیورات کے قبضہ کی نالش عمرو پر کی ایسی نالش خارج ہونی چاہیے اسلئے کہ زید ان زیورات کے قبضہ کا استحقاق نہیں رکھتا ہے گو کہ اس کو کوئی حق اون زیورات کے محفوظ رکھوانیکا حاصل ہو۔

یہ ایک تمثیل قانون متعلق زمانت ۱۸۰۲ء سے اخذ کی گئی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مالک جائداد گروشیئہ اس کے بلاواسطہ قبضہ کا مستحق نہیں ہے اس جگہہ گو کہ ضامن نے بذریعہ اپنے فعل بیجا کے ضمانت دینیوالے کو ضمانت کے ختم کرنیکا مستحق بنادیا ہے اور اس اثنا میں اسیوجہہ سے اس نقصان کا ذمہ وار ہوگیا ہو جسکا کہ وہ عام طریق پر ہرگز ذمہ وار نہ ہوتا تاہم ضمانت دینے والے کے لئے یہ لازم ہے کہ ادیگی پیش کرے قبل اس کے کہ وہ مال گرو کردہ کا بلاواسطہ قبضہ کا مستحق ہوسکے۔

(ج) زید کے پاس ایک خط پہونچا جو اس کے نام عمرو نے بھیجا تھا۔ بعد ازاں عمرو نے بلا رضامندی زید کے وہ خط واپس لے لیا۔ زید کو اس میں وہ حقیت ہے کہ جس سے کہ وہ عمرو سے اس کے واپس پانیکا استحقاق رکھتا ہے۔

حقوق نسبت خطوط کے — جب ہم حکم امتناعی کا ذکر کریں گے تو ہم معلوم کریں گے کہ حقوق بلحاظ پرائیویٹ خطوط کے خاص ہیں۔ پس ایک مقدمہ میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ خط کے ارسال کرنیسے نویسندہ نے واسطے پڑہنے کے اور بعض صورتوں میں جن میں اسکی غرض محفوظ رکھنے کی ہو جائداد اس شخص کو عطا کی ہو جس کے نام خط لکھا گیا ہے۔ تاہم یہ اسقدر محدود ہے کہ علاوہ ان اغراض کے جن کے لئے خط بھیجا گیا تھا جائداد فرستندہ کے ہاتھ میں ہے (۲)

(۱) کتاب سٹوری صاحب دربارہ اکوئیٹی (۲) سوانسٹن رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۴۰۲۔

لیکن تاہم بجانب دیگر وصول کنندہ خطوط کو کاغذ میں ایسی جائداد حاصل ہے جسپر کہ وہ تحریر شدہ ہیں اور کہ گو لسے انکے مشتہر کرنیکا حق حاصل نہیں ہے تاہم وہ مجاز ہے کہ نالش ڈینیولر پر جانہ بوجہ روک رکھنے کے برخلاف نولیسندہ کے دائر کرے بصورتیکہ خطوط مذکور اس کے قبضہ میں کسی وسیلہ سے باہر پائے جاویں[1] اسطرح سے ہر فریق کو ایک مخصوص جائداد حاصل ہوتی ہے جو اُسے اس امر کا مستحق بناتی ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے مناسب حال خاص دادرسی حاصل کرے۔

(د)۔ زید نے کتابیں اور کاغذات عمرو کے پاس بحفاظت رہنے کے لئے رکھے عمرو نے انکو کھو دیا اور بکر نے پایا لیکن عند الطلب اسنے عمرو کو نہیں دئے پس جائز ہے کہ عمرو انکو بکر سے بحفظ حق بکر کے اگر کچھ ہا نہیں ہو حسب دفعہ ۱۶۶ قانون معاہد مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء کے حاصل کرے۔

جائداد کے پانے والے کے حقوق | گو کہ جائداد کے پانیوالا اس امر کا پابند نہیں ہے کہ مال کا اہتمام رکھے تاہم اگر وہ ایسا کرے تو اس کی ذمہ داری بطور ایک عام ضامن کے ذمہ داری کے ہوتی ہے[2] وہ اس کے معاوضہ یا اجرت نگہداشت کی بابت نالش نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ مجاز ہے کہ مال کو رکھے رکھے تاوقتیکہ اس کی محنت کی بابت اسکو ادا کر دیا جاوے اور بلحاظ اس مال کے جو عام طور پر فروخت ہوتا ہو اگر وہ قابل سڑ جانے یا خراب ہو جانیکے ہے تو اسکی فروخت کر دینے کا مجاز ہے یا اگر اس کے مواخذہ جات اس شی کی قیمت کی دو تہائی کے مساوی ہیں یا مالک ان کے ادا کرنے سے انکاری ہے۔[3] اگر ایک خاص انعام بابت واپسی مال گم شدہ کے پیش کیا گیا ہو تو پانیوالا اس کی بابت نالش کر سکتا ہے اور اس لئے اسکو ایک خاص حق گرفت اسپر حاصل ہوتا ہے لیکن اس صورت میں نہیں اگر وہ ایک محض عام پیشکش ہو مثلاً ایک فیاضانہ انعام کی بابت[4]، ملاحظہ ہو لارپورٹ کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۲ صفحہ[1] دربارہ اطلاع دہی جس سے انعام کا مستحق ہوتا ہے بعد اس کے کہ ایک نامناسب انکار حوالگی کا کیا جاوے جائداد کامل طور پر ضامن کی جوکھوں میں ہوتی ہے خواہ وہ خراب ہو جاوے یا اس میں نقصان واقعہ ہو اور نیز وہ دیگر معاوضہ کا جو جائداد کے روکنے کی نسبت ہو ذمہ دار ہوتا ہے[5]، جائداد کے دستیاب ہونے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ مطالبہ اور انکار موجود ہو تاکہ بوجہ روک رکھنے کے ذمہ داری پیدا ہو سکے اور انکا

(۱) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۸ صفحہ ۵۱۲ - (۲) کتاب اسٹوری صاحب دربارہ ضمانت دفعہ ۸۵ لغایت (۳) کتاب اسٹوری صاحب دربارہ ضمانت دفعہ ۱۲۱ (۴) کتاب اسٹوری صاحب دربارہ ضمانت دفعہ ۱۲۱ (الف) و ۶۲۱ (الف)، (۵) کتاب اسٹوری صاحب دربارہ ضمانت دفعہ ۱۲۲ و ۱۲۳۔

ثابت کیا جانا چاہئے اور محض لیت و لعل کافی نہ ہوگا۔ تاہم یہ ضروری نہیں ہے کہ انکار صریح ہو کیونکہ اگر ایک شخص حوالگی سے انکار کرتا ہے الا الیسی شرائط پر جنکے عائد کرنے کا اُسے کوئی حق حاصل نہیں ہے، کہ یہ مساوی ایک قطعی انکار کے ہوتا ہے۔ اسطرحسے اگر پانیوالا نامناسب طور سے مال کی حوالگی کا انکار کرتا ہے تاوقتیکہ مالک ایک قرضہ جو اُسکو پانیوالے کا دینا ہے ادا کردے یا محفوظ کردے تو یہ بطور ناجائز روک رکھنے کی حد تک پہنچتا ہے لیکن پانیوالا مستحق ہے کہ اُسے معقول مہلت دیجائے تاکہ وہ اپنے اطمینان کے لئے مناسب تحقیقات کر سکے کہ جو دعویدار ہے وہی مالک ہے لیکن اس صورت میں نہیں اگر کوئی معقول وجہہ شک کرنے کی نہیں ہے کہ کس شخص کو مال حوالہ کیا جانا چاہیے۔ (۱)

(ھ) زید کو کہ ایک گودام کا مالک ہے کہا گیا کہ فلاں اجناس بکر کو حوالہ کرنا وہ اجناس عمرو نے زید کے قبضہ سے نکال لیں۔ زید ان اجناس کے لئے عمرو پر نالش کر سکتا ہے

حق قبضہ اور خاص جائداد میں فرق کئے گئے

یہ ایک تمثیل عارضی حق قبضہ کی ہے جو ایک نالش زیر دفعہ ہذا کی تائید کے لئے کافی ہے اور اس جگہہ یہ قابل ذکر ہے کہ بہت سے مقدمات اور کتب میں وجہ حق نالش کرنیکا ذکر بطور ایک "خاص جائداد" واقعہ اس شئے کا کیا گیا ہے جسکے واپسی کی استدعا کی گئی ہے۔ لیسا اوقات یہ زیادہ تر ایک تنازعہ نسبت الفاظ کے بہ نسبت اصل شئے کے ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے (اگر ٹھیک ٹھیک ذکر کیا جاوے) کہ وہ حق قبضہ کا ہے نہ کہ کسی خاص جائداد کا جو نالش کی تائید کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ خاص جائداد موجود ہو جس سے ایک حق قبضہ عطا ہوتا ہو جیسا کہ بصورت گرو زیورات کے یا وصولی ایک خط کے ہے لیکن بدون خاص جائداد کے ایک حق قبضہ کا موجود ہو سکتا ہے جیسا کہ بصورت ایک کنگال خزانچی کے یا اس عہدہ دار کے جسنے کہ مال صیغہ اجرائے میں حاصل کیا ہو اور مزید براں ایک خاص جائداد ایک شئے میں ہو سکتی ہے یعنی ایک مخصوص یا ماتحتی حق یا واسطہ شئے مذکور میں جو قبضہ کے لئے بالکل کوئی حق نہیں دیتا جیسا کہ بصورت ترسیل کنندہ ایک خط کے ہوتا ہے۔ لہذا جہانتک حق قبضہ کامل مالکیت کے ساتھ شامل نہو یہ ہمیشہ کے لئے آسان تر ہوتا ہے اور لیسا اوقات صرف صحیح لفظ نسبت تذکرہ کرنے ایک خاص یا عارضی حق دربارہ قبضہ حال کے بہ نسبت ایک خاص جائداد کے ہوتا ہے جو کہ موجود ہو یا نہو (۲) حق نسبت بلا واسطہ قبضہ کے موجود ہونا ممکن ہے گو

(۱) رجلز رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۴۰ و انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱۰ صفحہ ۹۹

(۲) ملاحظہ ہو کتاب اسٹوری صاحب دربارہ ضمانت دفعہ ۹۳ (ج) لغایت ۹۳ (ط) و بلائی رپورٹ ہوس آف لارڈس جلد ۶ صفحہ ۴۵۲

کبھی کوئی واقعی قبضہ نہ ہوا ہو جیسا کہ بصورت ایک کوٹھی وار کے جسکے نام مال ارسال کیا گیا ہو لیکن جس کو مال نہ پہونچا ہو (۱)، یا بصورت ایک معاہدہ بیع کے جہانکہ ادائگی کر دی گئی ہو اور زمانہ مستقبل میں معہ ایک حق فوراً حوالگی کے کی جاتی ہو۔ بخلاف ازیں ممکن ہے کہ واقعی قبضہ بالارادہ علیحدہ رکھا گیا ہو اور یا جو اس کے حق قبضہ موجود ہو جیسا کہ بصورت ایک بیع یا حوالگی مال کے ہے جو فریب سے حاصل کیا گیا ہو جس حال میں کہ بائع مشتری یا اس کے منتقل الیہ باعلم سے قبضہ واپس دلا پاسکتا ہے (۲)

تخمینہ ہرجانہ | قاعدہ ۱۰ آرڈر بنبر۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (سابقہ دفعہ ۲۰۸ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) کے روسے مطلوب ہے کہ ڈگری واسطے حوالگی خاص مال منقولہ کے دیجاوے جس میں یہ بھی حکم کیا جاتا ہے کہ "اسقدر قسم زرنقد بصورت عدم حوالگی کے علی السبیل البدل ادا کی جاتی ہے" جس میں ایک مزید رقم بطریق معاوضہ یا ہرجہ بوجہ کسی خاص نقصان بباعث اسکے روک رکھنے کے ایزاد کیا جا سکتا ہے لیکن خلاف قاعدہ قانون انگلستان کے مدعاعلیہ کو کوئی اختیار نہیں ہوتا کہ ہرجانہ ادا کرے اور مال کو اپنے پاس رکھے کیونکہ بروئے قاعدہ ۳۱ آرڈر ۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (سابقہ دفعہ ۲۵۹ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) واقعی حوالگی بذریعہ قرقی اس کی جائداد اور قید کرنے اس کی ذات سے نافذ کی جا سکتی ہے۔

قیمت مال | بذریعہ ڈگری کے دو رقوم معین اور مقرر کی جاتی ہیں (۱) تعداد بطور ایک علی سبیل البدل چارہ کار حوالگی کے اور (۲) خاص ہرجے (اگر کوئی ہو) بوجہ روک رکھنے کے اول رقم مال کی قیمت ہوگی اور اگر وہ مقررہ قیمت ہے تو یہ محض کافی ہے لیکن ممکن ہے کہ قیمت بوجہ مارٹ کے تبدیل ہو جاوے یا کہ وہ بذات خود کم و بیش ہونیوالی قیمت ہو۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ان نالشات میں وہ طریق جس میں مدعاعلیہ نے قبضہ حاصل کیا ہے ملحوظ نہ رکھا جاویگا اور اس کی بابت کچھ نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن اگر مال علیحدگی سے حاصل کیا گیا ہو تو مدعاعلیہ کو یہ اجازت نہیں دیجا سکتی کہ رقم ہرجانہ کو خرچہ علیحدگی کا کم کر کے تخفیف کرے یا کہ مال کی زیادہ قیمت بوجہ علیحدگی کے لگائی جاوے کیونکہ فعل بیجا مال کا روک رکھنا ہو جبکہ وہ علیحدہ کیا گیا ہے اور دعویکا حق نسبت حوالگی مال کی ہے جو کہ علیحدہ کیا گیا ہے اور علی سبیل البدل چارہ واسطے عدم حوالگی کے اس کی قیمت ویسی ہی ہونی چاہئے (۳) بخلاف ازیں وہ ترقی یافتہ قیمت جو مال کی لگائی گئی ہو جیسا کہ بوجہ

(۱) یو سنکوٹ ویولر رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۴۷ (۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی ضمیمہ چہارم نمونہ ۹۸

(۳) میسن و ولزلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۶۷ و جلد ۵ صفحہ ۳۵۱

تبدیل ہیئت کے جو بذریعہ فعل مدعا علیہ کے ہو بعد اس کے کہ وہ اس کی قبضہ میں آگیا ہو اس قسم ہرجانہ کیساتھ ایزاد نہیں کی جاسکتی کیونکہ فعل بیجا روک رکھنا مال کا تھا جبکہ وہ ابھی تبدیل نہ ہوا تھا اور گو اگر وہ باز حوالہ کردیا جاوے تو مدعی ضرورتاً اس کو حاصل کریگا جیسا کہ وہ ہے تاہم بصورت عدم حوالگی کی علی السبیل البدل رقم انکی قیمت بحق مدعی کے ہے جبکہ وہ تبدیل نہیں ہوا (۱) پس جس حال میں بعد اس کے کہ روک رکھنا شروع ہوگیا ہو جائداد میں امتیاز باقی نہ رہے تو رقم قیمت مدعی کے مال علیحدہ شدہ کی قیمت ہے بمجرائی اس مال کی قیمت کے جو اس کیساتھ ملا دیا گیا ہے (۲)

جس صورت میں کہ قیمت کم و بیش ہوتی رہے یا غیر محدود ہو

ممکن ہے کہ قیمت ایسی ہو جو کم و بیش ہوتی رہتی ہو جیسا کہ بصورت اسٹاک یا حصص کے ہے اور تب عموماً جس حال میں کہ مال واپس نہ دیا گیا ہو تو یہ بہتر رائے معلوم ہوتی ہے کہ قیمت مال کی اس کی بازاری قیمت (اگر کوئی ہو) محسوب کی جانی چاہیئے یا بصورت دیگر اس کی واقعی قیمت مالک کو اسوقت کی جبکہ روک رکھنا شروع ہوا ہو (اور بصورت مطالبہ اور انکار کے ایسا وقت مطالبہ ہوگا) یا تجویز مقدمہ کے وقت سے جونسی کہ سب سے بڑی ہو کیونکہ فعل بیجا اسکا روک رکھنا ہے جو کہ مسلسل فعل وقت تجویز تک پہونچنے تک ہے (۳) قیمت بازاری وہ ہے جو خاص مقام یا صرف مقام بیع مال مذکور پر لگی ہو منہائی خرچہ اس کے وہاں لانے کے (۴) اگر قیمت مشتبہ ہو اور مدعا علیہ نے مقبوضہ جبراً یا فریباً حاصل کیا ہو یا اسے اپنے پاس رکھا ہو اور شئے مذکور پیش نہ کرے تو قیاس یہ ہے وہ سب سے اعلےٰ قیمت ایک شئے قسم مذکور کی ہے اور جس حال میں یہ ثابت کیا گیا ہو کہ مدعا علیہ نے بددیانتی سے جزو جائداد مذکور کو حاصل کیا ہے تو قیاس ہوسکتا ہے کہ اسنے کل شئے کا قبضہ حاصل کرلیا ہے (۵) بخلاف ازیں جس صورت میں کہ حصول اول جائز تھا اور مدعی کو وسائل ثبوت اس امر کے حاصل تھے یا حاصل ہونے چاہیئے تھے کہ مال کی قیمت اسقدر ہے مثلاً جس صورت میں کہ حوالگی بروئے ایک معاہدہ کے تھی اور کسی صورت میں جہانکہ قیمت ایک ایسا امر تھا جو خاصکر مدعی کے علم میں تھا مثلاً جہانکہ وہ واسطے روک رکھنے دستاویز استحقاق یا خطوط یا دستاویزات کے نالشی ہو تو مدعی کی قیمت ثابت کرنی چاہیئے ورنہ ہرجانہ صرف برائے نام ہوگا (۶)

قیمت بلہائے وغیرہ کی

جسصورتیں کہ جائداد ایک بل یا تمسک کفالت المال ہو تو اسکی قیمت ایک رقم برائے نام ہوتی ہے یا کہ اسکی قیمت بدست مدعی ہوتی ہے درحالیکہ اس نے اسکا قبضہ زائل نہیں کیا

(۱) کامن بنچ جلد ۱۳ صفحہ ۶۹۲ و ۶۹۹ (۲) کتاب مین صاحب دربارہ ہرجانہ دفعہ ۳۳۹ (۳) لاء رپورٹ کوئینز بنچ جلد ۹ صفحہ ۲۰۴ و کیرنگٹن و پینیز رپورٹ جلد اول صفحہ ۶۲۵ و کامن بنچ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۱۸ و سلون نائی اسائی پر ایمیس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳ (۴) کتاب مین صاحب دربارہ ہرجہ دفعہ ۳۳۹ کتاب بجن صاحب دربارہ ہرجہ صفحہ ۵۰۵ و ۵۰۷ تا ۵۰۴ (۴) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۴۴

(۵) سمتھ لیڈنگ کیسز جلد اول صفحہ ۴۰۳ و لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۴۶ کامن پلیز (۶) کرنگٹن و پینیز رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۶۸ و ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ و اکسچکر رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۵۹۔

اس کیساتھ ہمیشہ سود لطور ایک خاص ہرجہ کے ایزاد کیا جاتا ہے کیونکہ یہ ایک فائدہ ہے جس سے مدعی خواہ مخواہ بذریعہ ناجائز فعل مدعا علیہ کے محروم کیا گیا ہے (۱) اگر کفالت المارل بوقت ٹارٹ کے کالعدم ہونہ کہ بذریعہ فعل مدعا علیہ کے تو صرف برائے نام ہرجہ لطور اسکی قیمت کے ولائے جا سکتے ہیں بصورت دیگر اگر مدعا علیہ کے فعل سے بلا قیمت ہو جائے تو اس کی وہ قیمت جو اس کی مدعی کے ہاتھ میں ہے ولائی جانی چاہیئے (۲)

قیمت وستاویزات استحقاق کی — نالشات وستاویزات استحقاق میں تخمینہ پوری جائداد کی ہوگی جس سے کہ وہ متعلق ہیں تابع اُس منہائی برائے نام ہرجانہ کے جو اُنکو چھوڑ دئے جانے پر ہو (۳)

خاص ہرجانہ بابت روک رکھنے کے — کوئی خاص ہرجہ جو قدرتی اور فی الفور نتیجہ مدعا علیہ کے فعل کا ہو ثابت کیا اور ولایا جا سکتا ہے جیسا کہ نقصان بہ تجارت یا اعتبار بباعث ناجائز طور پر روک رکھنے مال کے یا وہ خرچے جو لطور مناسب مدعی نے بوجہ اس کے نقصان کے برداشت کئے ہوں اگر اخر الامر مال واپس دیا جاوے لیکن اس کی قیمت کم ہوگئی ہو تو وہ تفاوت جو اس کی قیمت میں بروقت نقصان یا مطالبہ مدعی کے ہو اور اسوقت کے جبکہ وہ واپس دیا جاوے لطور خاص ہرجانہ بوجہ نقصان مذکور کے ولایا جا سکتا ہے ۔ (۴) جس حال میں کہ ایک جہاز یا کوئی اور مال جبکہ وہ فائدہ کے کام میں استعمال کیا جاتا ہو یا کوئی ضروری حصہ کل کا جو استعمال میں آ رہی ہو لطور ناجائز روک رکھا جاوے تو وہ نقصان جو بوجہ اُسکے عدم استعمال کے ہو ولایا جا سکتا ہے (۵)

ہرجانہ کا گھٹنا — ہرجانہ کے گھٹانے میں یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ مال واپس دیا گیا ہے یا وہ شئے جو اس کے مساوی ہو تا کہ مدعی صرف برائے نام ہرجانہ کا مستحق ٹھہرے یا کہ مدعی کا حق صرف برائے نام ہو جیسا کہ اس صورت میں ہے جہاں کہ انتقال بنام مدعی محض بغرض لیا کرنے دامان اصل مالک کے ہوتا ہے (۶) ایک ضامن مستحق ہے کہ ایک شخص اجنبی سے پوری قیمت وصول کرے لیکن بمقابلہ مالک کے صرف بالتناسب اپنے خاص حق کے (۷) ایسا ہی اگر مدعا علیہ گو کہ مالک نہیں ہو مال میں کوئی حق رکھتا ہو تو تخمینہ محض قیمت مال کی نہیں ہوتا بلکہ قیمت مدعی کے حق واقعہ مال مذکور بوقت نقصان کا ہوتا ہے بخلاف ازیں جس حال میں کہ مدعی مال کو لطور ایک کامل مالک کے اپنے پاس رکھنے کا مستحق ہو تو وہ انکی پوری قیمت کا مستحق ہوتا ہے ۔ (۸) اور گو کہ جس حال میں مدعی نہ امر واقعہ قبضہ پر حصر کرتا ہو بلکہ صرف اپنے حق پر جو

(۱) بنگھام رپورٹ صفحہ ۶۰۴ و کتاب مین صاحب دربارہ ہرجانہ صفحہ ۳۳۹ (۲) ناٹن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ و اسکاٹ نالی سائی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۰۴ (۳) میسن وولز بی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۶۵۷ و کتاب سجوک صاحب دربارہ ہرجانہ صفحہ ۵۶۵ ۔ (۴) کامن بنچ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۱۸ (۵) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید ۷ صفحہ ۲۸۲ (۶) اکسچکر ڈویزن جلد ۴ صفحہ ۱۸۸ و کر نگٹن و کیرون نالی سائی پر الس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲۴ (۷) کتاب اسٹوری صاحب دربارہ ضمانت صفحہ ۳۵۲ (۸) کوئینس بنچ رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۳۷ و انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ نیز ملاحظہ ہو انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۹۹ و کامن پلیز ڈویزن جلد ۲ صفحہ ۴۴۹

اس کی نسبت اسکو حاصل ہے تو مدعا علیہ مدعی کے استحقاق کی تردید کرنیکا مجاز ہے بذریعہ ثبوت اس امر کے کہ استحقاق ایک شخص ثالث کو حاصل ہے (۱)، تاہم بمقابلہ ایک شخص قابض کے ایک فعل بیجا کنندہ مجاز نہیں ہو کہ ہرجانہ کے کم کرنے میں ایک شخص ثالث کا استحقاق قائم رہے یا یہ ثابت کرے کہ کسی اور کو علاوہ خود اس کے مال میں حق مشترق حاصل ہو (۲)، مال کی حفاظت کا خرچہ ہرجانہ کی گھٹانے میں ثابت کیا جاسکتا (۳)،

میعاد | ملاحظہ ہو مد ۴۹ ضمیمہ اول - ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۸

وہ شخص جو بحیثیت مالک قابض نہیں ہو ذمہ وار اسکا ہو کہ اس شخص کے حوالہ کرے جو قبضہ حال کا مستحق ہے

دفعہ ۱۱ - جو شخص کہ قبضہ یا اہتمام کسی ایسے خاص مال منقولہ کا رکھتا ہو جس کا کہ وہ مالک نہیں ہے وہ مجبور کیا جاسکتا ہے کہ بالخصوص وہی مال اس شخص کے حوالے کرے جو مستحق اس کے قبضہ حال کا ہے اور اس کی صورتیں حسب ذیل ہیں :-

(الف)، جبکہ شئے متدعویہ مدعا علیہ کے قبضہ میں بطور کارندہ یا امین دعویدار کے ہو۔

(ب)، جب کہ معاوضہ نقدی سے دعویدار کو داد رسی کافی بابت نقصان شئے متدعویہ کے حاصل نہ ہوتی ہو۔

(ج)، جس حال میں کہ تحقیق کرنا اس ہرجہ واقعی کا جو کہ اس شئے کے نقصان سے ہو نہائت دشوار ہو۔

(د)، جب قبضہ شئے متدعویہ کا دعویدار سے بطریق ناجائز نکل گیا ہو۔

تمثیلات

تمثیل ضمن (الف)، زید یوروپ کو گیا اور اپنا اسباب عمرو کے اہتمام میں جو بطور کارندہ کے ہے تا ایام اپنی غیبت کے چھوڑ گیا۔ عمرو نے بلا اجازت زید کے وہ اسباب بکر کے پاس رہن کیا اور بکر نے باوجود علم اس بات کے کہ عمرو کو حق اس اسباب کے رہن کرنے کا نہ تھا۔ اس اسباب کو مشتہر بہ نیلام کیا۔ پس بکر اس بات پر مجبور کیا جاسکتا

(۱)، اکسچکر رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۴۵ کتاب بلن اینڈ لیک صاحبان صفحہ ۲۸۴ (۲)، انیس و بلیک برن رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۸۰۲ و کرنگٹن و پینئیر رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۸۰۴ (۳)، کرنگٹن و کروئن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۱

ہے کہ وہ اسباب زید کو حوالہ کرے کیونکہ وہ بطور امین زید کے اسپر قابض ہے۔

تمثیل ضمن (ب) ریودت کے خاندان کی ایک مورت جس کا محافظ صحیح ریودت ہے راہدت کے قبضہ میں آگئی ہے تو راہدت اس بات پہ مجبور کیا جاسکتا ہے کہ مورت ریودت کے حوالہ کرے

تمثیل ضمن (ج) زید مستحق ایک تصویر کا ہے جو ایک مصور متوفی سے کھینچی تھی اور بھی ایک نادر جوڑہ ظروف چینی کے پانیکا مستحق ہے اور وہ عمر کے قبضہ میں ہیں یہ اجناس ایک خاص قسم کی ہیں کہ جن کی مالیت حسب نرخ بازار متحقق نہیں ہو سکتی ہے پس عمر مجبور کیا جاسکتا ہے کہ وہ اجناس زید کو حوالہ کرے

فرق مابین دفعہ ہذا و دفعہ ۱۰ کے

فرق مابین دفعہ ہذا اور دفعہ ۱۰ کے یہ ہے کہ پہلے دفعہ ۱۰ کے وہ دادرسی جو عطا کی گئی ہے بطریق معمولی متذکرہ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کے عطا کی جاتی ہے اور ڈگری زیر قاعدہ ۱۰ آرڈر ۲۰ (سابقہ دفعہ ۲۰۸ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) مرتب کی جاتی ہے اور زیر قاعدہ ۳۱ آرڈر ۲۱ (سابقہ دفعہ ۲۵۹ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) اسکا اجرا کیا جاتا ہے لیکن چار اقسام مقدمات متذکرہ دفعہ ہذا میں ڈگری خاص ہوگی اور شئے مذکور کی خاص حوالگی تک محدود ہوگی اور اس طریق میں اجرا پاویگی جو ایک ڈگری تعمیل مختص کسی خاص فعل کی نسبت قاعدہ ۳۲ آرڈر ۲۱ (سابقہ دفعہ ۲۶۰ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) میں مذکور ہے اسطرح سے فرق مابین ہر دو دفعات کے صریح ہے گو کہ کوئی بڑا فرق نہیں ہے کیونکہ ڈگری زیر قاعدہ ۱۰ آرڈر ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء صرف یہ اختیار نہیں دیتی کہ ہرجانہ ادا کیا جاوے یا مال حسب مرضی حوالہ کر دیا جائے اور ہر دو دفعات ۱۰ اور ۱۱ کے حق قبضہ بنا نالش ہے۔ اگر کسی ڈگری کا اجرا زیر قاعدہ ۳۱ آرڈر ۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء اسطرح سے کر دیا جاوے کہ مدعی کو پورا ہرجانہ ادا کر دیا گیا ہے جو زیر قاعدہ ۱۰ آرڈر ۲۰ مقرر کیا گیا ہو تو جائداد واقعہ مال منقولہ جو امر مدعا بہا نالش ہے مدعا علیہ کی تفویض میں آجاویگی لیکن خواہ مخواہ ایسا ایک نالش زیر دفعہ ہذا میں [illegible] ہوگا کیونکہ ممکن ہے کہ معاوضہ یا ہرجانہ جو زیر قاعدہ ۳۱ آرڈر ۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی وصول کیا گیا ہو بر طبق قصور مدعا علیہ بہ تسہیل ڈگری خاص سے جائداد کی مالیت کو شامل کر سکے یا نہ اور کم از کم ہر دو وجہ اعتہائے مقدمات میں یہ امر غیر ممکن ہونا قیاس کیا گیا ہے۔ دوسرا امر امتیاز مابین ہر دو دفعات کے یہ ہے کہ نالش زیر دفعہ ۱۱ برخلاف مالک خاص شئے کے دائر نہیں کی جاسکتی ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شخص کو خاص یا

یا عارضی حق قبضہ مال منقولہ کا بخلاف خود مالک کے حاصل ہو لیکن اگر ایسا ہے تو بہر صورت مالک کے نام زیر دفعہ ۱۱ نالش نہیں کرسکتا بلکہ اسکو چاہئے کہ معمولی ضابطہ پر رضامند ہو (۱)

تمثیلات دادرسی | اول الذکر تین جماعتہائے مقدمات متذکرہ ضمن نمبر ۲ دفعہ ہذا ایسی مدت سے عدالتہائے ایکوئٹی انگلستان سے دادرسی خاص حوالگی مال کی عطا کی جاتی تھی اور چوتھی قسم کی مقدمات اُن مقدمات کے بہت مشابہ ہیں جنمیں سرسری اور خاص دادرسی بموجب دفعہ ۹ بلحاظ جائداد غیر منقولہ کو دلائی گئی ہو عام طور پر چونکہ مال منقولہ کی نسبت اسکی قیمت آسانی سے معلوم کی جاسکتی اور رقم مذکور ایک پورا معاوضہ اس کے لئے ہو سکتا ہے اس لئے اب عموماً مال منقولہ کا قبضہ کورٹ آف اکوئٹی سے نہیں دلایا جاتا مگر اکثر صورتیں ایسی بھی واقعہ ہوتی ہیں کہ جن میں ہرجہ نقدی کے دلا دینے معاوضہ شئے متدعویہ کا کافی نہیں ہوتا اور باوجود ہرجہ کے دلانے کے مدعی کا نقصان لاعلاج رہتا ہے اس لئے ایسی صورتوں میں خاص مال منقولہ کے قبضہ کی دادرسی دیجاتی ہے مثلاً اشیار خاص ضرورت کی اور عجائب اور زمانہ قدیم کی یا جن کی خاص قدر و منزلت ہو اور اشیار جو متعلق استحقاق خاندان ہوں مثلاً جزوی میراث یا وہ متعلق تواریخ خاندان ہو۔

بموئے فقرہ (الف) اگر مدعا علیہ امین یا کارندہ مدعی کا ہو تو مدعی کو اسکا خاص مال دلا دیا جاویگا۔ لارڈ چانسلر کاٹن ہم صاحب نے اس بارہ میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جہاں فریقین کے درمیان سپردگی کا واسطہ واقعہ ہو۔ خواہ مدعا علیہ مدعی کا امین یا کارندہ خواہ دلال ہو اور مال گورنمنٹ پرامیسری نوٹ یا جہاز میں لانے کا مال یا کسی اور قسم کا مال منقولہ ہو اور گو اس مال کی کسی طرح کی قدر بھی نہ ہو تاہم عدالت ایکوئٹی ایسے مقدمات میں مدعی کو خاص مال دلادے گی۔ کیونکہ امین وغیرہ بطور ناجائز ایسے مال کا انتقال نہیں کرسکتے۔ (۲) اسی اصول پر انگلستان میں چند مقدمات میں تجویز ہوئی ہے کہ دستاویزات یا تحریرات جو مدعا علیہ کی سپردگی میں ہوں خاص ہی مدعی کو دلائی جانی چاہئیں چنانچہ جب چند قطعات رہن نامجات از آں مدعی ایک شخص کے پاس اس غرض سے رکھے تھے کہ وہ انکا سود وصول کرکے مدعی کو دیا کرے مگر اس سپردار نے وہی دستاویزات مدعا علیہ کے ہاں رہن کردیں تو تجویز ہوا کہ مدعی مرتہن مدعا علیہ سے وہی دستاویزات خاص دلا پانے کا مستحق ہے (۳)

تمثیل متعلق ضمن (الف) میں یہ امر قابل لحاظ ہے کہ زید عمرو کے ٹھیک ٹھیک تعلق اور اختیارات کے علم ہونیکا قیاس کیا گیا ہے۔ بصورت دیگر قاعدہ مندرجہ دفعہ ۱۷۸۔ ایکٹ معاہدہ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

---

(۱) کتاب شرح دادرسی کالٹ صاحب (۲) ہیر رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۰۲

(۳) اٹکنسن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۰۶ نیز ملاحظہ ہو کتاب وائٹ و ٹیوڈر صاحبان صفحہ ۴۲۸ لغایتہ ۴۰۷

متعلق ہوتا ہے (ملاحظہ ہو دفعہ ۴۷۱) اور ایسی صورت میں معیار نیک نیتی یہ ہوگی کہ آیا واقعات ایسے تھے کہ ایک معقول اور کاروباری آدمی جبکہ وہ اپنی عقل فہیم کو برتے واقعی یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ ایجنٹ کو کوئی اختیار کرد کرنیکا حاصل نہ تھا یا کہ وہ بلحاظ اپنے مالک کے مال کی لنسبت بدنیتی سے عمل کرتا تھا (۱) فقرہ (ب) میں اس صورت کا بیان ہے کہ جب معاوضہ نقدی سے شئے متدعویہ کے نقصان کی دادرسی کافی نہ ہوتی ہو اور فقرہ (ج) میں اسصورت کا ذکر ہے جبکہ نقصان کے بر جہ واقعی کا تحقیق کرنا محال ہو تمثیل (ب) و (ج) سے ظاہر ہے کہ دعویدار مورث خاندان کی نظر میں جو قدر و منزلت اس مورت کی ہے اسکا معاوضہ زرنقد سے نہیں ہوسکتا۔ ایسا ہی مصور کی وفات کے بعد اُسکی بنائی ہوئی نادر تصویر کے برجہ کا تحقیق کرنا محال ہے اس لئے ایسی صورت میں مدعی خاص شئے متدعویہ کے دلاپانیکا مستحق ہے نالش بغرض دلاپانے ایک دستاویز شاہی میں جو کہ سینگ پر کندہ تھی (۲) اور نالش بغرض دلاپانے ایک ممبر کلیسا نصاریٰ میں کہ جس میں تصویرات اور تحریرات حروف یونانی میں کندہ تھیں اور اسکو ایک شخص نے بطور ناجائز قبضہ کرکے دوسرے شخص کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا (۳) اور نالش دلاپانے ایک مضبوط صندوقچہ محمولہ زیورات خاندانی میں (۴) اور دعوے بغرض دلائے جانے ایک صندوق آہنی معہ مال محمولہ پشتینی (۵) اور دعوے دلاپانے ایک ڈبیہ تمباکو دانی میں جو خاص وضع کی بنی ہوئی اور نایاب تھی (۶) عدالت سے خاص شئے متدعویہ کے دلائے جانے کی ڈگری ہوئی۔ اسٹوری صاحب فرماتے ہیں کہ یہ اصول ایسے مال منقولہ سے متعلق ہے جو امتداد اور قدامت کیوجہ سے بہت قدر و قیمت رکھتا ہو یا کسی نامی صناع یا دستکار کا بنایا ہوا ہو۔ یا کوئی خاندانی زیور یا ایسی شئے منقولہ ہو جو پشت ہا پشت سے اس خاندان میں چلی آتی ہو مثلاً کوئی پرانا جواہر یا تمغہ یا پرانے سکہ جات یا پرانی سنگین مورتیں یا پرانی تصویرات ہوں۔ جدید تصویرات یا نئے زیورات کی بھی یہی صورت ہوسکتی ہے اگر انکی قدر کا کوئی خاص باعث ہو۔ مثلاً کوئی خاندانی تصویر یا کسی مورث متوفی کی شبیہ یا اسی قسم کی اور اشیاء جبکا معاوضہ بادلے زرنقد نہیں ہوسکتا یا انکے معاوضہ کا تحقیق ہونا محال ہو (۷)

صورت زیر ضمن (د) میں امر قابل لحاظ یہ ہے کہ وہ کونسا طریق ہے جس میں شخص دعویدار نے قبضہ شئے کا زائل کردیا ہے اور ضرور ہے کہ قبضہ بطور ناجائز منتقل کیا گیا ہو یعنی کلیتاً بغرض نقصان دہی مثلاً بذریعہ کسی جرم یا فریب کے اس طرح سے کہ کوئی جائداد اس ہی کی منتقل نہ ہوسکے اور یہ امر غیر اہم ہے کہ مدعاعلیہ

(۱) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۸ صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۴ (۲) ہالیڈنگ کیسنر آن اکوئٹی جلد ۱ صفحہ ۸۹ (۳) لیڈنگ کیسز مولفہ وائٹ و ٹیوڈر صاحبان صفحہ ۳۰۶ (۴) رپورٹ ویسی صاحب جلد ۱ صفحہ ... (۵) رپورٹ ویسی صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۶۱ (۶) رپورٹ ویسی صاحب جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۰ (۷) کتاب اکوئٹی جورس پروڈنس مولفہ اسٹوری صاحب دفعہ ۷۰۹

قابض ایک بے تصور خریدار بعوض قیمت بلا اطلاع کسی الغرض استحقاق کے ہے اگر انتقال کسی معاہدہ کے ہے اگر انتقال کسی معاہدہ کے رہے ہو سے ہو ہے جو محض قابل کالعدم قرار دئے جانے کے حسب مرضی دعویدار کے ہے تب گو کہ مدعا علیہ قابض نے اسے علم کیسا تھ حاصل کیا ہو اور اسکے عوض کچھ حاصل نہ کیا ہو تاہم دعویدار کی چارہ جوئی برخلاف اس کے زیر دفعہ ہذا نہ ہو گی بلکہ تابع معمولی ضابطہ کے ہو گی۔ (۱)

باب ۲

معاہدوں کی تعمیل مختص کے بیان میں

(الف)۔ معاہدات جن کی خاص تعمیل ہو سکتی ہے

داد رسی جو معاہدات تک محدود ہے

داد رسی جو بروئے باب ہذا دیگئی ہے معاہدات تک محدود ہے و التعریف لفظ معاہدہ کی بنسبت ملاحظہ ہو دفعہ ۲ الح ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

بروئے دفعہ ہٰذا ضمن (الف) ایکٹ ہٰذا یہ حکم دیا گیا ہے کہ بجز اس صورت کے جسکے لئے اور نیز بر ایکٹ ہذا میں حکم صریح درج ہے کوئی استحقاق دادرسی کا بابت کسی ایسے اقرار کے حاصل نہ ہو گا جو معاہدہ نہیں ہے۔

معاہدہ کا مکمل ہونا ضروری ہے

لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ ضرور ہے کہ فریقین سنے اقرار سے بطور ان کے معاہدہ ہونیکا منشا رکھا تھا اور کہ معاہدہ جسکی تعمیل مختص کی استدعا کی گئی ہے ضرور ہے کہ بلحاظ اپنی کل ضروریات کے اور نیز اپنے جملہ نمونہ جات میں ایسا ہو جس میں ضروریات قانون کی مطابقت ہوتی ہو پس وہ اقرار یا درخواست جو تابع اس شرط کے صریحاً کی گئی ہو کہ بعد میں ایک حسب ضابطہ معاہدہ تیار یا منظور کیا جاویگا ایک ایسا معاہدہ نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ فریقین شرائط اقرار کی نسبت خط و کتابت کریں اور لسبا اوقات ایسا کرتے ہیں اور جسے محفوظ رکھتے ہیں اسوقت تک کہ وہ امورات جن کی نسبت اُنہوں نے باہمی اقرار کر لینا فرض کر لیا ہے ایک حسب ضابطہ دستاویز میں درج نہ ہولیں کوئی واجب التعمیل اقرار نہ ہوگا جس صورت میں کہ تمام شرائط مکمل ہو چکی ہوں اور اسپر اتفاق کیا گیا ہو گو یہ بھی اقرار کیا گیا ہو کہ وہ ایک حسب ضابطہ دستاویز میں درج کیجاویں گی تو اس صورت میں وہ ایک مکمل معاہدہ ہے اور کوئی فریق دوسرے کو دستاویز کے تحریر کرنے پر مجبور کر سکتا ہے (۲) اگر ایک جزو زرثمن ادا کر دیا گیا ہو اور باقی کے ادا کرنیکا ایک خاص میعاد کے اندر اقرار کیا گیا ہو

---

(۱) ملاحظہ ہو ایکٹ معاہدہ ہند دفعہ ۸۰۔ امعہ تمثیلات (۲) مقدمات اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۵۲ اور چانسری ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۲۹ و جلد ۸ صفحہ ۷۰ و جلد ۲ صفحہ ۷۰۵

اور اُس میعاد کے اندر باقی روپیہ ادا نہ کیا جاوے تو بعد میں بقایا روپیہ کے پیش کرنے پر تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی۔ (۱)

رجسٹری — معاہدہ قابل تعمیل کی رجسٹری ہونی ضروری نہیں ہے (۲)

وہ صورتیں جن میں تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہے

دفعہ ۱۲ - بجز اس صورت کے جس کیلئے باب ہذا میں اور طرح پر حکم ہے تعمیل مختص ہر معاہدہ کی صورت ہائے مصرحہ ذیل میں حسب رائے عدالت کے کرائی جاسکتی ہے۔

(الف) - جس حال میں کہ وہ فعل جسکے عمل میں آنیکا اقرار ہوا ہو متضمن کلاً یا جزاً بہ تعمیل کسی کار امانتی کے ہو۔ یا

دفعہ ہذا میں یہ پیشتر سے فرض اور قیاس کر لیا گیا ہے کہ ایک معاہدہ یا دستاویز موجود ہے جس کی شرائط عدالت کے روبرو موجود ہوتی ہیں (۳) اور یہ ضروری ہے کہ معاہدہ مکمل ہو اس مقدمہ میں تو کوئی مکمل درخواست اور نہ خرید کرنے کی ذمہ واری موجود تھی لیکن بدوران خط و کتابت قیمت مقرر کی گئی تھی اور دستاویزات استحقاق کا معائنہ اور زر بیعانہ کی ادائیگی کا طے ہونا ملاقات مقررہ پر چھوڑا گیا تھا عدالت نے تجویز کیا کہ ادائیگی زر بیعانہ بطور ایک جزو معاہدہ کے متصور کی گئی تھی لہذا تا وقتیکہ مقدار زر بیعانہ متحقق نہ ہو معاہدہ کا مکمل ہونا نہیں سمجھا جاتا (۴) درصورتیکہ اس کے خلاف کوئی اقرار موجود نہ ہو نیلام جائداد غیر منقولہ کا جہاں تک کہ حقوق و ذمہ واری ہائے بائع و مشتری کا تعلق ہوتا ہے ایک معمولی معاہدہ در بارہ بیع جائداد مذکور سے مختلف نہیں ہوتا یعنی ایسے معاہدہ سے کہ بیع جائداد مذکور کا مطابق ان شرائط کے عمل میں آویگا جو بابین فریقین طے ہوگئی ہوں (۵)

نفاذ امانت کے — جس حال میں کہ ایک امانت قائم کی گئی ہو تو موتمن لہٗ اس کی تعمیل مختص کا زیر ضمن ہذا نفاذ کرا سکتا ہے خواہ امانت علانیہ یا ضمناً یا معناً ہو اور عدالت کو اختیار ہے کہ اگر وہ موتمن لہٗ کی بہتری مدنظر رکھتی ہے تو امین کو برطرف کر کے اس کی بجائے کسی دوسرے کو مقرر کر دے۔ (۶) عدالت مقدمات امانت میں کسی غلط حکم کی اصلاح کر سکتی ہے بشرطیکہ غلطی کسی غلط اظہار امر واقعہ سے متعلق ہو (۷) مال منقولہ کے معاہدہ میں اگر مدعا علیہ مدعیکا امین ہو تو باوجودیکہ زر نقد سے اس معاہدہ کا معاوضہ کافی

(۱) انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۳ (۲) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد اول صفحہ ۲۴۴ اور ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء دفعہ ۱۷ (۱) (۳) رائے سار جنٹ صاحب چیف جسٹس مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۵ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۸ (۵) نمبر ۵۲ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) ملاحظہ ہو مقدمات اپیل جلد ۹ صفحہ ۳۸۶ (۷) چانسری ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۰

ہوسکتا ہے عدالت پر لازم ہے کہ اس کی تعمیل مختص کرائے اور تعمیل مختص نہ صرف امین ہی سے کرائی جائیگی بلکہ جن اشخاص نے امین سے حق حاصل کیا ہے وہ بھی تعمیل مختص کرنے کے لئے مجبور کئے جائیں گے بشرطیکہ انکو امانت کا علم ہو (۱)، جب الف نے ب کو اپنے واسطے سرمایہ نوٹ کے خریدنے کی غرض سے کچھ روپیہ دیا اور ب نے سرمایہ مذکور اپنے نام خرید لیا تو عدالت ہوس آف لارڈس سے ب واسطے تعمیل مختص یعنی بابت نوٹ کے بنام الف منتقل کرنے کے لئے مجبور کیا گیا (۲)، جس صورت میں کہ ایک وصی یا وارث اپنے موصی یا مورث کو اس امر کی ترغیب دیتا ہو کہ ایسا فعل نہ کرے جو اُسنے بصورت دیگر کیا ہوتا صرف بعوض اقرار وصی یا وارث کے بجانب کسی شخص ثالث کے تو اقرار مذکور نے وصی یا وارث کو امین بنا دیا ہے اور تعمیل مختص زیر ضمن ہذا اوس فعل کی کرائی جاسکتی ہے (۳)،

تمثیل ضمن (ب)[1] زید نے ایک تصویر جو ایک متوفی مصوّر کی کھینچی ہوئی تھی اور دو نادر ظروف چینی عمرو سے خریدنے کا اقرار کیا اور عمرو نے بیچنے کا اقرار کیا تو زید عمرو کو مجبور کر سکتا ہے کہ تعمیل مختص اس معاہدہ کی کرے کیونکہ بوجہ عدم تعمیل مختص کے جو واقعی ہرجہ ہو اس کی تحقیق کرنے کی مقیاس موجود نہیں ہے

فقرہ (ب) کی صورت میں اول یہ دریافت کرنا چاہئے کہ آیا اس فعل کا معاوضہ زر نقد تحقیق ہو سکتا ہے اور دوم یہ کہ وہ معاوضہ دلانا دادرسی کافی ہے یا نہیں اگر معاوضہ تحقیق نہ ہوسکے یا تحقیق ہونے پر کافی نہ معلوم ہو تو تعمیل مختص کرائی جائے گی۔ مقدمہ سرمایہ نوٹ میں یہ بحث ہوئی تھی کہ ایسے معاملہ میں کس صورت میں معاوضہ زر نقد دلایا جاسکتا ہے اور کونسی صورتمیں تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہے چنانچہ یہ اصول قرار دیا گیا کہ جب وہ سرمایہ نوٹ روزمرہ بازار میں فروخت ہوتا ہو مثلاً (گورنمنٹ پرامیسری نوٹ) تو مدعی کو معاوضہ زر نقدی دلایا جانا کافی ہے کیونکہ زر معاوضہ سے وہ اس سرمایہ نوٹ کو خرید سکتا ہے لیکن اگر سرمایہ نوٹ مذکور کسی خاص قسم کا ہو مثلاً (ریلوے کمپنی محدود بحصص کا حصہ) کہ جسکا حصہ ہر روز فروخت نہیں ہوتا اور نہ ہر وقت روپیہ دینے سے حسب مرضی خریدار ملسکتا ہے تو اس صورتمیں تعمیل مختص کرائی جائیگی (۴)، مسمی الف نے بتدریج چند سال میں آٹھ سو ٹن لوہے کے دینے کا مسمی (ب) سے معاہدہ کیا بر طبق نالش اس معاہدہ کی تعمیل مختص کی ڈگری دیگئی (۵)، واضح ہو کہ معاہدہ مقدمہ ہذا اور اس معاہدہ میں جسمیں فوراً تعمیل کرنیکا اقرار ہو فرق ہے کیونکہ اس مقدمہ میں خریدار آہن کے فائدہ کا اندازہ کہ کسقدر ہوگا

(۱) بیون رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۲ و ۳۳۴ (۴) (۲) مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۵ صفحہ ۲۵۷ و ۲۶۸ (۳) کتاب ہسٹوری اکوئٹی جلد اول صفحہ ۷۱۸ (۴) کتاب وائٹ ڈیوڈر صاحبان جلد ۱ صفحات ۹۰۷ و ۹۱۹ (۵) کتاب وائٹ ڈیوڈر صاحبان جلد ۱ صفحہ ۷۱۶

[1] تمثیل ضمن (الف) بروئے ضمیمہ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۸۲ء منسوخ ہوگئی ہے۔

تحقیق نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ایام مستقبل میں کسوقت لوہے کا نرخ کسطور پر ہو تحقیق نہیں کیا جا سکتا ایک اور مقدمہ میں جس میں (الف) نے (ب) سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ اس کی تاحیات اس سے برنجی تار نرخ مقررہ پر جو آپس میں ٹھہر گیا تھا، ہمیشہ خریدا کریگا اور علاوہ قیمت تار کے بطور انعام کچھ زر سالانہ (ب) کو دیا کریگا۔ عدالت ہوس آف لارڈس سے (الف) بغرض کرنے تعمیل مختص اس معاہدہ کے مجبور کیا گیا کیونکہ یہ امر کہ زمانہ مستقبل میں اس نرخ تار سے کیا مفاد ہوگا تحقیق نہیں ہو سکتا اور نہ مدعی کے ایام زندگی ہی متحقق ہیں (۱)، یہ مقدمہ ملبسٹن بنام لسبٹر (کتاب وائٹ ڈیوڈر صاحبان جلد ۱ صفحہ ۷۱۶)، لارڈ چانسلر ہارڈوک صاحب نے اسبارہ میں یہ تمثیل بیان کی ہے کہ ایک نجار نے ایک انبار لکڑیوں کا اس کے مالک سے خریدنے اور مالک انبار نے اُسے نجار کے ہاتھ بیچدینے کا معاہدہ کیا اس صورت میں ضرور ہے کہ بائع ان لکڑیوں کے بیچدینے پر مجبور کیا جائے کیونکہ یہ تحقیق نہیں ہو سکتا کہ اگر نجار دوسری جگہ سے لکڑی خریدکر اس مکان تک لاوے تو اسکا کیا ہرجہ ہوگا۔ ایک اور مقدمہ میں الف نے ب سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ کچھ درخت (جو قیمتی ہے) (ب) کے باغیچہ سے لیکر اپنی اراضی میں نصب کریگا اور تا قائم رہنے درختوں کے آمدنی قیمت ثمر کو جو ہر سال فروخت ہونگے (الف) اور (ب) نصف نصف تقسیم کرلیا کریں گے چنانچہ بعد نصب کرنے درختان کے (الف) مرگیا اور اس کے ورثا نے اپنا حصہ درختان (ج) کے ہاتھ بیچڈالا (ب) نے بغرض دلاپانے نصف منافع بابت سنین ماضیہ و نیز بغرض کرا پانے تعمیل مختص واسطے زمانہ مستقبل کے نالش دائر کی (ج) نے اس کے معاوضہ میں زر ہرجہ دینا چاہا عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ معاوضہ ایام مستقبلہ کا تحقیق نہیں ہو سکتا اس لئے (ج) پر بعد ادائے زر بقایا کے منافع آئندہ کے لئے معاہدہ کی تعمیل مختص کرنا لازم ہے (۲)، جب معاہدہ بابت ایسی شے کے ہو جو نہایت عمدہ یا نادر یا عجیب ہو یا جس کی بہت بڑی قدر ہو یا جس کی قیمت کا تخمینہ نہ ہو سکتا ہو تو اس کی تعمیل مختص کرائی جانی چاہیے (۳)، جس صورت میں کہ بعد انفساخ ایک شراکت کے یہ اقرار کیا گیا تھا کہ ایک خاص کتاب جو تجارت میں استعمال کی جاتی تھی قطعی جانب ایک شریک کی متصور کیجانی چاہیے اور اسکی ایک نقل دوسرے شریک کو حوالہ کیجانی چاہیئے تو نقل کرنے کی اقرار کی تعمیل مختص کی ڈگری دیگئی کیونکہ یہ امر صریح ہے کہ کوئی تخمینہ ہرجہ کا نہیں ہو سکتا (۴)، کاروبار سے دست بردار رہنے کا اقرار ایسا ہے کہ اس کی تعمیل مختص کرائی جا سکتی ہے (۵)،

---

(۱) کتاب وائٹ ویٹوڈر صاحبان جلد ۱ صفحہ ۷۱۶، (۲) کتاب اکوئٹی اسٹوری صاحب جلد ۱ صفحہ ۹۱ (۳) کتاب اکوئٹی رسٹوری صاحب جلد ۱ صفحہ ۶۹ (کتاب وائیٹ ویٹوڈر صاحبان جلد ۱ صفحہ ۷۱۶،

(۴) کتاب شرح ماورسی کالٹ صاحب (۵) چانسری ڈویژن جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۸

اور معاہدات نسبت بجا آوری فعل کی تعمیل مختص بذریعہ اجرائے حکم امتناعی کے کرائی جاتی ہے ملاحظہ ہو باب ۹ ایکٹ ہذا۔

(ج) جسحال میں کہ وہ فعل جسکے عمل میں آنیکا اقرار ہوا تھا۔ ایسا ہو کہ اُسکی عدم تعمیل کا معاوضہ نقدی موجب واو رسی کافی کا نہ ہو۔

تمثیل ضمن (ج) زید نے عمرو سے ایک مکان ایکہزار روپیہ کو اسکے ہاتھ بیچنے کا معاہدہ کیا تو عمرو مستحق اس ڈگری کا ہے کہ مکان اُسکے ہاتھ منتقل کیا جائے اور وہ زرثمن ادا کرے

ایک ریلوے کمپنی نے بخیال مخلصی پانے کے بعض پابندیوں سے جو کہ ایکٹ کارپوریشن کی رو سے اسپر لازم آئی تھیں زید سے معاہدہ کیا کہ ایک محرابدار دروازہ ریلوے کی راہ پر زید کی اراضیوں کے سلسلہ کو ملا دینے کے لئے جو ریلوے کے سبب سے علیحدہ پڑ گئی تھیں بنا لی گئی اور چند خاص مقام تک سڑک بناویگی اور زر سالانہ بتعداد خاص واسطے قائم رکھنے اوس سڑک کے دیا کریگی اور ایک راہ طرفی اور گھاٹ حسب مصرعہ اقرار نامہ تعمیر کریگی پس زید مستحق ہے کہ اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرائے کیونکہ اس کی حقیقت جو اُسکی تعمیل کرانے میں ہے اسکا معاوضہ کافی بذریعہ زر نقد نہیں ہو سکتا ہے اور عدالت کو اختیار ہے کہ کسی شخص مناسب کو واسطے اہتمام تعمیر دروازہ محرابدار اور سڑک اور راہ طرفی اور گھاٹ کے مقرر کرے۔

زید نے ریلوے کے چند حصے نوع خاص کے عمرو کے ہاتھ فروخت کرنیکا اور عمرو نے خرید کرنے کا معاہدہ کیا۔ زید نے اس معاہدہ کی تعمیل کرنے سے انکار کیا تو عمرو زید کو مجبور کر سکتا ہے کہ اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرے اسواسطے کہ حصے تعداد معین کے ہیں اور ہمیشہ بازار میں نہیں مل سکتی ہیں اور انکا قبضہ منصب حصہ داری کا بخشتا ہے جو دوسری نہج سے نہیں حاصل ہو سکتا ہے۔

زید نے عمرو کے واسطے ایک تصویر کے رنگ دینے کا اس سے معاہدہ کیا اور اُسنے ایکہزار روپے اس کے واسطے دینے کا اقرار کیا تصویر رنگ گئی۔ اب عمرو مستحق ہے کہ ایکہزار روپئے دیکے یا دینے کے لئے پیش کرکے اس تصویر کو حاصل کرے۔

(د) جب یہ گمان غالب ہو کہ معاوضہ نقدی اس فعل کی عدم تعمیل کا جس کے عمل میں آنیکا اقرار ہوا ہو نہیں حاصل ہو سکتا ہے۔

تمثیل ضمن (د) زید نے بلا تحریر ظہری بعد لینے معاوضہ قیمتی کے ایک پرامیسری نوٹ عمرو کے ہاتھ منتقل کیا اور دیوالیہ ہوگیا اور بکر اس کا اسائنی مقرر ہوا تو عمرو بکر کو مجبور کر سکتا ہے کہ اس نوٹ پر تحریر ظہری کرے اسواسطے کہ بکر زید کی دینداریوں کی بابت قائمقام اس کا ہوا ہے اور اگر ڈگری معاوضہ زر نقد کی بعلت نہ کرنے تحریر ظہری کے کی جاوے تو لا حاصل ہوگی۔

تمثیل متعلق فقرہ (د) میں یہ بات عیاں ہے کہ بکر زید کا اسائنی ہے اس لئے واقعی اسکو زید کی حیثیت حاصل ہے اور نوٹ پر عبارت ظہری لکھنے کے لئے وہ مناسب شخص ہے۔

دفعہ ہذا کی بذریعہ بیان کرنے معاہدات بابت افعال و کارروائیات ذاتی کے زیادہ تشریح ہو سکتی ہے چنانچہ ایک معاہدہ یا اقرار تجدید پٹہ یا متضمن اس امر کے کہ روپیہ خرید اراضی میں لگایا جاوے گا اور ان کا انتظام ایک خاص طریق میں کیا جاوے گا یا متضمن اس امر کے کہ دو جائدادوں کے مابین حدود کا فیصلہ کیا جاوے گا یا در بارہ اس امر کے کہ ایک وظیفہ عطا کیا جاوے گا یا اسکا مواخذہ اراضی پر رہیگا یا در بارہ اس امر کے کہ ایک بل یا نوٹ بر طبق انتقال کے عبارت ظہری لکھی جاوے گی جبکہ بذریعہ تجویز یا حادثہ یا غلطی سے ایسا کرنے میں فروگذاشت ہوگئی ہو۔ ایسی صورتیں ہیں جن میں تعمیل مختص کی ڈگری دیجا سکتی ہے

اسی طرح سے ایک ضامن اس مقروض کو جس کی بابت وہ ذمہ وار ہوا ہے اس امر پر مجبور کر سکتا ہے کہ قرضہ ادا کر دے جبکہ وہ واجب الادا ٹھہرے یا ایک اقرار در بارہ اس امر کے کہ بلا نقصان محفوظ رکھا جاوے گا نافذ کیا جا سکتا ہے لیکن جبکہ نہیں کہ اقرار یہ کیا گیا کہ جائداد کو خاص اغراض کیلئے محفوظ رکھا جاویگا اور بصورت خاص اتفاقات کے جبکہ اسکے منتقل کئے جانے یا تلف کئے جانیکا اندیشہ ہو تو معاہدہ مذکور کی تعمیل مختص بذریعہ محفوظ کرنے جائداد واسطے غرض اقرار کردہ کی کرائی جا سکتی ہے (۱)

(۱) کتاب ایکوئٹی اسٹوری صاحب صفحہ ۲۹ و ۳۰۔

فقرہ (د) کی صورت میں جب ایک شخص نے اپنے کارندہ کے پاس فصل ایستادہ مکفول کردی اور یہ قرار پایا کہ بعوض زر رہن کے کارندہ شخص راہن کی ہنڈیاں سکار دے چنانچہ اس نے ہنڈیاں سکار دیں اور راہن دیوالیہ ہوکر مرگیا تو برطبق نالش عدالت سے فصل مذکور مرتہن کو دلائی گئی کہ وہ اسکو نیلام کرکے اپنا روپیہ وصول کرے (۱) بلحاظ عدالت ایکوئٹی کے اس مسئلہ کے کہ دادخواہ کو اپنے طرف ثانی کے حق میں بھی دادرسی کرنی چاہئیے جس معاہدہ کی نسبت معاہدلہٗ مستغیث کو استقرار دادرسی خاص کا ہوسکتا ہو اسی معاہدہ کی بابت معاہد بھی دادرسی خاص کی استدعا کرسکتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص اپنا حق صناعی کسی شخص کے پاس فروخت کردینے کا معاہدہ کرے تو ظاہر ہے کہ اس صنعت کے محاصل مستقبلہ کی تحقیق نہیں ہوسکتی کہ آئندہ اس سے مشتری کو کسقدر فائدہ حاصل ہوگا اور جسطور پر کہ مشتری حق مذکور واسطے اس کے استعمال کے دعویدار ہوسکتا ہے ویسے ہی بائع بھی مشتری پر واسطے خرید لینے حق مبیعہ کے دعویٰ کرنیکا مجاز ہے علیٰ ہذا القیاس معاہدات خریداری قرضہ و وثائق حین حیاتی میں بائع و مشتری دونوں ایکدوسرے پر تعمیل مخصص کرا پانے کا دعوےٰ کرسکتے ہیں - ایک شخص دیوالیہ ہوکر مرگیا اور اسکا اثاثہ بلا تعین مقدار قیمت افیشل اسائنی کی سپردگی میں آیا اور بعد ازاں متوفی مذکور پر عدالت سے چند اشخاص کا قرضہ ثابت ہوا اور ایک شخص نے جملہ قرضہ جات دیوالیہ مذکور کو خرید لیا بعد ازاں مشتری قرضہ مذکور سے ایک شخص نے یہ معاہدہ کیا کہ وہ قرضہ زندگی دیوالیہ متوفی کو اس سے اس حساب سے خرید لیگا کہ بجائے فی دس روپیہ کے سوا روپیہ مشتری اول کو دیگا مگر معاہد مذکور نے اس معاہدہ کا ایفا نہ کیا - برطبق نالش مشتری اول یعنی معاہدلہٗ کے عدالت ایکوئٹی انگلستان سے یہ تجویز ہوئی کہ چونکہ مقدار اثاثہ دیوالیہ متوفی کی معلوم نہیں ہوئی اور اسلئے مشتری معاہدلہٗ کا ہرجہ تحقیق نہیں ہوسکتا - لہذا معاہد بغرض خریداری اس قرضہ کے مجبور کیا جائے (۲)

تشریح - بجز اس کے اور اسوقت تک کہ اسکے خلاف ثابت ہو یہ قیاس کیا جائیگا کہ دادرسی کافی اس معاہدے کے نقص کی بابت جو مال غیر منقولہ کے انتقال کے لئے کیا گیا ہو بذریعہ معاوضہ زر نقد کے نہیں ہوسکتی ہے اور دادرسی کافی اس معاہدے کے نقص کی جو بابت انتقال مال منقولہ کے ہو بذریعہ معاوضہ نقدی کے ہوسکتی ہے

تشریح ہذا کا مطلب یہ ہے کہ جو معاہدہ جائداد غیر منقولہ کی بابت ہوا ہو اگر اس سے وعدہ خلافی کی جاوے تو عدالت یہ فرض کرلیگی کہ اس کی تعمیل مختص ہونی چاہیئے تاوقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہو اور اسصورت میں بار ثبوت اس امر کا کہ معاہدہ ناقابل تعمیل مختص کے ہے بذمہ مدعا علیہ کے ہوگا اور معاہدہ جائداد منقولہ کی صورت

(۱) کتاب اکوئٹی ہسٹوری صاحب جلد ۱ صفحہ ۶۹۱ (۲) کتاب وائٹ ٹیوڈر صاحبان جلد ۱ صفحہ ۱۷ و ۱۸ ۷

میں، عدالت یہ قیاس کریگی کہ اسکی تعمیل بذریعہ ولانے جانے معاوضہ نقدی کے ہو سکتی ہے اور اس حالت میں
یہ ثابت کرنا بذمہ مدعی ہے کہ معاہدہ کی تعمیل بذریعہ ولانے جانے معاوضہ نقدی کے نہیں ہو سکتی۔ معاہدۂ
جائداد منقولہ کی تعمیل مختص عموماً اسلئے نہیں کرائی جاتی کہ ویسی ہی یا اسی نوع کی اور شے دستیاب
ہو سکتی ہے اور ولایا جانا معاوضہ نقدی کا بغرض حصول شے مذکور کے کافی متصور ہوتا ہے۔ اسٹوری
صاحب فرماتے ہیں کہ بابت معاہدات جائداد منقولہ کے عموماً یہ قیاس صحیح ہے کہ ایک شے منقولہ کی کوئی
خاص قدر اور حیثیت بمقابلہ اسی قسم کے دوسرے مال منقولہ کی نہیں ہے اور اتفاقاً معاوضہ نقدی
کے ولانے سے ایسے معاہدہ کا منشا پورا ہو جاتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص ایکسو گٹھے روئی کے یا سو مقدار
شکر کے یا پچاس تھیلیاں چاء و قہوہ کی موافق ایک نمونہ کے کسی سے بھیجنے کا معاہدہ کرے اور پھر وہ
اس کے ایفا میں قاصر رہے تو شخص معاہد لہ کو موافق نرخ بازار اس نمونہ کی عدالت سے معاوضہ نقدی
ولائے جانے سے داد رسی کافی ہو سکتی ہے اور وہ بازار سے ویسی ہی اشیا خرید کر مقصد حاصل کر سکتا ہے (۱)
تشریح ہذا میں اصل اور ذاتی جائداد میں کوئی تمیز کرنا مرکوز نہیں رکھا گیا بلکہ صحیح وجہ واسطے ولوانے تعمیل مختص کے
یہ ہے کہ شے مذکور کی کسقدر ضرورت ہے اور بمقابلہ اس کی ضرورت کے مناسب اور کامل چارہ کار حاصل ہو عموماً خریدار کے
لئے ہر ایک قطعہ اراضی کی کسی قدر خاص اور نادر قیمت ہوتی ہے بباعث اس کی حیثیت یا وصف کے یا کہ بوجہ اس
استعمال کے جو اسنے لئے مقصود رکھا ہے جس کی بابت ہرجہ دلانے سے پوری طمانیت حاصل نہیں ہو سکتی
مال اور سٹاک کی صورت میں ہرجانہ ولایا جاتا ہے کیونکہ وہ اسیقدر تعداد اسی قسم کا مال اور سٹاک خرید سکتا ہے
سخت انصاف تو یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک معاہدہ کی تعمیل مختص پر اصرار کیا جاوے کیونکہ یہ بات ایمان کے
خلاف ہے کہ کسی شخص کو اس امر کا استحقاق دیا جاوے کہ خواہ وہ اصل مال یا اس کی بابت ہرجانہ ادا کرے
لیکن چونکہ ایسا ہونا کسی اصول پر نہیں ہے اسلئے یہ بہتر متصور ہوا ہے کہ ایسی صورتوں میں ہرجانہ بشکل نقدی ولایا جاوے (۲)
نالش تعمیل مختص بابت بقیہ زر رہن غیر موصولہ کے و تحریر کرانے جدید دستاویز کے نہیں ہو سکتی (۳) لیکن نالش
واسطے تعمیل مختص تحریر یا رجسٹری کرانے ایک اقرارنامہ تحریری بابت وقف کرنے جائداد غیر منقولہ بحق فریق
ثالث کے ہو سکتی ہے کیونکہ یہ اس نالش سے جداگانہ ہے جو بغرض تحریر یا رجسٹری کرانے جدید دستاویز کے کیگئی
ہو درحالیکہ اصل تلف کر دی گئی ہو یا اس کی رجسٹری سے انکار کیا گیا ہو (۴)

(۱) کتاب اکویٹی اسٹوری صاحب جلد اول دفعہ ۷۱۴۔ (۲) کتاب اکویٹی اسٹوری صاحب جلد ا دفعہ ۷۱۵ و ۷۱۷ (الف) و ۷۴۶

(۳) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۴

(۴) نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ۔

جبصورتیکہ معاہدہ یہ ہو کہ کسی خاص جائداد غیر منقولہ کے فلاں فلاں حصہ پر فریقین کا قبضہ ہوگا اور بصورت خلاف ورزی ایک فریق کے دوسرے کو ایک رقم کے ادا کرنیکا اقرار ہوا ہو تو نالش تعمیل مختص ایسے تحریر کرانے انتقالنامہ جز و مذکور جبپر کسی فریق کو قبضہ نہ ملا ہو اور واسطے دلائے جانے قبضہ کے بنام دوسرے فریق کی ہو سکتی ہے اور یہ امر کہ بصورت خلاف ورزی کے ایک رقم زر نقد ادا کئے جانے کا اقرار ہوا ہو معاہدہ کی مناسبت میں کچھ فرق نہیں ڈالتا جس کی تعمیل مختص ہونی چاہیے (۱)

میعاد | ملاحظہ ہو ۱۱۳ ضمیمہ اول - ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء

وہ معاہدے جن کی شئے معہودہ کا کوئی جزو موجود نہ رہے

دفعہ ۱۳ - گو قانون معاہدہ مجریہ ہند کی دفعہ ۵۶ میں کسی اور نہج پر حکم ہو کوئی معاہدہ اسوجہ سے بالکل غیر قابل تعمیل کے نہیں ہو جاتا ہے کہ شئے معہودہ کا ایک جزو جو بوقت عہد کے موجود تھا اس کی تعمیل کے وقت موجود نہیں ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے ایک مکان بعوض ایک لاکھ روپیہ عمرو کے ہاتھ فروخت کرنیکا معاہدہ کیا جس روز معاہدہ ہوا اس کے دوسرے دن وہ مکان طوفان سے گر پڑا تو عمرو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ بذریعہ ادائے زر ثمن معاہدہ کی تعمیل کرے۔

(ب) بعوض کسی مبلغ کے جو عمرو کے ذمہ واجب الادا تھا زید نے یہ معاہدہ کیا کہ فلاں قدر زر سالانہ عمرو کو اس کی حیات تک دیتا رہیگا جس روز معاہدہ ہوا اس کے دوسرے دن عمرو گھوڑے پر سے گر کر مر گیا پس عمرو کا قائممقام اس بات پر مجبور کیا جا سکتا ہے کہ زر معہودہ ادا کرے۔

باب ہذا میں عام قانون معاہدات کا وہانتک ذکر ہے جہانتک کہ وہ دادرسی تعمیل مختص سے متعلق ہے اور معمولی وجوہات نالش یا جواب نالش بربنائے معاہدہ کا کسی اور طور پر ذکر نہیں کیا گیا ہے پس ایسا عام جواب نالش کہ ایک مفہوم شرط کی گئی تھی کہ وہ اشیا رجو مدعا بہا معاہدہ میں اسوقت موجود ہوتی ضروری ہیں جبکہ وقت تعمیل پہونچے فرض کر لیا گیا ہے (۲) نیز ایسے جواب کیساتھ جیساکہ مذکور ہوا ہے بعد میں ترک معاہدہ کیا گیا ہو خواہ بذریعہ اقرار جانبین کے یا بروے ایک شرط دربارہ اس امر کے کہ ایک فریق کے لئے ایسا حق محفوظ کیا گیا تھا (۳) پس اس جگہ منشاء دفعہ ۱۳ کا اس عام قاعدہ کی مشابہت کو بیان کرنیکا ہے جو دفعہ

(۱) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۲) کوئینس بنچ ڈویژن جلد اول صفحہ ۵۷

(۳) کتاب دادرسی خاص فرائی صاحب

۵۶ ایکٹ معاہدہ ہند میں برطبق ایک نالش تعمیل مختص کے درج ہی منشاء دفعہ ۵۶ یہ ہی کہ ایک معاہدہ نسبت کرنے ایک فعل کی جو بعد اس کے کہ معاہدہ کیا گیا ہو غیر ممکن ہو جاوے یا نہ کہ بوجہہ تصور معاہد کے ناجائز ہو جاوے کالعدم ہی لیکن اگر معاہد جانتا ہی یا اس کیلئے اُس کے باور کرنیکی وجوہ موجود ہیں اور معاہد لہ نہیں جانتا تو باوجود اس کے معاوضہ شخص اول الذکر کیطرف سے موخر الذکر کو بوجہہ عدم تعمیل کے واجب الادا ہو جاتا ہے۔

تمثیل (الف) دفعہ ہذا مقدمہ مینی بنام ملر (ویسی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۴۹) سے اخذ کی گئی ہی اور اسمیں یہ عام قاعدہ منضبط کیا گیا ہی کہ مشتری چونکہ انصافاً مالک جائداد کا ہو گیا ہی اسوقت سے جبکہ معاہدہ بیع کا ہوا لہذا اُسے لازم ہی کہ زربدل ادا کرے گو کہ جائداد اس عرصے کے اندر جو اقرار اور انتقال کے درمیان گذرا ہو تباہ ہو جاوے اور بجانب دیگر وہ اس فائدہ کا مستحق ہوگا جو اس دوران میں جائداد سے حاصل ہو بیشک بفرض اس امر کے کہ معاہدہ مکمل ہی کیونکہ استحقاق جائز ہے یا کہ مشتری نے اس حادثہ سے پہلے اعتراض کرنا ترک کر دیا ہے (۱)

پس جبکہ ایک معاہدہ بیع ایک مکان کا مکمل ہو گیا لیکن قبل از دیے جانے قبضہ کے مکان آگ لگ کر تباہ ہو گیا بائع نے اشخاص ذمہ دار سے مقدار نقصان حاصل کی اور خریدار نے کل رقم زرثمن برطبق معاہدہ بائع کو ادا کر دی تو تجویز ہوئی کہ چونکہ ذمہ داری ایک معاہدہ نقصان کے پورا کر دینے کا تھا لہذا اشخاص ذمہ داری کنندگان بائع سے روپیہ واپس دلا سکتے ہیں۔ (۲)

اسی طرح سے ایک معاہدہ نسبت حصص ایک کمپنی کے جو بعد میں مسدود ہو گئی ہو نفاذ پا سکتا ہی لیکن اگر وہ بعد اور بلا علم اس امر کے کہ وہ مسدود ہو گئی ہے کیا گیا ہو تو ہرگز نہیں (۳) چونکہ ایکٹ معاہدہ میں جزو کے ضائع ہونے کی صورت کیواسطے کوئی قانون مقرر نہیں اسواسطے ایکٹ دادرسی کی دفعہ ہذا میں اسکا لحاظ کیا گیا ہے۔ مگر اس سے بھی یہ امر صاف نہ ہوا اور سر ہاب ہوس صاحب نے جو اسپیچ بروقت پیش ہونے ایکٹ مخاص ہند سنہ ۱۸۷۲ء کی دی (۴) وہ بھی عمدہ نہیں ہے۔ اُنہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جب معاہدہ کا ایک جزو کالعدم یا غیر ممکن ہو جاوے تو وہ معاملہ کالعدم نہوگا ان کی یہ غلطی ہی کہ دادرسی میں جزو اس شئے کا مراد ہی جسکا کہ معاہدہ ہی نہ جزو معاہدہ۔ جو فائدہ کہ دادرسی سے خیال کیا گیا تھا وہ دفعہ ۱۳ سے حاصل نہیں ہوا۔ ایکٹ دادرسی کی تمثیل اور مضمون میں بالکل اختلاف ہی قاعدہ یہ ہونا چاہیے کہ اگر شئے معہودہ کلاً یا جزواً غیر تعمیل ہو جاوے تو بھی فریق ثانی اس کی تعمیل کا دعوے کر سکے بجز اس کے کہ جسکا انسداد معاہد نہ کر سکتا ہو اور وہ آفات ارضی و سماوی اور محض مشیت ایزدی پر جس کا چارہ کسی شخص کے اختیار میں نہو منحصر ہو۔ لیکن آخر صورت میں معاوضہ القدر

(۱) کتاب مجن صاحب دربارہ مشتری و خریدار صفحہ ۱۴۳ و ۲۴۲ (۲) کونٹس بنچ ڈویژن جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۰

(۳) لا رپورٹ اکوئٹی جلد ۶ صفحہ ۱۴۹ و لا رپورٹ چانسری جلد اول صفحہ ۴۳۳ (۴) ملاحظہ ہو گزٹ آف انڈیا صفحہ ۱۲۸۴ مورخہ ۲ دسمبر سنہ ۱۸۷۶ء

اس ہرجہ کے جو عدالت مناسب سمجھ ملنا چاہیئے۔ (شرح قانون دادرسی کالٹ صاحب)

تمثیل (ب)، اسی عام اصول انصاف پر مبنی ہے جس کی رو سے وہ فعل جس کے کرنیکا اقرار کیا گیا ہو فی الواقعہ کیا جانا متصور ہوا ہے پس اگر ایک شخص ایک مشروط بدل بابت قیمت جائداد کے دینے کا اقرار کرے مثلاً وظیفہ (زر سالانہ) تا حیات بائع کے اور بائع قبل از تحریر کیے جانے دستاویز انتقال کے فوت کر جائے جس وقوعہ کے سبب وظیفہ مسدود ہو جاتا ہے تاہم مشتری اپنے معاہدہ کی تعمیل مختص کا مستحق ہوگا۔ (۱) جس صورتیں کہ وظیفہ تا حیات قیمت نہیں ہو بلکہ امر مدعا بہا بیع ہو تو اسصورت میں یہ بھی قاعدہ ہوگا کہ اگر وظیفہ خوار قبل اس کے کہ وظیفہ جائز طور پر مشتری کے نام منتقل کیا جاوے فوت ہو جاوے تو یہ کوئی اعتراض تعمیل مختص کیلئے نہوگا کیونکہ مشتری نے ایک حق غیر محدود میعاد کا خرید کرنیکا اقرار کیا ہے اور وہ اس امر کی شکایت نہیں کر سکتا کہ شرط مذکور اس کے لیے نامناسب ہے۔ (۲) اگر ایک شخص نے شادی کے موقعہ پر اپنی بیوی کے ہمراہ ایک جزو جائداد حاصل کرنیکا اقرار کیا ہو اور اس کے عوض میں اس امر کا کہ بعض اراضیات بری از مواخذہ جات زوجہ اور اس کی اولاد کے نام ملک کردیگا اور اس نے دیگر اراضیات کو فروخت کر کے مواخذہ جات کا الفا کردیا ہو اور اس کے بعد اس کی بیوی بلا اولاد فوت ہو جاوے قبل اس کے کہ واقعی تملیک کیگئی ہو تو وہ جزو مذکور کی ادائگی کا مستحق ہوگا (۳)، دفعہ ۵۶ قانون معاہدہ میں یہ امر بھی شامل ہو کہ ایک فعل بعد اس کے کہ معاہدہ کیا گیا ہو ناجائز ہو جاتا ہے لیکن دفعہ ۱۳ اسصورت تک محدود ہو جہانکہ فعل مذکور غیر ممکن ہو جاوے بدینوجہ کہ جزو شے مدعا بہا موجود نہیں رہا یہ ایک ضروری اور مناسب حد ہو کیونکہ عام قاعدہ ایکوئیٹی انگلستان یہ ہو کہ وہ شخص جو تعمیل مختص کا مستدعی ہو دوسرے فریق کو ایک فعل کے بجا لانے کے لئے نہیں کہہ سکتا ہے جس کے کہ کرنیکا نامبردہ بطور جائز مجاز نہیں ہو یا اس فعل کے کرنیکا جو خلاف تہذیب ہو یا خلاف مصلحت عامہ ہو یا اس میں نقص امانت شامل ہو۔ (۴)، اور بروئے دفعہ ۱۲ ضمن (الف)، ایکٹ ہذا یہ حکم کیا گیا ہو کہ بغرض اس امر کے کہ استحقاق دادرسی عطا کیا جاوے اقرار کا ایک معاہدہ قابل نفاذ بروئے قانون ہونا ضروری ہے۔ کالٹ صاحب کی رائے میں دفعہ ۱۳ ایک ابتدائی اور عام دفعہ ہے جسے زیر دفعہ ۱۴ یا ۱۵ کارروائی کرتے وقت یا بہ تعین جو شل اختیار تمیزی مطلوبہ دفعہ ۲۲ کے ذہن نشین رکھنا ضروری ہوگا۔

تعمیل مختص جزو معاہدہ کی جبکہ وہ جزو جس کی تعمیل نہ ہو تھوڑا ہو

دفعہ ۱۴۔ جسحال میں کہ ایک فریق کسی معاہدہ کا اپنے حصہ کے معاہدہ کی کل تعمیل نہ کر سکتا ہو مگر وہ جزو

(۱) بروکس چانسری کیسز جلد اول صفحہ ۵۶ (۲) کتاب سمن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۲۴۔

(۳) کتاب اسٹوری ایکوئٹی جلد اول دفعہ ۷۷۲، لغات ۴ ۷۷، (۴) کتاب اسٹوری ایکوئٹی جلد اول دفعہ ۱۶ (ن)، و ۷۹۔

جس کی تعمیل نہ ہو سکے مالیت میں بہ نسبت کل کے صرف تھوڑا سا ہو اور قابل معاوضہ نقدی کے ہو۔ تو عدالت کو اختیار ہے کہ کسی فریق کی نالش پر حکم دے کہ تعمیل مختص اسقدر معاہدہ کی کی جاوے جس قدر کہ ہو سکتی ہو اور بابت کمی کے معاوضہ نقدی کی ڈگری کرے۔

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو کے ہاتھ ایک قطعہ اراضی سو بگہ کے فروخت کرنیکا معاہدہ کیا بعد ازاں معلوم ہوا کہ ۹۸ بگہ اُس اراضی میں زید کے ہیں اور دو باقی بیگھے کسی شخص غیر کے ہیں اور وہ اُنکو جدا کرنے سے انکار کرتا ہے یہ دو بیگھے واسطے استعمال یا تمتع ۹۸ بیگھہ کے ضروری نہیں ہیں یا اسقدر اہم نہیں ہیں کہ انکا نقصان بذریعہ زر نقد کے نہ بھر دیا جا سکے پس زید کو عمرو کی نالش پر حکم دیا جا سکتا ہے کہ ۹۸ بیگھہ عمرو کے ہاتھ منتقل کرے اور باقی دو بیگھہ کو نہ منتقل کرنے کی بابت معاوضہ دے یا عمرو کو زید کی نالش پر حکم دیا جا سکتا ہے کہ اراضی کا قبالہ اور قبضہ حاصل کرنے پر زر ثمن موعودہ زید کو ادا کرے اور بابت معاوضہ کمی ایفائے معاہدہ کے جسقدر زر کہ تجویز کر دیا جائے اس میں سے کم کرے۔

(ب) ایک معاہدہ بابت خرید و فروخت ایک مکان اور اسباب کے بعوض دو لاکھ روپیہ کے ہوا اور اس میں یہ اقرار کیا گیا کہ جزو اسباب حسب تشخیص قیمت لیا جائے پس عدالت معاہدہ کی تعمیل مختص کا حکم دے سکتی ہے گو کہ اس اسباب کی تشخیص قیمت میں فریقین متفق نہ ہوں اور عدالت کو جائز ہے کہ اس مقدمہ میں اس اسباب کی تالیت کی تشخیص کرا دے اور تعمیل مختص کی ڈگری میں اس کو داخل کرے یا صرف مکان کی ڈگری کرے

بموجب دفعہ ہذا جب معاہدہ کے ایک جزو قلیل کی تعمیل مختص نہ ہو سکتی ہو تو جسقدر جزو کثیر کی نسبت تعمیل مختص ہو سکتی ہو اس کی تعمیل مختص کرائی جاوے گی اور بقیہ جزو قلیل کی نسبت جس کی تعمیل مختص نہ ہو سکتی ہو مدعی مستحق دلاپانے زر معاوضہ کا بطور ہرجہ کے ہوگا اور شخص قاصر ہی باوجود ہرجہ اس جزو قلیل کے جو قابل تعمیل مختص نہ ہو بقیہ جزو کثیر کی نسبت تعمیل مختص کرانیکا دعوے کر سکتا ہے۔

جزو معاہدہ کی تعمیل مختص جبکہ وہ جزو جس کی تعمیل نہو زیادہ ہو

دفعہ ۱۵۔ جبحال میں کہ ایک فریق کسی معاہدہ کا اپنے حصہ کے معاہدہ کی کل تعمیل نہ کر سکتا ہو اور وہ جزو جس کی تعمیل نہ ہو سکے اس کل کا جزو کثیر ہو یا اسکا معاوضہ بذریعہ زر نقد نہ ہو سکتا ہو تو وہ مستحق اسکا نہیں ہے کہ تعمیل مختص کی ڈگری اسکو ملے لیکن عدالت کو اختیار ہے کہ فریق ثانی کی نالش پر فریق قاصر کو حکم دے کہ اپنے حصہ کے معاہدہ کی جسقدر کہ تعمیل مختص کر سکتا ہو کر دے بشرطیکہ مدعی تعمیل باقیماندہ کے کل دعوے اور تمام حق معاوضہ سے خواہ بابت کمی کے ہو خواہ بابت نقصان یا ہرجے کے جو اس کو فریق ثانی کے قاصر ہونیسے عائد ہوا ہو دست بردار ہو جائے۔

تمثیلات

(الف)۔ زید نے ایک قطعہ اراضی ۱۰۰ بگیہ عمرو کے ہاتھ بیچنے کا معاہدہ کیا بعد ازاں معلوم ہوا کہ ۵۰ بگیہ اراضی زید کی ہے اور باقی ۵۰ بگیہ کسی غیر کی اور وہ اس کو علیحدہ کرنیسے انکار کرتا ہے پس زید بنام عمرو معاہدہ کی تعمیل مختص کی ڈگری نہیں حاصل کر سکتا ہے لیکن اگر عمرو قیمت مقررہ کے ادا کرنے اور جو پچاس بگیہ اراضی زید کی ہے اس کے لینے پر اور تمام استحقاق معاوضہ کے چھوڑ دینے پر بابت اس کمی یا نقصان کے جو زید کی غفلت یا قاصر رہنے سے اسکو ہوا ہو راضی ہو تو عمرو مستحق ہے کہ اسکو ڈگری بایں حکم دیجاوے کہ زید ۵۰ بگیہ اراضی مذکور بروقت ادا ہونے زر ثمن کے اسکے ہاتھ منتقل کرے۔

(ب) زید نے عمرو کے ہاتھ ایک جائداد معہ مکان اور باغ کے عوض ایک لاکھ روپیہ کے بیچنے کا معاہدہ کیا۔ مکان میں آرام سے رہنے کے لئے وہ باغ ضروری ہے بعد ازاں معلوم ہوا کہ زید باغ منتقل نہیں کر سکتا اسصورت میں زید کو ڈگری بنام عمرو واسطے تعمیل مختص اس معاہدہ کے نہیں حاصل ہو سکتی ہے لیکن اگر عمرو قیمت موعودہ کے ادا کرنے اور جائداد مذکور اور مکان کو بغیر باغ کے لے لینے پر اور تمام استحقاق معاوضہ کے چھوڑ دینے پر بابت کمی یا نقصان کے جو اسکو زید کی غفلت یا قصور سے عائد ہو راضی ہو تو عمرو مستحق ڈگری کا ہے جس میں حکم ہو کہ زید مکان کو عمرو کے ہاتھ بروقت ادا ہونے زر ثمن

کے منتقل کرے

دفعہ ہذا میں اس صورت کا بیان ہے کہ جب معاہدہ کا جزو کثیر یا جزو اعظم ناقابل تعمیل ہوگیا ہو تو شخص قاصر کیطرف سے بقیہ جزو قلیل کی نسبت تعمیل مختص کرا پانیکا دعوے نہیں ہو سکتا مگر اس صورت میں جب فریق ثانی مستدعی ہو تو عدالت اس بقیہ جزو قلیل کی نسبت تعمیل مختص کرا سکتی ہے بشرطیکہ فریق مستدعی تعمیل مختص معاہدہ کے جزو کثیر یا جزو اعظم کے زر برجہ سے دست بردار ہو جائے۔ دفعہ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ میں صرف وہ صورتہائے شامل ہیں جن میں تعمیل مختص ایک معاہدہ کی نہ کہ کلیتاً بلکہ صرف جزواً ڈگری دیجا سکتی ہے لیکن صورتہائے ان دفعات کو صورتہائے زیر دفعہ ۲۶ سے متمیز کرنا ضرور ہے ہر دو جا نتہائے کی صورتوں میں تعمیل مختص سے جبکہ کرائی جاوے اس نتیجہ سے مختلف نتیجہ پیدا ہوگا جو بصورت معاہدہ کے حکم کیا گیا ہے لیکن اول الذکر میں اقرار بذات خود تبدیل نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے اطلاق بہ شی مدعا بہا میں تبدیلی واقعہ ہوگی۔ حالانکہ موخر الذکر میں تبدیلی اس کے اطلاق میں نہ ہوگی لیکن اقرار نامہ کی شرائط میں ہوگی۔

دفعہ ۱۴ و ۱۵ میں یہ فرق ہے کہ زیر دفعہ ۱۴ ڈگری تعمیل مختص کی جائز رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جزو جو ترک کیا گیا ہے قلیل اور قابل معاوضہ ہو اور دفعہ ۱۵ میں یہ امر ایک وجہ انکار کے لئے کافی ہے کہ جزو متروک بڑی ہے اور اسکا معاوضہ نہیں ملسکتا۔

دو اقسام کے مقدمات ہوتے ہیں اول جہانکہ بایع مشتری کے نام نالش کرے دوم جہانکہ مشتری بائع کے نام نالش کرے۔

نالش منجانب بائع بنام مشتری۔ تمثیل (الف) دفعہ ۱۴ میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ دو بیگہ ضروری نہیں ہیں لیکن وہ بیشک بہت اچھی طرح دلیسی ہو سکتی ہیں۔ مثلاً اگر ایک شخص اراضی واسطے چلانے اپنے کاروبار بطور گھاٹ وال کے خرید کرے اور دو بیگہ اراضی دریا کا اگواڑا، سامنے کا حصہ، بناتے ہوں تو وہ ضروری ہونگے اور اس کے برخلاف تعمیل مختص کی ڈگری نہیں دیجاویگی (۱)۔ اسیطرح جبکہ بر طبق بیع ایک مکان اور قریباً چار ایکڑ اراضی کے بائع ایک چھوٹی سی قطعہ اراضی مابین مکان اور سڑک کی نسبت استحقاق ثابت نکر سکا اور لوگ جو اسپر سے گذرتے تھے کھڑکیاں میں نظر ڈال سکتے تھے تو تجویز ہوئی کہ یہ ایک صورت معاوضہ کی نہیں ہے (۲) اور جبکہ ایک مشتری نے بطور جزو زر بدل کے یہ اقرار کیا کہ بائع کو حق راستہ دیا جائے گا اور چونکہ اسنے ایسا کرنے میں درنگ کی جسکے باعث بائع کو نقصان ہوچکا

(۱) بیون رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۴۶ (۲) بیون رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۳ و چانسری ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۔

تو تجویز ہوئی کہ بائع مستحق ہرجہ کا نہیں ہے (۱)

نقص استحقاق | نقص مقدار اراضی میں نہیں ہو سکتا لیکن اراضی کے استحقاق میں ہو سکتا ہے اور یہ باریک سوال اکثر پیدا ہوتا ہے کہ آیا اختلاف ایسا ہے جس کے باعث خریدار کو اوسنے استحقاق بمعہ معاوضہ اختلاف کے حاصل کرنے کی ڈگری دیجانی چاہیے؟ پس اگر ایک خریدار نے اصل پٹہ کے انتقال کرنیکا اقرار ۹۹ دن کے لیے کیا ہو تو اسکو اس امر پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کا ایک شکمی پٹہ میعاد مذکور سے تین دن کم کا لے لے۔ کیونکہ انتقال اور پٹہ شکمی در اصل مختلف ہیں بطور مثال موخر الذکر صورت میں کوئی مشابہت قانوناً یا فی الواقع معاہدہ کی مابین اعلےٰ مالک اراضی اور شکمی مزارعہ کے نہیں ہے (۲)، نیز ملاحظہ ہو چانسری ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۷۶۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۳۷ جہانکہ ایک اعتراض لنسبت استحقاق کے بباعث محدود شرائط کے کیا گیا تھا۔ اسیطرح خریدار کل جائداد کا ایک غیر منقسمہ حصہ کے لینے پر مجبور نہیں کیا جائیگا اور نہ خریدار کل جائداد مقبوضہ کا اس جزو کے لینے پر جو حق حین حیاتی پر امید کیا جاوے (۳)، اسیطرح کچھہ غیر اظہار کردہ حقوق ایک جائداد پر ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک حق کہودنے کا ہلانے کا یا حق استفادہ جو خریدار کی معلومہ اغراض کیلئے مضر ہو جو کہ اہم ہو سکتا ہے (۴)، حالانکہ دیگر نقائص مثلاً لگا ہلانے بالمقطع جو ظاہر نہ کئے گئے ہوں بہت عمدہ طرح مدعا معاوضہ ہو سکتے ہیں۔ (۵)، جہاں کہ ترک مہلک تھا اگر دو جداگانہ جائدادیں ایک کل رقم کے عوض فروخت کیگئی ہوں اور ایک کی لنسبت استحقاق ناکامیاب رہے تو عدالت رقم مذکور کو تقسیم نہیں کر سکتی اور خریدار کے لئے بالتناسب قیمت ہر دو جائداد کی فیصل نہیں کر سکتی تاکہ اُسے اس امر پر مجبور کیا جاوے کہ وہ دوسرے کو لیلے لیکن اگر ایک جائداد بذریعہ نیلام لاٹ (حصص) میں فروخت کی جاوے اور چند لاٹ کی لنسبت استحقاق ناکامیاب ہے تو وہ حصص (لاٹ) جن کی لنسبت بہتر استحقاق ثابت کیا گیا ہو قبول کئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ دیگر حصص کے ساتھ ملے ہوئے نہوں لیکن اسصورت میں نہیں جبکہ وہ ملے ہوئے ہوں۔ جیسا کہ اس صورت میں ہے جہانکہ ایک کوٹھی واقعہ ایک لاٹ اور احاطہ وغیرہ واقعہ دیگر لاٹ ہانے کے خرید کی گئی ہو اور کوئی استحقاق لاٹ مذکور کی لنسبت معہ کوٹھی کے ثابت نہیں کیا جا سکتا (۶)، ایک معاہدہ لنسبت فروخت ایک اقرار دربارہ ایک پٹہ کے کیا گیا اور یہ معلوم ہوا کہ اقرار

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۲۶ صفحہ ۶۱۹ (۲) دی جکیس اینڈ سمتھ رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۷۱۸ (۳) ویسی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۱۸ و ینگ رپورٹ صفحہ ۲۹۵ (۴) ویسی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۰ و دی جکیس سمتھ رپورٹ چانسری صفحہ ۶۰۹

(۵) کتاب شرح دادرسی کالٹ صاحب طبع دوم صفحہ ۱۱۶ و چانسری ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۸

(۶) بردن چانسری کیسز جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ و کتاب سجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۲۶۵

مذکور ایک شخص ثالث کی مرضی پر قابل کالعدم قرار دیئے جانیکے ہو گیا تھا جو اُسے خاص شرائط پر بحال رکھنا چاہتا تھا۔ تجویز ہوئی کہ خریدار معاہدہ کو منسوخ کرنیکا مستحق تھا اور کہ بائع اس سے ہرجہ نہیں دلا پا سکتا (۱) ذمہ واری لسنبت محدود اقراروں کے جنکا کوئی علم نہ تھا بطور جواب تعمیل مختص کے موثر قرار دیگئی (۲)،

خریدار بوجہ اپنے طریق عمل کے مستحق معاوضہ نہ قرار دیا گیا | مقدمات مندرجہ بالا میں مشتری بوجہ اپنے طریق عمل کے کہ اس نے بعد اسکے کہ نوعیت نقص سے واقف ہو گیا بدون کسی اعتراض کے خریدکی ہر اپنے معاہدہ کے پورا کرنیکا پابند ٹھہرایا گیا اور اسنے اپنا حق معاوضہ زائل کر دیا (۳) جس صورت میں خریدار نے جسکو خلاصہ یادداشت سے معلوم ہوا کہ کوئی نقص موجود ہے شخص لسپماندہ سے موجودہ جائداد کا لگان خرید کیا تو بد دیانت اور غیر صحیح طریق عمل قرار دیا گیا۔ اور نامبردہ اس امر پر مجبور کیا گیا کہ مزارعہ سے خوش خلقی سے خریدکو مکمل کرے جسنے ابتداء میں بالفرض اس امر کے فروخت کی تہی کہ اسکو کامل لگان کا حق حاصل تھا۔ (۴) لیکن اگر خریدار اولاً ان کرنیوالی وجوہات پر تعمیل کی مخالفت کرے لیکن بعد میں دوران نالش میں اہم اعتراضات اسکو معلوم ہو جاویں تو وہ اسنے فائدہ اٹھا سکتا ہے (۵)،

کم و بیش فروخت کرنا | اگر وسعت اراضی کی لسنبت غلط بیانی کی جاوے گو ارادتاً نگیگئی ہو کہ آیا اراضی مسلمہ طور پر اسقدر ایکڑ فروخت کی گئی تہی یا نہیں تو خریدار کمی کی لسنبت مستحق معاوضہ ہے (۶)، بسا اوقات وسعت کی لسنبت اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً اسقدر یا تخمیناً اسقدر یا اسقدر خواہ وہ کم و بیش ہو تو یہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ خفیف تفاوت ایک صورتمیں یا دوسرے میں قابل لحاظ نہ ہوگا اگر تفاوت زیادہ ہو تو اس بارہ میں کوئی قاعدہ طے شدہ نہیں معلوم ہوا لیکن یہ اس امر پر منحصر ہوگا کہ آیا بروقت خریدنے کے خریدار اراضی کی وسعت کو خاکر خیال میں لایا ہے یا کہ وہ کل جائداد کی مجموعی حالت پر زر بدل دینے پر طیار ہوا ہے اگر تفاوت بہت بڑی ہو تو ایسے مقدمہ میں یہ ایک جائز جواب نالش ہو سکتا ہے۔ (۷)، وہ بائع جو اصل وسعت کو جانتا ہے غلط بیان نہیں کر سکتا اور اپنے آپکو ایسے الفاظ کہ کم و بیش کے استعمال سے محفوظ نہیں کر سکتا (۸) لیکن اس لئے وہ خریدار جو دخیل ہو کامل طور پر جائداد کے رقبہ کی لسنبت واقف ہونا قرار

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵ (۲) کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱۶ صفحہ ۷۷۸ (۳) برون چانسری کیسز جلد ۴ صفحہ ۴۹۴ و کتاب بجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۲۵۸ (۴) وی جیکس فنشر جانس رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۳۲ و انڈین جورسٹ سلسلہ جدیہ جلد ۶ صفحہ ۲۵۶ (۵) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۶ صفحہ ۳۶۳ (۶) کتاب بجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۲۶۹ (۷) کتاب رسل صاحب جلد ۲ صفحہ ۵۷۰ و کتاب بجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۲۶۹ و ۲۷۰ (۸) ولیسی ریویو رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۷۷

نہیں دیا جا سکتا (۱)، اراضیات کی فروخت میں یہ عام دستور چلا آتا ہے کہ معاہدہ میں یہ شرط کیجاتی ہو کہ غلط بیانی نسبت وسعت کے معاہدہ کو کالعدم نہ کریگی بلکہ مدعا معاوضہ ہوگی لیکن اس سے بائع مستحق نہوگا جہانکہ وسعت بہت زیادہ ہو کہ بقدر اضافہ کے قیمت زیادہ حاصل کرے کیونکہ غلطی بائع کی طرف سے ہوئی ہے (۲)، نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲۰ ضمن (ج)، ایکٹ ہذا۔

نالش منجانب مشتری بنام بائع اگر اس قسم کا مقدمہ دفعہ ۱۴ کی ذیل میں آئے تو عام قاعدہ یہ متعلق ہوتا ہے کہ خریدار اگر وہ پسند کرے، بائع کو جسنے ایک جائداد وسیع بہ وسعت یا استحقاق کو بیع کرنیکا معاہدہ کیا ہے بہ نسبت اس کے جو اس کو حاصل ہو اس امر پر مجبور کر سکتا ہو کہ وہ ایک ایسی جائداد اس کے نام منتقل کرے جو بلحاظ وسعت اور استحقاق کے اسقدر ہو جسکا کہ وہ حق ہے معہ معاوضہ کے اور مرکا ایسی صورت میں کم مشکل پیدا ہوگی جو نسبت ان مقدمات کے جن میں مشتری کے نام نالش کی جائے کیونکہ یہ بائع کا قصور ہے کہ اُسنے ٹھیک طور پر معلوم نہیں کیا کہ وہ کیا کچھ فروخت کرنیکو رکھتا ہے۔ اصل مشکل ان مقدمات میں پیدا ہوتی ہے جو دفعہ ۱۵ کی ذیل میں آتے ہیں۔ لیکن ان مقدمات کو جو برو دفعات (۱۴ و ۱۵) کی ذیل میں آتے ہیں ان مقدمات سے میز کرنا چاہئے جو دفعہ ۱۸ کی ذیل میں آتے ہیں جہانکہ استحقاق بائع کو دراصل غیر مکمل ہے تاہم مکمل کئے جانے کے لائق ہوتا ہے اور مشتری کو بھی دادرسی اس امر کی دیجاتی ہے کہ استحقاق کے مکمل کرنے کے لئے بائع کو مجبور کرے جسحال میں کہ معاہدہ بیع جو ایک شخص نے اپنی طرف سے اور از طرف نابالغان کیا ہو نابالغان پر واجب التعمیل نہ پایا جاوے تو کوئی ڈگری تعمیل مختص بخلاف استحقاق نابالغان مذکور واقعہ جائداد ہائے مذکور صادر نہیں کیجا سکتی۔ دفعات ۱۴ لغایت ۱۶۔ ایکٹ ہذا اس قابل نہیں کرتیں کہ معاہدہ مذکور کو بلحاظ شخص بالغ کے جسنے کہ معاہدہ کیا ہو علیحدہ کیا جائے دفعہ ۱۷ صرف فریق مذکور کے خلاف ڈگری تا بحد حصہ نامبردہ یا ڈگری واسطے کل کے صادر کرنے کی مانع ہے ایسی صورت میں خریدار مستحق ہوگا کہ کل زر ثمن پیش کر کے وہ ڈگری مشعر بہ ہدایت اس امر کے حاصل کر سکے فریق بائع اپنا کل استحقاق جائداد ہائے مذکور اس کے نام منتقل کردے (۳)۔

مشتری وہ حاصل کر سکتا ہے جو کچھہ کہ وہ پا سکتا ہو یہ عموماً کہ بالکل صحیح ہے کہ مشتری وہ حاصل کر سکتا ہے جو کچھہ کہ وہ پا سکتا ہو معہ معاوضہ اس شئے کے جس کو وہ حاصل

(۱) ہیون رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۲۴ (۲) ینگ وکالرس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۲۰

(۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۶۰

نہیں کر سکتا (۱)، اگر ایک شخص ہمیشہ کے لئے فروخت کرنیکا معاہدہ کرے اور اسکو صرف ایکسو برس کی میعاد حاصل ہو تو مشتری اسیقدر میعاد تک کا حق حاصل ہے بشرطیکہ وہ مناسب خیال کرتا ہو (۲)، اسیطرح جہانکہ بائع بروئے ایک معاہدہ کے خاص سڑکیں بنانیکا پابند ہو اور وہ اپنے معاہدہ کے جزو مذکورسے پورا کرنے کے ناقابل ہو تو مشتری تعمیل مختص معہ معاوضہ کے حاصل کرسکتا ہے (۳)، ایک مقدمہ میں بائع ان حصص کا جو بدون رضامندی بورڈ کے منتقل نہ کئے جاسکتے تھے اس استحقاق کے انتقال کرنے پر مجبور کیا گیا جو اسکو حاصل تھا گو کہ یہ امر مشتبہ رہا کہ آیا مشتری ایسا کرنیسے ایک حصہ دار ہو جاتا (۴)۔ (الف)، نے (ب)، کے ساتھ ایک کامل جائداد کے خریدنے کا معاہدہ کیا لیکن اسکو اس امر کا علم نہوا کہ (ب) کو صرف ایک جائداد تاحیات شخص دیگر کے حاصل ہے اور (ج)، زوجہ (ب)، خاص زندگی کے اختتام پر باقیماندہ کی مستحق تھی (د)، نے بہ علم کامل معاہدہ (الف)، کے (ب)، اور (ج)، سے ایک دستاویز انتقال جائداد کی حاصل کی اور جسپر (ج)، نے لکھدیا تھا کہ اسکا حق منتقل ہو گیا ہے۔ تجویز ہوئی کہ (الف) بطریق تعمیل مختص کے (د)، سے (ب)، کے استحقاق کا انتقال حاصل کرنیکا مستحق تھا۔ معہ بالتناسب کمی زرثمن کے بطور معاوضہ حق (ج)، کے جو (ب)، بدون اس کی رضامندی کے پابند یا منتقل کرنیکا مجاز نہ تھا (۵)، جس صورت میں کہ الف نے جو ایک نصف جائداد کا مالک تھا اور دوسرے نصف کا اپنے بیٹے کے لئے امین تھا کل جائداد کے بدست (ب)، بیع کر دینے کا اقرار کیا لیکن بعد میں اسنے جائداد مذکور (ج)، کے ہاتھ فروخت کردی تو ایک نالش منجانب (ب) بنام الف میں عدالت نے اُسے ڈگری لقدر نصف حصہ (الف)، کے عطا کی یہ امر واقعہ کہ الف نے بعد میں اور بخلاف ورزی معاہدہ خود کے اراضی کو ایک شخص ثالث کے ہاتھ بیع کر دیا جس کو کہ علم تھا اور کہ اگر مدعی کو دادرسی سے انکار کیا جاوے تو یہ امر کہ اراضی شخص ثالث کے قبضہ میں رہیگی عدالت کے اختیار تمیزی دربارہ نفاذ معاہدہ کی مناسبت میں کچھہ خلل اندازی نہیں کرے گا۔ گو کہ الف نے باضابطہ طور پر کل جائداد خاص حالات میں منتقل کر دی ہو مثلاً بوجہ ضرورت جائز کے اور انتقال مذکور بمقابلہ موتمن لہ کے جائز ہو سکتا تھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ قبل اس کے کہ ڈگری تعمیل مختص معاہدہ دربارہ منتقل کر دینے کل جائداد کے دیجاوے مدعی کو وہ حالات ثابت کرنے لازم ہیں جنسے کہ ایسا فعل منجانب امناء کے جائز ٹھیرے (۶)، لیکن ایک غیر منقسمہ باپ کو استحقاق حاصل ہے

(۱) کتاب سجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۲۵۳ (۲)، ویسی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵ و چانسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۴۶۴ ۴۲۴
(۳)، بیون رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۵ ۳ (۴)، انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۷ صفحہ ۱۲۹۲ (۵)، لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۸ صفحہ
(۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۷

کہ خاص حالات میں ہر جزو جائداد غیر منقسمہ فروخت کردے۔ دفعہ ہذا اس صورت میں متعلق نہ ہوگی جہاں کہ ایک غیر منقسمہ باپ نے بدون رضامندی غیر منقسمہ پسر کے غیر منقسمہ جائداد کے فروخت کرنیکا معاہدہ کیا ہو لہٰذا جس صورت میں کہ ایک ایسی نالش میں جس میں باپ اور بیٹا مدعا علیہم ہوں ایسے معاہدہ کے نفاذ کی استدعا کی گئی ہو تو مناسب ڈگری جو صادر کی جانی چاہیے یہ ہوگی کہ باپ کو حکم دیا جاوے کہ کل جائداد برطبق ادا ہونے کل زرثمن کے بیع کردے بلا لحاظ اس امر کے کہ آیا بیع مذکور بیٹے پر واجب التعمیل ہوگی یا نہیں نہ کہ ڈگری مشعر ہدایت اس امر کے کہ باپ اپنا نصف حصہ برطبق وصولی نصف زرثمن کے بیع کرے (۱)

دو اشخاص (الف) و (ب) نے جائداد جسکا الف صرف کا مستحق تھا بدست (ج) کے تابع ایک رہن بابت اس کی کل مالیت کے بیع کردی اور (ب) کو بالکل کوئی استحقاق حاصل نہ تھا اور باوجود اس کے (ج) کو اجازت دی گئی کہ نصف باقساط نصف زرثمن کے حاصل کرلے تو نتیجہ یہ ہوا کہ (ج) نے نصف تابع رہن مذکور کے حاصل کیا ہے اور (الف) کو برطبق بیع کے کچھ حاصل نہیں ہوا لیکن جس حال میں شوہر اور زوجہ نے زوجہ کی جائداد کامل کے بیع کردینے کا اقرار کیا ہو اور مشتری کو اس امر کا علم ہو کہ جائداد زوجہ کی مملوکہ ہے اور ازاں بعد زوجہ نے منتقل کرنے سے انکار کردیا تو تجویز ہوئی کہ مشتری شوہر کو اس امر پر مجبور نہیں کرسکتا کہ اپنا استحقاق منتقل کردے اور ایک کم قیمت قبول کرے (۲) اگر ایک شخص بیان کرے کہ وہ ایک کامل جائداد کا مالک ہے اور وہ اُسے بیچنا چاہتا ہے اور بعد ازاں معلوم ہو کہ نامبردہ کو ایسا کرنیکا اختیار نہیں ہے تو درحالیکہ مشتری کو اسوقت مشکل مذکور کا علم نہ ہو تو اس صورت میں بائع اسقدر منتقل کرسکتا ہے جسقدر کہ وہ کرسکتا ہو اور کم قیمت قبول کرسکتا ہے (۳)

جس صورت میں کہ اس کے انکار کیا جا سکتا ہو

جس صورت میں کہ استحقاق کے وصف میں کوئی اختلاف نہ ہو لیکن جائداد کی مقدار میں ہو جس کی نسبت استحقاق بیان کیا جاتا ہو اور وہ جزو جائداد جس کی نسبت کوئی استحقاق نہو معقول ہو تو یہ قرین انصاف نہ ہوگا کہ بائع کو اس جزو کے فروخت پر مجبور کیا جائے جس کی نسبت اُسے استحقاق حاصل ہے ملاحظہ ہو کتاب سجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۲۶۲ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۵۴ و مقدمات مندرجہ آئرش چانسری رپورٹ سکالیس اینڈ لینصوری جلد ۲ صفحہ ۴۹۵ و کین رپورٹ جلد اول صفحہ ۴۶۹ و سمین رپورٹ جلد ۴

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۸ بہ تقلید انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۸۔

(۲) چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۸۰ ۱ و لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۱۸ صفحہ ۶۸۳ و چانسری ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۶۷۵

(۳) لا رپورٹ چانسری جلد ۵ صفحہ ۴۵۳

صفحہ ۱۲۶ و انڈین جورسٹ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶۴ و ویسی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۷۔

اطلاق شرط مندرجہ دفعہ ہذا شرط مندرجہ دفعہ ہذا صرف اس صورت میں متعلق ہوسکتی ہی جہانکہ خریدار مدعی ہے۔ زیر دفعہ ہذا دو صورتیں ہیں جن میں کہ بائع تعمیل مختص کو نافذ نہیں کرا سکتا یعنی اولاً جہانکہ تعمیل میں تغیر قرار واقعی ہو یا ثانیاً جہانکہ اسکا کوئی معاوضہ نہ ملسکتا ہو۔ شرط دفعہ ہذا اور دفعہ ۱۴ کی مجموعی تاثیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ مشتری معاوضہ کے ساتھ تعمیل مختص نافذ نہیں کرا سکتا بجز اس صورت کے کہ جہانکہ بائع بھی مساوی طور پر تابع معاوضہ کی تعمیل مختص کرا سکتا ہو۔ دیگر تمام صورتونمیں گو مشتری کو بعض اوقات تعمیل مختص حاصل ہوسکتی ہو جہانکہ بائع حاصل نہیں کرسکتا تو وہ بدون معاوضہ ہونی چاہیے۔ دوسری صورتیں جہانکہ تغیر تعمیل کا (خواہ تغیر مذکور قرار واقعی ہو یا نہو) معاوضہ نہ ملسکتا ہو یہ بہتر ہوگا کہ اگر مشتری تعمیل مختص پر اصرار کرے جہانکہ بائع نہ کرسکتا ہو تو اس کو لازم ہے کہ کل دعوی نسبت معاوضہ کے ترک کردے

وقت کا اندراج نہ کرنا یہ عام معمول ہی کہ معاہدہ میں اس کی تعمیل کا وقت درج کردیا جاتا ہی اگر درج نہ کیا گیا ہو تو قانوناً یہ مفہوم کیا جائے گا کہ معقول وقت اس غرض کے لئے فریقین نے باہم غور کرلیا ہوگا۔ پس اسطرح سے وقت بھی ایک جزو معاہدہ کا ہے لیکن یہ معاہدہ کی بنا نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ فریقین نے صریحاً اسکو ایسا متصور کیا ہو یا معاہدہ کے حالات اور نوعیت سے خواہ مخواہ منتج ہوتا ہو (۱) مگر یہ امر قابل لحاظ ہوگا کہ بعض صورتوں میں ایسا ہوسکتا ہی مثلاً جہانکہ معاہدہ متعلق ملک منقلب کرنے بہ ہیئت اشیاء کے ہو یا دربارہ جاری کرنے کاروبار کے ہو یا رہائش کے لئے مکان کے فروخت کرنے کے متعلق ہو (۲) جس حال میں کہ ایک کاروبار بطور جاری کے فروخت کیا جاوے تو اس صورت میں وقت بنار معاہدہ ہوگا تاکہ خریدار بروز مقررہ اس حیثیت پر قابض کرادیا جاوے کہ وہ بطور جاری کاروبار کے جاری رکھنے کے قابل ہو اور اگر اسے غرض مذکور کے لئے کوئی لائسنس حاصل کرنا ہو تو وہ حاصل کرے اور اگر کوئی مکان بغرض رہائش فروخت کیا جاوے اور کسی خاص تاریخ پر قبضہ دینا مقرر کیا گیا ہو تو اس صورت میں بھی بنار معاہدہ ہوگا اور قبضہ سے مراد قبضہ ہمراہ ایک بہتر استحقاق کے ہوگا (۳) لیکن اگر شرائط اقرار سے یہ معقول طور پر مستنبط ہوسکتا ہو کہ معاہدہ کی تعمیل کے لئے التوا ہوسکیگا تو تاریخ قبضہ کا مقرر کرنا کافی ہوگا۔ (۴) اور اگر تاریخ تکمیل بیع مقرر کی گئی ہو اور توقف بوجہ نقص انتقال کے ہونے کے

(۱) کتاب ایکویٹی اسٹوری صاحب جلد اول صفحہ ۷۷۶ (۲) ینگ اینڈ کالیرس اکسچکر رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۸۴ (۳) لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۵ صفحہ ۳۳۶ و لا رپورٹ چانسری جلد ۱۰ صفحہ ۱۲ و جلد ۳ صفحہ ۱۶ (۴) لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۱

به باعث استحقاق کے تو اس صورت میں وقت کوئی بنا معاہدہ نہ ہوگا (۱)

ہرجہ بوجہ توقف بائع کی طرف سے توقف ہونیکی صورتمیں مشتری کو اسقدر ہرجانہ ملنا چاہیے جسقدر کہ لگان اور منافعجات بائع کو اس میعاد میں حاصل ہوا ہے اور مشتری سے توقف ہونیکی صورت میں بائع کو سود زر ثمن پر تاریخ مقررہ برائے تکمیل معاہدہ سے ملنا چاہیے (۲) اگر کوئی وقت مقرر نہ کیا گیا ہو تو سود اسوقت سے ملنا چاہیے جبکہ مشتری نے قبضہ حاصل کیا ہو یا اسکا بہتر استحقاق ثابت کیا جا سکتا ہو یا جو وقت کہ اسنے لگان یا منافعجات حاصل کرنے شروع کئے ہوں بجز بہ صورت معاہدہ منقلب کرنے کے اسصورت میں تاریخ تکمیل معاہدہ سے بائع مستحق سود کا ہوگا (۳) اگر مشتری نے تاریخ تکمیل سے اوّل قبضہ حاصل کر لیا ہو تو سود تاریخ قبضہ سے ملنا چاہیے گو کہ اسکو منافع یا لگان حاصل نہ ہوا ہو (۴) اگر بدوران توقف بوجہ ثبوت استحقاق کے بوجہ بدنظمی یا کسی تلفی کے نقصان ہو جاوے جو مشتری کی طرف سے نہ ہو تو اس کو معاوضہ ملنا چاہیے اور اگر اسنے زر ثمن ادا کر دیا ہو تو اس صورت میں معاوضہ مذکور پر تاریخ مذکور سے سود ملنا چاہیے (۵) اگر بوجہ دیدہ و دانستہ قصور بائع کے اس نے لگان وصول نہ کیا ہو اور اراضی افتادہ پڑی رہے تو مشتری اس سود کی جو بائع کو واجب الادا ہو لگان واجب الوصول اور اس نقصان کو جو بوجہ تلفی کے عائد ہوا ہو مجرا کر سکتا ہے (۶)

خریدار ان لکڑیوں کے لینے یا ان کی قیمت وصول کرنیکا مجاز ہے جو بعد معاہدہ آندھی سے گر گئی ہوں یا کاٹ ڈالی گئی ہوں اور بائع ان ترقیات کی بابت روپیہ لینے کا مستحق نہیں ہو سکتا جو کہ اسنے بعد معاہدہ کی ہوں (۷) بجز اس صورت کے کہ بیع ویگر ایسی شرط کی گئی ہو اخراجات وغیرہ اسوقت تک بذمہ بائع ہوتے ہیں جبتک کہ خریدار ہوشیاری سے قبضہ نہ لے سکتا ہو یعنی جبتک کہ ایک بہتر استحقاق بائع ثابت نہ کیا گیا ہو (۸) جس حال میں کہ یہ شرط ہو کہ ایک خاص تاریخ سے سود ادا کیا جاویگا اور بائع دوروز پیشتر تاریخ مقررہ کے ملک سے باہر چلا جاوے تو خریدار سود ادا کرنیکا ذمہ وار قرار نہ دیا گیا (۹)

---

(۱) چانسری ڈویزن جلد ۳۰ صفحہ ۳۴۴ (۲) چانسری ڈویزن جلد ۲۷ صفحہ ۵۵۵ و مینگ گریخز رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۴۶ و ڈلسی جونیر رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۲۷ و کتاب بحن صاحب دربارہ بائع و مشتری باب ۱۷
(۳) بیون رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۹ (۴) چانسری ڈویزن جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۲ و ۵ ہیڈگک رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۹۳ و سیمین رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۳ (۶) لا رپورٹ چانسری جلد ۸ صفحہ ۱۷۳ و لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۸ صفحہ ۱۲۰ (۷) ہیر رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۹۶
(۸) بیون رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۵۶ (۹) چانسری ڈویزن جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۸

علیحدہ جزو معاہدہ کی تعمیل مختص

دفعہ ۱۶۔ جب معاہدہ کا ایک جزو ایسا ہو کہ اس کی تعمیل خاص ممکن اور مناسب ہو اور اسکو معاہدہ مذکور کے دوسرے جزو سے جس کی تعمیل خاص غیر ممکن اور غیر مناسب ہو تعلق نہ ہو اور اپنی ذات سے ایک حیثیت علیحدہ رکھتا ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ جزو اول کی تعمیل مختص ہونیکا حکم دے

دفعہ ہذا میں یہ بیان ہے کہ جب ایک معاہدہ کے ۲ دو حصے ہوں اور ایک حصہ کی تعمیل مختص ممکن اور دوسرے کی ناممکن ہو اور وہ حصہ جس کی تعمیل مختص ممکن ہو حصہ غیر ممکن التعمیل مختص سے بالکل علیحدہ اور زواسطہ ہو تو اس صورت میں جس حصہ کی تعمیل مختص ہونی ممکن ہے اس کی تعمیل کرائی جاوے گی دفعہ ہذا میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ حصص معاہدہ قابل علیحدہ ہونے کے ہیں اور کہ تعمیل ایک جداگانہ حصہ کی یا تو غیر ممکن یا ناجائز ہو جاتی ہے۔

دفعہ ہذا دفعات ۲۴ و ۵۷ سے اجزا ناجوازی کے شامل کرنیکی وجہ سے اختلاف کرتی ہے دفعات مذکور میں یہ ایک ناقابلیت دربارہ ایک جزو معاہدہ کے ہے جس کی لنسبت تنہا غور کیا گیا ہے دفعہ ہذا میں وہ صورت شامل ہے جہانکہ ایک حصہ معاہدہ کی گو کہ تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہو تاہم اس کی تعمیل نہیں کرائی چاہیے اس طرح سے اس سے امتیاز مابین قابل تقسیم اور غیر قابل تقسیم معاہدات ناجائز کے ہوتی ہے پس جہانکہ ایک ہی کل معاہدہ یا اقرار کے لئے جائز اور ناجائز بدل ہے تو کل معاہدہ کالعدم ہے اور جبکہ ایک کل بدل واسطے دو جداگانہ معاہدات کے ہو اور منجملہ ان معاہدات کے ایک واسطے تعمیل ایک فعل ناجائز کے ہو تو کل معاہدہ کالعدم ہوتا ہے لیکن اگر چند بدل واسطے جداگانہ اور علیحدہ علیحدہ معاہدات کے ہوں یا واسطے جداگانہ اور بلا واسطہ اقرارات مندرجہ دستاویز مذکور کے ہوں اور ایک جائز اور دوسرا ناقص ہو تو جائز ہے کہ ایک قائم رہے اور نافذ کیا جاسکے گو کہ دوسرا ناکامیاب رہے یہ ضروری نہ ہوگا کہ ایک کی ناجوازی دوسرے کی تباہی کا باعث ہو نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲۴ قانون معاہدہ (نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء) گو کہ دفعہ ہذا کی کوئی تمثیل نہیں دی گئی۔ تاہم موخر الذکر حصہ تمثیل (ب)، دفعہ ۱۴ حسب حالات مقدمہ ایک تمثیل دفعہ ہذا ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر مکان اور اثاث البیت ہر دو شامل فروخت کئے گئے ہوں اور اثاث البیت حسب تشخیص قیمت پر لیجانا ہو تو یہ ممکن ہے کہ چونکہ اسکا زر بدل علیحدہ ہوگا اس سلئے دونوں امور دعا بہا جدا جدا ہوں۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اثاث البیت گو اس کی قیمت جداگانہ طور پر تشخیص کی جاتی ہو واسطے غرض معلومہ کے ایسا ہو جس کے لئے مکان خرید کیا گیا ہے تو اس صورت میں ہر دو حصص جداگانہ

نہیں ہیں۔ ذیل کے دو مقدمات ایک منجانب مشتری اور دوسرا منجانب بائع بطور تمثیلات کام دینگے۔ جس صورت میں کہ ایک مکان اور اراضی بذریعہ معاہدہ خانگی کے بعوض الف ۱۰۰۰ روپیہ کے فروخت کئے گئے ہوں لیکن عدالت نے یہ خیال کیا ہو کہ یہ دو جداگانہ معاہدات تھے ایک بابت مکان کے بعوض تین صد روپیہ کے اور دوسرا بابت اراضی کے بعوض سات سو روپیہ کے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ ایکدوسرے کے دخل کیواسطے ضروری ہیں اور زرثمن ادا کر دیا ہو اور مشتری بوجہ نقص استحقاق بائع کے مکان سے بیدخل کیا گیا ہو قبل اس کے کہ دستاویز انتقال مکمل کی گئی ہو لیکن اس نے اراضی پر عمارت تعمیر کی ہو جس کی نسبت استحقاق بہتر ہو تو اس کو اجازت دی گئی کہ قابض رہے اور دستاویز انتقال کو موثر کرلے اور وہ زرثمن وصول پائے جو اسنے مکان کی بابت ادا کیا ہے اسیطرح اگر وہ حصہ جس کی نسبت بائع کو استحقاق حاصل ہے مشتری کا اصل مدعا ہو یا مساوی طور پر اسکا منشا رہا حصہ سے ہو جسکا استحقاق ثابت نہیں کیا جاسکا اور بذات خود ایک بلا واسطہ مدعا رہا ہو اور دوسرے حصے اس میں کسی ضرر کے پہونچنے کا احتمال نہ ہو تو عدالت انصاف مشتری کو مجبور کریگی کہ اسکی جداگانہ قیمت ادا کر کے اسکو خریدلے۔ ان ہر دو صورتوں میں مدعا تحقیقات یہ ہے کہ آیا وہ حصہ جسکی نسبت استحقاق ثابت نہیں کیا جاسکا جداگانہ اور بلا واسطہ ہے یا کہ باقیماندہ جائداد کے تصرف اور قبضہ کے لئے اہم ہے (۱) ایک اور عجیب تمثیل ہے جس میں مدعا علیہ نے مدعی کو ایک قطعہ اراضی کے پٹہ عطا کرنیکا اقرار کیا تھا اس کی ان عمارات میں جو اراضی مذکور پر تھیں ایک مکان خاص مالیت کا ان کے مشترک نام پر ایک خاص دفتر میں بیمہ کیا جانا تھا۔ لیکن مدعی کی طرف سے کسی قصور کے کئے جانے پر اقرار قابل کالعدم ہوگیا اور مدعا علیہ مجاز تھا کہ معاہدہ پھر کسی کے ساتھ کرے لیکن ایک اور شرط یہ بھی کہ مدعی مجاز ہے کہ دو سال کے اندر کل جائداد خرید لے۔ مدعی نے مکان بنایا لیکن اسنے اسکا بیمہ ایک غلط دفتر میں خود اپنے نام پر کرایا از اں بعد اس نے بغرض نفاذ اپنے حق خرید کے نالش کی۔ قرار دیا گیا کہ گو بوجہ اسکے اپنے قصور کے حق نسبت پٹہ کے زائل ہوگیا ہے تاہم اسکا حق نسبت خرید کل جائداد کی بروئے علی سبیل البدل جزو اقرارنامہ مذکور کے اسقدر بلا واسطہ تھا کہ وہ اس جزو معاہدہ کی تعمیل مختص کرانیکا مستحق تھا (۱) لیکن یہ امر کہ ایک معاہدہ قابل تقسیم ہے یا نہیں ایک سوال عام قانون کا ہے جو تعمیل مختص سے جداگانہ نہیں بغرض تشریح دفعہ ہذا چند تمثیلات ذیل میں درج کی جاتی ہیں جو کہ قانون تعمیل مختص مولفہ فرائی صاحب سے لی گئی ہیں:۔

اگر چند متعدد جائدادوں کے فروخت کرنیکا معاہدہ ایک لاٹ پر قرار پایا ہو تو کل جائداد سے معہودہ

(۱) کتاب بمن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۲۶۰ و ۲۶۱ (۲) بیون رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۶۲۵

کی تعمیل مختص کرائی جا سکتی ہے اور اگر منجملہ ان جائدادوں کے اکثر کی نسبت تعمیل مختص غیر ممکن ہو تو
عدالت سے منجملہ کل جائداد ہائے معہودہ کے بعض جائداد کی نسبت عموماً تعمیل مختص نہ کرائی جاویگی
مثلاً جب بایع نے منجملہ سات حصہ ایک جائداد کے اپنے دو حصہ قرار دیکر ایک لاٹ پر انکے بیچنے
کا معاہدہ کیا۔ اور یہ ثابت ہوا کہ بایع کا صرف ایک ہی حصہ ہے تو عدالت انگلستان سے یہ تجویز ہوئی
کہ بایع مذکور بابت ایک حصہ کے تعمیل مختص کرا پانے کی نالش نہیں کر سکتا۔

دو شخصوں نے بالاشتراک ایک اراضی کی نسبت یہ معاہدہ کیا کہ مشتری اراضی مذکور میں سے کوئلہ کھودے مگر
بعد میں ایک معاہدہ کے مقابلہ میں وہ بیعنامہ ناجائز قرار پایا اور پھر مشتری نے دوسرے معاہدہ کے
مقابلہ میں بقدر نصف معاہدہ کے تعمیل مختص کرا پانے کی نالش دائر کی تو بدیں وجہ کہ دونوں اشخاص نے
بابت اس جائداد کے بحیثیت مشترکہ معاہدہ کیا تھا اور ایک شخص کے مقابلہ میں وہ بیعنامہ ناجائز قرار
پایا ہے اس نصف کے لئے تعمیل مختص نہ کرائی گئی مگر ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی کہ اگر وہ جائدادیں
جو ایک لاٹ پر فروخت ہونے کے لئے معہود ہوں الگ الگ اور باہم غیر متعلق ہوں۔ مثلاً جہاز
اور جہاز پر لدے ہوئے مال کا ایک لاٹ پر فروخت ہونا قرار پائے اور منجملہ ان کے جہاز کی نسبت
بوجہ موجہ تعمیل مختص غیر ممکن ہو تو جزو ثانی یعنی مال کی نسبت تعمیل مختص کرائی جاوے گی۔ اگر مشتری
نیلام میں کچھ اشیا ر دو لاٹ نیز خریدے اور منجملہ ان کے ایک لاٹ کی تعمیل مختص غیر ممکن ہو تو در صورت
نہ مانع ہونے کسی وجہ خاص کے عموماً دوسرے لاٹ کی نسبت تعمیل مختص کرائی جا سکتی ہے۔

بعض اوقات فریقین معاہدہ دو یا تین علیحدہ علیحدہ معاہدات کو بعد ان کے انعقاد کے بذریعہ اپنے
فعل کے مخلوط کر کے ایک معاہدہ کی صورت بنا لیتے ہیں تو اس صورت میں اس مجموعی معاہدہ
کی تعمیل مختص کرائی جائے گی اور اس میں ہر ایک معاہدہ متفرق اور علیحدہ ہو کر بصورت اصلی برعود
نہیں کر سکتا نہ ان کی علیحدہ علیحدہ تعمیل مختص ہو سکتی ہے۔ ایک مقدمہ میں مشتری نے تین لاٹ
جو سو سو حصہ کی علیحدہ علیحدہ تھیں الگ الگ قیمت پر خرید کیا مگر بعد عذر داری انکا زر ثمن ملا کر
اور ایک ہی کا غذات رسید وغیرہ میں انکو بالکل مخلوط کر کے ایک صورت بنا دی اور پھر حسب ضرورت
ایک لاٹ کی بابت تعمیل مختص کرا پانے کی نالش دائر کی تو تجویز ہوا کہ بوجہ مخلوط ہو جانے
اس معاہدہ کے علیحدہ علیحدہ لاٹ کی نسبت تعمیل مختص نہیں کرائی جا سکتی۔

اگر معاہدہ یا جائداد کی صورت سے یا فریقین کے معلومات سے ایک فریق یہ بات ثابت کر دے کہ ایک معاہدہ

دوسرے معاہدہ سے علاقہ رکھتا ہے تو یہ فرض کر لیا جاویگا کہ دونوں معاہدے فی الواقع ایک ہی معاہدہ ہے شئے معہودہ کے اجزا کی قیمت علیحدہ علیحدہ معلوم ہوجانیسے خواہ نخواہ یہ متصور نہ ہوگا کہ معاہدہ ہر ایک اجزا شئے معہودہ کی نسبت جدا جدا قرار پایا ہے مثلاً ایک شخص نے ایک دکان سے چند اشیا علیحدہ علیحدہ ایک وقت میں علیحدہ علیحدہ قیمت پر خریدکیں تو وہ ایک ہی معاہدہ قرار دیا جاویگا ایسا ہی جب ایک معاہدہ میں اراضی بیچنے کا اقرار ایک قیمت پر اور درختان موجودہ اراضی کے بیچنے کا معاہدہ دوسری قیمت پر منعقد ہوا تو یہ معاہدہ ایک ہی قرار پایا۔ لیکن جبکہ مسمی الف نے بذریعہ تحریر دستاویز معاہدہ کیا کہ وہ اپنی جائداد کو (ب) کے ہاتھ فروخت کردیگا اور (ب) نے دستاویز مذکور میں یہ اقرار لکھدیا کہ وہ اپنی ایک جائداد کو (الف) کے ہاتھ بیچدیگا تو یہ دو معاہدے قرار دیئے گئے ایک مقدمہ کی حالات یہ ہیں کہ ایک ندی دو زمینداران ملحق السوانہ کے علاقہ زمینداری میں ہوکر بہتی تہی۔ چونکہ اس سے کچھہ نقصان ہوتا تھا اس لئے واسطے پھیر دینے دہار ندی کے ہر دو زمینداران مذکور میں یہ معاہدہ ہوا کہ ایک شخص بند بندہوا کر ندی کی دہار کو پھیر دیگا اور اگر دوسرے شخص کی اراضی کو بوجہہ پھیر دینے دہار اور باندہنے بند کے کچھہ نقصان ہوگا تو شخص اول الذکر اسکے عوض میں اپنی اراضی میں سے شخص اخر الذکر کو دیدیگا اور مقدار اراضی کی تشخیص بتقرر ثالثان کرائی جاوے گی تجویز ہوا۔ کہ اس بند بندہوانے کے معاہدہ کی تعمیل مختص عدالت سے اسوجہہ سے نہیں کرائی جاسکتی کہ ہر دو اجزا اس کے مخلوط ہیں اور معاوضہ نقصان ممکن الوقوع کی بہی کوئی مقدار معین نہیں اور نہ عدالت اسکی مقدار کی تشخیص کرسکتی ہے کیونکہ تشخیص مقدار کی پنچایت پر منحصر ہے ایک مقدمہ میں ایک کاریگر نے ایک کل ایجاد کر کے گورنمنٹ سے تحفظ استحقاق ساخت کل کی سند حاصل کی بعدہٗ اس میں اور چند اشخاص میں یہ معاہدہ ہوا کہ وے لوگ روپیہ جمع کر کے اور ایک کمپنی بنا کر اس کل کی اشاعت کے لئے سعی کریں گے اور کاریگر مذکور نے یہ معاہدہ کیا کہ وہ دو سال تک دل لگا کر اس کل کی تیاری میں مستعدی سے کام کریگا۔ اشخاص مذکور نے کوئی کمپنی مقرر نہ کی اور نہ روپیہ جمع کیا اسپر کاریگر نے بغرض کرانے تعمیل مختص اس معاہدہ کے عدالت میں نالش کی تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی کے فعل کی (جو اس کی مرضی پر مبنی ہے) عدالت سے تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی اس لئے جزو ثانی معاہدہ کی تعمیل مختص بھی مدعی کی استدعا پر نہیں ہوسکتی ان ہر دو مقدمات مندرجہ بالا سے ایک یہ اصول بھی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ جب کوئی معاہدہ اس قسم کا ہو کہ جس میں معاہد نے ایک فعل کرنیکا اور بعوض اس کے معاہدلہٗ نے دوسرا فعل کرنیکا اقرار کیا ہو اور پھر معاہد معاہدلہٗ

سے فعل مذکور کی تعمیل مختص کرایا جانا اسطور پر مستدعی ہو کہ معاہد سے واسطے بجا آوری فعل ذیلی کے ضمانت یا اقرار تحریری لیا جاوے تو معاہدلہٗ واسطے تعمیل مختص اس فعل کے مجبور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ منشا معاہدہ کا یہ ہے کہ بعوض ایک فعل کے دوسرا فعل کیا جاویگا چنانچہ ہر دو مقدمات میں مدعیان اپنے ذیلی فعل کے ایفائی ضمانت دینے اور اقرارنامہ لکھنے پر آمادہ تھے مگر عدالت سے باوجود اس آمادگی کے مدعا علیہ سے تعمیل مختص نہیں کرائی گئی۔

اگر کوئی شخص کسی فعل کا معاہدہ کرے اور واسطے بجا آوری اس فعل کے دستاویز لکھدینے کا بھی اقرار کرے اور پھر منکر ہو جاوے اور وہ فعل ایسا ہو کہ جس کی تعمیل مختص عدالت سے نہ کرائی جاتی ہو اور منشا معاہدہ کی صرف تکمیل اور تعمیل کی ہو تو تکمیل یا تحریر دستاویز کی استدعا پر عدالت سے ایسی دستاویز کے لیے حکم تعمیل مختص کا صادر نہ ہوگا۔ لیکن اگر تحریر دستاویز سے تکمیل فعل معہودہ کی ہو جاتی ہو تو عند الاستدعا مدعی مدعا علیہ بغرض تعمیل مختص معاہدہ کے مجبور کیا جاویگا اگر کوئی مدعی ایسا معاہدہ کرے کہ وہ زمانہ مستقبل میں کوئی فعل کرے گا اور بعوض اس کے مدعا علیہ بھی کسی فعل کو بجا لاویگا اور فعل معہودہ مدعی ایسا ہو کہ جس کی تعمیل مختص عدالت سے نہیں کرائی جا سکتی تو برطبق درخواست مدعی کے مدعا علیہ واسطے کرا پانے تعمیل مختص کے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

| معاہدہ مشترک | بروئے ایک ہی معاہدہ انتقال اراضی کے جو چند اشخاص کے حق میں کیا گیا ہو

انہیں سے بعض مستحق اس امر کے نہیں ہو جاتے کہ معاہدہ کی تعمیل مختص کا دعوے کریں درحالیکہ دیگر معاہدلہم تعمیل مختص کا دعوے کرنے سے انکار کریں (۱)

| ڈگری زیر دفعہ ہذا | چونکہ زیر دفعہ ہذا یہ پہلے سے فرض کیا گیا ہے کہ معاہدہ کے حصص جداگانہ اور بلاواسطہ ہوتے ہیں اور دفعہ میں کوئی ذکر دربارہ معاوضہ یا شرائط کے تعمیل مختص کی ڈگری دینے میں نہیں کیا گیا۔ لہذا النسبت اُس جزو کے جس کی "تعمیل مختص غیر ممکن اور غیر مناسب ہو" ڈگری وہ ہوگی جو مناسب حال ہو بشرطیکہ جزو مذکور بذات خود ایک جداگانہ معاہدہ ہو (۲)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۳۰۶ زیر دفعہ ۱۵ ایکٹ ہذا تحت عنوان "نالش منجانب مشتری بنام بائع"

جزو معاہدہ کی تعمیل مختص کی دوسری صورتوں میں ممانعت | **دفعہ ۱۷**۔ سوائے ان صورتوں کے جو تینوں دفعات اخیر مرقومہ بالا میں سے کسی ایک کے اندر داخل ہوں عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ایک جزو معاہدہ کی تعمیل مختص کا حکم دے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۸۳۲ (۲) شرح قانون دادرسی کالٹ صاحب

اور صورتیں جزو تعمیل مختص کی بیان کرنی مشکل ہیں لیکن شاید دفعہ ہذا کا یہ منشاء ہو کہ ان معاہدات کے مکرر وجود پذیر کرنے کو روکا جاوے جو بعض اوقات مقدمات انگلستان میں زیادہ تر عمل میں لائے جاتے ہیں (ملاحظہ ہو قانون دربارہ تعمیل خاص مولفہ فرائی صاحب (طبع دوم) صفحہ ۲۳۶ ۳۶۰ نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۷۰۵ اور نیز انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ و جلد ۳۲ صفحہ ۳۸ زیر دفعہ ۱۵ ایکٹ ہذا۔

خریدار کے حقوق بمقابلہ بائع کے جو حقیت غیر مکمل رکھتا ہو

دفعہ ۱۸۔ جس حال میں کہ ایک شخص کسی ایسی جائداد کے بیچنے یا کرایہ پر دینے کا معاہدہ کرے جس پر وہ صرف حقیت غیر مکمل رکھتا ہو تو بجز اس صورت کے جس کے لئے اس باب میں اور نہج کا حکم ہے خریدار یا پٹہ دار (یا کرایہ دار) کو حقوق ذیل حاصل ہیں :-

دفعہ ہذا ان صورتوں تک محدود ہے جن میں خریدار یا پٹہ دار بائع یا پٹہ دہندہ کے نام نالش کرتا ہے اور موخر الذکر نالش کیوقت اس قابل ہوتا ہے کہ ایک کامل استحقاق ثابت کرے گو کہ بروقت معاہدہ اسکو صرف ایک غیر مکمل حق حاصل تھا یا کہ بالکل کچھ بھی حق حاصل نہ تھا کیونکہ یہ صورت بھی ضرور دفعہ ہذا میں شامل ہے چونکہ لفظ "جائداد" عام ہے لہذا دفعہ ہذا صرف جائداد غیر منقولہ تک محدود نہوگی گو کہ وہ بالعموم جائداد مذکور سے متعلق ہوگی۔ یہ مستثنےٰ ان صورتوں سے جملہ احکام قانون کو متعلق کرتی ہے جو یا تو عموماً معاہدات تعمیل مختص کو باز رکھتے ہیں یا انکو محدود کرتے ہیں (۱) دفعہ ہذا اس صورت میں متعلق نہیں ہوتی جہانکہ مدعاعلیہ نے فروخت جائداد کا معاہدہ اس طرح سے نہ کیا ہو کہ وہ اسکی اپنی جائداد ہے۔ چنانچہ جس صورت میں کہ مدعاعلیہا نے بغیر کسی جائز ضرورت کے جائداد غیر منقولہ کی فروخت کا معاہدہ کیا نہ اپنی ذاتی حیثیت میں اور نہ اس بیان سے کہ وہ اسکی اپنی جائداد ہے بلکہ بطور رفیق قریب تر اپنے نابالغ لیسر کے اور فریقین نے یہ غور کر لیا تھا کہ تا وقتیکہ اجازت عدالت حاصل نہ ہو معاملہ نہ ہو سکیگا قبل از حصول اجازت عدالت نابالغ مدعاعلیہ کو اپنا وارث چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ تجویز ہوئی کہ معاہدہ مذکور کی تعمیل مختص بمقابلہ مدعاعلیہا کے نہیں کرائی جا سکتی (۲)

(الف) اگر بائع یا پٹہ دہندہ نے اس جائداد میں کوئی حقیت بعد بیع یا پٹہ کے حاصل کی ہو تو خریدار یا پٹہ دار اسکو مجبور کر سکتا ہے کہ اس حقیت میں سے معاہدہ کو پورا کرے۔

(۱) شرح قانون داد رسی کالٹ صاحب (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۳۴

اس بارہ میں فرائی صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ معاہدہ کی تعمیل مختص کے لئے یہ ضرور نہیں ہے کہ انعقاد معاہدہ کے وقت معاہد کو تعمیل کرنیکا بھی اختیار ہو کیونکہ جب معاہد کو کسی معاہدہ کے انعقاد کیوقت اس کی تعمیل کرنیکا اختیار نہ ہو مگر بعدہٗ اسکو وہ اختیار حاصل ہو جاوے تو معاہد پر لازم ہے کہ وہ اس معاہدہ کی تعمیل کرے اور وہ یہ عذر نہیں کر سکتا کہ میرا انعقاد معاہدہ کیوقت یہ ارادہ نہ تھا کہ اس اختیار تعمیل کو حاصل کیا جاوے۔ **تمثیلات** - ایک مقدمہ میں ایک ڈیوک ملک انگلستان سے دوسرے ملک کو چلا گیا اس کی غیر حاضری میں ایک شخص نے جس کی نسبت بعد وفات ڈیوک مذکور وارث ہونیکا احتمال تھا۔ ڈیوک مذکور کی کچھ جائداد کے بیچدینے کا ایک شخص سے معاہدہ کر کے زرثمن وصول کر لیا اور مصارف خانہ داری ڈیوک مذکور میں اس روپیہ کو خرچ کیا۔ بعدہٗ ڈیوک نے وفات پائی اور بائع مذکور اس کی جائداد کا وارث ہوا اور مشتری نے تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کے لئے نالش دائر کی بائع نے یہ عذر کیا کہ بوقت انعقاد معاہدہ مجکو بوجہ حیات ڈیوک کچھ استحقاق حاصل نہ تھا اسلئے اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں ہو سکتی۔ عدالت سے بنا منظوری عذر مذکور معاہدہ بیع کی تعمیل مختص کرائی گئی۔ بروئے دفعہ ہذا بیع وراثت حق بازگشتی کی گو کہ بوقت بیع جائداد کے انتقال پر موثر نہیں ہوتی تاہم ایک ایسا حق پیدا کرتی ہے جو عدالت اسوقت نافذ کریگی جبکہ وراثت قبضہ میں آئی ہے (۱)

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی سے یہ معاہدہ کرے کہ زمانہ مستقبل میں وہ ایک جائداد اس کے پاس بیچدیگا گو بوقت انعقاد معاہدہ اسکو وہ استحقاق حاصل نہ ہو مگر اندر میعاد معہودہ کے وہ استحقاق حاصل ہو گیا ہو تو عدالت سے اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جا سکتی ہے (۲)۔ چنانچہ جس صورت میں کہ الف ایک جائداد کے قطعی طور پر بدست (ب) فروخت کرنیکا معاہدہ کرے۔ لیکن بروقت معاہدہ اس کو صرف جائداد میں حق پسماندگی حاصل ہو اور زاں بعد وہ وقوعہ واقعہ ہو جاوے جس پر کہ اسکا حق پسماندگی پیدا ہو جاتا ہے۔ تو (الف) بوجہ اپنے سابقہ معاہدہ کے پابند ہے اور اسکو لازم ہوگا کہ جائداد کو بدست ب منتقل کرے۔ جو کچھ حقوق خود بائع جائداد میں بعد دستاویز انتقال کے حاصل کرے وہ ان کے بحق مشتری منتقل کرنے پر مجبور کیا جاویگا تاکہ انتقال بدست مشتری ایک بہتر اور جائز انتقال ہو (۳)۔ یا ایک پورائی صورت اختیار کرد۔ مثلاً جہانکہ الف نے اس اراضی کو جو اس کی اپنی نہیں ہے بدست ب کے

(۱) نمبر ۱۳ صفحہ ۹۶ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) قانون دربارہ تعمیل خاص مولفہ فرائی صاحب (۳) ورنن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۶ و کتاب ہجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۲۴۴

چھ سال کے لئے پٹہ پر دیا ہے اور (ج) نے جو اصل مالک ہے اُسے بدست الف کے ۱۲ سال کیواسطے پٹہ پر دیا ہو اور تب (الف) اراضی مذکور کو بدست (ج) دس سال کیلئے باز پٹہ پر دیتا ہے تو پٹہ منجانب (الف) بحق (ب) اسوقت کا جبکہ اُسے اراضی میں کوئی حق حاصل نہ تہا بوجہ نتیجہ کے اس کے مقابل میں جائز ہے اور جونہی کہ الف نے اراضی (ج) سے حاصل کی تو اسکا حق واقعہ اراضی پابند ہو گیا اور جب الف نے پھر اراضی کو بدست (ج) پٹہ پر دیا تو پھر (ج) بھی پابند ہو گیا کیونکہ وہ بطور پھر از کے پابند تھا۔ بدینوجہ کہ وہ الف کے ماتحت ہو گیا تھا اور پس (ب) کا پٹہ بخلاف (الف) اور (ج) ہر دو کے غالب ہو گا (۱)

(س) نے بعض جائداد غیر منقولہ کا پٹہ ۱۵ سال کے لئے دینے کا (و) سے اقرار کیا اور کہ ایک خاص تنسیخ پر پٹہ تحریر کرکے رجسٹری کرائیگا قبل از تنسیخ مذکور (س) نے اُس جائداد کا پٹہ دو سال کیلئے (ن) وغیرہ کے حق میں لکھدیا جنکو کہ سالقہ اقرار دربارہ دینے پٹہ بحق (و) کا کچھ علم نہ تھا۔ اسپر (و) نے (س) اور اُسکے پٹہ داران کے نام نالش واسطے منسوخی پٹہ دوسالہ بحق (ن) وغیرہ اور تعمیل مختص معاہدہ دربارہ دینے پٹہ بحق نامبردہ کے نالش کی بملحوظی دفعہ ہذا تجویز کی گئی کہ (س) ایک ایسے شخص کی حیثیت میں تھا جنسے کہ بحالت حاصل ہونے غیر مکمل استحقاق کے پٹہ دینے کا معاہدہ کیا تھا اور جس نے بعد میں جائداد میں ایسا استحقاق حاصل کر لیا جس سے کہ وہ اپنے معاہدہ کی تعمیل کرنیکے قابل ہو گیا تھا اور گو کہ بحالات موجودہ پٹہ بحق (ن) وغیرہ منسوخ نہیں کیا جا سکتا تاہم مدعی ڈگری تعمیل مختص معاہدہ بحق خود کا مستحق تھا جو کہ بعد انقضائے مدت پٹہ بحق (ن) موثر ہو گا (۲) بروئے قانون انگلستان حق جونہی کہ پیدا ہو جاتا ہے امر مانع لتقریر مخالف کو بڑہاتا ہے یا زیادہ صریح الفاظ میں جو حال کے ایک جدید تر فیصلہ سے ہیں یوں کہو کہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جب ایک فریق بدون اختیار تعمیل معاہدہ کے کوئی معاہدہ کرتا ہے اور بعد میں اُسے طاقت تعمیل معاہدہ مذکور حاصل ہو جاتی ہے تو وہ اس کی تعمیل کرنیکا پابند ہوتا ہے (۳) ایک اور فیصلہ مقدمہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر ایک آدمی ایک جائداد فروخت کرے جس میں کہ اُسے کوئی استحقاق حاصل نہیں اور بعد انتقال کے اُسے استحقاق حاصل ہو جاوے تو وہ استحقاق مذکور کو بنام مشتری منتقل کرنیکا پابند ہو گا لیکن یہ ایک ذاتی حق ہے جو اراضی سے متعلق نہیں چنانچہ اگر بائع اپنی حیات میں کوئی استحقاق حاصل نہ کرسے اور جائداد اس کے وارث قانونی کو پہونچے تو وہ اپنے مورث کے معاہدہ کا پابند نہ ہو گا (۴)

(۱) ریویو ہسٹ کوکس صاحب جلد ۴ صفحہ ۵۲ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۹ (۳) جورسٹ جلد ۱۰ صفحہ ۹۰۹ و ۹۱۲ - (۴) کتاب بجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۶۲۹ و ۶۱۲

سابق میں عدالتہائے ملک ہندوستان قانون انگلستان کے اس اصول کو کہ اگر بعد معاہدہ کرنے بائع کو استحقاق حاصل ہو جاوے تو وہ مشتری کے نام اسے منتقل کرنے کا پابند ہوگا انتقالات اہل ہنود سے متعلق نہ کرتی تھیں لیکن بروئے دفعہ ہذا یہ اصول اب ملک ہند میں بھی متعلق کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۴ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۵۹)، کاٹ صاحب فرماتے ہیں کہ ملک ہندوستان میں جبکہ واپسی کا نفاذ بمقابلہ بائع کے کیا جاوے تو اسکا نفاذ بمقابلہ کسی اس فریق کے بھی کیا جاویگا۔ جو اس کے ذریعہ سے دعویدار ہو جیسا کہ دفعہ ۲۷ ضمن ہائے (ب، و د، ج) میں بیان کیا گیا ہے چنانچہ اگر ایک بائع ایک حقیت نے جو قابل تجدید ہو بروئے معاہدہ ہمراہ پٹہ دہندگان کے بوقت انعقاد معاہدہ بیع کے استحقاق حاصل کر لیا ہو تو استحقاق مذکور مشتری کے نام منتقل ہوگا۔ اگر کوئی ایسا معاہدہ نہ ہو لیکن تجدید بعد بیع کے حاصل کی جاوے لیکن قبل انتقال بحق مشتری کے تو بیشک مع خرالذکر کو پٹہ تجدید کردہ کی بابت دعوےٰ کرنیکا حق حاصل ہوگا گو کہ اس صورت میں مشتری کو اخراجات تجدید ادا کرنے پڑیں گے اور اول الذکر صورت میں بھی اسے ادا کرنے پڑیں گے بجز اس صورت کے کہ اس نے فی الواقع کل حقوق بہ قیمت مقررہ لبشمول انتفاع معاہدہ افرض تجدید کے خرید کر لئے ہوں (۱)،

ایک برعکس صورت کا ذکر کرنا بھی خالی از فائدہ نہیں ہے۔ پس جس صورت میں کہ بائع نے جسے ایک غیر مکمل استحقاق حاصل ہو جائداد کو قطعی طور پر فروخت کر دیا ہو بفرض اس امر کے کہ اسے حقیت حاصل ہے اور مشتری نے ساتھ علم نقص مذکور کے کہ جو اُسے بدوران معاہدہ حاصل ہوا شخص پسماندہ کا استحقاق معہ دستاویز انتقال کے بائع سے خرید کر لیا ہو تو اس صورت میں اُسے کامل استحقاق حاصل ہوگا۔ جس کی بابت اس نے معاہدہ کیا تھا۔ لہٰذا مشتری اپنی خرید کے مکمل کرنے پر مجبور کیا گیا لیکن اسے اجازت دیگئی کہ وہ رقم محسوب کرے جو اس نے شخص پسماندہ کو ادا کی تھی (۲)،

(ب)، جس حال میں کہ رضامندی دیگر اشخاص کی حقیت کے جواز کے لئے ضروری ہو اور انپر لازم ہو کہ بائع یا پٹہ دہندہ کی درخواست پر اسکو منتقل کر دیں تو خریدار یا پٹہ دار کو جائز ہے کہ ان اشخاص کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے اسی مجبور کرے

یہ امر قابل لحاظ ہے کہ وہ اشخاص جن کی رضامندی حاصل کرنی ضروری ہے ایسے ہوں جو معاہدہ کے تابع اختیار ہوں اور معاہدہ انسے بغیر کسی جبر یا تعدی کے رضامندی حاصل کر سکتا ہو۔ اگر حصول رضامندی

(۱)، رپورٹ ہیر صاحب جلد ۵ صفحہ ۱۵ و کتاب بحبن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۵۲ و ۲۰۲ و ۳، وی جیکس و نشر انیڈ جانس رپورٹ چانسری جلد اول صفحہ ۲۳۲ و جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۹۳ و لارپورٹ انگوٹی جلد اول صفحہ ۹۶۲

غیر ممکن ہو تو تعمیل مختص نہیں کرائی جائے گی۔ عدالت انگلستان میں یہ بحث پیش ہوئی تھی کہ اگر شوہر اپنی زوجہ کی جائداد بیچ دینے کا معاہدہ کرے اور زوجہ راضی نہ ہو تو معاہد (شوہر) کو واسطے حاصل کرانے رضامندی زوجہ کے مجبور کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ پہلے یہ تجویز ہوئی تھی کہ شوہر زوجہ کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے مجبور کیا جا سکتا ہے اور جبتک وہ رضامندی حاصل نہ کرے مقید رہے مگر بعد میں یہ امر خلاف انصاف اور ایک قسم کا جبر تصور ہو کر منسوخ کیا گیا اور یہ قرار پایا کہ اگر زوجہ راضی نہ ہو تو بغرض حصول رضامندی زوجہ شوہر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن مشتری کو اختیار ہے کہ شوہر کے نام نالش ہرجہ دائر کرے (۱)

(الف) نے (ب) سے اپنی جائداد بیچ دینے کا معاہدہ کیا اور مسمی (ب) نے (ج) سے یہ معاہدہ کیا کہ فلاں تاریخ کو میں وہی جائداد اس کے ہاتھ بیچ دونگا۔ اگر (ب) بوجہ انحراف (الف) کے اُس جائداد کو (ج) کے ہاتھ فروخت نہ کر سکا ایسی حالت میں (ج) (ب) کو اس امر پر مجبور کر سکتا ہے کہ وہ (الف) سے تعمیل مختص اس کے معاہدہ کی کرا کے اپنے معاہدہ کی تعمیل مختص کرے۔

(ج) جس حال میں کہ بائع ظاہر کرے کہ جائداد کو مبرا از ذمہ واریوں سے بیع کرتا ہوں لیکن جائداد ایسے زر کی بابت مرہون ہو جو زر ثمن سے زیادہ نہیں ہے اور بائع در حقیقت صرف استحقاق انفکاک کا رکھتا ہو تو خریدار اس کو مجبور کر سکتا ہے کہ انفکاک رہن کرائے اور مرتہن سے ایک دستاویز انتقال حاصل کرے۔

ضمن ہذا میں یہ شرط کہ مقدار زر رہن کی مقدار زر ثمن سے متجاوز نہ ہو اس لئے قائم کی گئی ہے کہ بائعہ پر سختی نہ ہو۔ ایک مقدمہ میں ایک شخص نے ایک جائداد غیر منقولہ بیع کی اور بائع نے بوقت معاہدہ بیع کے مشتری سے بیان کیا کہ یہ جائداد غیر منقولہ معہ دیگر جائداد منقولہ کے بعوض اسقدر روپیہ کے رہن ہے مشتری نے کل زر رہن مبینہ بائع ادا کر دیا۔ بعدہٗ ظاہر ہوا کہ جائداد منقولہ رہن نہ تھی اسپر مشتری نے بغرض واپسی اسقدر زر رہن کے جو حسب بیان بائعہ بابت جائداد منقولہ کے ادا کیا گیا تھا۔ نالش دائر کی تجویز ہوا کہ مشتری مجاز دائر کرنے ایسی نالش کا ہے اور اس کے حق میں ڈگری دیگئی ۱۸۵۵ء میں ایک منزل مکان گودام معہ اراضی متعلقہ کے ایک شخص مسمی نوروجی بہرام جی اور اس کی زوجہ کو دیدیا گیا۔ بعدہ نوروجی بہرام جی اور اس کی زوجہ نے وہ جائداد کلا ایک شخص کے پاس بغیر دینے دخل کے رہن رکھدی اور پھر نوروجی بہرام جی نے بلا اشتمال اپنی زوجہ کے اسی جائداد کی بابت

(۱) کتاب اسٹوری ایکویٹی جلد اول صفحہ ۱۳۱ لغائت ۳۵

راجرس کمپنی سے معاہدہ کیا اور لکھدیا کہ بقدر استحقاق اپنے کے اس جائداد کا بجنبالہ پٹہ راجرس کمپنی کو لکھدیگا۔ چنانچہ راجرس کمپنی نے بغرض کرپانے تعمیل معاہدہ کے نوروجی بہرام جی معاہد پر نالش دائر کی مدعاعلیہ نے یہ عذر کیا کہ جس جائداد کی نسبت پٹہ لکھانے کی نالش کی گئی ہے اس میں صرف میرا ہی استحقاق نہیں بلکہ میری زوجہ کا بھی استحقاق ہے اور بلا رضامندی زوجہ اور مرتہن جائداد کے اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جا سکتی۔ عدالت نے یہ رائے ظاہر فرمائی کہ عذر استحقاق زوجہ کا از جانب راجرس کمپنی کے درجیکہ اسپر نوروجی بہرام جی نالش کرتا پیش ہونیکے قابل تھا۔ نوروجی بہرام جی کی طرف سے یہ عذر پیدا نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ازیں جبکہ راجرس کمپنی صرف بقدر استحقاق نوروجی بہرام جی کی پٹہ لینے پر راضی ہو تو کوئی موقعہ اس عذر کا کیا نہیں ہے اور اقوام پارسی سکنائے شہر بمبئی میں شوہر کا استحقاق جائداد زوجہ میں مثل انگریزوں کے ہے اور عذر رضامندی مرتہن کا از جانب نوروجی بہرام جی کے درست نہیں ہے بلکہ راجرس کمپنی اگر بحیثیت مدعاعلیہ کے ہوتی تو یہ عذر اس کی طرف سے ہو سکتا تھا اور علاوہ بریں مرتہن کا کچھ نقصان بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اپنا زر رہن پٹہ دار خواہ رہن سے وصول کر سکتا ہے یا انفکاک کرانے پر مجبور کرا سکتا ہے۔ چنانچہ بحق راجرس کمپنی تعمیل مختص معاہدہ کے لئے ڈگری دیگئی (۱)

یہ امر قابل یادداشت ہے کہ ضمن ہذا میں یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ بائع جائداد کو بلا کسی مواخذہ کے بیع کرنیکا اقرار کرتا ہو یعنی اُسنے اُسے ایسا ہی بیان کیا ہو۔ بائع مشتری کو وہ دستاویز جس کے رو سے مواخذہ جات پیدا کئے گئے ہوں حوالہ کرنیکا پابند ہوتا ہے یا اس دستاویز کے حوالہ کرنیکا بربنا جسکے نقص استحقاق پیدا ہوتا ہو یا جس کے ذریعہ مشتری واقعات سے واقف ہوتا ہو درحالیکہ وہ دستاویز استحقاق سے ظاہر ہوتے ہوں اگر بائع دیدہ دانستہ ایک امر کو مخفی رکھتا ہے جو استحقاق کے لئے اہم ہے تو بیشک مشتری کو دادرسی عطا کیجاویگی لیکن بجز اسصورت کے کہ بائع یا اسکا ایجنٹ کسی مواخذہ کو یا نقص استحقاق کو مخفی رکھتا ہے۔ مشتری بائع کے برخلاف کوئی دادرسی دربارہ کسی مواخذہ یا نقص استحقاق کے جب تک اس کے اقرارات نہ پہنچتے ہوں حاصل نہیں کر سکتا اور اس لئے اگر مشتری استحقاق کی بابت تحقیقات کرنے میں غفلت کرے یا اسکا مشیر قانونی نقص مذکور نظرانداز کرے تو اس کو بخلاف بائع کے کوئی چارہ حاصل نہ ہوگا (۲)

مشتری ہوشیار باش یہ مسئلہ کہ مشتری ہوشیار باش مسئلہ مندرجہ عنوان غافل خریدار سے جسنے مواخذہ کی بابت کوئی تحقیقات نہ کی ہو متعلق ہوتا ہے اور نیز اس سے جسنے استحقاق کا نقص نہ معلوم کیا ہو اور اسے لازم ہے کہ بلحاظ مواخذ یا نقص استحقاق کے وہانتک تحقیقات کرے جہانتک کہ اسے ان کی نسبت علم حاصل ہونا ممکن ہو

(۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد اول صفحہ ۴ (۲) کتاب سجن صاحب دربارہ بائع و مشتری ایڈیشن ۱۴ ... دفعہ ...

ضمن ہذا اسی صورت میں متعلق ہوگی جہانکہ بائع نے جائداد کو مبرا از ذمہ واری کے بیان کیا ہو لیکن فی الحقیقت وہ ایسی نہ ہو (۱)

کالٹ صاحب فرماتے ہیں کہ میری دانست میں ضمن ہذا کو اس صورت تک محدود رکھنے کا منشا رہے جہانکہ معاملہ مابین فریقین تاحال نامکمل ہو یعنی تاحال دستاویز انتقال ضبط تحریر میں نہ لائی گئی ہو۔ یا تاحال زرثمن ادا نہ کیا گیا ہو یا دونوں امورات نہ کیے گئے ہوں۔ اگر بعد معاملہ کے مکمل ہونیکے مشتری پر کوئی سابقہ مواخذہ قائم کیا جاوے تو اسکا چارہ یہ ہے کہ بخلاف بائع بابت خلاف ورزی معاہدہ کے بموجب معمولی ضابطہ کی نالش کرے نہ کہ زیر ایکٹ ہذا۔

مرتہن سے ایک دستاویز انتقال حاصل کرے | الفاظ مندرجہ عنوان سے صرف یہ مراد ہے کہ ایک دستاویز انتقال یا انتقال ایسی حق کا جو مرتہن کو بحیثیت مذکور حاصل ہو حاصل کرے

(د) جس حال میں کہ بائع یا پٹہ دہندہ واسطے تعمیل منقص معاہدہ کے نالش کرے اور نالش بوجہہ غیر مکمل ہونے اس کی حقیت کے خارج ہو جائے تو مدعا علیہ استحقاق رکھتا ہے کہ اگر اس نے کچھ روپیہ امانت دیا ہو تو اس کو معہ سود اور خرچہ مقدمہ واپس لے اور وہ بابت دینے زر امانت اور سود اور خرچہ کے اوپر حقیت بائع یا پٹہ دہندہ واقع اس جائداد کے حق مواخذہ رکھتا ہے جس کے بیع کیے جانے یا پٹہ دیئے جانے کا اقرار کیا گیا ہو۔

برسبیل مندرجہ صدر ضمن ہذے میں مشتری یا پٹہ دار بائع یا پٹہ دہندہ کے نام نالش بغرض تکمیل استحقاق دائر کرتا ہے لیکن ضمن ہذا میں بائع یا پٹہ دہندہ نالش بغرض تعمیل منقص دائر کرتا ہی جب وہ بوجہہ اپنے غیر مکمل استحقاق کے ناکامیاب رہتا ہے تو بجائے اس کے کہ اس کی نالش معہ خرچہ خارج کردیجاوے مدعا علیہ (مشتری یا پٹہ دار) اپنے زر پیشگی دادہ معہ سود و خرچہ کی دادرسی خاص کی ڈگری کا مستحق ہوتا ہے اور اس جائداد پر جس کے فروخت کرنے یا ٹھیکہ پر دینے کا اقرار ہوا ہے رقوم مذکور کا مواخذہ قائم کیا جاتا ہے۔ مقدمہ ہو بنام اسمتھ (۲) میں ایک خریدار نے زر امانت (ڈپازٹ) ادا کردیا مگر لیکن خرید کے مکمل کرنے سے قاصر رہا۔ بائع نے جائداد مذکور ایک اور شخص کے ہاتھ اسیقدر رقم کے عوض ہر بیع کردی تجویز ہوا کہ بائع زر امانت کے پاس رکھنے کا مستحق تھا۔ کیونکہ وہ ایک گارنٹی (ذمہ واری) واسطے باضابطہ تکمیل بیع کی تہی۔ زر امانت کی نسبت

---

(۱) کالٹ صاحب (۲) چانسری ڈویژن جلد ۲۷ صفحہ ۸۹

یہی معمولی قاعدہ ہے بجز اس صورت کے کہ خلاف اس کے کوئی شرط کی گئی ہو۔ اگر ایک خریدار نے اپنا استحقاق نسبت تعمیل مختص اور بوجہ خلاف ورزی معاہدہ کو زائل کر دیا ہے تو حسب معمول اپنی ڈپازٹ (زر امانت) کو بھی زائل کر دیتا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ خریدار کو تعمیل مختص سے انکار کیا جاوے لیکن اُسے زر امانت واپس دلایا جاوے۔ ایسا ہونے کے لئے یہ ضروری ہو کہ خریدار کی طرف سے تکمیل خرید کی نسبت صریح طور پر انکار نہ کیا گیا ہو۔ نیز ملاحظہ ہو مقدمہ سو بنام ارنلڈ (چانسری ڈویژن جلد ۳۵ صفحہ ۳۸۴) جو کہ ایک نالش بغرض دلاپانے زر امانت کے تھی مقدمہ ہذا میں استحقاق قبول کیا گیا تھا اور زر امانت ضبط کیا گیا تھا اور بعد میں استحقاق میں ایک نقص معلوم ہوا۔ تجویز ہوئی کہ اسوقت زر امانت واپس نہیں مل سکتا۔ مقدمہ بابو بند ہیبری پرشاد بنام محنت جگناتھ گیر (۱)، میں جو ایک مقدمہ زیر ایکٹ ہذا تھا تعمیل مختص سے انکار کیا گیا تھا کیونکہ خریدار نے ناواجب طور پر استحقاق کی ذمہ داری پر اصرار کیا تھا اور ایسا کرنیکی وجہ سے توقف کیا تھا۔

مواخذہ جو حسب ضمن ہذا قائم کیا جاتا ہے اس استحقاق پر ہوگا جو مدعی کا اس جائداد میں ثابت ہو اور دادرسی جو حسب ضمن ہذا دی گئی ہے وہ فی نفسہ اندازہ اس درجہ کا نہیں ہے جبکا مشتری یا ٹھیکہ دار مستحق ہے بلکہ اُسے چاہیئے کہ اگر بائع کا استحقاق ثابت نہو تو نالش بابت خلاف ورزی معاہدہ فروخت یا ٹھیکہ پر دینے کے رجوع کرے۔

دفعہ ۱۹ (۱) جو شخص کہ واسطے تعمیل مختص کسی معاہدہ کے نالش کرے اسے جائز ہے کہ واسطے معاوضہ خلاف ورزی کے بھی علاوہ اس تعمیل مختص کے یا بعوض اس کے مستدعی ہو

(۲) اگر ایسی کسی نالش میں عدالت یہ تجویز کرے کہ تعمیل مختص کا حکم نہ دیا جائے لیکن یہ کہ مابین فریقین کے معاہدہ تھا جس کو مدعا علیہ نے توڑ ڈالا اور مدعی مستحق معاوضہ کا بابت اس نقص کے ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ مطابق اپنی رائے کے معاوضہ کی ڈگری کرے

(۳) اگر ایسی کسی نالش میں عدالت یہ تجویز کرے کہ تعمیل مختص کا حکم دینا چاہیے لیکن بمقتضائے انصاف صورت مقدمہ میں وہ کافی نہیں ہے اور بابت نقص معاہدہ کے بھی مدعی کو کچھ معاوضہ دلانا چاہیے تو اُسے لازم ہے کہ مطابق اپنی تجویز کے اس معاوضہ کی بھی ڈگری کرے

معاوضہ مجوزہ حسب دفعہ ہذا اس طور پر مشخص ہو سکتا ہے کہ جس طور پر عدالت حکم دے۔

(۱) انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۳

تشریح۔ یہ امر کہ معاہدہ قابل تعمیل مختص کے نہ رہا عدالت کو معذور اس بات سے نہیں کرسکتا ہے کہ وہ اختیار مفوضہ حسب دفعہ ہذا کو عمل میں لائے۔

تمثیلات

تمثیل فقرہ ۲۔ زید نے ایک سو من چاول عمرو کے ہاتھ فروخت کرنیکا معاہدہ کیا عمرو نے زید پر اس امر کی نالش کی کہ بالجبر معاہدہ کی تعمیل زید سے کرائی جائے یا معاوضہ ولایا جائے۔ عدالت کی دانست میں زید نے ایک معاہدہ جائز کیا ہے اور بلا وجہ معقول اسکو توڑ کر عمرو کو نقصان پہونچایا۔ لیکن معاہدہ کی تعمیل مختص اسکا صحیح علاج نہیں ہے تو عدالت عمرو کو اسقدر معاوضہ دلائیگی جو مقتضائے انصاف معلوم ہو۔

تمثیل فقرہ ۳۔ زید نے عمرو سے ایک مکان ۱۰۰۰ روپیہ کے عوض فروخت کرنیکا معاہدہ کیا اور یہ ٹھہرا کہ قیمت اور قبضہ یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو دیا جائے۔ زید اپنی طرف سے اس معاہدہ کو پورا نہ کرسکا اور عمرو نے واسطے تعمیل مختص اور معاوضہ پانے کے نالش کی اور اس کے حق میں یکم جنوری سنہ ۱۸۷۸ء کو ڈگری ہوئی تو جائز ہے کہ ڈگری میں سوائے حکم تعمیل مختص کے عمرو کو معاوضہ کے دلائے جانیکا حکم بھی بابت اس نقصان یا ہرجہ کے جو اس کو زید کے انکار سے عائد ہوا ہو داخل کیا جاوے۔

تمثیل تشریح کی۔ زید ایک خریدار نے عمرو بائع پر واسطے تعمیل مختص معاہدہ در باب فروخت ایک سند ایجاد کے نالش رجوع کی۔ قبل سماعت نالش سند ایجاد کی میعاد گذر گئی تو عدالت کو اختیار ہے کہ زید کے حق میں ڈگری معاوضہ کی بابت عدم تعمیل معاہدہ صادر کرے اور اگر ضرور ہو تو اس غرض کے لئے عرضی نالش کی ترمیم کرے زید نے واسطے تعمیل مختص ایک رزولیوشن کے جو کہ ایک عام کمپنی کے ڈائرکٹروں نے صادر کیا نالش کی اور اس رزولیوشن کی رو سے وہ مستحق تھا کہ اس کے واسطے حصے نامزد کئے جائیں اور اس رزولیوشن کی عدم تعمیل کی بابت معاوضہ دلائے جانے کی بھی نالش کی۔ قبل ازاں کہ نالش رجوع ہو تمام حصے نامزد کر دیئے گئے اس صورت میں عدالت کو جائز ہے کہ حسب دفعہ ہذا معاوضہ واسطے عدم تعمیل معاہدہ کے زید کو دلائے۔

انگلستان کی عدالتہائے ایکویٹی میں پرانا طریق یہی استعمال کیا جاتا ہے کہ نالش واسطے تعمیل مختص عدالتہائے مذکور میں بالکل مسموع نہیں کیجا سکتی بجز اس صورت کے کہ جہانکہ چارہ جوئی بروئے قانون

بذریعہ ہرجانہ غیر کافی یا نامناسب حال ہو اور جبکہ مسموع ہوسکتی ہو اگر تعمیل مختص کی بربنار دیگر وجوہات کے ڈگری نہ کیجاوے تو ڈسمسی نالش مدعی کے حق درباره دلاپانے ہرجہ بروئے قانون کے مانع نہیں ہوتی۔ لہذا یہ ضروری ٹھہرا کہ ایسا قاعدہ قانون وضع کر دیا جاوے جس کی رو سے عدالتہائی اکویٹی ہرجانہ یا معاوضہ دلادیں جہانکہ معلوم ہو کہ یہ بہت مناسب طریق دادرسی کا ہے چنانچہ دفعہ ہذا قائم کی گئی جو ہماری عدالتہائے ہندوستان کے قائم ہونیکا واقعی ضروری نتیجہ ہے۔ دفعہ ہذا کو دفعہ ۲۹ ایکٹ ہذا کے ساتھ ملاکر پڑھنا چاہیے جس میں یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ اگر ایک مرتبہ نالش تعمیل مختص ڈسمس ہوجائے تو پھر دوبارہ نالش ہرجانہ بابت خلاف ورزی معاہدہ دائر نہیں ہوسکیگی۔ اس بارہ میں سرآرتھر ہاب ہوس صاحب ممبر لیجیسلیٹو کونسل نے یہ فرمایا ہے کہ "چونکہ عدالتہائے ہند کو بذریعہ تعمیل مختص یا دلائے جانے ہرجہ کے دونوں طرح کی دادرسی عطا کرنیکا اختیار حاصل ہے اس لئے یہ نہایت مناسب اور درست ہے کہ مدعی اسی ایک عدالت میں جسمیں وہ اپنی نالش دائر کرتا ہے اپنی جملہ چارہ جوئیں جنکا کہ وہ مستحق ہے پیش کرے اس امر کا سمجھ سوچ لینا خود مدعی کا کام ہے کہ اس کو کس قسم کی چارہ جوئی کی استدعا کرنی چاہیے یعنی یہ کہ دادرسی خاص یا دلائے جانے ہرجہ یا دونوں کی اور جبصورت میں کہ مدعی ایک ہی نالش میں جملہ چارہ جوئیاں کہ جنکا وہ مستحق ہے شامل کرسکتا ہے تو یہ قرین انصاف ہے کہ کل متنازعہ ایک ہی مقدمہ میں طے ہوجائے اور متنازعہ مذکور کی بابت پھر دوبارہ نالش نہ ہوسکے" (۱) دفعہ ہذا میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگرچہ عدالت معاہدہ کی تعمیل مختص کرائے جانے کا حکم دے لیکن جب بمقتضائے انصاف صرف تعمیل مختص معاہدہ کا کرایا جانا ہی کافی نہو اور مدعی مستحق دلاپانے ہرجہ کا بھی ہو تو عدالت مجاز ہے کہ ڈگری تعمیل مختص معاہدہ کے ساتھ ہرجہ کی بھی ڈگری صادر کرے۔

نالش بغرض نفاذ معاہدہ درباره اس امر میں کہ مدعی کو قابض کرایا جاوے اور اس کی نسبت اس کا استحقاق کا استقرار کیا جاوے مدعی زیر دفعہ ہذا مجاز ہے کہ علی سبیل البدل دعوائے واسطے معاوضہ کے برخلاف مدعا علیہ بوجہہ خلاف ورزی معاہدہ اور بابت اس زر پیشگی کے کرے جو مدعی نے اسے ادا کیا ہے (۲) اسی طرح ایک پٹہ دار مطابق شرائط پٹہ خود کے قابض کئے جانے کا مستحق ہو اور جو درصورتیکہ قبضہ حاصل نہ کرسکے مجاز ہے کہ نالش یا تو تعمیل مختص کے لئے یا بغرض دلاپانے اپنے روپیہ کے کرے (۳) دعوائے علی السبیل البدل جو واسطے دلاپانے زر سلامی یا پیشگی دادہ

(۱) ملاحظہ ہو انڈیا گزٹ مطبوعہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء (۲) کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۳ و مقدمہ مذکور و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۶۳
(۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹

کے ہو بطور دعوائے معاوضہ بوجہ خلاف ورزی معاہدہ کے متصور ہوگا اور مدعی مجاز ہوگا کہ اپنے دعوے
میں دعوائے تعمیل مختص کو شامل کرے (۱) ہرجانہ صرف بعوض تعمیل مختص کے دلایا جاسکتا ہے جہانکہ
تعمیل مختص عطا کی جاسکتی ہو ان مقدمات میں جہانکہ تعمیل مختص مناسب اور بجا ہو لیکن اس
امر کی وجوہات ہوں کہ کیوں یہ بہتر ہوگا کہ ہرجانہ عوضانہ کے طور پر دلایا جاوے تو عدالتہائے موخرالذکر
قسم کی دادرسی کی ڈگری عطا کرینگی (۲)

ضمن (۲) | تمثیل ضمن (۲) ایک تمثیل عام معاہدہ کی ہے جس کی خلاف ورزی کی بابت صرف
مناسب چارہ جوئی ہرجانہ کا دلایا جانا ہے اور وہ شخص جسے مناسب طور پر مشورہ دیا جاوے نالش
تعمیل مختص ایسے معاہدہ کی بابت دائر نہ کریگا۔ کیونکہ وہ دفعہ ۱۲ ضمن (الف) کی ذیل میں آتی ہے
لیکن نالش جو ایکمرتبہ دائر کی گئی ہو ضرور ہے کہ اسکا فیصلہ کامل اور قطعی طور پر کیا جاوے نیز ضمن ہذا
اس صورت سے متعلق ہوتا ہے جہانکہ تعمیل مختص کسی وجہ سے نہ کرائی جاسکتی تھی گو کہ نالش غرض مذکور
کے لئے بطور مناسب مرتب کی گئی ہو (۳) زیر ضمن ہذا معاوضہ کے عطا کرنے میں عدالت وہ تخمینہ ہرجانہ
متعلق کریگی جو مناسب حال خاص قسم کے معاہدہ مناط نالش کے ہو۔ لیکن جہانکہ ایک پٹہ دار دعوے
معاوضہ کا بلحاظ اس نقص استحقاق کے کرے جو اسے قبل اس کے کہ اسنے پٹہ لیا
ہو معلوم ہو سکتا تھا اور معاوضہ کی نسبت کوئی معاہدہ نہ ہوا تھا تو اسکا دعوائے ناکامیاب رہیگا۔ (۴)
بجائے تعمیل مختص کے ایک بائع ایک استقرار دربارہ اپنے حق زر بیعگی (امانت) کے اور نیز جائداد کے
مکرر فروخت کرنے کے حاصل کر سکتا ہے (۵)

ضمن (۳) | تمثیل ضمن (۳) سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیونکر احکام دفعہ ۱۹ احکام دفعہ ۱۴ سے دربارہ ڈگری دینے
تعمیل مختص جزو کے مع معاوضہ زر نقد باعث تفاوت کے قابل امتیاز ہیں۔ اسصورت میں عدالت مجاز
ہے کہ جب عام شرائط معاہدہ کی تعمیل مختص یعنی فی الحقیقت کل معاہدہ کی تعمیل مختص کی ڈگری دی
تو ہرجانہ بوجہ خلاف ورزی کسی متعلقہ شرط کے دلاسے یا بوجہ کسی نقصان متعلقہ کے جو مدعا علیہ
کی بداعمالی کی طرف منسوب ہو (۶)

ضمن (۴) | کالٹ صاحب فرماتے ہیں کہ میری دانست میں ضمن (۴) کا مدعا یہ ہے کہ عدالت کو ایک

---

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۰ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۶۳ (۲) چانسری ڈویزن جلد ۲۹ صفحہ ۵۱۹ (۳) لا رپورٹ چانسری جلد ۹ صفحہ ۲۷۹ (۴) چانسری ڈویزن جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۳ (۵) چانسری ڈویزن جلد ۷ صفحہ ۱۴۱ (۶) ومی جیکس و جانس رپورٹ صفحہ ۲۰۴ و چانسری ڈویزن جلد ۶ صفحہ ۱۵۳ و کتاب سٹوری اکویٹی جلد اول فقرہ ۷۷۶ (الف)

تعداد معاوضہ کی یہ ہدایت کرنیسے مقرر کرنیکی قابل کیا جاوے کہ تحقیقات کیجاوے یا حساب و کتاب لیا جاوے یا غرض مذکور کیلیے کمیشن جاری کیا جاوے بجاے اس کے کہ خود ہرجانہ کی تشخیص فوراً کرے۔ تشریح کی تمثیلات سے ظاہر ہوگا کیونکہ معاہدات اس قسم کی جنگی بابت دفعہ ہذا میں غور کیا گیا ہے ان معاہدات سے اختلاف رکھتی ہیں جو بموجب منشاء دفعہ ۵۶ ایکٹ معاہدہ ہند ناممکن ہوتی ہیں زیادہ توضیح کے لئے ملاحظہ دفعہ ۵۶ ایکٹ معاہدہ مشرح مولف

ہرجانہ | ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۱۵۔ ایکٹ ہذا

بحبہ ادا ہونا تعمیل مختص کا مانع نہیں ہے | **دفعہ ۲۰** ۔جو معاہدہ کہ اور طرح سے لائق تعمیل مختص کے ہو جائز ہے کہ اس کی تعمیل بطور مذکور کرائی جاوے گو معاہدہ مذکور میں کچھ تعداد زر لکھی ہو جو در صورت نقض معاہدہ کے ادا ہونی چاہئے اور فریق قاصر اس کے ادا کرنے پر راضی ہو

تمثیل

زید نے عمرو کو ایک پٹہ شکمی اس جائداد کے دینے کا معاہدہ کیا جو کہ وہ تحت بکر کے اپنے قبضہ میں رکھتا تھا اور یہ معاہدہ کیا کہ وہ بکر سے ایسے اجازت نامہ کی درخواست کرے جو پٹہ شکمی کے جائز ہونیکے لئے ضروری ہو اور یہ کہ درصورت نہ حاصل ہونے اجازت نامہ کے زید ۰۰۰ روپے عمرو کو دیگا۔ زید نے اجازت نامہ حاصل کرنے کی درخواست دینے سے انکار کیا اور عمرو کو ۰۰۰ روپیہ دینا چاہا اس صورت میں عمرو باوجود اس کے مستحق ہے کہ تعمیل مختص اس معاہدہ کی کراپاوے اگر بکر اجازت نامہ دینے میں راضی ہو۔

دفعہ ہذا صرف ایک مناسب نتیجہ دفعہ ۷۴ ایکٹ معاہدہ مجریہ ہند کا ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۷۴ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

تاوان اور ہرجانہ مقرر کردہ | اکثر معاہدوں میں یہ شرط ہوتی ہے کہ درصورت عدم ایفاء معاہدہ کے معاہد اس قدر روپیہ معاہد کو بطور تاوان کے دیگا۔ اگر ایسی معاہدہ کی بابت معاہد لہٗ بغرض کرا پانے تعمیل مختص کے دعوے کرے اور عدالت کی رائے میں اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی واجب اور قرین انصاف

ف۔ اس دفعہ کا اصل ترجمہ بہت غلط تھا اس لئے گو یہ دفعہ درست کرکے لکھی گئی ہے تاہم ایک بار ترجمہ اس کا بطرز جدید کرکے بنظر تسہیل و تفہیم مطلب ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

باوصف اس کے کہ کسی دستاویز معاہدہ میں یہ اقرار کیا گیا ہو کہ درصورت خلاف ورزی معاہدہ کے اس قدر روپیہ بھر دیا جاویگا اور فریق قاصر اس روپیہ کے بھر دینے پر راضی ہو تب بھی اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ معاہدہ اور سب طرح سے لائق تعمیل مختص کے ہو

ہو تو باوجود اس کے کہ معاہد زر تاوان مشروطہ کے ادا کرنے پر مستعد ہو عدالت سے اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہے۔ اسٹوری صاحب فرماتے ہیں (۱) کہ حد اختیارات عدالت ایکویٹی بغرض کرانے تعمیل مختص معاہدہ کے دستاویز کی شکل اور حیثیت پر منحصر ہے۔ عدالت کو اس بارہ میں بلا لحاظ شکل وحیثیت دستاویز یہ اطمینان کر لینا چاہیے کہ فی الواقع فریقین میں کوئی ایسا معاہدہ قرار پایا ہے یا نہیں کہ جس کی تعمیل فریقین پر لازم ہے۔ مثلاً۔ اگر ایک قطعہ اراضی کی لقیمت معین فروخت کرنیکا معاہدہ ہو اور معاہد دستاویز میں یہ بھی لکھدے کہ درصورت عدم ایفاء معاہدہ میں اسقدر روپیہ بطور تاوان ادا کرونگا تو باوجود اس شرط کے عدالت ایکویٹی تعمیل مختص معاہدہ بیع کی کراویگی اور معاہد کو صرف تاوان ادا کر دینے پر معاہدہ سے بری نہ کرے گی۔ اس قسم کے مقدمات میں عدالت ایکویٹی اصلیت معاملہ اور اصل غرض فریقین پر لحاظ کرتی ہے اور اگر بلحاظ اصلیت معاملہ کے اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرانے کی ضرورت ہو تو شرط تاوان مندرجہ دستاویز کی بابت یہ تصور کیا جاویگا کہ وہ صرف بغرض مضبوطی معاہدہ کے تحریر ہوئی تہی۔ فرائی صاحب اپنی کتاب تعمیل مختص معاہدات کے باب دوم میں فرماتے ہیں کہ ان مقدمات میں جنمیں کہ دستاویز میں زر تاوان ادا کرنیکی شرط درج ہو یہ بحث پیش ہوتی ہے کہ آیا اس زر تاوان کے ادا ہو جانے سے غرض معاہدہ کی پوری ہو جاویگی یا نہیں اگر ادائے تاوان سے غرض پوری ہو جائے تو عدالت سے تعمیل مختص معاہدہ کی نہیں کرائی جاویگی اور اگر غرض پوری نہ ہوتی ہو تو باوجود اس شرط کے معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جاوے گی۔ اس قسم کے مقدمات میں یہ دریافت ہونا چاہیے کہ غرض معاہدہ کی کیا ہے۔ یعنی آیا یہ غرض ہے کہ معاہد فعل معہودہ کو بجالاویگا اور شرط تاوان محض واسطے پختگی معاہدہ کے قائم کی گئی ہے یا معاہدہ اس غرض سے ہوا ہے کہ یا تو معاہد فعل معہودہ بجا لائے یا زر تاوان ادا کرے۔ اگر اول الذکر غرض پائی جاوے تو باوجود شرط تاوان کے عدالت سے اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جاویگی اور اگر آخر الذکر غرض ہو تو صرف بذریعہ دلائے جانے زر تاوان کے معاہدہ کا ایفا کرایا جاویگا۔ بغرض تجویز اس امر کے کہ آیا معاہدہ کی تعمیل مختص کرانی چاہیے یا صرف زر تاوان دلانا چاہیے عدالت کو قطع نظر شرط تاوان کے کل معاہدہ کی تعمیل مختص کرانی چاہیے یا صرف زر تاوان دلانا چاہیے عدالت کو قطع نظر شرط تاوان کے کل معاہدہ پر لحاظ کرنا چاہیے اور گو ہر ایک مقدمہ میں اس کی تجویز خاص حالات پر کی جائے گی تاہم ذیل کے چند اصول قابل لحاظ ہیں۔ اولاً۔ اگر شئے معہودہ کی قیمت یا حیثیت سے مقدار زر تاوان کی کم ہو تو معاہدہ کی تعمیل

(۱) کتاب ایکویٹی مولفہ اسٹوری صاحب جلد او فعات ۷۱۵، ۷۱۵ء

مختص کرائی جانی واجب ہے۔ مثلاً (۱) ایک مقدمہ میں ایک شخص نے اپنی لڑکی کی شادی کیوقت اپنے
داماد سے یہ معاہدہ کیا کہ بعد وفات میرے پدر کے جسقدر جائداد مجکو ترکہ پدری سے ملیگی اسکا ثلث
حصہ معاہد لہٗ یعنی داماد مذکور کو دیدونگا اور بصورت عدم ایفاء معاہدہ مبلغ پچاس ہزار روپیہ معاہد لہٗ کو
بطور تاوان ادا کرونگا۔ چنانچہ معاہد نے بعد شادی دختر اور وفات پدر کے جائداد متروکہ پدر حاصل کی۔ مگر
معاہدہ کا ایفا نہ کیا۔ معاہد لہٗ نے بغرض تعمیل مختص معاہدہ کے دعوےٰ کیا۔ مدعا علیہ نے زر تاوان
ادا کرنا چاہا اور بعوض زر تاوان کے اسیقدر قیمت کی جائداد دینے پر رضامندی ظاہر کی لیکن ثابت
ہوا کہ ثلث حصہ جائداد معہودہ مقدار زر تاوان سے حقیت میں بہت زیادہ ہے اس لئے عدالت سے
اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی گئی۔
ایک شخص مسمی (د) نے اپنے حقوق متعلق ایک منزل دوکان مسمی تیرتھ رام کے پاس منتقل کردئے اور
مدعا علیہ مذکور بنام موخرالذکر نالش حق شفع دائر کرنیکو تھا کہ مابین ان کے باہم مصالحت ہوگئی کہ تیرتھ
رام اپنے حقوق مدعا علیہ کے پاس بعوض مبلغ اعــ ۔۔ کے بیع کردے اسپر مدعا علیہ نے
مدعیان سے معاہدہ ذیل کیا:۔ مدعا علیہ مبلغ سامــ اور مدعیان مبلغ اعــ ۔۔ کا بقایا معرفت
مدعا علیہ مسمی تیرتھ رام کو ادا کردے۔ مدعیان کل متعلقہ اخراجات برداشت کریں بعدازاں مدعیان
کو ⅓ حصہ دوکان کا قبضہ دیا جاوے اور ⅔ حصہ مدعا علیہ کا قبضہ میں رہے بصورت انفساخ معاہدہ
مذکور وہ فریق جسنے خلاف ورزی کی ہو فریق ثانی کو مبلغ صا۔۔ روپیہ ادا کرے چونکہ بعد میں
بیعنامہ میں رقم زر ثمن کے درج کرنے کے متعلق تنازعہ ہوگیا اس لئے بیعنامہ تحریر نہ ہوا اور
فریقین علیحدہ ہوگئے اسپر مدعیان نے نالش حال بدیں بیان دائر کی کہ مدعا علیہ نے نامبردگان
کو قبضہ ⅓ حصہ دوکان مذکور کا دیدیا تھا۔ لیکن بعدازاں انکو بیدخل کیا گیا ہے لہٰذا مدعیان
مستدعی ہیں کہ انکو قبضہ دلایا جاوے اور مدعا علیہ کو حکم دیا جاوے کہ وہ ان کے حق میں ایک
انتقال نامہ تحریر کردے۔ عدالت ابتدائی نے حسب استدعا ڈگری دی لیکن برطبق اپیل
عدالت ڈویژنل کورٹ سے صرف مبلغ صا۔۔ روپیہ کی ڈگری دی گئی۔ عدالت چیف کورٹ
میں اپیل کرنے پر تجویز ہوئی کہ نالش ہذا جس صورت میں دائر کی گئی ہے معاہدہ کی تعمیل مختص
کے لئے ہے جو معاہدہ صورت موجودہ میں ایک مناسب معاہدہ ہے۔ جس کی تعمیل مختص ہونی
چاہئے اور جس کی مناسبت میں اسوجہ سے کوئی کمی نہیں ہوئی کہ اس میں وہ رقم جو بصورت
خلاف ورزی فریق خلاف ورزی کنندہ کو ادا کرنی ہوگی مقرر کی گئی ہے اور یہ امر واقع کہ مقدمہ

ہذا میں خلاف ورزی کنندہ رقم مذکور ادا کرنے پر راضی نہیں ہے ایک مزید وجہ اس امر کی ہے کہ معاہدہ مذکور کی تعمیل خاص طور سے کی جاوے ⁽¹⁾ ایسی صورتوں میں کسی فریق کو یہ اجازت نہیں دیجانی چاہیئے کہ وہ تعمیل مختص سے صرف اس وجہ پر گریز کر سکے کہ اقرار میں بصورت عدم ایفاء کوئی تاوان مقرر کیا گیا تھا ⁽²⁾۔

ثانیاً جب یہ مستنبط ہو کہ معاہدہ کی تعمیل مختص کرانے سے اس شخص کا فائدہ ہوگا جس کے فائدہ کے لئے معاہدہ ہوا ہے اور زر تاوان دینے سے اس شخص ثالث کا فائدہ ہوتا ہے کہ جو غرض معاہدہ سے مبرا ہے تو ایسی صورت میں معاہدہ کی تعمیل مختص کرانی مناسب ہے۔ مثلاً ایک مقدمہ میں بوقت شادی لڑکے کے باپ نے اپنے سمدھی (پدر دختر) سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ واسطے پرورش اولاد دولہا اور دولہن کے اسقدر جائداد دیگا اور در صورت عدم ایفاء معاہدہ مبلغ چھ ہزار روپیہ پدر دولہن کو بطور تاوان کے ادا کریگا تو اس صورت میں پدر دختر کی نالش پر عدالت نے بلحاظ اس کے کہ معاہدہ واسطے فائدہ اولاد دولہا دولہن کے منعقد ہوا تھا اور زر تاوان دلانے سے شخص ثالث یعنی پدر دختر کا فائدہ ہوتا ہے جو غرض معاہدہ سے علیحدہ ہے معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی گئی۔

ثالثاً۔ جب زر تاوان کی ایک تعداد معینہ ہو اور جس فعل معہودہ کی بابت وہ زر تاوان قرار پایا ہے وہ ایسا ہو کہ کچھ عرصہ تک علی التواتر جاری رہیگا تو ایسی صورت میں معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جاویگی مثلاً۔ ایک مقدمہ میں ایک ڈاکٹر نے ایک مددگار اپنے پاس نوکر رکھا اور اسکو کام طبابت سکھلایا اور بوقت نوکری کے اس مددگار نے معاہدہ کیا کہ اگر وہ ڈاکٹر مذکور کی نوکری چھوڑ دیگا تو وہ اس شہر میں معالجہ نہ کریگا اور اگر معالجہ کرے تو اسقدر روپیہ بطور تاوان کے ڈاکٹر مذکور کو دیگا۔ مددگار مذکور نے ملازمت ڈاکٹر کی چھوڑ کر اس شہر میں معالجہ کرنیکا کام شروع کر دیا اور معاہد لہ نے بغرض کرا پانے تعمیل مختص کے اسپر نالش دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ مذکور سے تعمیل مختص کرائی جاوے ⁽³⁾ جب ایک مقدمہ میں باہم دو شرکا کارخانہ کے یہ شرط قرار پائی کہ مسمی (الف) ایک شریک کارخانہ کا انتظام کریگا اور مسمی (ب) دوسرا شریک اس کارخانہ میں سکونت رکھکر صرف اسکا نگراں رہیگا اور اگر (الف) اسکو مکان کارخانہ میں رہنے نہ دے تو مبلغ پانچہزار روپیہ تاوان دیگا تو بر طبق نالش (ب) بغرض تعمیل مختص معاہدہ کے عدالت نے بلحاظ اس کے کہ وہ فعل جس کی نگرانی مد نظر ہے ختم نہیں ہوا بلکہ کچھ ایام تک اور جاری رہیگا۔ قطع نظر شرط تاوان کے معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی گئی

⁽¹⁾ نمبر ا سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ⁽²⁾ نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی بحوالہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ و جلد ۲۷ صفحہ ۲۶۹ و جلد ۹ صفحہ ۲۴ ⁽³⁾ مقدمات وائٹ ویٹوڈر صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ ایڈیشن ۱۸۷۷

ایک شخص نے ایک قطعہ اراضی کا پٹہ چند سال کیواسطے ایک اسامی کے نام لکھدیا اور آسامی نے یہ معاہدہ کیا کہ وہ اس اراضی میں ایک خاص جنس کی کاشت کریگا اور اگر وہ اس جنس کی کاشت کرنے میں قاصر رہے تو پٹہ دہندہ کو مبلغ سو روپیہ بطور تاوان کے دیگا۔ چنانچہ بوجہ قصور اسامی کے پٹہ دہندہ نے نالش کی تجویز ہوا۔ کہ چونکہ زر تاوان بمقابلہ منافعہ چند سالہ اس خاص جنس کے مکتفی نہیں اس لئے معاہدہ کی تعمیل مختص کیجانی چاہیئے۔ ہوس اف لارڈس سے یہ تجویز ہوئی کہ اگر کاشتکار قبولیت میں بعوض عدم ایفاے کے کسی شرط کے اضافہ لگان کی شرط لکھدے تو بعوض تعمیل مختص کے صرف اضافہ لگان کیا جاویگا اور وہ اراضی سے بیدخل نہ کیا جاویگا۔ لیکن اگر یہ شرط ہو کہ تاوان بھی ادا کریگا اور اراضی سے بھی بیدخل ہو جائیگا تو بیدخل کیا جا سکتا ہے۔

مرا لگا۔ جس صورت میں کہ بوجہ نہ لینے زر تاوان کے اور تعمیل مختص کرائے جانے معاہدہ کے معاہد پر نہایت سختی ہوتی ہو وہاں تعمیل مختص معاہدہ کی نہ کرائی جاویگی مثلاً ایک کاشتکار نے اپنے شکمی کاشتکار سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ ہر سال ایک قطعہ اراضی معہودہ بہ لگان معینہ مندرجہ دستاویز کے اس کو کاشت کے لئے دیا کریگا اور در صورت نہ دینے اراضی کے مبلغ سات روپیہ بطور تاوان کے ادا کریگا بعدہ شکمی کاشتکار نے واسطے کرانے تعمیل مختص معاہدہ کے نالش کی مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ اصل مالک اراضی ہر سال اس اراضی پر اضافہ لگان کا کرتا رہا ہے اور بہانتک اضافہ ہو گیا ہے کہ شکمی کاشتکار کو اسی لگان معینہ مندرجہ دستاویز پر اراضی دینے سے نقصان کثیر مدعا علیہ کا ہوتا ہے چنانچہ بعد ثبوت بیان مدعا علیہ کے عدالت سے صرف زر تاوان مدعی کو دلایا گیا۔

(ب) معاہدات جنکی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی ہے

معاہدات جو تعمیل مختص کرائے جانے کے لائق نہیں ہیں

دفعہ ۲۱۔ معاہدات مفصلہ ذیل کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی ہے۔

(الف) معاہدہ جس کی عدم تعمیل کا معاوضہ بذریعہ نقد کے دینا داد رسی کافی ہے۔

(ب) معاہدہ جس میں اسقدر چھوٹے چھوٹے یا متعدد جزئیات ہوں۔ یا جو طرفین کی لیاقت ذاتی یا مرضی پر یہانتک منحصر ہو یا جو اور ہیچ پر اپنی نوعیت سے ایسا ہو کہ عدالت اس کے شرائط اصلی کی تعمیل مختص نہ کرا سکتی ہو۔

(ج)۔ معاہدہ جس کے شرائط کو عدالت صحت معقول کے ساتھ دریافت نہیں کر سکتی ہے

(د)۔ معاہدہ جو اپنی نوعیت سے قابل استرداد ہو۔

(ہ)، معاہدہ جو کہ امنا سے اپنے اختیارات سے زیادہ یا بہ نقض اپنے کار امانت کے کیا ہو

(و)، معاہدہ جو کوئی کارپوریشن یا عام کمپنی جو کسی خاص غرض کے لئے قائم کیگئی ہو کرے یا اس کی طرف سے کیا جائے یا اُس کمپنی کے منتظمان کریں اور وہ اس کمپنی کے اختیارات سے باہر ہو

(ز)، معاہدہ جس کی تعمیل میں استمرار ایسے کام کا لازم آتا ہو جس کی مدت اس کی تاریخ سے تین برس سے زیادہ عرصہ تک ممتد ہو۔

(ح)۔ معاہدہ جس کی شئے معہودہ کا ایک اصلی جزو جو حسب قیاس معاہدین کہ موجود تھا قبل تکمیل معاہدہ مذکور کے موجود نرہا ہو۔

اور باستثنار احکام مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی "[1] و ثالثی کے ایکٹ مجریہ ہند سنہ ۱۸۹۹ء" کے کسی معاہدہ کی بغرض سپرد ثالثی کرنے [1] حال یا آئندہ کی نزاعوں" کے تعمیل مختص نہ کرائی جائیگی لیکن اگر وہ شخص جسنے ویسا عہد کیا ہو اور پھر اس کی تعمیل سے انکار کیا ہو کسی ایسے امر کی بابت نالش کرے جسکی ثالثی کرانے کا اس نے معاہدہ کیا ہو تو ایسے معاہدہ کا موجود ہونا نالش کا مانع ہوگا۔

تمثیلات

متعلق (الف)، زید نے ایک لاکھ روپیہ کا پرامیسری نوٹ مجریہ گورنمنٹ ہند سودی چار روپیہ سینکڑا سالانہ کے بیچنے اور عمرو نے اس کے خریدنے کا معاہدہ کیا۔

زید نے ۴۰ عدد صندوق نیل بقیمت فی صندوق ۱۰۰۰ روپیہ بیچنے اور عمرو نے اُسکے خریدنے کا معاہدہ کیا۔

بعوض کچھ جائداد کے جو زید نے عمرو کے ہاتھ منتقل کی عمرو نے معاہدہ کیا کہ زید کے ساتھ ۱۰۰۰۰ روپیہ تک داد و ستد جاری رکھیگا۔ اور زید کی ہنڈیاں اس تعداد تک ادا کیا کریگا۔

ان معاہدوں کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی ہے۔ کیونکہ تمثیل اول اور دوم میں عمرو اور زید اور تمثیل سوم میں زید کو معاوضہ نقدی ملسکتا ہے۔

[1] یہ "مجموعہ ضابطہ دیوانی" اور "ثالثی کے ایکٹ مجریہ ہند" [illegible] قائم کرگئی ہیں [illegible] لفظ لیکن سے مانع ہوگا تک کی عبارت کسی ایسے ثالثی نامہ یا ثالثی [illegible]

ہمراہ ضمن ہذا ملاحظہ ہو دفعہ ۱۲ معہ شرح ایکٹ ہذا۔

دادرسی خاص کا اصول یہ ہے کہ جہاں معاوضہ نقدی میں دلائے جانے سے دادرسی کافی ہوسکتی ہے وہاں تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی۔

اگر ایک مہاجن جس کے پاس اس کے گاہک کا روپیہ ہو اس کے چک کا روپیہ نہ دے جبکہ وہ باضابطہ طور پر پیش کیا جاوے تو برائے نام ہرجانہ دلایا جاسکتا ہے (۱) اور ایسے انکار کی بابت قرار واقعی ہرجانہ بدون ثبوت واقعی ہرجانہ کے بھی دلایا جاسکتا ہے۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ گاہک ایک تاجر ہو اور معیار ہرجانہ مدعی کا اعتبار ہوگا کیونکہ مہاجن کے انکار کرنے سے گاہک (تاجر) کے اعتبار میں فرق آجائیگا اور اس کے کاروبار کو سخت نقصان پہونچیگا (۲) اسی طرح یہ تجویز ہوا ہے کہ اس صورت میں بھی تعمیل مختص نہیں کرائیجاویگی۔ جبکہ معاہدہ ایک رقم نقدی کے قرض دینے کی بابت ہو (۳) اور نہ اسصورت میں جبکہ ایسا اقرار کیا گیا ہو جسکا جائداد کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو (۴)

جس حال میں ایک تمسک زرنقد ایک مرتبہ تحریر کیا گیا ہو تو مدعی کو چاہئے کہ اگر مدعا علیہ نے تمسک کو اپنے پاس رکھ چھوڑا ہو تو نالش بغرض دلاپانے زرنقد کے کرے۔ مقدمہ میارام بنام پراگ دت (۵)، میں مدعی مرتہن نے بیان کیا کہ مدعا علیہ راہن نے ایک رہننامہ بحق مدعی بعوض زرنقد واجب الادا کے تحریر کردیا ہے اور کہ مدعا علیہ نے دستاویز مذکور کو مدعی کے حوالہ کرکے اور یہ اقرار کرکے کہ وہ اُسے رجسٹری کرادیگا بعد میں دستاویز مذکور کو رجسٹری کرانے کے لئے واپس لے لیا لیکن رجسٹری کرانیسے انکار کردیا۔ مدعی نے نالش کی کہ ایک جدید رہننامہ (دستاویز کفالت) مدعا علیہ سے تحریر کرائی جاوے اور دستاویز مذکور کی باضابطہ طور پر رجسٹری کرائیجاوے تو عدالت نے تجویز کی کہ نالش زیر ضمن ہذا ممنوع السماعت ہے۔ کیونکہ مدعی کو مساوی طور پر ڈگری زرنقد سے معاوضہ دلایا جاسکتا ہے۔

گوکہ قانوناً ایک انتقال کے روسے آئندہ کی جائداد منتقل نہیں ہوسکتی تاہم عدالت انصاف انتقال مذکور کو بطور ایک معاہدہ بعوض قیمت کے نافذ کرنیکی مجاز ہے (ملاحظہ ہو چانسری ڈویژن جلد ۳۶ صفحہ ۳۴۸)

متعلق (ب)، زید نے عمرو کے ساتھ خدمت ذاتی کرنیکا معاہدہ کیا۔

زید نے عمرو کیساتھ ذاتی خدمت لینے کے لئے معاہدہ کیا

(۱) ہمیزوال واڈ لیفس رپورٹ جلد اول صفحہ ۴۱۵ (۲) کامن بنچ رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۵

(۳) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۸ صفحہ ۲۷۵ (۴) چانسری ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۴۸۷

(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۴

زید نے کہ مصنف کتاب ہے، عمرو کیساتھ کہ کتاب فروش ہے ایک رسالہ بلاغت کے تمام کرنیکا معاہدہ کیا۔

عمرو ان معاہدوں کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتا ہے۔

زید نے عمرو کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ عمرو کا کارخانہ اسقدر قیمت پر خرید کرے جو دو کس مشخص جن میں سے ایک زید اور دوسرا عمرو کی طرف سے مقرر ہو تشخیص کر دیں۔ زید اور عمرو نے اپنا اپنا مشخص نامزد کیا۔ لیکن قبل تشخیص قیمت کے زید نے اپنے مشخص کو آگے پیروی کرنیسے منع کیا۔

بذریعہ ایک تحریر چارٹر پارٹی کے جو کلکتہ میں مابین زید مالک جہاز اور عمرو کارخانہ دار چارٹر پارٹی کے ہوئی ہے یہ معاہدہ کیا گیا کہ جہاز رنگون کو جائے اور وہاں چاول بھرے اور وہاں سے لنڈن کو جائے اور کرایہ جہاز ایک ثلث رنگون میں بوجہ پہنچنے پر اور دو ثلث اسوقت ادا کیا جائے جبکہ مال لنڈن میں حوالہ کیا جائے۔

زید نے اراضی کا پٹہ عمرو کو دیا اور عمرو نے ایک خاص طور پر تاریخ پٹہ سے عین تین سال تک کاشت کرنیکا معاہدہ کیا۔

زید اور عمرو نے باہم معاہدہ کیا کہ بعوض پیشگی سالانہ کے جو زید دیا کرے عمرو معاہدہ کی تاریخ سے عین تین سال تک فلاں فصل اس زمین میں جو کہ اس کے قبضہ میں ہو پیدا کیا کریگا اور بروقت کٹنے اور حوالگی کے لئے تیار ہونے کے زید کے حوالے کیا کریگا۔

زید نے عمرو کے ساتھ معاہدہ کیا کہ بعوض ۰۰۰ا روپئے کے جو عمرو اسکو ادا کرے عمرو کے لئے ایک تصویر کھینچ دے۔

زید نے عمرو کو کچھ عمارت بنانیکا معاہدہ کیا جسکا اہتمام عدالت نہیں لے سکتی ہے

زید نے عمرو کیساتھ یہ معاہدہ کیا کہ جو اجناس ایک قسم خاص کی عمرو کو درکار ہونگی وہ بہم پہنچاویگا

زید نے عمرو کیساتھ یہ معاہدہ کیا کہ زید عمرو کو ایک مکان ایک میعاد معین کیلئے کرایہ معین پر دے مگر اس شرط پر کہ اس میں جاندار ہی کا کمرہ سامان خوبصورت سے آراستہ ہو" گو یہ معاہدہ ایسا صاف اقرار پاسکے کہ عہد شکنی کی حالت میں معاوضہ نقدی سے دادرسی ہوسکے۔

زید نے ہندہ کے ساتھ شادی کرنیکا معاہدہ کیا۔

معاہدات مندرجہ بالا کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی ہے۔

ضمن ہذا میں وجہ انکار دادرسی تعمیل مختص یہ ہے کہ عدالت علی العموم ایسی صورتوں میں ڈگری تعمیل مختص کا اجرا کرنے کے ناقابل ہوتی ہے۔ لہذا ایسی صورتوں میں ہرجانہ کا دلانا ایک نہایت مناسب اور سہولت بخش دادرسی ہوتی ہے اگر الف ایک اقرار ب کے ساتھ کرے کہ موخر الذکر ایک اقرار ج کیساتھ کریگا اور ب، اپنے وعدہ کو پورا کرنے سے انکار کرے تو الف، ب، سے بعوض تعمیل مختص کے ہرجانہ حاصل کر سکتا ہے۔ (۱)

اول و دوم تمثیلات ایک دوسرے کا عکس ہیں اور صرف یہی کہنا کافی ہو کہ معاہدہ لنسبت ذاتی خدمت کی کسی جانب سے بہی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی۔ مثلاً جب ایک عورت گانیوالی نے معاہدہ کیا کہ فلاں مقام پر ایک مہینہ تک گاویگی تو تعمیل مختص نہ کرائی گئی۔ کیونکہ عدالت عورت مذکور کو فعل نفسی یعنی گانے کے لئے مجبور نہیں کر سکتی اسیطرح بہت سے مقدمات میں تجویز ہو چکی ہو کہ نوکر رکھنے یا نوکری کرنے کے معاہدہ کی بہی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی کیونکہ آقا اور ملازم کا تعلق مرضی اور اتفاق پر منحصر ہے اور عدالت آقا یا ملازم کو اس کے لئے مجبور نہیں کر سکتی۔

تمثیل سوم میں دادرسی قابل وصول صرف یہ ہے کہ زید عمرو سے ہرجانہ دلاپاوے کیونکہ صورت مندرجہ میں عمرو کوئی فعل لنسبت شائع کرنے اس کے جو زید اس کے لئے تحریر کرے پابند نہیں ہے۔

تمثیل چہارم میں چونکہ قیمت ان اشخاص سے مقرر کی جاتی ہے جنکو فریقین منتخب کریں لہذا عدالت مجاز نہیں ہے کہ لبصورت انکار ایک فریق کے خود کوئی شخص اس کی طرف سے منتخب کرے لہذا ایسے معاہدہ کی بہی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی۔

لیکن بخلاف ازیں ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہے۔ مثلاً اگر اراضی وغیرہ ایک رقم معین کے عوض فروخت کی گئی ہو لیکن درخت اور دیگر اسباب کی قیمت جو اراضی پر ہو چند دیگر اشخاص سے مشخص کیجانی ہو تو موخر الذکر شرط ایک ضمنی شرط ہے اور وہ مانع تعمیل مختص نہ ہونگی (۲) اور بالعموم اگر معاہدہ دراصل بابت فروخت بعوض ایک معقول قیمت کے ہو اور طریق تشخیص گوکہ ظاہر کیا گیا ہو لیکن ضمنی ہو اور اصل بنا رمعاہدہ نہ ہو تو اس صورت میں بھی عدالت معاہدہ کا نفاذ کرائیگی (۳) اسیطرح اگر معاہدہ واسطے عطار کرنے ایک وظیفہ تین اشخاص کے ہو جن کو نامزد کیا جاتا ہو اور مدعا علیہ نے اس میں قصور کیا تو عدالت سے مدعی کو تین اشخاص کے نامزد کرنیکی

(۱) چالنسری ڈویژن جلد ۸ ۳ صفحہ ۱۴۳ (۲) لاء رپورٹ چالنسری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۶۴۸

(۳) قانون دربارہ تعمیل مختص فرائی صاحب صفحہ ۲۸۵ وکتاب بجن صاحب دربارہ بائع ومشتری صفحہ ۲۳۸

اجازت دیگئی اور معاہدہ کا نفاذ کرایا گیا (۱)

تمثیل پنجم میں معاہدہ ہر دو جانب سے مساوی طور پر نا قابل تعمیل مختص کے ہے جس کو عدالت نافذ نہیں کرا سکتی

تمثیل ششم اور تمثیل ہفتم آپس میں بہت مشابہ ہیں اور افعال جن کے کئے جانیکا عمرو کیطرف سے اقرار کیا گیا ہے نافذ نہیں کئے جا سکتے ہیں لیکن زید عمدہ طرح سے اس زر سالانہ کے ادا کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے جس کے پیشگی ادا کرنیکا اقرار کیا گیا ہے گو کہ اس صورت میں داد رسی ہرجانہ میں دلائی جاسکیگی۔ ہر دو تمثیلات میں عرصہ تین سال اس غرض سے داخل کیا گیا ہے کہ اخیر دفعہ ہذا کا ضمن (ز) اطلاق نہ کر سکے

تمثیل ہشتم تمثیل سوم کے ساتھ اسقدر مشابہ ہے کہ ہر دو میں امتیاز کرنا مشکل ہے لہذا اسمیں بھی تعمیل مختص نہیں کرائی جا سکتی۔

تمثیل نہم میں زید عمرو سے خاص کام کے بنانیکا معاہدہ کرتا ہے جسکا اہتمام عدالت نہیں کر سکتی۔ لہذا اس کی تعمیل مختص نہیں کرائی جا سکتی۔ چنانچہ لارڈ ہبوس صاحب نے اس بارہ میں فرمایا ہے کہ اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرانی مشکل ہے جو چند چھوٹے چھوٹے افعال سے مرکب ہو اور عدالت سے ان افعال کی تعمیل نہیں کرائی جا سکتی ہے مثلاً مرمت مکان یا اراضی کو خاص طور پر بنانیکا معاہدہ (ملاحظہ ہو گزٹ آف انڈیا مورخہ ۲۲۔ نومبر ۱۸۷۶ء) کیونکہ ممکن ہے کہ مالیت تعمیر تو مقرر کی گئی ہو لیکن نقشہ مکان نہ دیا گیا ہو۔ بہ تعلق تمثیل ہذا ملاحظہ ہو اسٹوری ایکویٹی جلد اول صفحہ ۲۵، لغائت ۲۸، و لا جنرل چانسری جلد ۲، صفحہ ۲۷، ۵ و کے جانسن رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۰۶ و لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۲ صفحہ ۳۸۴ و ۱۵ و چانسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ و لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ مندرجہ کتاب کالٹ صاحب طبع دوم صفحہ ۱۴۵

تمثیل دہم میں اجناس کے قسم کا معائنہ اور امتحان کرنا اور نمونہ کے ساتھ مقابلہ کرنا مشکل ہے

تمثیل یازدہم میں اہم نقص یہ ہے جس کے باعث تعمیل مختص نہیں کرائی جا سکتی ہے کہ ایسے معاہدہ کی شرائط غیر محدود ہوتی ہیں۔

تمثیل دوازدہم میں معاہدہ شادی کی تعمیل مختص نہیں کرائی جا سکتی کیونکہ یہ فریقین کی مرضی اور باہم رضامندی پر منحصر ہے اور عدالت خلاف مرضی اور رضامندی ایک شخص کے دوسرے کیساتھ اسکی شادی نہیں کرا سکتی در بارہ معاہدہ شادی کے مین صاحب نے اپنے قانون دہرم شاستر میں بیان

---

(۱) جیکب دواکر رپورٹ چانسری جلد اول صفحہ ۳۹۶

کیا ہے کہ بموجب دہرم شاستر ناطہ کرنے اور شادی کرنے میں بڑا فرق ہے ایک تو معاملہ مکمل ہوتا ہے اور دوسرا صرف معاہدہ بروئے دہرم شاستر اجازت ہے کہ چند وجوہات پر معاہدہ ناطہ کو فسخ کر دیا جاوے لیکن اگر بدون کسی وجہ معقول کے معاہدہ مذکور کی خلاف ورزی کیجاوے تو صرف ہرجانہ دلایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ عدالتہائے ہندوستان میں یہ امر فیصل شدہ ہوگیا ہے کہ معاہدہ بذریعہ ناطہ شادی کرنیکا نافذ نہیں کرایا جا سکتا ہے اسبارہ میں ملاحظہ ہو بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ ابتدائی دیوانی جلد ۷ صفحہ ۱۲۲ و ممالک مغربی وشمالی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۰۲ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۸۔

متعلق (ج)۔ زید ایک آرام کے کمرہ کے مالک نے عمرو سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ اسکو وہاں واسطے نیلام اس کے اسباب کے مکان دیگا۔ اور ضروریات بھی اس کیواسطے مہیا کر دیگا۔ زید نے اس معاہدہ کی تعمیل سے انکار کیا۔ پس یہ صورت معاوضہ دینے کی ہے تعمیل مختص کی نہیں اسواسطے کہ تعین تعداد اور نوعیت مکان اور ضروریات کا نہیں ہو سکتا ہے۔

یہ امر متحقق ہے کہ معاہدہ جس کی تعمیل مختص کی جاتی ہو ضرور ہے کہ محدود اور معقول اور ٹھیک اپنے تمام اجزاء میں ہو۔ جس صورت میں معاہدہ کا مطلب صاف اور محدود نہ ہو تعمیل مختص نہیں کرائی جاویگی۔ ممکن ہے کہ معاہدہ میں فریقین یا میعاد یا دیگر شرائط کا پورا پورا حال درج ہو یا ان امور کے بیان ایسے مہمل ہوں جن کے مطالب پورے طور پر سمجھ میں نہ آسکتے ہوں۔ اور بسا اوقات مشکل اس امر میں پیدا ہوتی ہے کہ ایسے معاہدات میں ہرجانہ کس شرح سے تشخیص کیا جاتا ہے جو کہ ایک فریق ضرر رسیدہ کو دلایا جانا مناسب ہو گو ہرجانہ کو عدالت تشخیص کر سکتی ہے۔ اسٹوری صاحب کی بھی یہی رائے ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب ایکویٹی کے صفحہ ۷۶۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان تحریری یا زبانی معاہدات کی تعمیل مختص نہیں ہو سکتی جو صاف صاف سمجھ میں نہ آتے ہوں ایسے مقدمات میں معاہدہ مہمل کی تعمیل مختص کرانی خلاف انصاف ہے جبکہ عدالت نے فریقین کی منشاء اور مطلب کو قیاسیہ سمجھ لیا ہو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ قیاس غلط ہو اور خلاف منشاء فریقین ہو اور اگر بغرض توضیح شرائط دستاویز کے زبانی شہادت بھی لیجاوے تاہم نقصان عظیم کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن قانوناً زبانی شہادت بغرض ترمیم تا تنسیخ امر تحریری کے بھی لیجا نہیں سکتی۔ فرائی صاحب اپنی کتاب دربارہ تعمیل مختص کے صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۵ میں فرماتے ہیں کہ جسقدر شرائط معاہدہ کا صاف ہونا عدالت کامن لا میں جہانکہ ہرجہ دلانیکی نالش کی جاتی ہے ضروری ہے اس سے زیادہ عدالت ایکویٹی میں شرائط مذکور کا صاف ہونا لابد ہے کیونکہ اخر الذکر عدالت سے معاہدہ

کی تعمیل مختص کرائی جاتی ہے اگر شرائط معاہدہ اچھی طرح سے نہ سمجھی جا سکیں تو عدالت کسی امر کی تعمیل مختص کا حکم نہیں دے سکتی۔ معاہدہ صاف اور مہمل کی تعریف کے لئے کوئی عام قاعدہ منضبط نہیں ہو سکتا البتہ اگر بلحاظ شئے معہودہ اور ان حالات کے جو معاہدہ سے متعلق ہیں یا جن کی بنا پر معاہدہ منعقد ہوا ہے عقلاً شرائط معاہدہ کا مطلب بطور مناسب معلوم ہو سکے تو وہ معاہدہ صاف ہے ورنہ معاہدہ مہمل متصور ہوگا۔

مثلاً (ا)۔ ایک اراضی کے بیع کا معاہدہ ہوا اور نشانات اراضی و مقدار و حدود اربعہ اراضی اور اسکا موقعہ کچھ نہیں لکھا گیا تو ایسی معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاویگی۔ اگر شرائط معاہدہ ایک دوسرے کے متناقص اور متضاد ہوں یا ایک شئے کی نسبت دو مختلف معاہدے ہوں تو عدالت ایسی معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتی ایک مقدمہ میں ایک شخص نے ایک مکان کے کرایہ پر لینے کا اس طور پر معاہدہ کیا کہ مالک مکان اس کی اچھی طرح سے مرمت اور موافق رسم زمانہ کے نشستگاہ کی آرائش کر دے اور دیواریں رنگوا دے عدالت سے اس معاہدہ کی تعمیل مختص اسلیے نہ کرائی گئی کہ مرمت مکان اور آرائش نشستگاہ کی بابت کوئی امر محدود اور معین نہ تھا۔ ایک مقدمہ کے حالات یہ ہیں کہ بندوبست استمراری سنہ ۱۷۹۰ء میں سرکار نے زمیندار سے ایک معاہدہ کیا جس میں ایک شرط یہ بھی درج تھی کہ درصورت بند ہو جانے نالہ کے کہ جو زمیندار مذکور کے علاقہ میں ہو کر بہتا تھا، سرکار اسکو صاف کرا دیگی چنانچہ وہ نالہ سنہ ۱۸۶۳ء تک جاری رہا اور پھر سرکاری نمک کی کشتیوں کی آمد و رفت کی ضرورت نہ رہی کہ جو ہمیشہ اس میں سے گذرا کرتی تھیں بعد چندے وہ نالہ بند ہو گیا اور مدعی نے حسب شرائط متذکرہ صدر باستدعا تعمیل مختص کرائے جانے معاہدہ مذکور اور مجبور کئے جانے سرکار کے واسطے کھودنے نالہ مذکور کے نالش دائر کی۔ عدالت ہائیکورٹ کلکتہ سے یہ تجویز ہوئی کہ شرائط مندرجہ اقرارنامہ بندوبست سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ وہ امر سرکار کے اختیاری ہے یعنی چاہے نالہ مذکور کو کھدائے یا نہ کھدائے اور اگر کسی طرح سے اس کے یہ معنی لئے جائیں کہ سرکار کو اسکا کھدانا ہی ضرور ہے تو شرط مذکور میں یہ نہیں لکھا کہ وہ کسقدر عمیق و عریض و طویل کھودا جاویگا لہذا اس معاہدہ مہمل کی تعمیل مختص نہیں ہو سکتی (۱)

اسی طرح جہاں کہ ایک ریلوے کمپنی نے ایک مالک اراضی کیساتھ خاص اراضی پر سٹیشن بنانیکا معاہدہ کیا جو کمپنی نے اس سے خرید کی تھی لیکن اقرارنامہ میں نہ کوئی مزید بیان اسٹیشن کا اور نہ کوئی شرط دربارہ اس کے استعمال کے درج کی گئی تھی تجویز ہوا کہ انصاف یہ ہے کہ ہرجہ دلایا جاوے اور تعمیل مختص سے انکار کیا گیا (۲) لیکن شئے معہودہ کی نسبت خارجی شہادت کی بھی لیا اوقات بغرض ثبوت اس امر کے ضرورت پڑتی ہے کہ آیا شئے معہودہ وہی ہے جسکا معاہدہ کیا گیا ہے مثلاً جبصورتیکہ کسی مکان فروخت کردہ کو بطور مکان الف کے بیان کیا گیا ہو تو شہادت خارجی لیجاویگی کہ الف کا فلاں مکان فروخت کیا گیا ہے (۳)

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ا صفحہ ۳۸۴ ۔ (۲) لا رپورٹ چانسری جلد ۹ صفحہ ۲۷۹ (۳) چانسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۹

اسی طرح دیگر دستاویز کی شرائط کے حوالہ دینے سے یہی ثابت کیا جاسکتا ہے کہ شئے معہودہ وہی ہے

جس حال میں کہ ایک اقرار در بارہ پٹہ کا نہلے کو ٹیلہ کے کیا گیا ہو جو ایک کسان کے ماتحت ہوں جنکی حدود اربعہ ازاں بعد بیان کی گئی ہوں تو پھر کوئی ابہام نہ ہوگا اور تعمیل مختص کرائی جاسکے گی (۱)،

جس حال میں کہ ایک نیلام عدالت میں ایک خریدار نیلام نے مدیون ڈگری کا حق نسبت ڈلا پانی ماغہ ۱۵ بیگہ اراضی پیمائش بذریعہ تقسیم کے خرید کیا تو بمطابق اس کی نالش قبضہ ڈیڑھ سو بیگہ اراضی کے قرار دیا گیا کہ ضمن (ج)، دفعہ ہذا تعمیل مختص کی مانع نہیں ہے (۲)،

متعلق (د)، زید اور عمرو نے ایک کاروبار میں شریک ہونیکا معاہدہ کیا اور اس معاہدہ میں مدت شراکت مجوزہ کی تصریح نہیں ہے اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی ہے اسواسطے کہ اگر کرائی جائے تو زید یا عمرو فوراً اس شراکت کو فسخ کرسکتا ہے

جس معاہدہ کو متعاقدین مسترد کرسکتے ہوں اُس کی تعمیل مختص نہیں ہوسکتی جیسا کہ تمثیل میں لکھا ہے مگر جبکہ ایک میعاد معین اور محدود ہوگئی ہو تو اس شراکت کی نسبت عدالت سے تعمیل مختص کرائی جاوے گی (۳)،

اگر کوئی شریک یہ شرط کرے کہ بتقلیل قیام کاروبار شراکت وہ سوائے کاروبار شراکت کے کوئی اور کاروبار نہ کریگا تو ایسے معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہے (۴)،

متعلق (ہ)، زید اراضی کا امانت دار ہے اور اس کو اختیار ہے کہ سات برس تک پٹہ دے اُسنے عمرو سے معاہدہ کیا کہ سات برس کا پٹہ اراضی کا دیگا۔ اور یہ بھی عہد کیا کہ بعد منقضی ہونے اس میعاد کے اس پٹہ کی تجدید کریگا۔ اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی ہے

ایک کمپنی کے ڈائرکٹروں کو اختیار ہے کہ شرکار کی مجلس عام کی منظوری سے کاروبار کو بیچدیں مگر انہوں نے بغیر کسی ویسی منظوری کے اس کے بیچنے کا معاہدہ کیا تو اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی ہے۔

دو اُمنا زید اور عمرو کو ایک جائداد قیمتی ایک لاکھ روپیہ کے بیچنے کا اختیار تھا انہوں نے بکر کے ہاتھ ۰۰۰‏,۴۰ روپے پر اُس کے بیچنے کا معاہدہ کیا۔ یہ معاہدہ ایسے نقصان کا ہے کہ بمنزلہ نقض امانت کے ہوگیا۔ پس بکر اس کی تعمیل مختص نہیں کراسکتا ہے۔

بکان کھودنے کی کمپنی کے منتظموں نے معاہدہ کیا کہ جب وہ کمپنی وضع ہو جائیگی تو وہ کچھ مال کافی خرید کرینگے مگر انہوں نے احتیاط مناسب واسطے تحقیق مالیت اس مال کے نہیں کی

(۱) لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۴۴ و چانسری ڈویزن جلد ۸ صفحہ ۱۷۷، (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۱۔
(۳) ملاحظہ ہو شرح فرائی صاحب صفحہ ۱۸ و ۱۹ (۴) مستثنےٰ ۳ دفعہ ۲۷ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

اور اس کی قیمت بے اندازہ ادا کریگا درحقیقت اقرار کیا اور انہوں نے یہ بھی شرط کر لی کہ فروخت کرنیوالے اس مال کے اونکو زرثمن میں سے ایک رقم بطور پیشکش کے دیں یہ معاہدہ ایسا نہیں ہے کہ اس کی تعمیل مختص کرائی جاسکے۔

اسپارہ میں فرائی صاحب اپنی کتاب میں یہ تحریر فرماتے ہیں کہ عدالت اس صورت میں معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کراسکتی۔ جبکہ تعمیل مختص کرنے میں مدعا علیہ کو برخلاف اس کی امانت داری کے عمل کرنا پڑے یا ایسا فعل کرنا پڑے جس کے کرنیکا قانوناً مجاز نہیں۔ کیونکہ ایسا معاہدہ خلاف انصاف اور ناجائز ہے اور اس کی تعمیل مختص کرانے سے مدعا علیہ پر آفت نازل ہوسکتی ہے۔ اگر امین کوئی ایسا معاہدہ کرے کہ جو برخلاف اس کے کار امانتی کے ہو یا اس کے اختیارات متحصلہ سے متجاوز ہوگیا ہو تو اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہ کرائی جاوے گی۔ مثلاً جس صورت میں ایک نابالغ کے ولی نے معاہدہ فروخت اراضی مملوکہ نابالغ مذکور ایک معینہ قیمت پر کیا ہو لیکن عدالت کی اجازت پر مشروط رکھا ہو تو معاہدہ مذکور کی بصورت عدم موجودگی اجازت عدالت کے تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی (۱)

اسی طرح اگر امین خلاف اختیار خود پٹہ دینے یا بیع کرنیکا کوئی اور معاہدہ کرے یا در صورت حاصل ہونے اختیار بیع ایسا معاہدہ بیع کا کرے کہ جس سے نقصان عظیم اصل مالک مال کا ہوتا ہو تو اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہ کرائی جاوے گی۔ ایک مقدمہ میں امین نے جائداد کی تعریف اپنی تساہلی سے غلط بیان کی تھی اور شرط یہ قرار پائی تھی کہ درصورت غلط ہونے تعریف جائداد کے ہرجہ دلایا جاویگا۔ چنانچہ بربنار غلط تعریف مبینہ امین کے نالش دائر ہوئی مگر ہوس آف لارڈس سے بوجہ غفلت امین کے وہ ہرجہ مالک سے نہیں دلایا گیا۔ کیونکہ ہرجہ دلانے سے ناحق نقصان مالک کا ہوتا تھا یہ قاعدہ انہیں امناء سے متعلق نہیں ہے جو حسب ضابطہ مقرر ہوں بلکہ ان لوگوں سے بھی متعلق ہے جو اکثر کاروبار میں معتبر اور معتمد قرار دئے جاتے ہیں۔ مثلاً کارندہ اپنے مالک کیجانب سے کوئی ایسا معاہدہ کرے کہ جو اس کے خلاف اختیار ہو یا جس معاہدہ سے مالک کا نقصان عظیم ہوتا ہو تو معاہدہ قابل نفاذ کے نہیں ہے۔

متعلق (د) ایک ریلوے کمپنی نے جو صرف ریلوے بنانے اور چلانے کیلئے جاری تھی ایک اراضی کو روئی کی کل کھڑی کرنے کے لئے خرید کرنیکا معاہدہ کیا اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی ہے۔

اس کے متعلق فرائی صاحب نے اپنی کتاب میں حسب ذیل تحریر کیا ہے کہ کوئی جماعت جو واسطے

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۲۔

حصول کسی خاص غرض کے قائم ہوئی ہو اور جس کے اختیارات نسبت معاہدہ کرنیکے محدود ہوں ایسا معاہدہ کرے جو ممنوع ہو۔ تو وہ معاہدہ قابل نفاد کے نہوگا۔ اس امر کا بار ثبوت کہ وہ عمل یا معاہدہ کمپنی کا اس کے خلاف اختیار ہے معترض پر ہے۔ جب کوئی جماعت ایسا معاہدہ کرے جو خلاف منشار انعقاد اس جماعت کے ہو تو وہ معاہدہ ناجائز ہے۔ گو حصہ داران کا اس معاہدہ سے کچھ فائدہ مترتب ہو اگرچہ مہتممان جماعت کے معاہدات خلاف اختیار کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاتی

مگر یہ ضرور نہیں ہے کہ معاہد لہ کسی صورت میں مہتممان جماعت مذکور سے ہرجہ ولاپانیکا مستحق نہو۔ اگر معاہد لہ کو یہ علم ہو کہ وہ مہتمم جماعت اپنے اختیارات کے خلاف اس معاہدہ کو منعقد کرتا ہے تو معاہد لہ ہرجہ پانے کا مستحق نہ ہوگا۔ لیکن اگر معاہد لہ کا اس امر سے واقف ہونا ممکن نہ ہو کہ مہتمم نے خلاف اپنے اختیار کے معاہدہ کیا ہے۔ خواہ صورت معاہدہ سے یہ مبرہن ہو کہ معاہد لہ نے بہ نیک نیتی ایسا باور کرلیا ہے کہ معاہدہ صرف جماعت کی غرض کیواسطے منعقد ہوا ہے تو معاہد لہ بربنا ملکی معاہدہ کے ہرجہ پاسکتا ہے اور بعض صورتوں میں معاہدہ کی تعمیل مختص بھی کرائی جاسکتی ہے۔ مثلاً ریلوے کمپنی کا مہتمم کسی سے یہ معاہدہ کرے کہ وہ دس ہزار عینکیں خرید لیگا۔ تو اس صورت میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کمپنی کو عینکوں کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ صرف ریلوے بنانے کی غرض سے منعقد ہوئی ہے لیکن اگر مہتمم کمپنی مذکور (باوجودیکہ اسوقت اس کی ضرورت نہو) دس ہزار ریل خریدنے کا کسی سے معاہدہ کرے تو بظاہر یہ معلوم ہوگا کہ مہتمم مذکور نے شئے متعلقہ کاروبار کے خریدنے کا معاہدہ کیا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس کسی ایسی جماعت کا مہتمم کہ جس کو اپنی غرض خاص کرنے کے لئے اراضی خریدنے کا اختیار ہو کسی شخص کے ساتھ اراضی خرید کرنیکا معاہدہ کرے تو بائع کو اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں کہ فی الواقع اس مہتمم کو واسطے جماعت کے اراضی خریدنے کی ضرورت ہے یا نہیں اگر بائع بلا علم کسی دوسری غرض مہتمم جماعت کے نیک نیتی سے معاہدہ بیع کا کرے تو وہ اس معاہدہ کو نافذ کراسکتا ہے اور اگر اس صورت میں مہتمم جماعت مذکور اپنی ضرورت سے زیادہ اراضی خریدنے کا معاہدہ کرے تو بھی بائعہ اُس معاہدہ کو نافذ کراسکتا ہے ملاحظہ ہو مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۱ و کتاب دربارہ تعمیل مختص فرائی صاحب طبع دوم صفحہ ۲۱۴ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۹

ہر ایک شریک کمپنی کا مہتمم کمپنی کو بذریعہ حکمنامہ امتناعی کے کسی فعل کے کرنے کو روکنے کو جو خلاف غرض کمپنی کے ہو منع کراسکتا ہے چنانچہ ایک موقعہ پر مہتمم کمپنی ریلوے نے کمپنی جہازرانی کو اپنی جماعت

کے سرمایہ میں سے کسی قدر روپیہ واسطے بنلنے ایک وخانی جہاز کے دینا چاہا۔ اس غرض سے کہ اُس جہاز سے کمپنی کو زیادہ فائدہ ہوپہنچے مگر برطبق نالش ایک حصہ دار کے عدالت سے مہتمم کو روپیہ دینے کی ممانعت کی گئی۔ ایک مقدمہ میں ایک کمپنی کے مہتمم نے لغرض فائدہ کمپنی کے دوسری کمپنی کا حصہ خریدنیکا قصد کیا تھا۔ مگر برطبق دعوے ایک حصہ دار کے عدالت سے حصہ مذکور کے خریدنے کی ممانعت کی گئی۔ بلحاظ اُن معاہدات کے جوایک کمپنی کے پروموٹران (منتظمان) سے کیا جاوے یہ صاف ظاہر ہے کہ چونکہ کمپنی بوقت انعقاد معاہدہ موجود نہیں ہوتی اسلئے وہ اسوقت معاہدہ مذکور کی پابند نہیں ہوتی اور کمپنی معاہدہ مذکور کی تصدیق نہیں کرسکتی تاکہ اپنے آپکو اسوقت سے پہلے جبکہ وہ وجود پذیر ہوئی ہو اسکا پابند بنائے (۱) اور اگر اس کی تصدیق بھی کردے تاہم معاہدہ مذکور کا نفاذ بمقابلہ اس کے نہیں کیا جاسکتا (۲)

متعلق (ز) زید نے عمرو کو ۱۲ برس کیواسطے اُس حصہ ریلوے ساختہ زید کے حق استعمال کا پٹہ دینے کا معاہدہ کیا۔ جو کہ عمرو کی زمین پر تھا اور نیز یہ کہ عمرو کل لین پر بچند شرائط گاڑیوں کے چلانے کا استحقاق رکھے اور زید سے انجن ضروری منگوالیا کرے اور زید اس تمام میعاد کے اندر کل ریلوے کی مرمت بخوبی کرتا رہے اس معاہدہ کی تعمیل مختص کے لئے عمرو کی درخواست منظور نہ ہوگی۔

ضمن ہذا میں خصوصیت میعاد تین سالہ کی ہے اور بلحاظ اس کے دو امور قابل ذہن نشین ہیں اولاً کہ استمراری کام ایسا ہونا ضروری ہے جو ضمن (ب) کی ذیل میں نہ آسکے۔ ثانیاً گو استمراری کام ایسی نوعیت کا ہو کہ اسکا نفاذ کیا جاسکے بشرطیکہ معاہدہ تین سال سے زائد کی بابت نہ ہو تاہم اگر معاہدہ تین سال سے زائد کی بابت ہو تو وہ تین سال تک نافذ نہیں کیا جاویگا کیونکہ معاہدہ دو حصص میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا کہ بلحاظ ایک کے نافذ کیا جاسکے اور بلحاظ دوسرے کے نہ

۱۶- نومبر ۱۸۵۳ع کو مدعا علیہ نمبر ۱ نے مدعی کے پاس ایک مکان فروخت کرنیکا اقرار کیا معاہدہ مذکور میں ایک شرط منجانب مدعی یہ تھی کہ ایک مندر چھ سال کے اندر تعمیر کیا جائیگا اور ایک سالانہ وظیفہ بحق بائع اور اس کی زوجہ کے محفوظ کیا جائیگا۔ اسی ماہ کی ۲۱ تاریخ کو مدعا علیہ نمبر ۱ نے وہی مکان بیع کرکے مدعا علیہ نمبر ۳ کے نام منتقل کردیا اور اُسے قابض کرا دیا اس نالش میں جو مدعی نے بخلاف مدعا علیہم نمبر ۱ و نمبر ۲ کیواسطے تعمیل مختص معاہدہ مورخہ ۱۶- نومبر ۱۸۵۳ع کے دائر کی تجویز

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۴ (۲) کتاب لنڈلی صاحب دربارہ شراکت جلد ۲ باب ۲ دفعہ ۲ و لا رپورٹ ایکویٹی جلد اول صفحہ ۹۳

ہوئی کہ تعمیل مختص کی ڈگری نہیں دیجا سکتی کیونکہ شرائط معاہدہ ایسی ہیں جنکو عدالت موثر نہیں کر سکتی (۱)
مدعا علیہ نے اقرارنامہ تحریر کر کے رجسٹری کرادیا جس کے رو سے اُسنے والد مدعیہ کیساتھ یہ اقرار کیا کہ وہ
درمیان مدعیہ (اپنی بہو) اور اس کے شوہر (اپنے پسر) کے باہم بطور زن و شوہر رہنے کا انتظام کرادیگا
اور نیز مدعیہ کے ساتھ اچھا سلوک کریگا اور یہ وعدہ کیا کہ اگر وہ ایسا کرنے میں قاصر رہا تو آئندہ تادم
زیست مدعیہ اس کیواسطے گذارہ اور جائے رہائش بہم پہنچائیگا۔

چونکہ مدعا علیہ عہد اول کے پورا کرنیسے قاصر رہا لہذا مدعیہ نے نالش حال اس غرض سے دائر کی کہ اقرار
نامہ کے عہد دوم کی خاص تعمیل کرائی جاوے معلوم ہوا کہ چونکہ مدعیہ کا شوہر بالغ ہے اور مدعا علیہ کی پاس
کوئی جدی جائداد نہیں ہے پس قانوناً اسپر کوئی ذمہ داری اس بات کی نہ تھی کہ مدعیہ کو گذارہ دے یا اسکے
واسطے جائے رہائش بہم پہنچائے۔ قرار دیا گیا کہ بروئے حالات مقدمہ اور نیز چونکہ ایسا عمل دفعہ ۲۱
(ز)۔ ایکٹ دادرسی خاص کے الفاظ کے مخالف ہوگا عدالت معاہدہ کی تعمیل خاص کی ڈگری نہیں دیگی الا جبکہ
اقرارنامہ مدعا علیہ کی جانب سے برضا خود کیا گیا تھا لہذا مدعیہ بابت خلاف ورزی شرائط جس کی تعمیل
کا ذمہ مدعا علیہ نے لیا تھا کافی معاوضہ بطریق ہرجانہ کی مستحق ہے (۲) جسحالت میں کہ عدالت سے کسی فریق کی
کامل امداد نہ کیجاسکے یعنی معاہدہ ایسا ہو کہ جو علی التواتر چند سال تک جاری رہنیوالا ہو اور جسکی نگرانی عدالت سے نہیں ہو
سکتی تو اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہ کرائی جاویگی پہلے اس بارہ میں کوئی قاعدہ مقرر نہ تھا کہ معاہدہ کے کسقدر
ایام کے اجرا کار کی نسبت عدالت سے تعمیل مختص کرائی جاسکتی مگر اس قانون میں تین برس تک مقرر کیگئی ہے
اگر عدالت کو تین برس سے زیادہ اس معاہدہ کے فعل کی نگرانی کرنی پڑے تو ایسے معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جا
سکتی ہے گو کسی معاہدہ کی تعمیل مختص بروئے فقرہ (ا) یا فقرہ (ب) ممنوع ہوتا ہم زیر دفعہ ۵۷ اسکی بابت حکم امتناعی عطا
ہو سکتا ہے چنانچہ جب ایک مدعا علیہ نے بمقام انگلستان ایک اقرارنامہ پر جو اس نے ریلوے کمپنی کیساتھ کیا تھا
دستخط کئے اور جس کے رو سے اسنے یہ معاہدہ کیا کہ وہ ہندوستان میں عرصہ چار سال تک کمپنی کی نوکری کریگا اور بصورت
خلاف ورزی اقرارنامہ یکصد پونڈ تاوان کا مواخذہ دار ہوگا مدعا علیہ مذکور ہندوستان میں کمپنی مذکور کی طرف سے آیا اور قبل انقضائے اسکی
ملازمت کر کے بدیں بیان علیحدہ ہوگیا اور ایک اور آقا کے ہاں کام کرنے لگ گیا کہ ایک لوکوموٹو سپرنٹنڈنٹ
نے اس کیساتھ منصفانہ طور پر برتاؤ نہیں کیا تو تجویز ہوا۔ کہ مدعا علیہ کو کوئی حق منسوخی اقرارنامہ مذکور
کا حاصل نہ تھا اور مدعی کمپنی مذکور مستحق حصول ایک حکم امتناعی درمیانی کی مشعر اس امر کے تھی کہ مدعا علیہ مذکور اور لوگوں کی
ملازمت کرنے سے باز رکھا جاوے بدیں شرط کہ مدعی کمپنی اسکو اپنی خدمت پر رکھنے کے لئے راضی ہو۔ (۳)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۶۔ (۲) نمبر ۹۹ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۸

متعلق (ح)، زید نے عمرو کیساتھ یہ معاہدہ کیا کہ تاحیات بکر اور خالد کے عمرو کو کچھ زر سالانہ معین ادا کرتا رہیگا۔ پیچھے سے دریافت ہوا کہ وقت انعقاد معاہدہ کے بکر جس کو زید اور عمرو زندہ سمجھتے تھے مرچکا تھا تو اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی ہے۔

اگر بروقت انعقاد معاہدہ اور معاہدلہ کو اس امر کا یقین ہو کہ شئے مبیعہ اسوقت تک موجود ہی مگر درحقیقت شئے مذکور اسوقت تک موجود نہ ہو تو ایسے معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی ایک مقدمہ میں ایک شخص مالک نے جسکا مال جہاز پر آتا تھا قبل از پہونچنے مال کے اس کے بیچنے کا معاہدہ کرلیا لیکن قبل از تحریر معاہدہ کپتان جہاز نے مجبوراً بوجہ خراب ہوجانے مال کے اسکو بیچ ڈالا تھا اور مالک کو اس امر کی اطلاع نہ تھی تو اس صورت میں بر طبق نالش معاہدلہ کے عدالت سے اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہ کرائی گئی۔ ایسا ہی ایک مقدمہ میں جس میں مہتمان کمپنی نے چند حصص کے فروخت کرنیکا معاہدہ کیا۔ مگر قبل از تحریر معاہدہ شرکار کمپنی نے عدالت میں واسطے شکستگی کمپنی کے درخواست پیش کردی تھی بدینوجہ معاہدہ کی تعمیل مختص نہ کرائی گئی کہ بوقت انعقاد معاہدہ مذکور کمپنی موجود نہ تھی۔

اسبارہ میں اسٹوری صاحب فرماتے ہیں کہ "جس صورت میں کہ شرطاً ایک کوشش دربارہ اس امر کے ہو کہ عدالت ہائے انصاف کو معمولی اختیار سماعت سے محروم کردیا جائے۔ (مثلاً۔ ایک اقرارنامہ بصورت کسی تنازعہ کے اس کے بہر ثالثان کرنے کے لئے) تو عدالت ہائی ایکویٹی بہ نسبت عدالتہائے قانون کے اقرارنامہ مذکور کے نافذ کرنے میں دست اندازی نہیں کرینگی بلکہ وہ فریقین کو ان کی مرضی پر بلحاظ اقرارنامجات مذکور کے چھوڑ دینگی۔ اگر اقرارنامجات مذکور کی تعمیل مختص کی جاتی تو ایسی شرط کے عائد کرنے سے باضابطہ انتظام انصاف میں بہت کچھ دست اندازی ہوسکتی تھی۔ اور بہرحال عدالتہائے انصاف کی نسبت یہ قیاس کیا جاتا ہو کہ وے اصل حقوق فریقین کو بہ نسبت خانگی ثالثان کے عمدہ طور پر نافذ کرسکتی ہیں اور انکی بابت انتظام کرسکتی ہیں کیونکہ انکو اعلےٰ علم حاصل ہوتا ہے اور نیز انکو اعلےٰ وسائل معاملہ متنازعہ کی تہ تک پہونچنے کے حاصل ہوتے ہیں۔ (۱)

(۱) کتاب اسٹوری ایکویٹی جلد اول صفحہ ۲۷۰ - نیز ملاحظہ ہو وی جیکس و جانس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۳۲ و لاجرنل چانسری جلد ۲۷ صفحہ ۲۴۰

وہ معاہدہ جس کی موجودگی ایک نالش زیر حالات غور کردہ بروئے دفعہ ہذا کیلئے مانع ہو ضرور ہے کہ ایک جائز معاہدہ ہو نہ کہ ایسا جو بذریعہ طریق عمل جملہ فریقین معاہدہ کے فسخ کیا گیا ہو جس حالت میں کہ فریقین کے مابین ملی خاکار روائی ثالثی تنازعہ تھا اور جس حال میں کہ چند منجملہ ثالثان کے فوت ہوگئے تھے اور کوئی فیصلہ ثالثی نہ کیا گیا تھا۔ تجویز ہوئی کہ معاہدہ در بارہ سپردگی مانع نالش نہیں ہے (۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کی ضمیمہ دوم کے قاعدہ ۱۸ سابقہ دفعات ۵۲۳ و ۵۲۴ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء بعض اقرار ناجات در بارہ سپردگی بہ ثالثی متنازعہ کو عمل میں لانیکا حکم ہے اور قاعدہ ۲۰ و ۲۱ سابقہ دفعات ۵۲۵ و ۵۲۶ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء میں اس فیصلہ ثالثی کی نافذ کرنیکی بابت حکم ہے جو بلا مداخلت عدالت بروئے ایک اقرار نامہ در بارہ سپردگی بہ ثالثی کی کیا گیا ہو لیکن ہر ایک صورتوں میں ایسا فریقین کے مابین نالش دائر ہونیکی صورتیں اور ازاں بعد بر مقتضے قواعد ثالثی و فیصلہ کے معمولی نالشات کے دوران میں معاملہ مذکور کی نسبت کارروائی کرنیسے کیا گیا ہے۔ مزید براں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک جانب جس حال میں کہ یہ اقرار کیا گیا ہو کہ قیمت جو ایک خاص جائداد کی بابت ادا کی جاتی ہے یا وہ رقم جو ایک فریق نے دوسرے کو ایک وقوعہ پر ادا کرنی ہے ایک شخص ثالث کے فیصلہ کے رو سے مقرر کیجائیگی تو اس صورتمیں کوئی بنائے دعویٰ نہیں ہوتا تاوقتیکہ ویسا فیصلہ نہ کیا گیا ہو اور بجانب دیگر جبکہ ایک فیصلہ ثالثی حسب قرار داد باہمی واقعی کیا گیا ہو تو وہ بجائے خود ایک معاہدہ مابین فریقین کے ہے اور مساوی طور پر قابل تعمیل مختص کئے جانیکے قابل ہے اور اس لئے وہ کسی ایسی نالش کا جو اسی تنخواہ مدعا بہا کیلئے ہو مانع ہوگا (۲)۔ در بارہ نفاذ فیصلجات ثالثی کی ملاحظہ ہو دفعہ ۳۰ ایکٹ ہذا ایک نالش واسطے دلا پانے کچھ رقم زرنقد منجملہ سود واجب الادا بربنائے فیصلہ ثالثی اور بر طبق قصور ادائیگی از طرف مدعا علیہ واسطے وصولی رقم مذکور از جائداد مدعا علیہ میں عذر یہ کیا گیا تھا کہ بلحاظ دفعات ۱۲ و ۳۰ ایکٹ داد رسی خاص مدعی داد رسی مستدعیہ کا مستحق نہیں ہے بنا منظوری عذر مذکور تجویز ہوئی کہ نالش واسطے تعمیل مختص کے نہیں بلکہ واسطے وصولی زرنقد اور اسکی متعلقہ داد رسی کے لیکن ایک موجودہ اقرار در بارہ سپردگی ثالثی ہونا ضروری ہے اگر سپردگی بہ ثالثی منسوخ کی گئی ہو تو اس نالش کا جو بلحاظ ان اختلافات کے دائر کیجاوے جن کی نسبت پہلے سے ایک شخص خاص کے سپرد کئے جانیکی نسبت اقرار کیا جا چکا ہے کوئی امر مانع نہ ہوگا (۴) بمقدمہ مسمی بنام بگنولڈ (۵)، جو ایک نالش بربنا ایک پالیسی بیمہ آگ کے تھی منجملہ شرائط پالیسی کے ایک شرط یہ تھی کہ مقدار نقصان ایک ثالث سے محقق کی جانی چاہیے یہ تجویز ہوئی کہ نالش بربنا پالیسی کیلئے سپردگی ایک شرط ما تقدم تھی۔ بعض صورتوں میں عدالت ثالثی معطل نالش میں کارروائیات کو ملتوی کرنیسے انکار کریگی اور تاثیر اس صورت میں جبکہ ایک اقرار نسبت سپردگی بہ ثالثی کے موجود ہو (۶)

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۷ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۶۸۹ (۳) وسٹوری ایکویٹی جلد ۲ دفعہ ۱۴۵۸ (الف) و ۱۴۵۹ (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۱ (۴) کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۷ (۵) کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۲ (۶) چانسری ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۲

کسی معاہدہ میں یہ اقرار کہ کوئی تنازعہ جو اُسکے رو سے پیدا ہو سپرد ثالثی کیا جاوے بطور روک نالش بیجا نہ بابت خلاف ورزی معاہدہ مذکور کے پیش نہیں کیا جا سکتا بجز اسصورت کے کہ یہ ثابت کیا جاوے کہ مدعی نے قبل از ارجاع نالش مذکور ثالثی کرانے سے انکار کیا تھا (۱)

قبل اسکے کہ دفعہ ہذا بطور مانع ایک نالش بر بنار معاہدہ کے حصر کیا جاوے جس میں شرط درج ہو کہ معاملات متنازعہ جو معاہدہ سے پیدا ہوں سپرد ثالثی کئے جاوینگے یہ ثابت ہونا ضروری ہو کہ مدعی نے سپرد ثالثی کرنے سے انکار کیا ہو (۲) اور عرضی دعوے کا داخل کرنا کوئی اس قسم کا انکار نہیں ہے (۳) اور کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا ہو کہ زیر دفعہ ہذا ایک نالش کے ممنوع السماعت بنانے کے لئے ایک انکار سپردگی بہ ثالثان قبل ارجاع نالش کے موجود ہونا ضروری ہو (۴) تفویض ثالثی (جو ایکمرتبہ کی گئی ہو) کی عملدرامد کا انکار یعنی معاہدہ تفویض ثالثی کے عملدرآمد کا انکار اندرون صحیح مراد دفعہ ہذا نہیں ہے (۵) مقدمہ ٹہل بنام لبشیشر (۶) یہ امر تسلیم کیا گیا تھا کہ فریقین نے نالش کرنیکا اقرار کیا تھا۔ مدعیان نے نالش واسطے اس جزو شئے مدعا بہا کے جو سپرد ثالثی کیا گیا تھا تاریخ مذکور سے ایک سال بعد دائر کی مدعا علیہم نے دفعہ ۲۱ کے مانع ہونیکا عذر کیا۔ لیکن جوابدعوے میں یہ بیان نہ کیا کہ مدعی نے اپنے معاہدہ سپرد ثالثی کرنے کے پورے کرنے سے انکار کیا ہے اور ایک نے منجملہ ثالثان کے حلف کی کہ ثالثان نے مقدمہ کا فیصلہ نہیں کیا کیونکہ فریقین جھگڑے باز تھے عدالت نے تجویز کی کہ معاہدہ جسکی موجودگی مانع نالش زیر حالات مندرجہ دفعہ ہذا ہوگی ضرور ہے کہ ایک معاہدہ موثر ہو اور جملہ فریق متعلقہ کے طریق عمل سے معاہدہ مذکورہ فسخ شدہ نہو۔ اگر اقرار نامہ سپردگی سے یہ ظاہر نہو کہ کونسا امر مدعا بہا سپرد کیا جانا ہے یا اگر مدعی کا دعوے ثالثان کے روبرو پیش نہ کیا جاوے تو ایسا اقرار نامہ مانع نالش مدعی نہ ہوگا۔ اور نہ اس صورت میں اگر مدعی نے ثالثی سے دستبرداری کر لی ہو اور کوئی شہادت ثبوت اسوقت کے نہو جبکہ اُسنے ثالثی سے انکار کیا ہو خواہ قبل یا بعد اس زمانہ کے جو ثالثوں کو واسطے عمل میں لانے اور صادر کرنے اپنے فیصلہ کے دیا گیا تھا۔ اگر بعد زمانہ مذکور کے انکار کیا تھا تو اسکا انکار بطور انکار تعمیل اپنے اقرار نامہ سپردگی کے نہ ہوگا۔ اگر مدعی نے اپنے اقرار سپردگی کی تعمیل سے انکار بھی کر دیا ہو تاہم اگر کوئی امر بہ ثبوت اس امر کے موجود نہو کہ مدعا علیہ نے اس میں تسلیم یا سکوت نہیں

(۱) مدد ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ہیپرڈی کلکتہ لار پورٹ جلد صفحہ ۲۰۴ و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۹۰۶
(۲) کلکتہ لار پورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ و مقدمہ مذکور انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۰۶ (۳) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۰۴ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۸ (۴) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۹۰۶
(۵) نمبر ۱۹ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۷۔

کی تو موجودگی اقرار مانع نالش مدعی نہوگی۔ (۱) اگر ایک نالش متدائرہ بعدالت سپرد ثالثی کی گئی ہو قبل اس کے کہ وہ تجویز کے لئے پیش ہو تو دفعہ ہذا بر بنا راسی امر مدعا بہا کے جدید نالش کی مانع ہوگی (۲)، فریقین نے درخواست التوا مقدمہ اس بنا پر گذرانی کہ باہم ان کے یہ قرار داد ہوا ہے کہ معاملات متنازعہ نالش سپرد ثالثی کئے جاویں۔ چنانچہ عدالت نے نالش کو ملتوی کیا اور فریقین نے معاملات متنازعہ کو سپرد ثالثی کیا۔ اور برطبق اس کے فیصلہ ثالثی مشعر نامنظوری دعوئی مدعی صادر ہوا تجویز ہوا۔ کہ اندریں حالات سماعت مزید نالش مذکور ممنوع ہے (۳)، و نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ در بارہ منسوخی اقرارنامہ سپردگی ثالثی کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۳۔ ایک شریک فرم کا گو کہ نالش واسطے دلاپانے زر متعلقہ یا فتنی فرم کے کر سکتا ہے لیکن بصورت عدم موجودگی خاص اختیار کے نالش مذکور کو سپرد ثالثی نہیں کر سکتا (۴)،

بحوالہ فقرہ ہذا دفعہ ۲۸ ایکٹ معاہدہ جزواً منسوخ ہوگئی ہے۔ کیونکہ منشا یہ تھا درحالیکہ آخری فقرہ میں ایک قسم کا مہذب دباؤ استعمال کیا جاوے کہ وہ لوگ جو معاہدہ سپرد ثالثی کرتے ہیں انکو دیدہ و دانستہ اور تلون مزاجی سے فسخ نہ کر دیں اور باوجود اس امر کے دوسرے اور بلا قصور فریق کو اس چارہ جوئی کے لئے استدعا کرنے کی کلیتاً اجازت دیجانے جس سے کہ وہ بروئے احکام ایکٹ معاہدہ لفظاً بالکل محروم ہوگیا ہے (۵)،

ج۔ اقتضائے رائے عدالت کے بیان میں

اقتضائے رائے در خصوص ڈگری کرنے تعمیل مختص کے

دفعہ ۲۲۔ اختیار ڈگری تعمیل مختص کا عدالت کی اقتضائے رائے پر منحصر ہے اور عدالت پر لازم نہیں ہے کہ ایسی دادرسی اس وجہ سے کرے کہ قانوناً ویسا کرنا جائز ہے لیکن اقتضائے رائے عدالت بے سر و پا نہیں ہے بلکہ سنجیدہ اور معقول حسب ہدایات اصول معدلت کے ہے اور لائق اس کے ہو کہ عدالت اپیل سے اس کی اصلاح ہو سکے۔

ہمیشہ عدالت کا اختیار تمیزی جوڈیشل ہوتا ہے نہ کہ خودخواستہ اور عام اصول جو دفعہ ہذا میں مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مقدمات تعمیل مختص کے کئے نادر نہیں ہے اسبارہ میں اسٹوری صاحب فرماتے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۶۸ و جلد ۲۷ صفحہ ۵۳ دو یکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۳۳ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۶ ۔

(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۵ (۵) شرح دادرسی کالٹ صاحب۔

ہیں :- کہ بیشک اس کل شاخ قانون انصاف کا استعمال کرنا بمقابلہ معاہدت تعمیل مختص اور ان کی تنسیخ کے کسی فریق کا حق نہیں ہے بلکہ عدالت کی رائے پر منحصر ہے البتہ عدالت کی وہ رائے خود خواستہ اور ازاوانہ نہ ہونی چاہیے جو محض جج کی مرضی پر منحصر ہو بلکہ وہ صحیح اور معقول اختیار تمیزی ہونا چاہیے جو قاعدہ انصاف و اصول قانون پر مبنی ہو اور ہر ایک مقدمہ میں اس کے خاص حالات پر لحاظ کیا جانا چاہیے اسبارہ میں کوئی خاص یا قطعی قاعدہ ایسا مقرر نہیں کیا جا سکتا جو کل مقدمات یا عام حالات پر محیط ہو سکے اور اس لئے ان اصولوں یا مستثنیات کے محدود کرنے کے لئے کوشش کرنا تضییع اوقات ہوگا۔ جن کی ضرورت فریقین کے معاملات پیچیدہ اور جماعت کی غالب عادات کے لئے وقتاً فوقتاً اور حسب مختلف حالات کے عدالت کو تسلیم اور غور کرنے کیلئے پڑے (۱) بموجب دفعہ ہذا اختیار اصدار ڈگری تعمیل مختص عدالت کی اقتضائے رائے پر موقوف ہے مگر اقتضائے رائے عدالت خود اختیاری نہیں ہوتی بلکہ مسلم و معقول مبنی بر اصول جوڈیشل ہوتی ہے اور اسکی صحت عدالت اپیل سے ہو سکتی ہے[۲] پس جوڈیشل اور عادلانہ اختیار تمیزی کسی صورت میں وجوہات اور اصولہائے قانون سے اختلاف نہیں کرتا اور نہ انکو نیست و نابود کرتا ہے (۳) جس حال میں کہ ایک شخص جو ایک معاہدہ کی تعمیل مختص کا دعوے کرتا تھا اپنے حقوق پر ساکت رہا اور نالش کے کرنے میں توقف کیا تو یہ اعتراض کہ اس کی غفلت نے اسکو غیر مستحق کر دیا ہے عدالت کے غور کیلئے ایک اہم امر ہے اور عدالتہائے کو اپنے جوڈیشل اختیار تمیزی زیر دفعہ ہذا کے استعمال کرنے میں اسپر غور کرنا چاہیئے (۴) تعمیل مختص کے لئے درخواست کرنے میں مدعی کیطرف سے زیادہ توقف کا کیا جانا عدالت کے استعمال اختیار تمیزی دربارہ کرنے انکار عطائے داد رسی کیلئے بذاتہ کافی وجہ ہے (۵) لیکن غفلت ایسی ہونی چاہیے جس سے ترک یا تسلیم بالسکوت مستنبط ہوتا ہو اور طریق عمل کی شہادت نہایت صاف اور صریح ہونی چاہیے (۶) نیز ملاحظہ ہو کتاب تعمیل مختص فرائی صاحب فقرہ ۱۰۸۲-۱۱۰۸ اور دربارہ اختیار تمیزی عدالت ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۴۲ دفعہ ۱۳ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ جس صورت میں کہ ایک ڈگری تعمیل مختص کی استدعا کی گئی ہو تو یہ معلوم کرنا عدالت کا فرض ہے کہ آیا بہ ملحوظی اختیار تمیزی بموجب دفعہ ہذا ڈگری مذکور عطا کی جانی چاہیے یا کہ نہ (۷) زیر دفعہ ہذا جو مقدمات کی تین قسم کی گئی ہیں ان میں سے اول اور دوم میں وہ صورتہائے

---

(۱) کتاب اکویٹی اسٹوری صاحب صفحہ ۷۴۲ (۲) نمبر ۱۳ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) ولیم ملکسن الیوٹ جلد اول صفحہ ۲۳ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۶۱ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۶۷۸ (۶) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۲۳۲ (۷) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۲۳۲۔

شامل ہیں جن میں عدالت بطور مناسب اپنے اختیار سماعت کے استعمال کرنیسے انکار کریگی کیونکہ بروے اول الذکر اختیار سماعت کا استعمال کرنا ایک غیر مناسب اور بعید از انصاف فائدہ بحق مدعی پہونچنے کا نتیجہ پیدا کریگا اور بروے موخر الذکر مدعا علیہ کو نامناسب نقصان پہونچنے کا نتیجہ پیدا کریگا۔ جملہ تمثیلات بیان کردہ کی نسبت یہ متصور کرنا چاہیے کہ وہ ایسی صورتیں ہیں جنمیں بروے کسی نہ کسی دفعہ منجملہ دفعات ماسبق کے دادرسی عطا کرنا جائز ہوگا لیکن جنمیں بوجہ خاص حالات کے دادرسی عطا کرنا قرین انصاف نہیں ہے۔ مثلاً اسی صورتمیں کہ عدالت نے فریقین کو مساوی حیثیت میں نہ پاکر نالش کو ڈسمس کر دیا اور مدعا علیہ کو ایک خاص تجارت کے کرنیسے منع کرنیکے لیے حکم امتناعی صادر کرنے سے انکار کر دیا۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۷۰۲۔ لیکن برطبق اپیل مدعی کو ہرجانہ زر نقد میں دلایا گیا ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۶۲۔ جس صورت میں کہ بوقت کرنے اقرار کے فریقین کو مساوی وسائل واقفیت حاصل تھے تو یہ امر واقعہ کہ اُنکے باہمی قانونی تعلقات بعد میں اُس سے مختلف معلوم ہوے جو اُس وقت انہوں نے خیال کیے تھے سوال مذکور میں کوئی خلل اندازی نہیں کرتا (۱)۔

صورتہاے مفصلہ ذیل میں عدالت کو جائز ہے کہ تعمیل مختص کی ڈگری حسب اقتضاے راے اپنے صادر نہ کرے۔

(۱) جس صورتمیں وہ حالات جنکے اعتبار سے معاہدہ کیا گیا ایسے ہوں کہ مدعی کو مدعا علیہ پر ترجیح غیر واجب حاصل ہوتی ہو۔ گو کوئی فریب یا مغالطہ دہی مدعی کی جانب سے نہ ہو۔

تمثیلات

(الف) زید ایک آسامی نے جو تاحیات دخیل کسی جائداد کا ہے اپنی حقیت نسبت اُس جائداد کے عمرو پر منتقل کی۔ بکر نے اُس حقیت کے خریدنے کا اور عمرو نے فروخت کرنیکا معاہدہ کیا اِس معاہدہ کے ختم ہونیسے پہلے زید کو ضرب مہلک پہونچی جس کی تاثیر سے وہ اس معاہدہ کے ختم ہونے کی تاریخ کے ایکدن بعد مر گیا اگر عمرو اور بکر دونوں اس واقعہ سے بدرجہ مساوی لاعلم تھے یا دونوں کو بدرجہ مساوی خبر تھی تو عمرو مستحق تعمیل مختص معاہدہ کا ہے اور اگر عمرو اس واقعہ کو جانتا تھا اور بکر نہیں جانتا تھا تو تعمیل مختص عمرو کی درخواست پر نامنظور کی جائیگی۔

(ب) زید نے بکر کی حقیت جو ایک ذخیرہ تجارتی میں تھی عمرو کے ہاتھ بدون خرد فروخت کرنیکا معاہدہ کیا اور یہ شرط ٹھہری کہ بیع قائم رہیگی گو کہ یہ ظاہر ہو کہ بکر کی حقیت کچھ مالیت نہیں رکھتی ہے۔ درحقیقت مالیت حقیت بکر کی منحصر اُوپر نتیجہ بعض حسابات شرکتی کے تھی اور اس کی رو سے وہ بہت قرضدار اپنے شریک کا نکلا یہ قرضداری زید کو معلوم ہے مگر عمرو کو نہیں معلوم پس تعمیل مختص اس اقرار کی زید کی

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۴

درخواست پر نامنظور کی جائیگی۔

(ج) زید نے کچھ اراضی کے بیع کرنے اور عمرو نے اس کے خرید نے کا معاہدہ کیا اس اراضی کو طغیانی آب سے محفوظ رکھنے کے لئے اُسکے مالک کو ضرور ہے کہ ایک پشتہ صرف کثیر کا قائم رکھے لیکن عمرو اس حال سے واقف نہیں ہے اور زید نے اس سے یہ بات مخفی رکھی پس معاہدہ کی تعمیل مختص زید کی درخواست پر نامنظور کی جاوے گی۔

(د) زید کا مال نیلام پر چڑھایا گیا اور عمرو نے زید کی اٹرنی بکر سے کہا کہ میری طرف سے بولی بولنا بکر نے بلالحاظ اور از روئے نیک نیتی بولی بولی جیکہ اشخاص حاضرین نے دیکھا کہ بائع کا اٹرنی بولی بولتا ہے تو خیال کیا کہ یہ ایک شخص محض قیمت بڑھانیوالا ہے اسواسطے خاموش ہو رہے اور وہ لاٹ تھوڑی قیمت پر عمرو کے نام نیلام ہو گیا۔ اسصورت میں معاہدہ مذکور کی تعمیل مختص عمرو کی درخواست پر نامنظور ہو گی

قاعدہ ہذا کا یہ مطلب ہے کہ جب حالات معاہدہ کے لحاظ سے یہ واضح ہوتا ہو کہ اگرچہ مدعی نے کوئی فریب یا غلط بیانی نہیں کی۔ مگر تاہم اسکو مدعا علیہ پر غیر واجب ترجیح حاصل ہوتی ہے یعنی مدعیکو فائدہ کثیر اور مدعا علیہ کو نقصان ہوتا ہے تو ایسی معاہدہ کی صورت میں عموماً تعمیل مختص معاہدہ کی نہیں کرائی جاوے گی

فرائی صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۶ لغایت ۱۱۵ میں یہ لکھا ہے کہ تعمیل مختص کے لئے اعتدال ضرور ہے اور اسقدر لحاظ رکھنا چاہیے کہ فریقین کو برابر فائدہ حاصل ہو اور جس موقعہ پر دونوں کو برابر فائدہ نہیں ہوتا اور ایک فریق دوسرے فریق کی نسبت زیادہ فائدہ اُٹھاتا ہے تو بہت سی صورتیں ایسی ہیں کہ اگرچہ زیادہ فائدہ اُٹھانے والے فریق نے کوئی فریب یا غلط بیانی نہ کی ہو تاہم اس کی نالش پر عدالت سے معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جا سکتی۔ اس قسم کے معاہدہ کی صورت شرائط اور حالات معاہدہ سے مستنبط ہو سکتی ہے اس امر کی تجویز کہ معاہدہ سے ایک فریق غیر واجب فائدہ اُٹھاتا ہے اور دوسرے فریق کا ناحق نقصان ہوتا ہے۔ عموماً اون حالات کے لحاظ سے ہونا چاہیے کہ جو بوقت انعقاد معاہدہ واقعہ ہوئے تھے نہ ان حالات پر جو بعد انعقاد معاہدہ وقوع میں آئے ہوں کیونکہ بہت سے معاملات ایسے ہیں کہ بوقت انعقاد معاہدہ متحقق نہیں ہوتے اور اگر بعد انعقاد معاہدہ ان میں سے کوئی امر ایک فریق کے خلاف اُمید ظاہر ہو تو یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ معاہدہ خلاف انصاف قرار دیا جائے۔

تمثیل (الف) میں اگر عمرو کو اسواقعہ کا علم تھا لیکن بکر کو نہ تھا تب چونکہ زید تکمیل معاہدہ کے بعد تک زندہ رہا تو بہ سخت تعبیر قانون کے بکر نے وہ حاصل کیا ہے جسکا اُسنے سودا کیا ہے یعنی الف کا حق حین حیاتی اور عمرو صرف نسبت اس امر کے خاموش تھا جس کے بیان کرنیکا وہ پابند نہ تھا۔ لیکن تاہم بروئے عدل

اور ایمانداری سکے عمرو ایک غیر معقول فائدہ حاصل کر رہا تھا (۱)۔ اسیطرح گو شئے معہودہ کے غیر متحقق ہونیکی نسبت کوئی امر موجود ہو جو صرف قریب قریب اقرارنامہ میں مندرج کیا گیا ہے تاہم ایک بڑا تفاوت تخمینہ میں مانع تعمیل مختص ہوگا (۲)۔

تمثیل (ب) مقدمہ اسمتھ بنام ہریسن (۳) سے اخذ کی گئی ہو لیکن اس مقدمہ میں عدالت نے صرف بائع کی نالش پر تعمیل مختص سے ہی انکار نہیں کیا بلکہ بیع کو خریدار کی نالش پر منسوخ کر دیا تھا اور خرچہ بذمہ بائع عائد کیا تھا۔

اشخاص مجاز ہیں کہ ایک دوسرے کیساتھ معاہدہ کریں بہ علم اس امر کے کہ ایک شرط یا غیر متحقق امر ابعد میں خاصکر شئے معہودہ کی قیمت میں خلل انداز ہوگا خواہ کسی طرح سے ہو۔ اور اگر فریقین کو واقعات کا برابر علم ہو اور دونوں کو امور واقعہ کے دریافت کرنے کے وسائل بھی برابر حاصل ہوں تو اگر وے ایسی صورت میں معاہدہ کریں تو معاہدہ مذکور کافی طور پر معقول ہوگا اور اسکا لفاذ کیا جا سکیگا۔ گو اس سے ایک فریق کو بہت فائدہ حاصل ہو اور دوسرے کو نقصان ہو مثلاً۔ ایک شخص کا صحیح النسب ہونا مشتبہ ہو اور فریق ثانی باوجود علم اس امر کے معاہدہ خریداری استحقاق مذکور کا کرے۔ اور بعد اس کے وہ شخص عدالت سے غیر صحیح النسب قرار پائے تو ایسی صورت میں شخص معاہدہ کنندہ پر تعمیل مختص اس معاہدہ کی لازم ہے۔ علی ہذالقیاس ایک شخص ایک جائداد کو اس بیان سے بیچتا ہو کہ وہ جائداد اس شخص نے ازروئے وصیت نامہ کے اپنے چچا سے پائی ہے اور معاہدا در معاہدلہ کو وصیت نامہ مذکور کے جواز کی نسبت شبہ ہو اور ایسی صورت میں اس جائداد کو خریدے اور بعد ازاں وصیت نامہ مذکور عدالت سے ناجائز قرار پائے تو مشتری اس معاہدہ کا پابند ہو اور زر ثمن کا ادا کرنا اسپر لازم ہوگا۔ کیونکہ ہر دو صورتہائے متذکرہ میں مشتری کو پورا علم بائع کے استحقاق کی نسبت تھا اور اپنے اپنی مرضی سے حق مشتبہ کو خریدا۔ ایک مقدمہ میں دو شخص ایک کارخانہ تجارتی میں شریک تھے اور دونوں کو یہ معلوم تھا کہ کاروبار کارخانہ میں نہایت ابتری ہو اور باوجود اس علم کے ایک شریک نے دوسرے شریک کا حصہ بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ کے خرید لیا۔ بوقت ادائے زر ثمن مشتری نے ابتری مذکور کا عذر پیش کیا عدالت سے بناء عذر مشتری زر ثمن بائع کو دلایا گیا۔ لیکن ایسی حالت میں یہ ضرور ہو کہ دونوں فریق کا علم اس معاملہ میں برابر ہو اور اگر ایک فریق کو ایک امر معلوم ہو اور دوسرے فریق کو معلوم نہ ہو یا فریق اول اس امر کو عمداً مخفی رکھے اور اس شخص کو جو امر مذکور جانتا ہو بمقابلہ دوسرے شخص کے جو اس سے لاعلم ہے

(۱) کنٹ کمنٹری جلد ۲ صفحہ ۴۸۹ - (۲) لا رپورٹ چانسری جلد اول صفحہ ۱۸۱

(۳) لا جرنل چانسری جلد ۲۶ صفحہ ۴۱۲

فائدہ حاصل ہوتا ہے تو عدالت ایسے معاہدہ کی تعمیل مختص نہ کرائی جائیگی۔ تمثیل ثانی میں زید بائع جانتا تھا
کہ حقیت بکر پر بہت سے قرضوں کا مواخذہ ہے اور عمرو مشتری اسبات کو نہیں جانتا تھا اسلئے ایسے معاہدہ
کی تعمیل مختص نہیں کرائی گئی اور تمثیل (ج) میں بائع جانتا تھا کہ طغیانی دریا سے اس کی اراضی دریا
برد ہو جاتی ہے لیکن مشتری اس امر کو نہیں جانتا تھا کہ بغیر پشتہ بند ہونے کے جس میں بہت سا صرف ہوگا
وہ اراضی کسی کام کی نہیں ہے اس صورت میں بھی معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی گئی۔ اگر بوقت انعقاد معاہدہ
شئے معہودہ کا کوئی حال معاہدین کو معلوم نہ ہو اور بعد ازاں وہ امر خلاف امید ان کے ایسا ظاہر ہو کہ اگر
بعد اظہار اس امر کے معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جاوے تو ایک فریق کو استفادہ غیر واجب حاصل ہوتا ہے
تو اس صورت میں عموماً وہ معاہدہ ناقابل تعمیل مختص کے ہوگا۔ مثلاً ایک شخص نے ایک قطعہ اراضی
کے بیچنے کا معاہدہ کیا اور بعد انعقاد معاہدہ اس اراضی میں کان وغیرہ کی ایک قیمتی شئے ظاہر ہوئی کہ
جسکا علم معاہدین کو پہلے نہ تھا تو ایسی صورت میں اگر حسب استدعا مشتری کے معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی
جائے تو مشتری کو فائدہ غیر واجب حاصل ہوتا ہے کہ جسکا معاہدہ نہیں ہوا اور نہ بروقت معاہدہ شئے
قیمتی مذکور کا معاہدین کو گمان یا خیال تھا اسلئے ایسے معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی گئی یہ ضروری نہیں
کہ مدعی کیطرف سے کوئی فعل بدنیتی یا فریب دہی سے صادر ہوا ہو۔ لیکن اگر حالات معاہدہ سے پایا جاوے
کہ معاہدہ مذکور غیر واجب اور خلاف انصاف ہے تو اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاویگی (ملاحظہ ہو تمثیل
د د)۔ الغرض دریافت اس امر کے کہ معاہدہ خلاف انصاف ہے یا نہیں۔ علاوہ شرائط معاہدہ کے چند
دیگر حالات پر بھی لحاظ کرنا ضروری ہے۔ مثلاً عقل و عمر و حالات معاشرت معاہدین طریقہ معاہدہ اور
کہ کوئی شخص واقف قانون ان کے درمیان میں تھا یا نہیں۔ آیا استحقاق معہودہ موجود ہے یا آئندہ پیدا
ہونیوالا ہے کہ جس کی مالیت کا تحقیق ہونا دشوار اور مشکل ہے شئے معہودہ کی قیمت مناسب قرار پائی ہے
یا نہیں۔ پس جب یہ معلوم ہوا کہ جس شخص پر تعمیل مختص کرا پانیکا دعوے ہے اسنے نہایت ناموافق اور
اپنے تنگ زمانہ میں وہ معاہدہ کیا ہے یا یہ کہ بالکل جاہل ہے اور کل حالات کے دریافت کرنیکا اسے
موقعہ نہیں ملا یا معاملہ مذکور میں کسی عقلمند اور سمجھدار آدمی سے مشورہ نہیں کر سکا۔ یا یہ ظاہر ہو کہ اسنے
اچھیطرح فکر کر کے ارادہ سے معاہدہ نہیں کیا تو عدالت کو ایسے معاہدہ کی تعمیل مختص کرانے میں نہایت
احتیاط کرنا واجب ہے یہ ضرور نہیں کہ غریب اور مفلس یا جاہل اشخاص معاہدہ نہ کر سکتے ہوں لیکن
عدالت کو ان کے حالات پر بخوبی غور اور لحاظ کرنا چاہیے۔ عموماً شخص مخمور کے معاہدہ کی تعمیل مختص
نہیں کرائی جا سکتی اور جس حالت میں کہ کسی معاہدہ کی تعمیل مختص کرانے سے کسی شخص ثالث کا

نقصان عظیم ہونا ممکن ہو تو اس معاہدہ کی بھی تعمیل مختص کرانا مناسب نہیں گو بہت سی صورتیں ایسی ہو سکتی ہیں کہ باوجود نہ کرانے تعمیل مختص معاہدہ کے عدالت مدعی کو ہرجہ دلا سکتی ہے۔

مدعا علیہ نے جسکا ایک قطعہ زمین کی بابت اشخاص ثالث کے ساتھ مقدمہ لڑ رہا تھا مدعی کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ مدعی خرچہ مقدمہ کیلئے ایکسو روپیہ دیتا رہے اور بمعاوضہ اس کے جسقدر کی اسکو ڈگری ملیگی اسکا چوتھائی حصہ مدعی کو دیدیگا معلوم ہوا کہ مدعی نے صرف ۹۵ روپیہ مدد خرچ کے لئے دئے اور چوتھائی حصہ کی قیمت تین سو روپیہ سے بھی زیادہ تھی۔ اس اقرارنامہ کی تعمیل خاص کے لئے نالش کی گئی۔[1] تجویز ہوا کہ تعمیل مختص کی ڈگری نہیں دیجانی چاہئے کیونکہ مدعی اس سے نہایت غیر واجبی فائدہ اٹھائیگا نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۴ مندرجہ زیر دفعہ ۲۱ ایکٹ ہذا۔

لہذا یہ ضروری ہے کہ بوقت انعقاد معاہدہ معاہدہ کی معقولیت پر اس کی دیگر شرائط کیطرح اور اُسکی سختی وغیرہ پر غور کیا جاکر تصفیہ کیا جاوے ورنہ اس مقولہ قانون میں کہ "مشتری ہوشیار باش" نقص واقعہ ہوگا۔ بدون جس کے تجارت بالکل موجود نہیں رہ سکتی (ملاحظہ ہو قانون تعمیل مختص فرائی صاحب طبع سوم صفحہ ۲۳۰ و ۷۱۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۲۳)

(۲) جس حال میں کہ تعمیل معاہدہ مدعا علیہ پر کوئی جبر عائد کرے جو اس کے خیال میں نہ تھا مگر کوئی ایسا جبر مدعی پر در صورت عدم تعمیل معاہدہ مذکور کے عائد نہ ہوتا ہو۔

تمثیلات

(ھ) زید بموجب اپنے باپ کے وصیت نامہ کے مستحق کسی اراضی کا اس شرط پر ہے کہ اگر وہ پچیس برس کے اندر اسکو بیع کرے تو نصف زرثمن عمرو کو ملے۔ زید نے اس شرط کو فراموش کر کے پچیس برس کے منقضی ہونے سے پہلے بکر کے ساتھ اس اراضی کے بیع کرنیکا معاہدہ کیا اسصورت میں تعمیل معاہدہ کی زید پر ایسی سخت گذرے گی کہ عدالت اس کی تعمیل مختص بحق بکر جبراً نہ کرائیگی

(و) زید اور عمرو امنا نے اپنے بینی فیشری (یعنی مامون لہ) بکر کیساتھ ایک معاہدہ میں واسطے فروخت جائداد امانتی کے بنام خالد اتفاق کیا اور بذات خود اس بات کا عہد کیا کہ جو گراں بوز اس جائداد پر ہے اُسے اسکو بری کردیں گے لیکن زرثمن ادن دیون کے ادا کرنے کے واسطے تقریباً کافی نہیں ہے۔ گو کہ بتاریخ معاہدہ مذکور بیع کرنیوالونکو یقین اس کے کافی ہونے

[1] (۱) نمبر ۱۵ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

کا تھا اس صورت میں تعمیل مختص معاہدہ کی خالد کی درخواست پر نامنظور ہوگی۔

(ز)، زید ایک محال کے مالک نے اسکو عمرو کے ہاتھ بیع کرنیکا معاہدہ کیا اور یہ شرط کی کہ زید اس کی حدود کی تصریح کے لئے مجبور نہ کیا جائیگا مگر اس محال میں درحقیقت ایک قیمتی جائداد شامل ہے جس کو فریقین نہیں جانتے تھے کہ اسمیں داخل ہے۔ اسصورت میں تعمیل مختص اس معاہدہ کی عمرو کی درخواست پر نامنظور ہوگی الا اس صورتمیں کہ اس جائداد نامعلوم کے دعوے سے دست بردار ہو۔

(ح)۔ زید نے عمرو کے ساتھ معاہدہ کیا کہ اس کے ہاتھ کچھ اراضی بیع کریگا اور ایک ریلوے کے اسٹیشن سے وہاں تک راستہ بنا دیگا۔ بعدازاں معلوم ہوا کہ زید بغیر اس کے کہ اس پر نزاع عدالت قائم ہو سڑک نہیں بنا سکتا ہے۔ پس تعمیل مختص اس جزو معاہدہ کی جو سڑک کے باب میں ہے عمرو کی درخواست پر نامنظور کی جائے گی گو کہ وہ مستحق تعمیل مختص بقیہ معاہدہ کا معہ معاوضہ نقصان سڑک کے قرار پائے۔

(ط)۔ زید پٹہ دار معاون نے عمرو اس کے پٹہ دینیوالے کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ دراثنائے میعاد پٹہ کسیوقت عمرو اپنی اس خواہش کی اطلاع دے سکتا ہے کہ وہ آلات واودیات مستعملہ اور متعلقہ معاون لے لیگا اور وہ اشیاء جو اس کے اطلاعنامے میں مصرح ہیں حسب تشخیص مالیت بروقت فسخ پٹہ اس کے حوالہ کی جائیں ایسا معاہدہ پٹہ لینے والے کے کاروبار کے لئے نہایت مضر ہو سکتا ہے اور تعمیل مختص اس کی عمرو کی درخواست پر نہ کرائی جائے گی۔

(ی)، زید نے کچھ اراضی عمرو سے خرید کرنے کا معاہدہ کیا اور اس اقرارنامے میں اُس اراضی کے راستے کا کچھ ذکر نہیں لکھا گیا اور وجود کسی استحقاق راستے کا ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے تو اس صورت میں تعمیل مختص معاہدہ کی عمرو کی درخواست پر نامنظور ہوگی۔

(یا)، زید نے عمرو سے معاہدہ کیا کہ تمام اشیا ایک قسم خاص کی جو زید اپنے پیشہ میں استعمال کرتا ہے عمرو کے کارخانہ سے خرید کریگا اور اور کہیں سے نہیں۔ عدالت عمرو کو ان اشیاء کے بہم پہونچانے پر مجبور نہیں کر سکتی ہے لیکن اگر وہ مہیا نہ کرے تو زید برباد ہو جائے اس حال میں کہ اس کو دوسری جگہ سے خریدنے کی اجازت نہ ہو۔ پس تعمیل مختص اس معاہدہ کی عمرو کی درخواست پر نامنظور ہوگی

اس قاعدہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر معاہدہ کی تعمیل مختص کرانے سے مدعاعلیہ پر جبر ہوتا ہو یعنی اسکا نقصان ہو اور مدعی کا کچھ نقصان نہ ہو تو اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاویگی تمثیلات جو دفعہ ہذا میں دی گئی ہیں نظائر

ملک انگلستان سے اخذ کی گئی ہیں (۱)، اس قاعدہ کے اصول ہی قاعدہ اول کے اصول کے قریب قریب ہیں۔ بڑا اصول یہ ہے کہ جب معاہدہ کی تعمیل مختص کرانے سے کسی فریق پر جبر ہو تو اس کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاوے گی اور عموماً یہ امر کہ اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرانے سے کسی فریق پر جبر ہوتا ہے یا نہیں ان حالات معاہدہ کے لحاظ سے تجویز کیا جانا چاہئے جو بروقت انعقاد معاہدہ واقع ہوئے ہیں اور اگر بروقت انعقاد وہ معاہدہ درست اور واجب طور پر منعقد ہوا ہو۔ مگر بعدہ بوجہ کسی واقعہ کے کسی ایک فریق کی نسبت سخت ہو جائے تو اس وجہ سے معاہدہ مذکور نا قابل نفاذ قرار نہ دیا جاوے گا۔ لیکن جب اسی فریق کے کسی فعل کے ارتکاب کی وجہ سے جو کہ اس سے مستفید ہونا چاہتا ہے سختی پیدا ہو یا صورت تبدیل ہو گئی ہو تو نا قابل نفاذ ہو گا۔ مثلاً ایک مقدمہ میں ملک انگلستان کے ایک امیر نے اپنے مکان کی متصلہ اراضی اس شرط پر بیچ ڈالی کہ مشتری کوئی شے مضر آسائش بائع اراضی مذکور پر قائم نہ کریگا۔ بعد ازاں امیر مر گیا اور اسکا عالیشان مکان منہدم ہو گیا اور ایک سڑک اس میں سے ہو کر نکل گئی اور باغیچہ متعلق مکان کی بجائے دیگر چند مکانات بن گئے اسوقت وارثان مشتری اس قطعہ اراضی پر جو امیر مذکور سے خریدی گئی تھی مکان بنانے لگے۔ اور ورثا امیر متوفی واسطے ممانعت کرانے اس فعل کے باستدلال شرائط بیعنامہ دعویدار ہوئے۔ عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ جب فعل وارثان بائع سے شکل موقعہ کی تبدیل ہو گئی (یا وہ حالت حائل ہوئی)، تو مشتری سے اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی۔

اگر بعد انعقاد معاہدہ مدعا علیہ کے فعل سے کوئی ایسا واقعہ حائل ہو گیا ہو کہ جس سے مدعا علیہ پر جبر ہوتا ہو تو مدعا علیہ اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرلینے میں عذر نہیں کر سکتا۔

جب کوئی شخص کسی خاص غرض یا امید پر کوئی معاہدہ کرے اور اس کی بدقسمتی سے پھر وہ امید یا غرض معدوم ہو جائے تو وہ اس بنا پر یہ عذر نہیں کر سکتا کہ اس سے اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہ کرائی جائے۔ ایک مقدمہ میں ایک شخص نے واسطے بنانے کارخانہ کے وسط شہر میں قطعہ اراضی کے خریدنیکا معاہدہ کیا اور بوقت آغاز تعمیر کارخانہ کے میونسپل کمیٹی نے اس کارخانہ کے اجرا کی اجازت نہ دی۔ بر طبق نالش بائع کے مشتری نے عذر کیا کہ جس غرض اور امید پر اراضی خریدنے کا معاہدہ ہوا تھا وہ معدوم ہو گئی چنانچہ عدالت سے بنا منظوری عذر مدعا علیہ ڈگری کرا پانے تعمیل مختص معاہدہ کے بحق مدعی صادر کی گئی۔

جن اصولوں پر یہ دونوں قاعدے مبنی ہیں انکی نسبت مسٹر لیما صاحب نے اپنی کتاب ایکوئیٹی جورس پروڈنس کی دفعہ ۶۹، میں حسب ذیل تحریر فرمایا ہے قبل ازیں کہ کسی معاہدہ کی تعمیل مختص کرانیکا حکم صادر کیا جائے یہ دیکھنا

(۱) کتاب فرائی صاحب صفحہ ۱۲۶ لغایت ۱۲۴

چاہیے کہ وہ تحقیق اور واجب ادا اسکا ہر ایک جزو راستی پر مبنی ہو یا نہیں۔ اگر معاہدہ مذکور میں فریب یا غلط بیانی پائی جائے یا ایک فریق پر نہایت سختی ہوتی ہو یا مدعا علیہ کو کسی فعل خلاف قانون یا خلاف تہذیب کا ارتکاب کرنا پڑتا ہو یا ایسا معاہدہ ہو کہ جو خلاف استفادہ عامہ کے ہو یا مدعا علیہ کو خلاف ایمانداری کے عمل کرنا پڑتا ہو یا مدعا علیہ کی جانب سے تعمیل مختص غیر ممکن ہو اور عموماً ان مقدمات میں کہ جن میں بلحاظ ان کے جملہ حالات کے تعمیل مختص معاہدہ کی ڈگری صادر کرنا خلاف انصاف ہو عدالت سے تعمیل مختص نہیں کرائی جاویگی۔

صورت ذیل میں عدالت تعمیل مختص کی ڈگری کرنے کی نسبت اقتضائے رائے مناسب طور پر عمل میں لاسکتی ہے

(۳) جبکہ مدعی بوجہ ایک معاہدہ کے جو قابل تعمیل مختص ہے افعال حقیقی عمل میں لایا یا نقصان متحمل ہوا

تمثیل

زید نے ایک ریلوے کمپنی کے ہاتھ اراضی بیع کی اور اس کمپنی نے اسکی آسائش کے لئے کچھ تعمیرات کے بنا دینے کا معاہدہ کیا۔ کمپنی مذکور اس اراضی کو لیکر اپنی ریلوے کے استعمال میں لائی پس تعمیل مختص معاہدہ کی ڈگری دربارہ بنا دینے تعمیرات کے بحق زید صادر ہوگی۔

اس قاعدہ میں بجائے لفظ فعل وقوعی کے فعل واقعی یا فعل ضروری پڑھنے سے مطلب زیادہ صاف اور واضح ہو جاویگا یعنی جب باہم معاہدین کے ایسا معاہدہ قرار پائے کہ جس کی تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہو اور موافق اس معاہدہ کے مدعی کوئی فعل ضروری بغرض ایفاء معاہدہ ذمگی خود بجا لائے یا اس سے نقصان اٹھائے تو عموماً ایسی صورتمیں عدالت سے حسب استدعا مدعی اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جاوے گی

اسٹوری صاحب نے اپنی کتاب کی دفعہ ۵۹، میں فرمایا ہے کہ جب ایک فریق اپنے ذمگی معاہدہ کی اس امید پر تعمیل کردے کہ فریق ثانی اپنے ذمگی معاہدہ کی تعمیل کریگا اور فریق ثانی اپنے معاہدہ کی تعمیل سے منکر ہو تو اسصورت میں اگر عدالت سے عندالاستدعا فریق اول الذکر سے جسنے کہ اپنے ذمگی معاہدہ کی تعمیل کردی ہے اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہ کرائی جائے تو حقیقتاً فریق ایفا کنندہ معاہدہ کا نقصان اور اس کی حق تلفی ہوتی ہے۔

لیکن قاعدہ ہذا انہیں معاہدوں سے متعلق ہے کہ جن کی تعمیل مختص ہوسکتی ہے نہ ان معاہدات سے جن کی کہ تعمیل مختص نہیں ہوسکتی۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ مدعی کی جانب سے کوئی فعل واقعی یا ضروری خاص اسی معاہدہ کی بابت عمل میں آیا ہو یا مدعی نے اسی معاہدہ کی بابت نقصان اٹھایا ہو کہ جس کی تعمیل مختص کرا پانے کی وہ استدعا کرتا ہے

فرائیہ صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۰ پر ان افعال کی بابت مفصلہ ذیل چند اصول مقدمات عدالت انگلستان سے اخذ کر کے درج کئے ہیں اولاً فعل مذکور ایسا ہو کہ اس خاص معاہدہ سے متعلق ہو اور کسی دوسرے سبب یا استحقاق سے عمل میں آیا ہو۔ ثانیاً۔ وہ فعل ایسا ہو کہ اگر مدعا علیہ سے تعمیل مختص معاہدہ کی نہ کرائی جاوے تو مدعا علیہ اپنے فریب سے مستفید ہوتا ہے۔ ثالثاً معاہدہ جس کی بنا کے لئے فعل مذکور کیا گیا ہے۔ قابل نفاذ ہو۔ اس بارہ میں ہنوری صاحب اور فرائی صاحب کی کتاب میں نہایت عمدگی اور خوبی سے بحث کی گئی ہے چنانچہ ان دونوں کتابوں میں سے چند اصول کا خلاصہ ذیل میں لکھا جاتا ہے عدالہائے ملک انگلستان میں پہلے یہ تجویز ہوئی تھی کہ جزو زرثمن کا ادا کر دینا ہی فعل واقعی ہے اس لئے معاہدہ کی تعمیل مختص ہونی چاہئے مگر بعدہ یہ تجویز ہوئی کہ جزو زرثمن کا ادا کر دینا فعل واقعی یا ضروری نہیں ہے کیونکہ مشتری زرثمن معہ سود بذریعہ نالش واپس پا سکتا ہے۔ عام قاعدہ فعل واقعی یا ضروری کا یہ ہے کہ وہ فعل فریق بجا لانیوالے کا ایسا ہو کہ جسکی کرنیکی وجہہ سے اس کی ایسی حالت ہو گئی ہو کہ درصورت نہ کرانے تعمیل مختص معاہدہ کے کہ جس کی آسنے استدعا کی ہے وہ دوسرے فریق کے فریب سے مضرت اٹھاتا ہو مثلاً ا بایعہ نے ایک قطعہ اراضی کے بیچ دینے کا معاہدہ کیا اور مشتری نے باعتبار اس معاہدہ کے اس زمین کی صفائی کرائی۔ اور سامان و مصالحہ تعمیر مکان کا وہاں پر جمع کر کے بنیاد کھود ڈالی اور تعمیر شروع کر دی اس صورت میں مشتری کے فعل سے (باعتبار اس معاہدہ کے) ایسی حالت ہو گئی ہے کہ اگر حسب استدعا مشتری مدعی کے اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہ کرائی جاوے تو مدعی مشتری فریب سے نقصان اٹھاتا ہے۔ انعقاد معاہدہ سے پہلے جو افعال مثلاً شئے معہودہ کا دیکھنا یا تخمینہ یا پیمائش یا جانچ کرنا صادر ہوا ہو وہ فعل واقعی اور ضروری متصور ہونگے اور وہ فعل واقعی یا ضروری ہے جو کسی دوسری غرض سے ہوا ہو نہ بوجہ اس معاہدہ کے حسب بروئے معاہدہ نہ خلاف اسکے) مشتری شئے مبیعہ پر دخل حاصل کرے تو وہ دخل لے لینا ایک فعل واقعی اور ضروری متصور ہوگا۔ مثلاً ایک کاشتکار قابض اراضی سے مالک اراضی نے معاہدہ بیع اس قطعہ اراضی کا کیا جو اس کے قبضہ میں ہے تو وہ قبضہ کاشتکار مذکور کا اس اراضی پر تا تعمیل معاہدہ بحیثیت کاشتکار سمجھے متصور ہوگا نہ بحیثیت مشتری کے لیکن اگر کاشتکار مشتری یہ ثابت کر سکے کہ بایعہ نے اس اراضی پر دخل دیدیا اور حیثیت اس کی تبدیل ہو گئی ہے یا یہ ثابت ہو کہ بوجہ معاہدہ بیع کے کاشتکار نے اس اراضی پر عمارت بنانی شروع کر دی یا اس زمین کی ترقی کیواسطے کچھ روپیہ صرف کر دیا ہے تو اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جانی مناسب ہے۔ سوال تعمیل مختص بطور ایک قاعدہ کے ایک سوال امر واقعہ ہے جس کا فیصلہ عدالتوں کو کرنا ہوگا۔ (ملاحظہ ہو چانسری ڈویژن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۸)

(د) کس کے حق میں معاہدوں کی تعمیل مختص کرائی جا سکتی ہے

تعمیل مختص کون کرا سکتا ہے

دفعہ ۲۳ - بجز اس صورت کے کہ اور طور پر اس باب میں حکم ہو معاہدہ کی تعمیل مختص کرانے کے اشخاص مفصلہ ذیل مستحق ہونگے۔

(الف) - کوئی فریق معاہدہ کا

جن معاہدین کے باہم معاہدہ منعقد ہوا ہو انہیں سے کوئی فریق معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتا ہے ظاہراً غیر شخص جو فریق معاہدہ نہ ہو وہ معاہدہ سے مستفید نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جا سکتی ہے لیکن بہت سے اشخاص ایسے ہیں جو فریق معاہدہ نہیں ہوتے مگر باوجود اس کے معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتے ہیں۔ چنانچہ انکا ذکر دفعہ ہذا کی ضمنہائے مابعد میں کیا گیا ہے۔

(ب) کسی فریق معاہدہ مذکور کا قائمقام حقیت یا اصل مالک مگر شرط یہ ہے کہ جبکہ علمیں علم یا ہنر یا استطاعت یا کوئی قابلیت ذاتی اس فریق کی ایک جزو کلاں اس معاہدہ کی ہو یا جس حال میں کہ معاہدہ کے اندر یہ شرط ہو کہ اس کی حقیت نہیں منتقل کی جائیگی تو اسکا قائمقام حقیت یا اصل مالک مستحق تعمیل مختص اس معاہدہ کا نہ ہوگا الا اسصورت میں کہ اس کے حصہ کی تعمیل ہو چکی ہو۔ بروئے فقرہ ہذا اشخاص ذیل تعمیل مختص کرا سکتے ہیں۔ اولاً کسی فریق معاہدہ کی حقیت کا قائمقام یعنی وہ شخص جسکو از روئے وراثت یا بہ تاثیر فعل کسی فریق معاہدہ کے اس فریق کا استحقاق حاصل ہو گیا ہو ثانیاً۔ اگر فریق معاہدہ کسی دوسرے شخص کا ایجنٹ (کارندہ) ہو تو اسکا مالک مگر شرط یہ ہے کہ جب دوسرے فریق نے فریق معاہدہ سے بلحاظ اس کے ذاتی علم یا ہنر یا استطاعت یا قابلیت کے معاہدہ کیا ہو تو اسکا قائمقام مصرحہ بالا تعمیل مختص معاہدہ کی نہیں کرا سکتا۔ باستثنا اس صورت کے کہ جب اصل معاہد نے اپنے ذمگی حصہ معاہدہ کی تعمیل کر دی ہو۔ چنانچہ جس حال میں کہ ذاتی قابلیت اس فریق کی جس کے ساتھ معاہدہ کیا گیا ہو ایک اہم جزو معاہدہ کا ہو تو استحقاق تعمیل مختص شخص مذکور کی وفات پر مسدود ہو جاتا ہے اور اسکا جائز قائمقام اس کی بابت دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ اگر معاہدہ کی نوعیت سے یہ منشا نہ رکھا گیا ہو کہ الف معاہد لہ ب معاہد سے مطالبہ تعمیل کرسکے حصہ معاہدہ کا کرے تو دس کی طرف سے اس کے حصے معاہدہ کی تعمیل میں توقف اور غفلت کئے جانے سے حق تعمیل مختص معاہدہ جاتا رہتا ہے گو کہ معاہدہ میں کوئی وقت برائے تعمیل مقرر نہ کیا گیا ہو (۱)

دوسری شرط یہ ہے کہ اگر باہم معاہدین کے یہ قرار پایا ہو کہ کوئی فریق استحقاق معہودہ کو منتقل کر دینے کا مجاز نہ ہوگا تو وہ شخص جو بذریعہ انتقال اس معاہدہ کے قائمقام ہو تعمیل مختص نہیں کرا سکتا۔ مثلاً مسمے (الف) نے ب سے اپنی حقیت کے بیع کرنیکا معاہدہ کیا اور بعد تکمیل معاہدہ (ب) فوت ہو گیا تو اسکا وارث تعمیل

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۶۵ و ۲۶۶

مختص کرا پانے کا مستحق ہے (الف) نے (ب) سے اپنی حقیت کے بیع کرنیکا معاہدہ کیا اور مسمی (ب) نے بعوض
معاوضہ کافی اپنا استحقاق نسبت معاہدہ مذکور (ج) کے ہاتھ بیچڈالا تو (ج) مستحق کرا پانے تعمیل
مختص اس معاہدہ کا ہے۔ جبکہ الف کارندہ (ب) ساہوکار نے (ج) بارہے سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ اُسکی
حقیت واسطے فائدہ (ب) اپنے مالک کے خریدیگا اور (ج) نے اُس حقیت کے بیع کرنیکا کارندہ مذکور
سے معاہدہ کیا تو اس صورت میں (ب) اصل مالک واسطے تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ مذکور کے (ج)
کے نام نالش کر سکتا ہے (الف) ایک نہایت مشہور اور عمدہ مصور ہے اور (ب) نے بوجہ اس کی شہرت اور
لیاقت صناعی کے اس سے یہ معاہدہ کیا کہ بعوض ایک رقم زر کثیر کے (الف) ایک تصویر (ب) کی کھینچدے
اور الف نے یہ اقرار کیا کہ وہ تصویر مذکور کھینچدیگا۔ قبل از کھینچنے تصویر کے (الف) نے اپنا کارخانہ مصوری
معہ جملہ فرمائشوں کے مسمی (ج) کے ہاتھ بیچڈالا۔ اس صورت میں (ج) (الف) کو اپنے ہاتھ کی
تصویر سے لینے (یعنی معاہدہ کی تعمیل مختص کرا پانے پر) مجبور نہیں کرا سکتا۔ لیکن اگر قبل از فروخت دوکان
(الف) نے بغرض تعمیل معاہدہ (ب) کے تصویر اپنے ہاتھ سے کھینچدی ہو۔ تو (ج) واسطے خرید لینے تصویر مذکور
کے (ب) کو مجبور کرا سکتا ہے۔ جس صورت میں کہ گورنمنٹ کو ایک بڑی ندی کا پل واسطے ریلوے کے بنوانے
کی ضرورت ہے، اور اس نے ایک بڑے نامی گرامی مالدار کمپنی کو اس کے بنوانے کا ٹھیکہ دیا اور یہ شرط
قرار پائی کہ اگر میعاد مقررہ کے اندر پل تیار نہ ہوگا تو ایک رقم کثیر بطور تاوان کے وہ کمپنی ادا کرے گی اس
صورت میں کمپنی مذکور کسی دوسری کمپنی کو وہ ٹھیکہ منتقل نہیں کر سکتی کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کمپنی جس کے نام
ٹھیکہ منتقل کیا جاوے اسقدر استطاعت نہ رکھتی ہو کہ اس صرف کثیر کی متحمل ہو سکے یا در صورت عدم
ایفاء وعدہ کے اسقدر زر تاوان اس سے وصول نہ ہو سکے۔ مسمی (الف) نے قطعہ اراضی کا پٹہ بغرض آبادی
اس کی مسمی (ب) کو لکھدیا اور باہم معاہدین کے یہ شرط قرار پائی کہ مسمی (ب) اس اراضی کو خاص اپنے
تصرف میں رکھیگا اور کسی کے پاس منتقل نہ کریگا۔ اور (ب) اگر اس اراضی کو (ج) کے پاس منتقل کردے تو
(ج) اُس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتا۔

استحقاق انتقال معاہدہ جس شخص کو انعقاد معاہدہ سے کچھ استحقاق حاصل ہوا ہو وہ باستثناء چند صورتوں (۱)
کے عموماً استحقاق مذکور کو منتقل کر سکتا ہے۔ فرائی صاحب نے اپنی کتاب شرح داد رسی (۱) میں اسبارہ میں
یہ فرمایا ہے کہ جب کسی شخص کی حیثیت ذاتی کی نسبت معاہدہ ہوا ہو تو وہ شخص اس استحقاق کو جو معاہدہ سے
پیدا ہوا ہے دوسرے شخص کے پاس منتقل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اصول انصاف یہ ہے کہ جب کسی شخص کے
علم یا ہنر یا استطاعت اور قابلیت کی نسبت معاہدہ کیا گیا ہے تو لازم ہے کہ وہی شخص اس معاہدہ کی تعمیل

(۱) ملاحظہ ہو صفحہ ۵۲ تا ۵۵۔

کرے۔ مثلاً۔ اگر کوئی شخص اپنا حصہ کسی کمپنی کا (ج) کے پاس فروخت کرنیکا معاہدہ کرے اور بائع قبل از تعمیل معاہدہ مرجائے تو اسکا وارث (ج) کو حصہ مذکور خرید لینے پر مجبور کرا سکتا ہے کیونکہ شئے معہودہ کی حیثیت میں کچھہ فرق نہیں آیا اور نہ (ج) مشتری کا کچھہ ہرج ہوتا ہے لیکن اگر (الف) نے خاص (ب) ہی کے ہاتھ سے تصویر بنوانیکا معاہدہ کیا ہو تو اس صورت میں اگر (ب) اس معاہدہ کی خود تعمیل نہ کر سکے تو اسکا قائمقام تصویر بناکر (الف) کو اس کے خریدنے کے لئے مجبور نہیں کرسکتا۔ ایسا ہی اگر (الف) (ب) کو متمول سمجھہ کر اپنی زمین کے آباد کرانے کے لئے اسکو پٹہ لکھدے تو (ب) اس اراضی کو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ منتقل نہیں کرسکتا کیونکہ مالک اراضی نے صرف بوجہہ استطاعت (ب) کو وہ اراضی اس کو اس خیال سے دی ہو کہ اسکا زر مالگذاری بلا مجبت وحیلہ وصول ہوتا رہیگا۔ علی ہذا القیاس اگر بوجہہ محبت یا کسی غرض کے لئے کسی خاص شخص سے کوئی معاہدہ کیا جائے تو شخص مذکور اپنے استحقاق کو منتقل نہیں کرسکتا۔ چنانچہ جب ایک عورت نے اپنے داماد کو اپنے مکان کے متصل اسکی سکونت کیلئے ایک قطعہ مکان واراضی کا پٹہ لکھدیا اور بعد ازاں داماد کا دیوالہ نکل گیا اور اس کی جائداد آفیشل آسائنی کے قبضہ میں آئی تو آفیشل آسائنی قبضہ مذکور کی درخواست پر عدالت سے اس معاہدہ کی تعمیل نہ کرائے گی۔

مالک وکارندہ جب کارندہ اپنے مالک کا نام ظاہر کرکے کسی شخص سے معاہدہ کرے تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ مالک اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتا ہے یا مالک مذکور سے اس کی تعمیل مختص کرائی جا سکتی ہے لیکن اگر کارندہ بوقت انعقاد معاہدہ اپنے مالک کا نام ظاہر نہ کرے اور معاہدہ جو وہ کرتا ہے درحقیقت کارندہ ہونے کی حیثیت سے بغرض منفعت اپنے مالک کے کرے تو اس صورت میں عموماً مالک اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرنے اور کرالینے کا مستحق ہوگا۔ بشرطیکہ معاہدہ کارندہ کی ذاتی حیثیت یعنی علم وہنر و استطاعت اور قابلیت پر موقوف نہو (۱)۔

راہن ومرتہن ایک راہن باقبضہ نے ایک اقرارنامہ واسطے پٹہ اکیس سالہ کے مدعا علیہ کے ساتھ کیا زاں بعد مرتہنان نے اپنا اعلےٰ استحقاق بیان کرکے مدعا علیہ سے لگان طلب کیا جو کہ اسنے ادا کردیا تب مدعا علیہ نے ایک نوٹس دربارہ اختتام اپنی مزارعت کے دیا۔ تجویز ہوئی کہ راہن اور مرتہن میں بلحاظ ان پٹوں کے جو راہن نے بعد رہن کے دئے تھے کوئی شرکت استحقاق نہ تھی۔ لہذا مرتہنان اپنا اعلےٰ استحقاق بیان کرکے اقرارنامہ کا نفاذ بمقابلہ مدعا علیہ کے نہ کرا سکتے تھے جو کہ محض مزارعہ سال بسال تھا اور وہ اپنی مزارعت کو بذریعہ دینے نوٹس کے ختم کرنیکا مستحق تھا لیکن اگر اقرارنامہ مذکورہ رضامندی

(۱) ملاحظہ ہو کتاب شرح دادرسی مولفہ نراین صاحب صفحہ ۷۶ تا ۷۷

مرتہنان سے کیا گیا ہوتا تو صورت دگر گون ہوتی (۱)

(ج) جس حال میں کہ معاہدہ تملیک متعلقہ ازدواج ہو یا بطور تصفیہ حقوق مشتبہ درمیان اہالی خاندان واحد کے ہو تو وہ شخص جو اس کے بموجب مستحق منفعت کا ہو۔

ان معاہدات میں جو بوقت شادی شوہر و زوجہ یا ان کے والدین میں بغرض پرورش آئندہ پیدا ہونیوالی اولاد کے یا درمیان ورثار خاندان کے بغرض تصفیہ کسی حق مشتبہ خاندانی یا کسی انتظام کے ہوئے ہوں علاوہ معاہدین کے وہ اشخاص بھی تعمیل مختص کرانے کے مستحق ہیں جو معاہدات مذکورہ سے مستفید ہو سکتے ہوں۔ یا جو کسی ایک فریق معاہدہ کے ذریعہ دعویدار رہوں گو کہ انہوں نے زر بدل میں کوئی حصہ نہ ڈالا ہو (۲) مثلاً جب ایک شخص نے شادی کیوقت اپنی زوجہ سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ اسقدر جائداد اس کی اور اسکی اولاد کے لئے جو آئندہ پیدا ہو ہبہ کر دیگا۔ اور بعد پیدا ہونے اولاد مذکور کے زوجہ فوت ہو گئی اور شوہر نے ایسا معاہدہ نہ کر کے دوسری شادی کرالی تو اس صورت میں اولاد مذکور اپنے باپ کو واسطے تعمیل مختص کرنے معاہدہ مذکورہ کے مجبور کرا سکتی ہے گو بوقت انعقاد معاہدہ اولاد مذکور کا وجود نہ تھا (۳) ایک باپ کے دو لپسران تھے اور بڑے لپسر کی صحیح النسبی کی نسبت شک تھا اس نے انکے ساتھ یہ اقرار کیا کہ اس کی وفات پر جائداد انکو مساوی حصص میں ورثہ میں پہونچے گی اور چونکہ بڑے لپسر بہ بحث تعبیر جائداد کا وارث ٹھہرایا گیا تھا لہذا یہ ضروری تھا کہ ہر دو لپسران بغرض انفاذ اقرار نامہ مذکور کے دستاویزات کے فریق ہوں۔ بڑا لپسر ایک بیٹا چھوڑ کر فوت ہو گیا اور ز اں بعد باپ بھی فوت ہو گیا بعد میں بڑا لپسر غیر صحیح النسب معلوم ہوا لیکن اس کے پسر کو بخلاف اپنے چچا کے اقرار نامہ مذکور کے نافذ کرنے کی اجازت دی گئی گو کہ اقرار نامہ غور کردہ فی الحقیقت ابھی تکمیل نہ ہوا تھا۔ لیکن بروئے عدل یہ قرار دیا گیا کہ جس عمل کے کرنیکا اقرار کیا گیا ہے وہ فی الواقع کیا گیا ہے۔ (۴) مقدمہ مذکور کے رو سے یہ عام اصول قائم ہوا ہے کہ ایک اقرار نامہ جو بغرض ایک مشتبہ استحقاق کے کیا گیا ہے گو بعد میں یہ معلوم ہو کہ استحقاق مذکور بجانب دیگر تھا قابل پابندی ہو گا۔ اور استحقاق مذکور فریقین کے اقرار نامہ کے مقابلہ میں غالب نہیں آئیگا۔ کیونکہ استحقاق ضرور ہے کہ ہمیشہ ایک جانب یا دوسری جانب ہو اور لہذا ایک مشتبہ استحقاق کا صلحنامہ (لقیفن) ایک اقرار نامہ کی کافی بنا ہے اور خاصکر اسصورت میں جہانکہ اقرار نامجات بغرض محفوظی عزت خاندان

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۲۵ صفحہ ۶۷۸ (۲) ملاحظہ ہو مقدمات اپیل جلد ۹ صفحہ ۲۰۳، ۳ مقدمات میکانی بنام رابرٹسن ۱۲۴ و سپنسر ایکویٹی جلد ۲ صفحہ ۷۸۸ (۳) ملاحظہ ہو چانسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۴۹۲۔ جلد ۵ صفحہ ۶۱۹ و جلد ۶ صفحہ

(۴) لیڈنگ کیسز ان ایکویٹی جلد ۲ صفحہ ۸۳۶

کئے گئے ہوں اور معقول ہوں تو عدالت انصاف اگر ممکن ہو تو انکی تعمیل مختص کی ڈگری دیگی
بہ پیروی فیصلہ ہذا بہت سے مقدمات ہو چکے ہیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ضمن ہذا تصفیہ خاندانی تک
محدود کیا گیا ہے۔ گو کہ اصول در بارہ قرار رکھنے تصفیہ دعاوی مشتبہ کے بعرض اس امر کے کہ تنازعات
نہ ہونے پاویں جملہ فریقہائے سے متعلق ہو سکتا ہے اور زیادہ طرائق قانون میں اسی کے حق میں رائے
دی گئی ہے۔ صحیح زر بدل ایسے تصفیہ کے لئے دعوے کا ترک کرنا ہے بلکہ استحقاق کو چھوڑ دینا اسلئے
استحقاق کی اصلیت ضروری ہے بشرطیکہ دعوے نیک نیتی پر مبنی ہو چنانچہ ایک مقدمہ میں عدالت
اپیل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایک سخت دعوے کا ترک جو دیانتداری سے کیا گیا ہو ایک معاہدہ کے لئے
جائز بدل ہے گو کہ بعد میں دعوے مذکور کی کوئی بنیاد معلوم نہ ہو اور یہ رائے کئی ایک فیصلجات میں
قائم کی گئی ہو (ملاحظہ ہو لسبٹ واسمتھ رپورٹ کوئینس بنچ جلد اول صفحہ ۵۹ ۵ و لا رپورٹ کوئینس
بنچ جلد ۵ صفحہ ۴۴۹ و لا رپورٹ و یکلی رپورٹر انگلینڈ جلد ۲ صفحہ ۱۱۶

فریب یا غلطی | اگر کسی فریق کی جانب سے فریب یا غلطی کی گئی ہو تو اس صورت میں ایسے معاہدے
قابل نفاذ نہ ہونگے۔ لیکن غلطی اس صورت میں مہلک ہو گی اگر وہ ایک غلطی امر واقعہ میں ہو اور امر
مذکور تصفیہ میں شامل نہ کیا گیا ہو اور ایسی نوعیت کی ہو کہ اس سے فریقین معاہدہ میں سے ضرور کسی ایک
کو معاہدہ کرنے کی ترغیب ہوئی ہو تو اس صورت میں اس کی موجودگی بطور ایک شرط مفہوم کے گو
صریح نہ ہو متصور کیگئی ہے۔ اور پس اگر امر واقعہ مذکور نا کامیاب رہتا ہے تو بناء معاہدہ کی بھی نا کامیاب رہتی ہے
مثلاً۔ اگر ایک تصفیہ کی رو سے ایک دستاویز وصیت کی اصلیت قیاس کی گئی ہو لیکن وہ جعلی یا منسوخ
شدہ معلوم ہو تو معاہدہ جو اس کی بنا پر قائم ہوا ہو نا کامیاب رہیگا۔ لیکن جس صورت میں کہ تصفیہ کی رو سے
ایک استحقاق کی متعلق تنازعات کو طے کیا گیا ہو اور اسکا منشاء یہ ہو کہ استحقاق مذکور کے جواز کی نسبت تنازعہ نہ ہو اور استحقاق مذکور
بطور ایک امر واقعہ کے فرض نہ کیا گیا ہو لیکن حق مذکور کی نسبت دعویٰ کا ترک کر دینا ایک ایسا امر واقعہ ہو جس پر کہ
تصفیہ مبنی ہے اور گو یہ بعد میں معلوم ہو جاوے کہ استحقاق متدعویہ بیجا ہے تو اس صورت میں نہیں کہا جاسکتا کہ معاہدہ مذکور کا کوئی بدل نہ تھا (۱)
اگر غلطی جانبین ہو تو ایک نالش تعمیل مختص کا جواب ہو گی لیکن یکطرفی غلطی کوئی جواب نہ ہو گی تاوقتیکہ وہ غلطی مقدمہ
کو دفعہ ۲۶ ضمن (ج) کی ذیل میں نہ لاوے (ملاحظہ ہو دفعات ۲۱ و ۲۲ ایکٹ معاہدہ ۱۸۷۲ء)

تصفیہ خاندانی کیلئے کامل اظہار کا ہونا ضروری ہے | ایک اقرار بطریق تصفیہ خاندانی قائم نہ رہیگا اگر بذریعہ تدبیر یا کسی حادثہ سے ان جملہ ضروری حالات کا اظہار نہ کیا جاوے جنکا علم ایک فریق کو ہو مثلاً

(۱) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۹ صفحہ ۲۶۱

جس حال میں کہ دو برادران نے جائداد خاندانی کے تقسیم کرنیکا اقرار کیا درحالیکہ بڑے بھائی کے صحیح النسب ہونیکی نسبت اشتباہ تھا۔ لیکن چھوٹے کو بوقت خانگی رسوم شادی مابین والدین کے اسبابات کا علم تھا جسکو اسنے ظاہر نہ کیا تو اقرار مذکور بر طبق ثبوت صحیح النسبی بڑے بھائی کے منسوخ کیا گیا گو کہ ۱۹ سال کا عرصہ گذر چکا تھا (۱) بدوران تجویز مقدمہ مندرجہ بالا یہ اصول قائم کیا گیا تھا کہ ایسی صورت میں صرف یہ ضرور نہیں ہے کہ ایمانداری اور نیک نیتی ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کامل اظہار کیا گیا ہو اور بدون کامل اظہار کے نیک نیتی کافی نہیں ہے۔ اس صورت میں بھی معاہدہ قائم نہ رہیگا جہانکہ اس قانونی مشورہ کا اظہار کامل نہ کیا جاوے جو ایک فریق نے حاصل کیا ہو اور نیز مراتب متعلقہ کی حالت نہ بیان کی گئی ہو (۲) اور جس صورت میں کہ ایک شوہر نے جو اپنی زوجہ سے علیحدہ رہتا تھا ایک خفیف رقم پر اپنے اس دعوے کا تصفیہ کیا جو نسبت اس جائداد کے تھا جو اس کی زوجہ کو ورثہ میں پہونچی تھی تو تجویز ہوئی کہ صرف عدم اظہار (گو بدون کسی فریب کے ہو) اصل مقدار جائداد کا منسوخی معاہدہ کے لئے کافی ہے (۳) بذریعہ ایک دستاویز تقسیم (بٹوارہ) جو ایک مشترکہ ہندو خاندان کے بالغ رکن نے تحریر کی تھی یہ اقرار کیا گیا تھا کہ ایک خاص نابالغ رکن خاندان جسکا قائمقام محرر دستاویز میں اسکا والد تھا ایک خاص حصہ ایک خاص موضع میں بذریعہ حق جیٹھانسی حاصل کرے اور نیز یہ اقرار کیا گیا تھا کہ رکن مذکور اس حصہ پر جو اسکو دیا گیا ہے قابض کرا دیا جاوے مزید یہ اقرار کیا گیا تھا کہ چونکہ جائداد مذکور تابع دو رہن کے ہے اس لئے دیگر اراکین خاندان قرضہ رہن کے ادا کرنیکے ذمہ دار ہونگے اور اگر قرضہ مذکور کے ادا کے لئے جائداد مذکور کے خلاف کارروائی کی جاویگی تو وہ اسکا نقصان پورا کر دینگے۔ تجویز ہوئی کہ مدعی نابالغ بعد حصول بلوغت دیگر اراکین خاندان کو حصہ رسدی ادا کرنے کے لئے مجبور کر سکتا تھا اور دستاویز بٹوارہ درست اور عادلانہ تھی گویا وہ اسپر قابل پابندی تھی اور مدعی واسطے اس فائدہ کے جو اس کے لئے بروئے دستاویز مذکور ملحوظ کیا گیا تھا نالش کرنیکا مستحق تھا نیز کہ بربنائے تعمیر دستاویز بٹوارہ کے مدعی بلحوظی احکام دفعہ ۲۳ (ج) ایکٹ واد رسی خاص نالش کرنیکا مستحق تھا (۴)

بدل یہ ضروری نہیں کہ خاندانی تصفیہ کے لئے بدل مناسب حال ہو بلکہ یہ کہ حالات ایسی ہوں جنسے یہ نتیجہ نکالا جاسکے کہ ایک فریق نے دوسرے سے ناواجب فائدہ حاصل نہیں کیا (۵)

علم اگر فریقین کو واقعات کا کامل علم ہو تو یہ امر کہ ایک فریق نے زیادہ فائدہ حاصل کیا ہے قابل

(۱) سوانسٹن رپورٹ چانسری جلد ۳ صفحہ ۴۰۰ (۲) رسل جلد ۴ صفحہ ۸۰ (۳) سیمن رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۵۰۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۷

(۵) اسٹوری ایکویٹی جلد اول صفحہ ۱۳۱ نوٹ ۵

لحاظ نہو گا بلکہ اگر معاہدہ معقول اور مناسب ہو تو وہ قابل پابندی ہوگا۔ (۱)
جبکہ دو ہندو برادران نے کچھ موروثی جائداد حاصل کی اور پھر دونوں نے بالاشتراک تجارت وغیرہ کر کے اور کچھ جائداد خریدی اور ان کے فوت ہو جانے پر ان کی اولاد میں جائداد مذکور کی نسبت یہ تنازعہ ہوا کہ کونسی جائداد موروثی ہے اور کونسی منافعہ جائداد موروثی سے خریدی گئی ہے اور کونسی اشخاص متوفی کی اپنی مکسوبہ ہے اور کون کس جائداد کو پانے کا مستحق ہے لیکن بالآخر انکا آپسمیں یہ تصفیہ ہوا کہ فلاں فلاں جائداد ایک شخص اور اس کے ورثا آئندہ کو اور فلاں فلاں جائداد دوسرے شخص کو اور اس کے ورثار آئندہ کو ملیگی تو اس صورت میں گو ورثار آئندہ فریق معاہدہ نہیں ہیں اور ممکن ہے کہ اسوقت انکا وجود بھی نہ ہو تاہم وہ اس وجہ سے کہ معاہدہ مذکور سے منفعت اٹھا سکتے ہیں اس کی تعمیل مختص کرا پانیکے مجاز ہیں (۲) جب کسی شخص کے بوجہ قربت رشتہ داری معاہدہ سے مستفید ہونے کے لئے معاہدہ قرار پائے تو وہ اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتا ہے۔ مثلاً جب (الف) بیمار نے (ب) ڈاکٹر سے جو اسکا معالج ہے یہ اقرار کیا کہ اگر وہ (ب) کے معالجہ سے اچھا ہو جاویگا تو مسمات (ج) دختر (ب) کو اسقدر جائداد دیگا تو اس صورت میں در صورت عدم تعمیل معاہدہ دختر مذکور (الف) کو تعمیل مختص معاہدہ کے لئے مجبور کرا سکتی ہے۔ جبکہ (الف) نے اپنے داماد اور بیٹی سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ انکو مبلغ عــــــــــہ روپیہ کی جائداد خرید دیگا۔ مگر بوجہ نہ ہونے روپیہ کے (الف) نے اپنی جائداد مقبوضہ پر کے درخت کاٹکر فروخت کرنے شروع کئے تاکہ اس سے روپیہ جمع کر کے معاہدہ کا ایفا کرے۔ اسوقت مسمی (ج) رشتہ دار قریبی (الف) نے جو بعد وفات (الف) مستحق وراثت تھا (الف) سے یہ اقرار کیا کہ مبلغ دس ہزار روپیہ میں ادا کر دونگا اور درختہائے زمینداری نہ کاٹے جاویں کیونکہ اس سے زمینداری خراب ہو جاویگی۔ چنانچہ (الف) نے درخت نہ کاٹے بعد وفات (الف) اس کے داماد اور بیٹی نے (ج) پر واسطے کرا پانے تعمیل مختص معاہدہ کے نالش دائر کی جسپر (ج) واسطے تعمیل مختص کے عدالت سے مجبور کیا گیا۔
جب معاہدہ اس قسم کا ہو کہ اس کے جزو کی تعمیل ہو جائے اور معاہد کے اطوار سے شخص ثالث کی حیثیت بدلجائے یا اس کے دلمیں کچھ امید پیدا ہو جائے تو وہ شخص جس کی حیثیت بدل گئی یا جس کے دلمیں امید پیدا ہوگئی ہے باوجود فریق معاہدہ نہ ہونے کے اس کی تعمیل مختص کرا پانیکا مستحق ہے چنانچہ جب ایک مقدمہ میں (الف) ایک دولتمند نے (ب) ایک غریب آدمی سے معاہدہ کیا کہ اگر (ب) اپنا لڑکا مسمی (ج) (الف) مذکور کو دیدے تو وہ اسے علم و ہنر سکھانیکے لئے کل خرچ دیگا اور اس کی پرورش کریگا (ب) نے اپنا لڑکا (الف)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۶۹ و ۷۰ ملاحظہ ہو کتاب شرح داد رسی مولفہ فراری صاحب صفحہ ۴۲ تا ۴۸

کو دیدیا اور (الف) نے چند روز اس کے پڑھانے اور پرورش کا خرچ دیکر پھر بند کر دیا اور اس کے پڑھانے اور پرورش پر توجہہ نہ کی تو تجویز ہوا کہ ایسی حالت میں (ج) مسمی (الف) کو واسطے تعمیل مختص کرانے معاہدہ کے مجبور کرا سکتا ہے (۱)

(د) جس حال میں کہ معاہدہ کسی اسامی غیلکار حین حیاتی نے در اثنائے واجبی تعمیل کسی اختیار کے کیا ہو تو اسکا پس ماندہ ذی حق۔

جب کسی شخص کو جائداد میں حق حین حیاتی حاصل ہو اور وہ جائداد مذکور کے انتظام یا انتقال کا اختیار رکھتا ہو اور بموجب اس اختیار کے بغرض انتظام یا انتقال جائداد مذکور کوئی معاہدہ کرے تو اس کی وفات کے بعد اسکا پسماندہ ذی حق معاہدہ مذکور کی تعمیل مختص کرا سکتا ہے۔

بروئے ضمن غا ایک پٹہ تاحیات سے بعد تک دیا جا سکتا ہے اور غیلکار حین حیاتی مجاز ہے کہ اپنی اور اپنے پسماندگان کیطرف سے معاہدہ کرے مثلاً جس حال میں کہ چند اراضیات کا پٹہ (الف) کو تاحیات اور اسکی وفات کے بعد (ب) کو تاحیات دیا گیا ہو اور الف کو اوروں کے پٹے دینے کا اختیار بھی دیا گیا ہو۔ پس اگر (الف) (ج) کو پٹہ لکھدے اور زاں بعد دوران پٹہ مذکور میں فوت ہو جائے تو (ب) مجاز ہوگا کہ اقرارہائے مذکور کا نفاذ کرائے گو کہ وہ (الف) کے پٹہ دار کا منتقل الیہ نہیں ہے جو کہ در اصل اسکا کوئی سابق جانشین استحقاق ہی نہیں (۲)

(ہ) وہ شخص جس کیطرف قبضہ عود کرے اس حال میں کہ اقرار اس سے پہلی والے قابض حقیت کیساتھ ہوا ہو اور وہ شخص جس کیطرف قبضہ عود کرے مستحق منفعت اس اقرار کا ہو۔

جب ایک شخص کے بعد دوسرا شخص جائداد پر قابض ہونیکا مستحق ہو اور قبضہ پائے اور شخص قابض اولی نے اپنے ایام مقابضت میں کسی شخص ثالث سے ایسا معاہدہ کیا ہو جس سے قابض مابعد کو فائدہ حاصل کرنیکا استحقاق پیدا ہو تو شخص قابض مابعد اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتا ہے۔

(و) پس ماندہ ذی حق جس حال میں کہ اقرار قسم مذکور ہو اور وہ پسماندہ ذی حق مستحق اسکی منفعت کا ہو اور اس کے نقص کی صورت میں اسپر ضرر واقعی عائد ہوتا ہو۔

جب ایک شخص کے بعد دوسرا شخص جائداد کی مقابضت کا مستحق ہو اور شخص مستحق مقابضت آیندہ کو اس جائداد متروکہ قابض لعل پر قبضہ حاصل نہ ہوا ہو اور شخص قابض اول نے کسی شخص سے اس جائداد کی بابت ایسا معاہدہ کیا ہو کہ جس کی تعمیل نہ ہونے سے شخص مستحق قبضہ آئندہ کا نقصان ہونا ممکن ہو تو شخص

(۱) ملاحظہ ہو کتاب شرح دادرسی مولفہ فرائی صاحب (۲) ادلفس دالیس رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۹

مستحق قبضہ آئندہ اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتا ہے۔

(ز) جبکہ ایک عام کمپنی کسی معاہدہ میں درآئے ۱؎ اور من بعد کسی اور عام کمپنی کی شریک ہو جائے وہ نئی کمپنی مستحق ایفاء معاہدہ کرانے کی ہوگی جو دونوں کے شمول سے پیدا ہو۔

(ح) جبکہ کسی عام کمپنی کے منتظموں نے اس کے کارپوریشن سے پہلے کوئی معاہدہ واسطے اعزاز کمپنی مذکور کے کیا ہو اور وہ معاہدہ حسب شرائط کارپوریشن جائز ہو تو وہ کمپنی مستحق ہوگی

ضمن ہائے (ز) و (ح) میں کمپنی مدعی ہے جو معاہدہ اقرار کردہ کی منفعت کی دعویدار ہے خواہ بذریعہ پرانی کمپنی کے خواہ بذریعہ منتظمان قبل از انعقاد کمپنی مذکور کے۔

ضمن ہذا اور دفعہ ۲۰ کا ضمن (ہ) معاہدات متعلق لینے حصص سے متعلق نہیں ہیں بلکہ صرف اون معاہدات سے متعلق ہیں جو کمپنی کے کاروباری اغراض سے متعلق ہیں پس جس حال میں کہ ایک شخص نے ایک کمپنی کی منتظمان سے اس کے انعقاد کے پہلے حصص کے لینے کا معاہدہ کیا اور بعد میں اپنے معاہدہ کی تعمیل سے قاصر رہا اور کمپنی نے بعد انعقاد پانے کے معاہدہ کی تعمیل مختص کی نالش اس کے نام کی تو تجویز ہوئی کہ چونکہ معاہدہ منتظمان کیساتھ کیا گیا تھا اور وہ کمپنی کے ایجنٹان نہ تھے۔ لہٰذا ضمن (ح) متعلق نہیں ہوتا (۱) منتظمان کمپنی کے ایجنٹان قبل اس کے انعقاد کے نہیں ہیں (۲) لہٰذا یہ معاہدہ کمپنی کو پابند نہیں کر سکتا اور اس کی نسبت یہ قرار نہیں دیا جا سکتا کہ وہ کمپنی کیطرف سے کیا گیا تھا اور نہ اس کی تصدیق کمپنی کر سکتی ہے۔ کیونکہ اسوقت جبکہ وہ کیا گیا تھا کمپنی معرض وجود میں نہ تھی۔

(۵) کس کے حق میں معاہدوں کی تعمیل مختص نہیں ہو سکتی ہے

دفعہ ۲۴۔ تعمیل مختص معاہدہ کی بحق شخص مفصلہ ذیل کے نہیں ہو سکتی ہے۔

دادرسی کی نسبت ذاتی مانعتیں

(الف) جو اس کے نقص کا معاوضہ نہ حاصل کر سکتا ہو۔ یا

(ب) جو کسی ایسے معاہدہ کی شرط ضروری کی تعمیل کے ناقابل ہو گیا ہو یا اس سے خلاف ورزی کرے کہ جبکی تعمیل اس کی طرف سے باقی رہی ہو۔ یا

(ج) جو شخص پہلے ہی لنقض معاہدہ معینہ کی بابت کوئی چارہ کار اختیار کر چکا ہو اور اسکا معاوضہ اسنے بھر پایا ہو۔ یا

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۵ء ۲۰ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۵ ۱م ولا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۰

(د) جس نے معاہدہ سے پہلے یہ اطلاع حاصل کی ہو کہ شے مندرجہ دستاویز متعلقہ معاہدہ مذکور کی تملیک (گو اس کی بنا کسی معاوضہ قیمتی پر نہ ہو) ہو چکی ہے اور اسوقت تک نافذ تھی۔

تمثیلات

متعلق ضمن (الف)۔ زید نے بحیثیت کارندہ گری عمرو کے بکر کیساتھ معاہدہ واسطے خرید کرنے مکان بکر کے کیا۔ درحقیقت زید نے یہ معاہدہ اپنے واسطے کیا نہ بطور کارندہ عمرو کے لہذا زید مستحق نہیں ہو کہ اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرائے

متعلق ضمن (ب)، زید نے عمرو کے ہاتھ ایک مکان کے بیع کرنے اور چودہ برس تک اس کے سرخط کے لینے کا تاریخ بیع سے بکرایہ معین سالانہ کے معاہدہ کیا۔ زید دیوالیہ ہو گیا۔ اس صورت میں نہ وہ انکا اسائنی تعمیل مختص اس معاہدہ کی کرا سکتا ہے۔

زید نے عمرو کے ہاتھ ایک مکان اور باغ بیچنے کا معاہدہ کیا جس میں درخت نیاشی ہیں اور اس جائداد کی مالیت میں بحیثیت بود و باش یہ باغ ایک شئے قابل لحاظ ہے زید نے بلا رضامندی عمرو کے ان درختوں کو کاٹ ڈالا پس زید اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتا ہے

زید بموجب ایک معاہدہ کے جو اسکا عمرو کیساتھ بابت ایک پٹہ کے تھا اراضی کا قابض ہے اور اسنے اس اراضی کو اجاڑ ڈالا یا جیسا کہ شخص زراعت پیشہ کو چاہئے اس اراضی کو نہیں رکھا تو زید اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتا ہے۔

زید نے عمرو سے ایک ناتمام مکان کو کرایہ پر دینے کا معاہدہ کیا اور عمرو اسکے لینے پر راضی ہوا عمرو نے معاہدہ کیا کہ اس مکان کو پورا کر دیگا اور پٹہ میں زید کیطرف سے یہ لکھنے کی شرط ٹھہری کہ وہ مکان کی مرمت کرا دے ہے۔ عمرو نے اس مکان کو بہت ناقص طور پر تمام کیا پس وہ اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتا ہے گو کہ زید اور عمرو دونوں میں ہر ایک دوسرے پر بابت معاوضہ نقص معاہدہ کے نالش کر سکتا ہے۔

متعلق ضمن (ج)، زید نے عمرو سے معاہدہ کیا کہ ایک میعاد معین کیواسطے کرایہ معین پر مکان دیگا اور عمرو نے اس کے لینے کا معاہدہ کیا۔ بعد ازاں عمرو تعمیل معاہدہ سے منکر ہوا اور زید نے نقض معاہدہ کی بابت نالش کر کے معاوضہ حاصل کیا۔ پس زید تعمیل مختص اس معاہدہ کی نہیں کرا سکتا ہے۔

بروئے دفعہ ہذا وجہ اعتراض تعمیل مختص کی نوعیت معاہدہ سے اخذ نہیں کی گئی بلکہ تمام تر دعویدار کے افعال اور طریق عمل سے اخذ کیگئی ہے یعنی اسکا تعلق ان اعتراضات سے ہے جو شخص دعویدار کی ذات سے تعلق رکھتے ہوں (۱)، اور اس بارہ میں دفعہ ہذا سابقہ دفعات سے قابل تمیز ہے۔

ضمن الف | بروئے ضمن ہذا ایسا شخص معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتا جو بوجہ خلاف ورزی معاہدہ کے زرہرجہ کے پانیکا مستحق ہو۔ پس زیر ضمن ہذا بذات خود معاہدہ میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جو معاوضہ کے دلا پانیکا مانع ہو بلکہ وہ کوئی ذاتی اعتراض نسبت مدعی کے ہے۔ جیساکہ تمثیل میں ہے۔ جہانتک اعتراض یہ ہے کہ زید نے بحیثیت کارندہ عمرو کے خرید کرنیکا اقرار کر کے اسنے درحقیقت اپنے واسطے خرید کیا۔ تمثیل ہذا بالکل مطابق دفعہ ۲۳۶ ایکٹ معاہدہ ہند کے ہے اور ان اشخاص سے متعلق ہے جو بروئے دفعہ مذکور تعمیل معاہدہ کے مستحق نہوں مقدمات انگلستان تمثیل ضمن (الف) سے مطابق ہیں جبکہ وجہ فیصلہ یہ ہو کہ ایک شخص مجاز ہے کہ اپنی جائداد کو ایک شخص کے ہاتھ یا ان شرائط پر ایک شخص کے ہاتھ فروخت کرنیکا اقرار کرے یہ نسبت اس کے کہ وہ کسی اور شخص کے ہاتھ فروخت کرنیکا اقرار کرے (۲)، مدعی نے مدعاعلیہ کے نام نالش شفع ایک دوکان کے دائر کی۔ فریقین کے مابین ایک اقرار ہوگیا کہ وے دوکان مذکور دہرم سالہ کے نام وقف کردینگے چنانچہ درخواست باندراج شرائط راضینامہ عدالت میں داخل کی گئی اور نالش واپس لے لی گئی۔ بعد میں مدعاعلیہ نے اقرار مذکور کی تعمیل کرنیسے انکار کردیا جسپر مدعی نے نالش واسطے تعمیل مختص اقرار تحریر اور رجسٹری کرانے دستاویز وقف بحق دہرم سالہ دائر کی مدعاعلیہ نے منجملہ دیگر عذرات کے عذر کیا کہ تعمیل مختص ایک معاہدہ کی بحق اس شخص کے نہیں ہوسکتی جو معاوضہ اس کے نقص کا حاصل نہ کرسکتا ہو چونکہ اقرار مذکور کے رو سے ایک شخص ثالث موتمن لہ ہے اسلئے صرف اسکو اس کی خلاف ورزی سے نقصان پہونچا ہے۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ قانون میں کوئی امر مانع دائر کرنے نالش واسطے تعمیل مختص ایک اقرار دربارہ رجسٹری کرانے ایک ایسی دستاویز کے نہیں ہے جو ابھی ضبط تحریر میں لائی جاتی ہو اس لئے نالش دائر ہوسکتی ہے (۳)، ایک مقدمہ میں (ج)، نے (الف)، (ایک ایڈوکیٹ)، سے نسبت بیع بعض مکانات کے مشورہ کیا۔ (الف)، نے ان کی نسبت ایک درخواست کی جس کو اسنے (ب)، کی درخواست بیان کیا جو فی الواقع اُسنے اپنی طرف سے (ب)، کی سازش سے کی تہی جسکو بعض مکانات میں صرف جزوی حق حاصل ہوناتھا

(۱) نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی دشرح دادرسی کالٹ صاحب طبع دوم صفحہ ۱۹۵۔

(۲) دررتھنا رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۲ وکتاب بحین صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۱۸۳ و ۱۸۴، نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

تجویز ہوئی کہ معاہدہ کا نفاذ نہیں کیا جا سکتا اور وہ منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں فریب بھی ایک جزو تھا (۱)

لیکن یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اگر بائع آسانی سے کارخانہ کا طریق عمل معلوم کرے جبکہ وہ خود اصل بائع ہے تو تعمیل مختص سے انکار نہ ہو گا تاوقتیکہ مشتری بر جہ ثابت کر سکے یا یہ کہ غلط بیانی سے اسکو معاہدہ کرنیکی ترغیب ہوئی ہے (۲)

جس حال میں کہ ایک معاہدہ مابین مدعی (شائع کنندہ) اور مدعا علیہ (ایک مصنف) کی نسبت ایک کتاب کے ہوا جسکو مصنف (مدعا علیہ) نے مکمل کرنا تھا اور سرورق (ٹائیٹل پیج) جسپر کہ مدعی نے اصرار کیا صحیح نہ تھا۔ بلکہ عوام الناس پر ایک فریب تھا تو تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ مضمون کے بہم پہونچانے سے انکار کرنے کا مجاز تھا اور کہ کوئی بر جہ خلاف اس کے نہیں دلایا جا سکتا (۳)

ضمن ب | وہ شخص جو اپنے ذمگی حصہ معاہدہ کی تعمیل سے قاصر ہو گیا ہو یا اسقدر حصہ معاہدہ ہو کہ جو اس کے ذمہ واجب التعمیل ہے خلاف ورزی کرے تو وہ بھی فریق ثانی معاہدہ سے تعمیل مختص کرا پانیکا مستحق نہوگا۔ یہ قاعدہ اس اصول پر مبنی ہے کہ داد خواہ کو داد دہی بھی لازم ہے یعنی جب ایک شخص اپنے واسطے معاہدہ کی بابت انصاف کا خواہاں ہو تو اسکو طرف ثانی کے استحقاق معاہدہ کی نسبت بھی انصاف کرنا یعنی ایفاء عہد کرنا واجب ہے۔ اسٹوری صاحب اپنی کتاب کی دفعات ۷۷۱ و ۷۷۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ عموماً یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب کوئی شخص معاہدہ کی تعمیل مختص کرا پانے کے لئے داد خواہ ہو تو اسپر یہ ثابت کرنا واجب ہے کہ اُسنے اپنے ذمگی معاہدہ کی تعمیل ------------------

------------ اور ایفاء میں کوئی غفلت نہیں کی۔ بلکہ جو امور ایفاء عہد کے لئے ضروری تھے سب عمل میں لا چکا ہے۔ اور اگر داد خواہ کی طرف سے اس کے ایفاء اور بجا آوری میں غفلت اور قصور واقعہ ہوا ہو تو اس کی نالش ڈسمس ہونی چاہئے۔ کیونکہ عدالت ایکویٹی سے ایسے شخص کی استعانت نہیں کی جا سکتی کہ جسنے خود تو اپنی ذمگی معاہدہ سے سبکدوشی حاصل نہ کی ہو اور دوسرے شخص پر تعمیل مختص معاہدہ کا بار ڈالتا ہو۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ مدعی کی طرف سے معاہدہ کے کسی امر ضروری کی ایفاء اور بجا آوری میں غفلت یا قصور ہوا ہو اگر مدعی کسی امر خفیف کے ایفاء یا بجا آوری سے قاصر رہا ہو تو عدالت یکبارگی اسکو فوائد معاہدہ سے محروم نہیں رکھ سکتی۔ اصول متذکرۃ الصدر بجنسہ مقدمہ بنشی وہر ملک بنام کلکتہ آکشن کمپنی (۴) میں قرار دیا گیا ہے۔

(۱) مقدمات اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۵ (۲) سیمن رپورٹ جلد اول صفحہ ۶۳ و کتاب بمن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۱۸۴
(۳) چانسری ڈویزن جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۲ (۴) ہائیڈ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۵

ایک مقدمہ میں بائع اور مشتری کے درمیان یہ شرط قرار پائی کہ جب مشتری ایک زرثمن ادا کردیگا اسوقت بائع بیعنامہ لکھدیگا۔ چنانچہ مشتری نے جز و زرثمن ادا کیا اور واسطے لکھانے بیعنامہ کے دعویدار ہوا اور کل زرثمن کے ادا کردینے پر آمادہ ہوا۔ عدالت سے تجویز ہوئی کہ مشتری بغیر ایفا شرائط ذمگی خود کے نالش تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کے رجوع نہیں کرسکتا (۱)، اس امر کے متعلق جو بحث فرائی صاحب کی کتاب کے دفعات ۲۷۰، لغائت ۲۸۹ میں بیان کی گئی ہے۔ وہ مختصراً ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

اوّلاً جب مدعی تعمیل مختص کرا پانے کی نالش دائر کرے تو اسپر لازم ہے کہ یہ ثابت کردے کہ وہ تمام ضروری شرائط معاہدہ ذمگی خود کی تعمیل کرچکا ہے یا تعمیل کرنیکو آمادہ ہے۔ ثانیاً جن امورات کا اسکیطرف سے زمانہ مستقبل میں عمل میں لانا ضرور ہوگا۔ اُنکی تعمیل کرنے کے لیے وہ راضی ہے ثالثاً۔ جب بوقت معاہدہ مدعی نے یہ اقرار کیا ہو کہ میں فلاں امر بجالاؤنگا اور اس کے بعد فریق ثانی ایفا معاہدہ کرے گا تو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ مدعی نے امر ذمگی خود کا ایفا کردیا ہے یا ایفا کرنے کو آمادہ ہے اگر ان امورات کی تعمیل و ایفا میں مدعی غفلت یا قصور کرے تو وہ اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرا پانیکا مستحق نہ ہوگا چنانچہ جب ایک مقدمہ میں بائع نے یہ اقرار کیا کہ جائداد مبیعہ کی اندر درختوں کا راستہ درست کردے گا اور ایک دوسرے مقدمہ میں بائعہ نے یہ شرط کی کہ جائداد مبیعہ میں ایک کلیسا تعمیر کردے گا اور اسکی اطراف میں چند راستے بنوادیگا تو بائعان کے اقرارات مذکور کو ایفا نہ کرنے کیوجہ سے انکی نالشات بغرض تعمیل مختص جو بنام مشتریان کے تھیں خارج کی گئیں۔

قبل اس کے کہ مدعی معاہدہ کی تعمیل مختص کرا پانے کا مستحق قرار دیا جائے یہ ثابت ہونا ضروری ہے کہ مدعی معاہدہ کی کسی شرط ضروری ذمگی خود کے ایفا میں قاصر رہا ہے۔ اگر مدعی کیطرف سے بوجہ منظوری کسی نہایت خفیف امر متعلقہ معاہدہ کی نسبت خلاف ورزی واقعہ ہو تو وہ نقص مانع تعمیل مختص کرانے معاہدہ کا نہوگا۔ مثلاً مسمیٰ الف نے ایک قطعہ اراضی ب کے پاس بیچنے کا معاہدہ کیا اور یہ قرار پایا کہ (الف) بائع اراضی مبیعہ کو کرایہ پر لے لیگا اور ب مشتری کو اختیار رہیگا کہ جب چاہے الف کو بیدخل کردے بعد اس معاہدہ کے الف کی حالت ابتر ہوگئی اور وہ اس زمین کے کرایہ ادا کرنیکا متحمل نہ ہوسکا اس لئے مشتری نے خریداری اراضی سے انکار کیا جب الف نے واسطے تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کے ب پر نالش دائر کی عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ کرایہ دار کے رہنے کی شرط نہایت ضعیف ہے اور مشتری جب چاہتا الف کو بیدخل کرسکتا تھا محض اس وجہ سے کہ مدعی نے شرط مذکور کا ایفا نہیں کیا وہ غیر مستحق ارجاع نالش تعمیل مختص متصور نہیں ہوسکتا نیز بسبب مدعی کیطرف سے

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۰

ایسے معاہدہ کی بابت خلاف ورزی پائی جاوے کہ اصل معاہدہ سے کہ جس کی تعمیل مختص کی ضرورت ہے، علیحدہ ہو تو ایسی شرط کی خلاف ورزی کی وجہ سے مدعی غیر مستحق تعمیل مختص کرانے معاہدہ کا متصور نہ ہوگا۔ اکثر مقدمات میں یہ ضرور نہیں ہوتا کہ مدعی پہلے کسی شرط کی تعمیل کر چکا ہو بلکہ اسکی طرف سے صرف آمادگی تعمیل کا ثابت ہونا کافی ہوگا اور جب حالات مقدمہ سے یہ واضح ہوتا ہو کہ مدعی کے ایفاء شرط کی آمادگی پر بھی مدعا علیہ تعمیل مختص معاہدہ کرنے سے منکر ہوتا ہو تو ایسی صورت میں مدعی کی آمادگی کا ثابت کرنا بھی ضروری نہیں اور اگر فعل مدعا علیہ سے مدعی اپنے ذمگی معاہدہ کی بجا آوری سے قاصر رہا ہو تو مدعی عدم ایفاء شرط ذمگی خود کا قصوروار متصور نہ ہوگا۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مدعی کی جانب سے تعمیل شرط معاہدہ کی غیر ممکن ہو جاتی ہے تو ایسی حالتیں بموجب نظائر انگلستان قاعدہ ذیل مقرر کیا گیا ہے۔ اولاً جب مدعی کی جانب سے جملہ شرائط متعلقہ معاہدہ کی تعمیل غیر ممکن ہو جائے تو مدعا علیہ سے معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جائیگی۔ ثانیاً۔ جب ایک خفیف اور غیر ضروری شرط کی تعمیل مدعی کی جانب سے غیر ممکن ہو تو عدالت مدعا علیہ سے معاہدہ کی تعمیل مختص کرانیکے لئے ساعی ہوگی اور اگر ضرورت ہو تو مدعا علیہ کو زر ہرجہ دلا کر اس سے معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جاویگی۔ ثالثاً جب مدعی اپنے ذمگی معاہدہ کے جزو اعظم اور ضروری کا ایفاء کر چکا ہو اور باقی جزو کی تعمیل بوجہ غفلت اور تساہل مدعی کے غیر ممکن ہو گئی تو یہ قاعدہ ہے کہ جب بوجہ ایفاء جزو اعظم معاہدہ کے حالات اور حیثیت مدعی میں کچھ فرق واقعہ ہو گیا ہو تو عدالت مدعا علیہ سے معاہدہ کی تعمیل مختص کرانیکے لئے کوشش کریگی اور اگر اس جزو اعظم کے ایفاء سے مدعی کی حالت یا حیثیت میں کوئی فرق نہ آیا ہو تو مدعا علیہ سے معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاویگی۔ چنانچہ تصریح اسکی نظائر ذیل سے واضح ہوگی۔ مسمی (الف) اور اس کے خسر مسمی (ب) میں یہ معاہدہ ہوا کہ اگر (الف) فلاں جائداد کو مواخذہ رہن سے بری کرا کر اپنی زوجہ کے نام بیع کرا دیگا تو (ب) اسکا خسر (الف) اور اسکی زوجہ کے نام کچھ اپنے پاس سے ہبہ کر دیگا چنانچہ (الف) نے بایفاء معاہدہ ذمگی خود اپنی زمینداری فروخت کر کے اس کے زرثمن سے جائداد مخصوصہ کو بار رہن سے سبکدوش کر کے اپنی زوجہ کے نام بیع کرا دیا اور تھوڑا سا مواخذہ رہن جو جائداد مذکور پر باقی رہ گیا تھا اس کے انفکاک کرانے کی تدبیر میں تھا کہ اس اثناء میں اس کی زوجہ یعنی دختر مسمے (ب) مر گئی اور (ب) اسکا خسر معاہدہ سے منکر ہوا۔ عند المدائری نالش از جانب (الف) عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ چونکہ بوجہ تعمیل شرط معاہدہ ذمگی مدعی کے مدعی کی حیثیت اور حالت میں فرق آگیا ہے اور صرف بوجہ وفات اپنی زوجہ کے ایک جزو خفیف معاہدہ کی بجا آوری میں قاصر رہا ہے لہذا وہ مدعا علیہ سے معاہدہ

تعمیل مختص کرا پانیکا مستحق ہے۔ ایک اور مقدمہ میں خسر اور داماد کے باہم یہ معاہدہ ہوا کہ اگر مسمی (الف) داماد اپنی جائداد کو مواخذہ رہن سے بری کر کے اپنی زوجہ کے نام لکھدے اور چند پنشنوں کو فروخت کر کے انکا روپیہ اپنی زوجہ اور لڑکوں کے نام سے جمع کرا دے تو مسمی (ب) اسکا خسر اپنے پاس سے مبلغ تیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جائداد مسمی (الف) اور اس کی زوجہ اور پیدا ہونیوالی اولاد کیلئے ہبہ کر دیگا۔ چنانچہ (الف) نے اپنی جائداد کو رہن سے چھوڑا لیا۔ مگر ہنوز پنشن فروخت کرنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ اس کی زوجہ لاولد فوت ہوگئی اور (الف) نے اپنے خسر (ب) پر واسطے کرا پانے تعمیل مختص معاہدہ یعنی دلا پانے جائداد آمدنی تیس ہزار روپیہ سالانہ کے نالش دائر کی عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ (الف) نے جو جزو معاہدہ کی تعمیل کی ہے اس سے اس کی حیثیت اور حال میں کچھ تنزل یا فرق واقعہ نہیں ہوا۔ اس نے صرف اپنی جائداد کو مواخذہ رہن سے بری کرایا ہے۔ پس اس صورت میں مدعا علیہ واسطے تعمیل مختص کرنے معاہدہ کے مجبور نہیں کیا جا سکتا (۱)۔ اگر مدعی دیوالیہ ہو جائے یا ایسے جرم کا مجرم قرار پائے کہ جس کی وجہ سے اس کی جائداد سرکار میں ضبط یا قرق ہو جائے اور اس سبب سے اس کی جانب سے معاہدہ تعمیل غیر ممکن ہو جائے تو وہ مدعا علیہ پر تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کی نالش نہیں کر سکتا۔ یا جب مدعی بائع نے مدعا علیہ مشتری سے یہ اقرار کیا ہو کہ بائع کل پرانی دستاویزات متعلقہ جائداد مبیعہ مشتری کے حوالہ کر دیگا۔ اور دستاویزات مذکور بوجہ آتشزدگی یا اور طور سے تلف ہوگئی ہوں اور مدعی اپنے معاہدہ کا ایفا نہ کر سکتا ہو تو ایسا مدعی مدعا علیہ کو بغرض تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کے مجبور نہیں کر سکتا۔ یا اگر مدعی کسی ایسے امر کا مرتکب ہو کہ جو ہارج نفاذ معاہدہ ہو تو اس صورت میں بھی وہ معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتا۔ **مثلاً** شئے مبیعہ کو خراب کر دے یا کوئی جزو اعظم اسکا نیلام کر دے یا باغ معہودہ کے کچھ درخت کاٹ لیوے تو وہ مدعا علیہ سے معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتا۔ ایک مقدمہ میں بائع نے مشتری کو جائداد مبیعہ پر فوراً دخل دینے کا اقرار کیا اور جب مشتری اراضی پر دخیل اور قابض ہوا تب بائع نے اسکو جبراً بیدخل کر دیا اور اراضی مذکور کے کاشتکاران کو قبضہ دینے سے ممانعت کر دی اور جب مشتری نے خریداری جائداد مذکور سے انکار کیا تو بائع نے اسپر تعمیل مختص معاہدہ کی نالش دائر کی **تجویز ہوئی** کہ جب بائع خود ہارج تعمیل معاہدہ کا ہوا تو مدعا علیہ بغرض کرا پانے تعمیل مختص معاہدہ کے مجبور نہیں کیا جا سکتا نسبت اس امر کے کہ اگر میعاد معینہ کے اندر مدعی اپنے ذمگی معاہدہ کی تعمیل نہ کرے یا مقام معہودہ پر اوسے بجا نہ لائے تو کیا نتیجہ ہوگا ملاحظہ ہو شرح فقرہ (ب)، دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ہذا۔

(۱) ملاحظہ ہو کتاب فرائی صاحب صفحہ ۲۷۶ و ۲۷۷ و کتاب اسٹوری صاحب صفحات ۷۷۳ و ۷۷۴

ایک مقدمہ میں مدعی نے ٹاٹ کے بورے ایک مشروط پیمائش کے مطابق بیچنے کا مدعا علیہ سے
معاہدہ کیا اور بورے اس کے ہاں پہونچائے مگر منجملہ ان بوروں کے کچھ پیمائش مندرجہ اقرارنامہ
سے کم تھے اسلیئے مدعا علیہ مشتری نے نہیں خریدے اور بر طبق نالش بائع کے عدالت ہائیکورٹ
کلکتہ سے یہہ تجویز ہوئی کہ مدعی از جانب خود ایفاء شرط معاہدہ سے قاصر رہا ہے لسلئے مدعا علیہ پر واسطے
تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کے نالش نہیں کرسکتا (۱)

مدعا علیہ نے دو ہزار من تخم نیل پیدائشی سنہ ۱۸۷۰ء و سنہ ۱۸۷۱ء کا بحساب گیارہ روپیہ فیمن خریدنیکا مدعی
سے معاہدہ کیا اور یہ قرار پایا کہ ماہ فروری تک بتدریج دو ہزار من تخم مذکور مدعا علیہ کے پاس پہونچا دیا جائے
چنانچہ اول مرتبہ مدعی نے آٹھ سو پینسٹھ من دانہ نیل مدعا علیہ کو دیدیا اور مدعا علیہ نے اسے قبول کرلیا
بعدہ جب بقیہ تخم مذکور مدعی نے دیا اسوقت مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ یہ تخم پیدائشی سنہ ۱۸۷۰ء و سنہ ۱۸۷۱ء کا
نہیں ہے مدعیان نے بغرض دلا پانے قیمت آٹھ سو پینسٹھ من تخم بشرح مندرجہ اقرارنامہ و نیز تعمیل مختص
معاہدہ کے لیئے نالش کی۔ اور مدعا علیہ نے عذر مذکور پیش کیا۔ بعد اثبات عذر مدعا علیہ کے عدالت ہائیکورٹ
سے یہ تجویز ہوئی کہ مدعی اپنی جانب سے ایفا شرط کی نہ کرسکا اور قاصر رہا یعنی دو ہزار من تخم قسم مشروط کا نہ
دے سکا۔ لہذا وہ تعمیل مختص کرانیکا مدعا علیہ پر دعوی نہیں کرسکتا۔ اور مدعا علیہ سے آٹھ سو پینسٹھ من
تخم کی قیمت حسب شرائط اقرارنامہ کے بھی نہیں پا سکتا بلکہ جو واقعی قیمت ہے اس کو مدعا علیہ سے پا سکتا
ہے (۲)۔ مدعی اور مدعا علیہ کی باہم یہ شرط قرار پائی کہ مدعی کچھ مال اپنا تاریخ ۱۴ جون تک جہاز پر سے اتار کر رکھدیگا
اور مدعا علیہ اس مال کو دس روز تک جانچکر چالیس روز کے اندر لے لیگا۔ مدعی کے جہاز کے آنےمیں
تاخیر ہوئی اور ۱۶ ماہ مذکور کو جہاز آیا۔ مدعی نے مال جہاز پر سے نہ اتارا اور مدعا علیہ کو مال دیکھ لینے کی اطلاع دی
مدعا علیہ نے مال دیکھنے سے انکار کیا۔ مدعی نے تعمیل مختص کرا پانے کی نالش مدعا علیہ پر دائر کردی عدالت
سے تجویز ہوئی کہ مدعی میعاد معینہ میں مال نہ پہونچا سکا اور نہ جہاز سے اتار کر رکھا۔ پس مدعی خود اپنے ذمگی
معاہدہ کی ایفا سے قاصر رہا ہے اس لیئے وہ مدعا علیہ پر نالش تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کی نہیں کرسکتا (۳)
ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی کہ نالش تعمیل مختص معاہدہ بیع میں اگر مشتری مدعی پہلے ہی سے زرثمن ادا نہ
کرے تو اس کو بوقت دائری نالش کرا پانے تعمیل مختص معاہدہ کے عدالت میں زرثمن داخل کردینا
لازم ہے ورنہ وہ نالش رجوع کرکے او خال زرثمن کیواسطے عطائے مہلت کی استدعا نہیں کرسکتا (۴)

(۱)، بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ و (۲)، بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۵۹۴ و (۳)، بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۳
(۴) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۴

ضمن (ج) | اس فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ جب ایک شخص ایکمرتبہ بابت خلاف ورزی کسی معاہدہ کے ہرجہ پاچکا ہو تو پھر اس معاہدہ کی تعمیل مختص کا دعویدار نہیں ہو سکتا۔ ہمراہ فقرہ ہذا ملاحظہ ہو دفعہ ۲۹ ایکٹ ہذا۔

ضمن (د) | فقرہ ہذا کو فقرہ (ج) دفعہ ۲۵ ایکٹ ہذا کیساتھ پڑھنا چاہیے مطلب اسکا یہ ہے جب شخص مالک جائداد بعوض کسی معاوضہ کافی کے اگرچہ وہ معاوضہ بقیمت زر نقد کے نہ ہو کسی کے نام اپنی جائداد کی تملیک کر دے اور بعدہ اسی جائداد کی بابت کسی شخص ثالث سے کوئی معاہدہ کرے اور قبل منعقد ہونے اس معاہدہ کے فریق ثانی معاہدہ مذکور کو اس تملیک سے آگاہی ہو جائے تو وہ فریق ثانی اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرنے کے لئے معاہدہ کو (یعنی جس نے بعد تملیک کے معاہدہ کیا) مجبور نہیں کرا سکتا۔

فقرہ (ج) دفعہ ۲۵ ایکٹ ہذا کا یہ منشاء ہے کہ جب صورت متذکرہ بالا میں بائع معاہدہ اپنی جائداد کو قبل نفاذ معاہدہ بیع کے کسی کے نام تملیک کر چکا ہو (گو اسکا معاوضہ بقیمت زر نقد حاصل نہ کیا ہو) تو ایسا بائع اس معاہدہ کی تعمیل مختص مشتری سے نہیں کرا سکتا۔ **مثلاً** مسمی (الف) بوجہ محبت اپنی زوجہ یا اطفال کے اور نیز بنظر گذارہ و پرورش آئندہ ان کے کوئی جائداد اپنی زوجہ یا اطفال کے نام تملیک کر دے اور بعدہ مسمی (الف) مذکور اسی جائداد تملیک شدہ کے بیچنے کا (ب) سے معاہدہ کرے اور (ب) کو قبل از تحریر معاہدہ کے اس جائداد کے تملیک ہونیکا علم ہو جائے کہ بائع نے جائداد مبیعہ کو قبل از بیع اپنی زوجہ اور اطفال کے نام تملیک کر دیا ہے تو ایسی صورت میں حسب منشار فقرہ (د) دفعہ ۲۴ ایکٹ ہذا مشتری بائع پر تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کی نالش نہیں کر سکتا۔ اور بموجب فقرہ (ج) دفعہ ۲۵ ایکٹ ہذا بائع بغرض کرا پانے تعمیل مختص معاہدہ کے مشتری پر نالش نہیں کر سکتا۔ اصول ان دونوں قاعدوں کا یہ ہے کہ اگر ایسی صورتمیں معاہدہ کی تعمیل مختص کرا جائے تو شخص ثالث کا جس کے نام تملیک کی گئی ہے، نقصان ہوتا ہے۔ معاوضہ قیمتی کو زر نقد یا مثل زر نقد کے سمجھنا چاہیے اور سوائے معاوضہ قیمتی کے اور معاوضہ بھی کافی ہو سکتا ہے۔ **مثلاً** محبت۔ چنانچہ اگر کوئی شخص بعوض زر نقد اپنی جائداد فروخت کر دے تو وہ معاوضہ کافی ہے یا اگر کوئی شخص اپنے لڑکے یا بھائی بھتیجے یا کسی عزیز کے نام بوجہ محبت کوئی جائداد تملیک کر دے تو وہ بھی معاوضہ کافی متصور ہوگا۔ اسبارہ میں یہ بحث ہوئی تھی کہ جب کوئی شخص بعوض معاوضہ قسم ثانی کے اپنی جائداد کسی کے نام تملیک کر دے تو وہ بمقابلہ ایسے شخص کے جس کے نام بعد اس تملیک کئے جانے کے بعوض معاوضہ قیمتی زر نقد کے جائداد کا انتقال کیا جاوے قابل نفاذ ہے یا نہیں یعنی بائع خواہ مشتری ایسے معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتے ہیں یا نہیں۔ عدالتہائے ملک انگلستان میں بموجب منشار احکام قانون مختص الامر کے بائع ایسی صورت میں مشتری سے تعمیل

مختص کرا پانے معاہدہ کی نالش نہیں کر سکتا مگر مشتری ایسی نالش دائر کرنیکا مجاز ہے لیکن بروئے
قانون ہذا ایسی صورت میں بائع اور مشتری دونوں تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کے ممنوع متصور ہوتے
ہیں۔ سر آرتھر ھاب ھوس صاحب ممبر لیجس لیٹو کونسل ہند نے اس بارہ میں حسب
ذیل تقریر فرمائی ہے "فقرہ ج دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ہذا میں لکھا ہے کہ جب کسی شخص نے اپنی مرضی سے اپنی جائداد
کسی کے نام تملیک کردی ہو اور پھر وہ کسی اور شخص سے اسی جائداد کے فروخت کرنیکا معاہدہ کرے
تو معاہدہ یعنی بائع اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرا پانیکی نالش نہیں کر سکتا۔ علی ہذا القیاس فقرہ (د) دفعہ ۲۷
ایکٹ ہذا میں وہی قاعدہ ایسے خریداروں سے متعلق کیا گیا ہے جو قبل از انعقاد معاہدہ جائداد مذکور کے
تملیک کئے جانے سے آگاہ ہو گئے ہوں۔ تملیک استرضائی سے وہ تملیک مراد ہے جو بعوض معاوضہ زر
نقد یا دیگر معاوضہ قیمتی مثل شادی کے نہوئی ہو۔ اگر کوئی شخص بوجہ محبت اپنی زوجہ یا لڑکوں کے
اور بنظر پرورش آئندہ انکی کے کوئی جائداد بنام ان کے تملیک کرے تو یہ خیال گذر سکتا ہے کہ جب ایک
شخص نے اپنی جائداد دوسرے کے نام تملیک کردی تو اس کی جائداد نہ رہی اور پھر وہ کیونکر اس جائداد
کو بیع کر سکتا ہے اسلئے قانون ہذا میں قاعدہ مذکور کے منضبط کرنے کی ضرورت ہوئی لیکن بوجہ
اسکے کہ ملکہ الزبیتھ ملک انگلستان کے دوران حکومت میں ایک قانون اس امر کے انسداد کے لئے
نافذ ہوا تھا کہ خریداران جائداد کو کوئی فریب نہ دے سکے اور بہ باعث اس قانون کے چند مشہور نظیریں اس
ملک میں بھی اس مطلب کی موضوع ہو چکی ہیں کہ اگر کوئی شخص بلا معاوضہ زر نقد اور قیمتی کے اپنی جائداد
باستر ضا، خود کسی کے نام تملیک کرے تو وہ مجاز ہے کہ بعوض زر نقد کے اسی جائداد کو فروخت کردے
اور خریدار اس جائداد کے تملیک داران کو بیدخل کر کے جائداد حاصل کر سکتا ہے ہماری دانست میں
ایسے قانون کے نفاذ سے انسداد فریب کا تو کیا ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے بہت کچھ ظلم و جبر برپا ہو سکتا
ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس قانون کے نفاذ سے انگلستان میں بھی ظلم و جبر کی نوبت آ پہونچی تھی۔
ایسی حالت میں عدالت ایکویٹی انگلستان نے اسقدر مدد دی تھی کہ اس بائع کو جس نے قبل از معاہدہ بیع
کے جائداد کی تملیک کردی ہو بوجہ اسکے کہ وہ خود ملوث ہے۔ مشتری پر تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کی نالش
دائر کرنے کا مجاز قرار نہیں دیا مگر مشتری کی نسبت باوجود کہ اسکو قبل از ادائے زر ثمن جائداد مبیعہ کے
تملیک ہو جانے کی اطلاع ہو چکی ہو کچھ دست اندازی نہیں کی۔ ہماری رائے میں یہ قاعدہ نادرست ہے اور
اس لئے ایکٹ ہذا میں بخلاف قاعدہ مذکور یہ ضابطہ منضبط کیا جاتا ہے کہ صورت متذکرہ بالا میں مشتری
تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کی نالش نہیں کر سکتا۔ البتہ بوجہ عدم حصول شئے معہودہ کے دوسرے قسم

کی چارہ جوئی مثل ہرجہ دلاپانے کے کرسکتاہے۔ مگر جب اسکو بوقت معاہدہ کرنے کے یہ علم ہو کہ بائع کو اس جائداد
کے فروخت کرنیکا کچھ استحقاق نہیں ہے تو وہ جائداد مذکور تملیک وارث سے حاصل نہیں کرسکتا۔ میری
رائے میں ملک انگلستان کا یہ قاعدہ جو تبدیل کیا گیا ہے وہ عقلمند اشخاص کے پسند خاطر ہو سکتا ہے" (۱)

معاہدہ درخصوص بیع کرنے جائداد کے اس شخص کی طرف سے جس کو استحقاق نہو یا جواز خود تملیک کرنے والا ہو

دفعہ ۲۵۔ جو معاہدہ بابت بیع کرنے یا پٹہ یا سرخط دینے جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے ہو اس کی تعمیل مختص بحق بائع یا پٹہ دینے والے کے صورتہائے مفصلہ ذیل میں نہیں کرائی جاسکتی ہے۔

(الف) جبکہ وہ جانتا ہو کہ اس کی کوئی حقیت جائداد میں نہیں ہے اور اسکے بیع کرنے یا پٹہ یا سرخط دینے کا معاہدہ کرے۔

(ب) جبکہ وہ یہ امر باور کر کے معاہدہ کرے کہ اسکی حقیت کامل جائداد میں تھی اور اسوقت جو فریقین یا عدالت نے واسطے تکمیل بیع یا پٹہ یا سرخط کے مقرر کیا ہو خریدار یا پٹہ دار یا کرایہ دار کو معقول اشتباہ سے خالی کوئی حقیت نہ بخش سکتا ہو۔

(ج) جبکہ وہ معاہدہ کرنے سے پہلے شے مندرجہ دستاویز معاہدہ کی تملیک (گو اس کی بنا کسی معاوضہ قیمتی پر نہ ہو) کرچکا ہو۔

تمثیلات

(الف) زید نے بلا اجازت بکر کے عمرو کے ہاتھ ایک محال کے بیع کرنیکا معاہدہ کیا جس کو زید جانتا ہے کہ وہ بکر کا ہے تو زید اس معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتا ہے گو کہ بکر اس کے منظور کرنے پر راضی ہو۔

(ب) زید نے اپنی اراضی امنا کی سپردگی میں اس بیان کیساتھ چھوڑی کہ امنا عمرو مذکور کی رضامندی تحریری لیکر اس کو بیع کر سکتے ہیں۔ عمرو نے پہلے سے بلحاظ دوراندیشی بعموم لکھدیا کہ جو بیع امنا کیطرف سے عمل میں آوے مجھکو منظور ہے۔ تب امنا نے بکر کے ہاتھ اراضی بیع کرنیکا معاہدہ کیا۔ بکر نے اس معاہدہ کی تعمیل سے انکار کیا تو امنا کو ایسے معاہدہ کی تعمیل مختص کرانیکا اختیار نہیں ہے کیونکہ جب رضامندی عمرو کی اس وقت بیع بنام بکر کی نسبت حاصل نہیں ہوئی تو وہ حق ملکیت جو امنا بکر کو دے سکتے ہیں بلحاظ منشائے قانون کے خالی اشتباہ معقول سے

(۱) ملاحظہ ہو انڈیا گزٹ مطبوعہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۷۲ء

نہیں ہے۔

(ج) زید نے کہ قابض بعض اراضی کا ہے خالد کے ہاتھ اس کے بیع کرنے کا معاہدہ کیا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ زید اراضی پر بحیثیت وارث بکر کے دعوے رکھتا ہے اور بکر کو ملک چھوڑے کئی سال گذر گئے اور عوام میں مشہور ہے کہ وہ مر گیا مگر اس کے مرنے کا ثبوت کافی ... نہیں ہے۔ پس زید مستحق نہیں ہے کہ خالد سے ایسے معاہدہ کی تعمیل خاص کرائے

(د) زید نے براہ محبت اور الفت ... ایک ... جائداد کی تملیک واسطے اپنے بھائیوں اور ان کی اولاد کے کی اور بعد ازاں اس جائداد کو دوسرے شخص کے ہاتھ بیع کرنے کا معاہدہ کیا۔ زید اس معاہدہ کی تعمیل مختص۔ سطور پر نہیں کرا سکتا ہے کہ اس تملیک کو منسوخ کرے اور اس نہج سے حقوق میں ان اشخاص کے جو اس کے بموجب دعویدار ہوں خلل ڈالے۔

زیر دفعہ ۱۸ بیان کیا گیا ہے کہ کونسی حقوق ایک خریدار برخلاف ایک بائع یا پٹہ دہندہ کے جسکو استحقاق غیر مکمل حاصل ہو مستدعی سے نافذ کرا سکتا ہے اور دفعہ ہذا میں ان جوابات کا بیان کیا گیا ہے جو ایک مشتری بمقابلہ بائع یا پٹہ دہندہ کے جسکو بالکل کوئی استحقاق حاصل نہ ہو قائم کر سکتا ہے۔ اگر کچھ استحقاق موجود ہو لیکن وہ تعداد یا وصف میں ناقص ہو تو مشتری کے جوابات زیر دفعہ ۱۴ یا ۱۵ ہونگے۔ مزید براں زیر دفعہ ہذا جواب شئے معہودہ سے پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ بصورت دفعات مذکورہ کے ہے بلکہ وہ مدعی کے خالی قصور سے پیدا ہوتا ہے۔

ضمن (الف) اصول یہ ہے کہ ہر ایک معاملہ بیع یا پٹہ دینے میں بائع یا پٹہ دہندہ کو بہ نیک نیتی یہ جاننا لازم ہے کہ شئے معہودہ میں اسکا حق قابل بیع کر دینے یا پٹہ لکھدینے کے ہے یا نہیں اور اگر وہ جانتا ہو کہ جائداد مذکور میں اسکا ایسا حق نہیں ہے تو اس معاہدہ کا نیک نیتی سے منعقد ہونا متخیل نہوگا اور باوجود اس کے اگر کسی وجہ سے جائداد مذکور کا اصل مالک معاہدہ کی امداد کرنے اور جائداد کے دیدینے پر راضی ہو تو بھی عدالت بہ استدعا بائع (معاہد) کے معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جاوے گی۔ تمثیل (الف) میں زید نے بطور کارندہ کے بیع کا معاہدہ نہیں کیا بلکہ اسنے بطور اصل مالک کے کیا ہے اور عمرو بکر کیساتھ اس معاہدہ کے پورا کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا جو اس نے زید کے ساتھ کیا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو گویا اس کو ایک ایسے معاہدہ کے پورا کرنے پر مجبور کرنا ہوگا جو اس معاہدہ سے جدید اور مختلف ہوگا جو کہ اُس نے کیا ہے۔ ایسی صورت میں زید بمقابلہ عمرو کے کسی چارہ جوئی کا مستحق نہ ہوگا۔ لیکن عمرو کو زید کے برخلاف ہرجانہ کی چارہ جوئی حاصل ہوگی جس کی تعداد حسب حالات اس امر کے

تبدیل ہوسکے گی کہ آیا زید نے فریب کیساتھ کارروائی کی ہے یا نہیں اور نیز بلحاظ اس امر کے کہ معاہدہ بابت بیع کے تھا۔ یا واسطے پٹہ دینے کے۔

اگر ایک شخص ایک ایسی جائداد فروخت کرے جس میں اُسے کوئی حقیت حاصل نہ ہو اور بعد میں اسکو حقیت حاصل ہو جائے تو کالٹ صاحب کی رائے میں وہ تعمیل مختص پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وقت مقررہ برائے تکمیل معاہدہ منقضی نہ ہو گیا ہو۔ ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۸ ضمن (الف) ایکٹ ہذا۔

ضمن (ب) اگر بوقت انعقاد معاہدہ بائع یا پٹہ دہندہ (یعنی معاہد) کو نیک نیتی سے خیال ہو کہ جائداد مذکور میں اسکا حق ہے لیکن بعدہ اسکا حق مشتبہ پایا جاوے اور از روئے معاہدہ معاہدین یا بہ حکم عدالت جو میعاد واسطے ارتفاع اشتباہ مذکور مقرر کی جائے اس میں بائع یا پٹہ دہندہ اپنے استحقاق کو اس اشتباہ سے صاف نہ کرا دے تو وہ فریق ثانی سے معاہدہ مذکور کی تعمیل مختص نہیں کرا سکتا۔ فقرہ (الف) اور فقرہ (ب) کے ملا کر پڑھنے سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ فقرہ اول میں معاہد (یعنی بائع اور پٹہ دہندہ) کی بدنیتی ظاہر ہوتی ہے اور فقرہ ثانی میں ان کی نیک نیتی پائی جاتی ہے۔ اسلئے فقرہ (الف) کی صورت میں عدالت معاہد کی استعانت نہ کرے گی اور فقرہ (ب) کی صورت میں اسکی زیادہ استعانت کریگی۔ لیکن باوجود اس اعانت عدالت کے اگر بائع اپنے حق کو اشتباہ پیدا شدہ سے پاک نہ کر سکے تو عدالت فریق ثانی سے تعمیل مختص معاہدہ کی نہیں کرا سکتی۔ ہرگاہ بروئے ایک معاہدہ بیع کے درباره اس امر کے کہ دستاویزات استحقاق متعلق جائداد خریدار کو حوالہ کیجاویں گی بایں الفاظ شرط کی گئی تھی کہ "بروقت تحریر دستاویز بیع کے تم (بائع) کو لازم ہوگا کہ ہم (خریداران) کو دستاویزات استحقاق وغیرہ جو متعلق جائداد مذکور ہوں حوالہ کردو" تجویز ہوئی کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے کہ وہ دستاویزات استحقاق جو بروئے شرائط معاہدہ یا بموجب عام قانون کے ضروری ہوں بوقت تحریر دستاویز بیع کے بائع کو خریدار کے حوالہ کردینی چاہئیں۔ مشتری نے بعد معائنہ دستاویزات استحقاق کے معاہدہ کو بربنا اس وجہ کے مسترد کیا کہ استحقاق معقول نہیں ہے اور بر طبق نالش تعمیل مختص منجانب بائع کے عدالت نے استحقاق کو ناقص قرار دیا۔ لہذا بائع کو لازم تھا کہ مشتری کو ایک معقول استحقاق دیتا۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہو کہ ایک ایسا استحقاق جو بری از مناسب اشتباہ ہوتا۔ بصورت عدم موجودگی ایسے معاہدہ کے جسکی رو سے یہ شرط کی گئی ہو کہ بائع کو چاہیئے کہ ایسا استحقاق ظاہر کرے جیسا کہ وہ دے سکتا ہو یا کوئی اور خاص معاہدہ استحقاق کے متعلق نہ ہو تو اسی عام قانون پر عملدرآمد ہوگا جو دفعہ ہذا کے ضمن (الف) میں مندرج ہے نظر بحالات مقدمہ عدالت نے تجویز کیا کہ استحقاق جو بائع (مدعی) نے ظاہر کیا ایک

معقول استحقاق نہ تھا لہٰذا وہ دعوے التعمیل مختص نہیں کر سکتا۔ (۱)

فقرہ (ب) کی بابت دو امر پر بحث کیجاتی ہے کہ جنپر عدالت ملک انگلستان میں بڑی بحث ہوئی ہے

اولاً۔ یہ کہ جب تعمیل معاہدہ کیواسطے ایک میعاد مقرر کی گئی ہو اور اسکے اندر معاہدہ کی تعمیل نہ کی جائے۔

ثانیاً۔ یہ کہ اشتباہ معقول نسبت استحقاق مجریا پٹہ دہندہ کے کیا تصور کرنا چاہیے اور کسقدر اشتباہ کی وجہ سے معاہدہ قابل نفاذ متصور نہ ہوگا۔

وقت | اسٹوری صاحب نے اپنی کتاب ایکویٹی جورس پروڈنس کی دفعہ ۷۷۶ میں یہ تحریر کیا ہے کہ عدالت ایکویٹی میں جو مقدمات باستدعا رکرا پانے تعمیل مختص معاہدہ کے رجوع ہوتے ہیں انمیں اکثر مقدمات ایسے پائے جاتے ہیں کہ جن میں معاہدہ کی میعاد معہودہ کے اندر بخوبی تعمیل اور بجا آوری نہیں کیجاتی اور اگر معاہدین نے میعاد معہودہ مندرجہ معاہدہ کو جزو اعظم یا نفس معاہدہ کا قرار نہ دیا ہو یا اگر حالات معاہدہ سے میعاد مشروط مذکور معاہدہ کا جزو اعظم نہ معلوم ہوتی ہو تو عدالت ایکویٹی عموماً ایسی میعاد کو معاہدہ کا جزو اعظم متصور نہ کرے گی اور گو شخص دعویدار کسی خاص وجہ سے اپنا دعوے پیش نہ کر سکے تاہم عدالت ایکویٹی سے اس کی امداد واجب میں اغماز نہیں کیا جاتا۔ البتہ عدالت مذکور کو یہ امر ملحوظ ہوتا ہے کہ دائری دعوے میں توقف کرنے کیوجہ سے فریق ثانی کا نقصان نہ ہو یا اس سے معاہدہ کی اصلیت یا حیثیت میں کوئی فرق یا انقلاب واقعہ نہ ہوا ہو اور ضرورت پر فریق ثانی کو معاوضہ اس توقف کے ہرجہ معقول بھی دلایا جاتا ہے علاوہ بریں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ مستغیث باوجود اس توقف کے اپنی ذرگی معاہدہ کی تعمیل اور بجا آوری کر سکتا ہے یا نہیں یا اس کی تعمیل اور بجا آوری کیلئے آمادگی ظاہر کرتا ہے یا نہیں۔ ممکن ہے کہ بوقت انعقاد معاہدہ شرط میعاد معاہدہ کا جزو اعظم قرار دیگئی ہو اور بعد انعقاد معاہدہ معاہدین نے شرط مذکور کو تبدیل کر دیا ہو خواہ بوقت انعقاد معاہدہ شرط میعاد پر اسقدر حصر نکیا گیا ہو جسقدر کہ بعد انعقاد معاہدہ کے اس کی نسبت اصرار کیا جاتا ہے۔ دفعہ مذکور کی ذیل میں مسٹر اسٹوری صاحب نے بیرن الڈرسن صاحب بہادر جج کے ایک فیصلہ کا حوالہ دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عدالت ایکویٹی صرف الفاظ معاہدہ ہی پر متوجہ نہ ہوگی بلکہ معاہدین کی غرض اور مقصود معاہدہ پر بھی لحاظ کریگی مثلاً ایک رہن کے مقدمہ میں اصل غرض فریقین کی یہ ہے کہ جائداد مرہونہ دائن کے قرضہ میں مکفول رہے۔ اور در حقیقت ایک بیع کے مقدمہ میں گو ایفا معاہدہ کے لئے ایک خاص دن مقرر ہوا ہو، اصل غرض معاہدین کی یہ ہے کہ شئے مبیعہ در حقیقت بعوض ایک رقم معینہ کے میعاد

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۵۷

مناسب کے اندر فروخت ہو اور ایک خاص دن یا وقت کی شرط ایسے مقدمات میں عموماً معاہدہ کا ضروری جزو تصور نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب معاہدہ بابت ایسی شئے کے ہو جس کی قیمت وقتاً فوقتاً کم وبیش ہوتی ہو۔ مثلاً کا غذ زر یا ایسے شخص کا استحقاق جو بعد وفات شخص قابض یا مالک کے حقیت پاویگا۔ تو میعاد مندرجہ معاہدہ جزو اعظم اور ضروری حصہ معاہدہ کا متصور ہوگا اور اگر ایسے معاہدہ کی میعاد مذکور کے اندر تکمیل نہ ہو تو عدالت اس کو نافذ نہیں کر سکتی۔ مسٹر فرائی صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۳۱۲ لغایت ۳۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل حالات میں میعاد مشروط معاہدہ کا جزو اعظم قرار دیجا سکتی ہے اوّلاً۔ ان مقدمات میں جنمیں معاہدین نے میعاد مندرجہ معاہدہ کا جزو اعظم اور ضروری حصہ قرار دیا ہو۔ ثانیاً۔ ان مقدمات میں جنمیں بعد انعقاد معاہدہ فریقین نے کوئی ایسی میعاد مقرر کی ہو کہ جس میں معاہدہ کا ایفا رہونا لازمی قرار پایا ہو ثالثاً۔ ان مقدمات میں جنمیں مستغیث کیطرف سے ایفا رمعاہدہ میں اسقدر توقف ہوا ہو کہ جس سے انصافاً تعمیل مختص کرانا مناسب نہو۔ چنانچہ اکثر مقدمات میں جنمیں کہ معاہدہ میں ایک یہ شرط تھی کہ دستاویز یا روپیہ ایک میعاد مقررہ مندرجہ کے اندر دیا جاویگا تو باوجود منقضی ہوجانے میعاد مذکور کے عدالت سے اس کی تعمیل مختص کرائی گئی جس حالت میں کہ قیمت اشیاء معہودہ کم وبیش ہوتی ہو۔ خصوصاً معاہدہ تجارت میں میعاد معاہدہ کا ایک ضروری حصہ تصور کیگئی ہے جب ایک فریق ایفا رمعاہدہ میں نہایت توقف اور تساہلی کرے۔ تو دوسرا فریق مجاز اس بات کا ہے کہ فریق مذکور کو اطلاع دے کہ وہ اسقدر میعاد کے اندر معاہدہ کی تکمیل کرے اور اگر فریق مذکور میعاد مذکور کے اندر معاہدہ کی تکمیل نہ کرے تو پھر وہ فریق اطلاع دہندہ تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کی نالش نہیں کر سکتا۔ اخبار میں چند مندرجہ ذیل نظائر قابل ملاحظہ ہیں۔ ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ جب معاہدہ میں یہ شرط قرار پائے کہ منجملہ معاہدین کے ایک فریق میعاد معینہ کے اندر کوئی فعل یا عمل کرے گا اور وہ اس میعاد مشروط میں شرط مذکور کا ایفا نہ کرے اور باوجود عدم ایفا اس معاہدہ کے دوسرا فریق اس معاہدہ سے فائدہ اٹھائے تو فریق اول جس نے میعاد معینہ کے اندر شرط مذکور کا ایفا نہیں کیا فریق ثانی سے اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتا ہے اور فریق ثانی اس شرط کی نسبت کہ جسکا میعاد معینہ میں ایفا نہیں ہوا کچھ عذر نہیں کر سکتا (۱)۔ ایک اور مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی کہ جب کوئی شخص یہ معاہدہ کرے کہ وہ فلاں مقام پر مال پہونچا دے گا۔ تو اسکو لازم ہے کہ اصالتاً خواہ معرفت اپنے کسی کارندہ کے اس مال کو مقام معہودہ پر پہونچا وے اور اگر مال مذکور کے کسی میعاد معینہ کے اندر

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۹

پہونچا دینے کی شرط قرار پائی ہو تو اسکو واجب ہے کہ میعاد معہودہ کے اندر مال مذکور مقام مقررہ پر پہونچا دے اور اگر مال مذکور مقام مقررہ پر میعاد معہودہ کے آخیر روز پر پہونچایا جائے تو اسکو ایسے وقت پہونچا دینا چاہیے کہ جب وقت گیرندہ مال کو اس مال کے دیکھ لینے کا موقعہ ملے یعنی قبل از غروب آفتاب پہونچا دینا چاہیے اور اگر یہ شرط ہو کہ وہ فریق کسی مقام پر مال پہونچا دیسکتا ہے تو ایسے مقام پر مال کو پہونچانا چاہیے کہ جہاں پر مال دینے اور لینے والے کو آسانی ہو اور وہ قبل از دوپہر شب کے مال پہونچا دیسکتا ہے اور اگر اس فریق کی جانب سے نقض معاہدہ عمل میں آوے یا عہد شکنی ہو۔ تو فریق ثانی اسی معاہدہ کو میعاد مناسب کے اندر فسخ کر سکتا ہے۔ الا شرط یہ ہے کہ فریق فسخ کنندہ معاہدہ کی جانب سے کسی امر معاہدہ کی نسبت غفلت یا تساہل نہ ہوا ہو اور اگر فریق ثانی بعد وقوع نقض معاہدہ اس معاہدہ کے کسی امر پر عمل کرے تو فریق مذکور پھر اس معاہدہ کو فسخ نہیں کر سکتا (۱) جبانکہ فریقین میں یہ معاہدہ ہوا تھا کہ مدعی جہاز موسومہ مائیکل انگلو میں مدعا علیہ کے لئے گندہک لاوکر اسقدر میعاد کے اندر پہونچا دے گا اور بخلاف اس کے مدعی دوسرے جہاز پر گندہک پہونچا دینے کو آمادہ ہوا تو عدالت سے بوجہ نقض معاہدہ کی مدعا علیہ سے تعمیل مختص نہ کرائی گئی (۲) نیز ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۱۵- ایکٹ ہذا۔ زیر ضمن ہذا عدالت بھی واسطے تکمیل معاہدہ کے میعاد مقرر کر سکتی ہے۔

معقول اشتباہ | اول یہ ضروری ہے کہ اشتباہ یا تو بلحاظ امر قانونی کے ہو یا بلحاظ امر واقعہ کے گو کہ بسا اوقات اشتباہ ہر دو قسم کا شامل ہوتا ہے۔ اگر اشتباہ بلحاظ امر قانونی کے ہو تو وہ یا تو (۱) عام ہوگا جیسا کہ تمثیل (ب) میں ہے یا (۲) خاص ہوگا۔ مثلاً در بارہ تعبیر ایک مشتبہ دستاویز کے اور اگر بلحاظ امر واقعہ کے ہو تو یا تو (۱) بلحاظ ایک ایسے امر واقعہ کے ہوگا جس کا ثبوت گذر سکتا ہو۔ لیکن حسب اطمینان ثابت نہ ہوا ہو جیسا کہ تمثیل (ج) میں ہے یا (۲) بلحاظ ایک ایسے امر واقعہ کے ہوگا جس کی نوعیت کے لحاظ سے قابل اطمینان ثبوت گذر ہی نہ سکتا ہو جیسا کہ بصورت ایک منفی امر کے مثلاً کہ (الف) کے یہاں کوئی اولاد نہیں ہے یا کہ کسی امر واقعہ کا علم ہی نہ ہو اور علی ہذا القیاس (۳) جب بلحاظ اشتباہ امر قانونی کے جو چند مقدمات میں یکساں پیدا ہوتا ہو ایک عدالت بخلاف بائع کے تجویز صادر کرے تو دوسری عدالت ... اول الذکر عدالت کی تجویز کی پابند نہیں ہو سکتی بلکہ اس کو امر مذکور کی بابت خود فیصلہ کرنا چاہیے (ملاحظہ ہو لارپورٹ چانسری جلد ۶ صفحہ ۱۳۱ و لارپورٹ ایکویٹی جلد ۱۷، صفحہ ۳۵۱) اور جس صورت میں کہ عدالت اپیل اور عدالت مرافعہ

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۸ (۲) بنگال لارپورٹ نظائر ابتدائی جلد ۲ صفحہ ۱۵۴ (۳) کتاب مسجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۴۳۱ و ۴۳۳ و کتاب فرائی صاحب دربارہ تعمیل مختص صفحہ ۳۸۷

اولیٰ میں سوال بنسبت اشتباہ استحقاق کے ہو تو عدالت اپیل کو اسکا فیصلہ کرنا چاہیے یہ نہیں ہو سکتا کہ چونکہ عدالت مرافعہ ادنےٰ نے ایسا تجویز کیا۔ لہذا عدالت اپیل کو امر مذکور کی نسبت فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے (ملاحظہ ہو لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۲۳۶ و جلد ۷ صفحہ ۷ و چانسری ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۱۸) اگر مابین دو عدالتہائے مساوی درجے کے ایسی صورت پیش آئے جہانکہ ایک سابقہ فیصلہ درباره سوال مذکور کے ہو چکا ہو جسکو ایک عدالت ایک مابعد کے مقدمہ میں منظور نہیں کرتی تو یہ امر قابل یادداشت ہے کہ صرف جو امر کہ اول مقدمہ میں قابل پابندی ہے وہ وہ اصول ہے بر بنا رجس کے مقدمہ کا فیصلہ کیا گیا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اصول مذکور صحیح ہو اور مقدمہ متعلق ہو سکتا ہو اور یہ عدالت مابعد کے ذمہ ہے کہ اس امر کو بیان کرے کہ آیا اصول مذکور صحیح ہے یا نہیں (۱) لیس بالئع پر مقدم ہے کہ اپنے استحقاق کو **اشتباہ معقول** سے پاک وصاف کر دے۔ اس امر کے متعلق مسٹر فرائی صاحب اپنی کتاب (۲) میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ امر کہ کسی حقیت پر اشتباہ معقول ہے یا نہیں۔ حالات مقدمہ سے مستنبط ہو سکتا ہے۔ اگر جائداد معہودہ کی نسبت کوئی شخص ثالث دعویدار پایا جائے یا یہ معلوم ہو کہ مشتری اس جائداد کو بغیر اعانت عدالت کے قابل نہیں کر سکتا تو ایسی صورت میں مناسب نہیں ہے کہ مشتری عدالت سے بغرض تعمیل مختص معاہدہ کے مجبور کیا جاوے۔ اکثر اوقات عدالت کی رائے اس امر کی مقتضی ہو سکتی ہے کہ جائداد معہودہ میں بائع کا حق ہے الا اگر عدالت کا یہ خیال ہو کہ کسی دوسرے شخص کی رائے بائع کے حق کی نسبت اس کے خلاف بھی ہو سکتی ہے تو بھی مشتری کو بغرض تعمیل مختص معاہدہ کے مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ ایک مقدمہ میں لارڈ الڈن صاحب نے یہ رائے ظاہر فرمائی تھی کہ حاکم عدالت کو صرف ثبوت مقدمہ ہی پر لحاظ نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ اسے یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ اگر مجکو بذات خود اسقدر روپیہ دیکر جائداد مذکور خریدنی پڑتی تو بمقتضائے انکے حالات کے خرید سکتا یا نہیں۔

ضمن (ج) | متعلق اس کے ملاحظہ ہو شرح زیر فقرہ (د) دفعہ ۲۴۔ ایکٹ ہذا۔

(۹) کس کے حق میں معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جا سکتی ہے مگر ایک تبدیل کے ساتھ

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۵ و (۲) ملاحظہ ہو شرح دادرسی مؤلفہ فرائی صاحب صفحہ ۲۵۲ لغایت ۲۶۱

عدم تعمیل بالجبر الّا تبدیل کے ساتھ

دفعہ ۲۶ - جس حال میں کہ مدعی ایک معاہدہ تحریری کی تعمیل مختص کا خواہاں ہو جس پر مدعا علیہ ایک تبدیل قائم کرتا ہے تو مدعی صورتہائے مفصلہ ذیل میں تعمیل مطلوبہ نہیں کرا سکتا ہے الّا اس تبدیل کیساتھ جو قائم حسب مذکورہ بالا کی جائے (یعنی)

(الف) جس حال میں کہ فریب یا غلطی واقعہ سے وہ معاہدہ جسکی تعمیل مطلوب ہے بشرائط میں خلاف اس معاہدہ کے ہو جو مدعا علیہ نے بروقت اس میں درآنے کے خیال کیا تھا

(ب) جبکہ فریب یا غلطی واقعہ سے یا سراسیمگی سے مدعا علیہ نے معاہدہ بحالت ایک غلط فہمی قریب العقل کے کیا ہوا ورنہ سمجھا ہو کہ فیمابین اس کے اور مدعی کے اسکی کیا تاثیر پیدا ہوگی۔

(ج) جس حال میں کہ مدعا علیہ نے شرائط معاہدہ کو جان لیا ہو اور اس کی تاثیر کو سمجھ لیا ہوا اور باوجود اس کے باعتبار کسی غلط بیانی مدعی کے یا کسی ایسی شرط پر جو کہ منجانب مدعی ہوئی قبول کیا ہو کہ جس سے معاہدہ بڑھ گیا ہو لیکن اسکی تکمیل ہے وہ انکار کرتا ہو۔

(د) جبکہ فریقین کو معاہدہ سے ایک نتیجہ قانونی پیدا کرنا منظور تھا اور معاہدہ سے بشکل موجودہ وہ نتیجہ پیدا نہ ہوتا ہو۔

(ہ) جس حال میں کہ فریقین نے معاہدہ کرنے کے بعد اس کے بدل ڈالنے کا باہمدیگر عہد کیا ہو

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو اور بکر نے ایک تحریر پر دستخط کئے جسکی رو سے ہر ایک نے خالد کو ۱۰۰۰ روپیہ کا تمسک لکھدینے کا اقرار کیا اور ایک نالش میں جو خالد کیطرف سے بایں مراد ہوئی کہ زید اور عمرو اور بکر ہر ایک جداگانہ ومیندار بقدر ۱۰۰۰ روپے کے گردانا جائے۔ انہوں نے یہ ثابت کیا کہ الفاظ "ہر ایک" غلطی سے لکھے گئے تھے۔ اور مراد یہ تھی کہ وہ ایک تمسک شراکتی ۱۰۰۰ روپے کا لکھدیں۔ اس صورت میں خالد تعمیل صرف اس تبدیل کیساتھ کرا سکتا ہے جو حسب مذکور قائم کی گئی۔

(ب) زید نے عمرو پر واسطے جبراً تعمیل مختص ایک معاہدہ تحریری کے جو ایک مکان کے خریدنے کی بابت تھا نالش کی۔ عمرو نے ثابت کیا کہ اُسنے یہ سمجھا تھا کہ اس معاہدہ میں ایک

متصل صحن بھی داخل ہے اور وہ معاہدہ اسطور پر لکھا گیا جس سے یہ امر مشتبہ ہے کہ وہ صحن حسب مذکور داخل تھا یا نہیں۔ پس عدالت تعمیل نکرائے گی الا اس تبدیل کیساتھ جو کہ عمرو قائم کرتا ہے۔

(ج) زید نے بذریعہ تحریر معاہدہ کیا کہ عمرو کو ایک گھاٹ معہ ایک قطعہ اراضی زید کے جو نقشہ میں لکھی ہوئی تھی کرایہ پر دیگا۔ قبل دستخط کرنے کے معاہدہ پر عمرو نے زبانی کہا کہ اسکو یہ اختیار دیا جائے کہ قطعہ مندرجہ معاہدہ کے بدلے میں دوسرا قطعہ اراضی از ان زید جو اسی قدر بڑے لیا جائے اور اس بات کو زید نے بصراحت منظور کیا۔ تب عمرو نے اس معاہدہ تحریری پر دستخط کئے۔ پس زید تعمیل مختص معاہدہ تحریری کی نہیں کرا سکتا ہے۔ الا اس تبدیل کیساتھ جو کہ عمرو نے قائم کی۔

(د) زید اور عمرو کے درمیان اس مراد سے گفتگو ہوئی کہ ایک اراضی عمرو کو اس کی حیات تک دیجائے اور اس کی وفات پر اس کی اولاد کو ملے پیچھے سے اُنہوں نے ایسا معاہدہ کیا کہ اُس کے شرائط کی رو سے عمرو اراضی کا مالک مستقل ہو گیا۔ پس اوس معاہدہ کی جو اس طور سے لکھا گیا تعمیل مختص نہیں کرائی جا سکتی ہے۔

(ہ) زید نے بذریعہ تحریر معاہدہ کیا کہ عمرو کو ایک مکان ایک مدت معین کیواسطے سو روپیہ ماہانہ کے کرایہ پر دیگا اور پہلے اس کی مرمت قابل بود و باش کرا دیگا۔ بعد از ان معلوم ہوا کہ مکان لائق مرمت کے نہیں ہے پس عمرو کی رضامندی سے زید نے اس مکان کو گرا کر بجائے اس کے نیا مکان تعمیر کیا اور عمرو نے زبانی ۱۲۰ روپے ماہوار کرایہ دینے کا اقرار کیا۔ تب عمرو نے واسطے تعمیل مختص معاہدہ تحریری کے نالش کی اس کے حق میں تعمیل نہیں کرائی جا سکتی ہے مگر اس تبدیل کیساتھ جو کہ اقرار زبانی مابعد کی رو سے کی گئی۔

اصول دفعہ ہذا　وفعہ ہذا میں ان صورتوں کا بیان ہے جن میں معاہدات کی تعمیل مختص نہیں ہو سکتی بجز اس صورت کے کہ ان کی شرائط میں تبدیلی کی جاوے اور پانچ خاص صورتیں ایسی درج کی گئی ہیں جن میں معاہدہ کی تعمیل مختص تابع تبدیلی کے کرائی جا سکتی ہے اور تبدیلی مذکور بحق مدعا علیہ ہوتی ہے۔ دفعہ ہذا میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ معاہدین یا اشخاص نے جو ان کے قائمقام ہوں موجودگی معاہدہ کا اقرار کیا ہے نہ کہ شرائط کی تعمیل کا۔ دفعہ ہذا میں یہ حکم کیا گیا ہے کہ جب فریب یا غلطی امر واقعہ یا غلط بیانی سے مدعا علیہ کو ایک اقرار نامہ پر دستخط کرنیکی ترغیب ہوئی ہو تو اقرار نامہ مذکور کا نفاذ صرف بر بناء اُن شرائط کے کیا جا سکتا ہے جنپر کہ مدعا علیہ نے اتفاق کرنے کا اقرار کیا ہے۔ مدعی مجاز نہیں ہے کہ شرائط معاہدہ خود کے

تبدیلی کئے جانیکی بنسبت : عوید ار ہو جس حال میں نامبردہ یہ معلوم کرے کہ بذات خود معاہدہ کی تعمیل نہیں کی جاسکتی - اس اقرارنامہ کی جو منجانب سرٹیفکیٹ یافتہ ولی ایک نابالغ کی بنسبت فروخت اراضی مملوکہ نابالغ مذکور بہ قیمت مقررہ کے ہو لیکن بہ مشروط باجازت عدالت ہو جوکہ مسلمہ طور پر ضروری تھی اور جو حاصل نہ کی گئی تھی تعمیل مختص نہیں کرائی جاسکتی معاہدہ بحالت موجودہ کسی وقت بھی ایک مکمل معاہدہ نہ تھا وہ عدالت کی اجازت پر مشروط تھا اور اجازت عدالت کل معاہدہ پر جو مابین فریقین ہوا تھا حاوی نہ تھی (۱) دفعہ ہذا میں امتیاز مابین ایک مدعی خواہان تعمیل مختص اور مدعا علیہ تردید کنندہ کے کی گئی ہے (ملاحظہ ہو لیڈنگ کیسنر ان اکویٹی جلد ۲ صفحہ ۸۶۸)، جس حال میں کہ معاہدہ تحریری ہو خواہ حسب خواہش فریقین یا بوجہ ضروریات قانونی کے تو مدعی معاہدہ مذکور کی تعمیل مختص کی بابت اس تبدیلی کے ساتھ جو بذریعہ شہادت زبانی کے ثابت کیجائی ہو نالش نہیں کرسکتا کیونکہ ایسا ہونا بخلاف عام قواعد شہادت کے ہوگا۔ (ملاحظہ ہو ایکٹ شہادت مجریہ ہند باب ششم)، لیکن یہ بالکل جداگانہ امر ہے کہ مدعا علیہ کو یہ ثابت کرنیکی اجازت دیجاوے کہ بذریعہ فریب یا غلطی یا سراسیمگی کے تحریر مذکور میں اصل معاہدہ شامل نہیں ہے نیز اگر بوجہ قانون معاہدہ کا تحریر کیا جانا ضروری ہو تو اسکا اثر یہ قرار دینے کا نہیں ہے کہ ہر ایک تحریری معاہدہ قابل پابندی ہوگا بلکہ یہ ہوگا کہ ایک غیر تحریری (زبانی) معاہدہ قابل پابندی نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مدعا علیہ کو تبدیلی کے ثبوت کی اجازت دیگئی ہے اور مدعی کو ڈگری تعمیل مختص نہیں ملسکے گی تاوقتیکہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ وہ تبدیلی مذکور کو منظور کرتا ہے (ملاحظہ ہو ویسی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۲۸)

زیر دفعہ ہذا مدعی تبدیلی ثابت شدہ کے منظور کرنیکا پابند نہیں ہے وہ تعمیل مختص حاصل نہیں کرسکتا تاوقتیکہ وہ منظور کرے لیکن وہ مجاز ہے کہ ایسا نہ کرنے کو پسند کرے اور بجائے چارہ جوئی مذکور کے خلاف ورزی معاہدہ کی بابت ہرجانہ کی چارہ جوئی کرے گو کہ دفعہ ۲۹ و ۱۹ کی شامل تاثیر یہ ہے کہ اسے لازم ہے کہ ایک ہی نالش میں موخر الذکر چارہ جوئی کی استدعا کرے نہ کہ ایک مابعد کی نالش میں۔

فریب ملاحظہ ہو دفعہ ۱۷ ۔ ایکٹ معاہدہ ہند مشرح مؤلف

غلط بیانی ملاحظہ ہو دفعہ ۱۸ - ایکٹ معاہدہ ہند مشرح مؤلف -

غلطی امر واقعہ ملاحظہ ہو دفعات ۲۰ و ۲۲ - ایکٹ معاہدہ ہند مشرح مؤلف -

غلطی امر واقعہ ایک ایسی غلطی ہے جو بوجہ غفلت فرض قانون کے اس شخص کے حق میں جو اس غلطی کو کرتا ہے نہ ہوئی ہو اور اس میں ایک ناواقفیت یا نادانی یا چوک واقعہ موجودہ یا گذشتہ کی جو جزو نفس الامری

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۲

اس معاملہ کی بابت ایک شئے نفس الامری معاملہ کے یقین کرنے میں کہ وہ اسوقت موجود ہے جو کہ موجود نہیں ہوئی یا یہ کہ وہ پہلے موجود تھی حالانکہ وہ پہلے موجود نہ تھی شامل ہے۔

سراسیمگی | سراسیمگی حالت بیخبری کو کہتے ہیں۔ جب ایک چالاک اور متفنی اور ضدی یا خوشامدی شخص کسی شخص سے ایسی حالت میں کہ جب اسکو استقلال طبع اور ثبات عقل حاصل نہ ہو اور معاملہ میں غور نہ کر سکتا ہو اور دھوکہ میں آسکتا ہو اپنی کوئی غرض حاصل کرے یا بحالت مذکور اس سے کوئی معاہدہ کرائے تو کہا جاویگا کہ ایسا حالت سراسیمگی میں کرایا گیا ہے۔ عذر سراسیمگی میں یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ طرف ثانی نے فریبا دھوکہ دیکر اس سے کوئی معاہدہ کرالیا ہے یا ایسی حالت میں معاہدہ کرایا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ معاہد کو اس معاہدہ کے سمجھنے کے لئے موقع مناسب نہیں دیا گیا یا معاہد پر ایسا دباؤ ڈالا گیا یا ایسا انتظام کیا گیا کہ جس سے معاہد نے اس معاہدہ کے منعقد کرنے میں دھوکا کھایا ہے یا یہ کہ معاہد کو اسقدر بے خبر رکھا گیا ہے کہ تا جب دور اندیشی کے بغیر اسنے عمل کیا ہو اور اسپر ناگہانی دباؤ ڈالا گیا ہو اور اسنے گھبراہٹ میں عمل کیا ہے۔ سراسیمگی کا صحیح استعمال اسوقت کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ کوئی ایسا فعل کیا گیا ہو جس سے فریق مذکور کو غلط رہنمائی ہوئی ہو یا وہ یکایک گھبراہٹ میں پڑ گیا ہو (ملاحظہ ہو اسٹوری ایکوئٹی جلد اول دفعہ ۱۲۰ الغ، و ۲۵۱ م) جب کوئی معاہدہ یا عمل بلا اصلاح و مشورہ شخص واقفکار یا بلا لحاظ اپنے حالات کے یا بغیر فکر مناسب کے کیا جاوے تو وہ ناجائز متصور ہوگا۔ کیونکہ عدالت کا قاعدہ یہ ہے کہ جو اشخاص اپنی حفاظت ذاتی سے قاصر ہوں یا کسی کے دباؤ اور لالچ دینے سے مجبور کئے گئے ہوں انکی استغاثت کیجاتی ہے یا معاہدہ یا عمل جو انہوں نے کیا ہو کالعدم کیا جاتا ہے۔ جب بوقت معاہدہ ہر دو فریق کی سراسیمگی پائی جائے اور انعقاد معاہدہ بحالت اس سراسیمگی کے ثابت ہو جائے تو معاہد مذکور جزو بجزو فسخ ہو جاتا ہے جب بوقت معاہدہ ہر دو معاہدین سے غلطی واقعہ ہو۔ اور یہ ثابت ہو کہ معاہدہ اس غلطی کیساتھ منعقد ہوا ہے تو معاہدہ مذکور ناجائز متصور ہوگا۔ چنانچہ جہانکہ دو شخص ایک ظاہری معاہدہ میں شریک ہوں جو ایک خاص آدمی یا جہاز کی نسبت ہو اور یہ ظاہر ہو کہ ہر ایک انمیں سے بوجہ یکسانیت نام کے غلطی میں تھا اور مراد ایک مختلف شخص یا جہاز سے تھی تو اس صورت میں کوئی معاہدہ نہیں ہوا (۱) بروئے و ہبہ مشاستر اگر ہبہ غلطی میں کیا گیا ہو تو منسوخ ہو سکتا ہے اور مطابق اسی قاعدہ کے ہر معاہدہ جو بوجہ غلطی کے کیا گیا ہو زائل ہو جاتا ہے (۲)

---

(۱) کتاب کر صاحب درباره فریب و غلطی صفحہ ۳۴ (۲) ہارنگٹن و کولبروکن جلد ۲ صفحہ ۹۰۶ و لا جرنل ایکسچکر جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۰

زیر ضمن (الف) غلطی امر واقعہ کی ہوتی ہے اور زیر ضمن (ب) غلطی متعلق تعبیر ہوتی ہے اور اسی وجہ سے سراسیمگی
کو بھی بطور ممکن ماخذ غلطی کے شامل کیا گیا ہے۔ زیر ضمن (الف) کوئی شرط یا امر واقعہ معاہدہ کا بوجہ
فریب مدعی یا غلط فہمی امر واقعہ منجانب مدعا علیہ کے ترک یا ایزاد یا تبدیل کیا گیا ہوتا ہے۔ اس سے
جو مدعا علیہ نے خیال کیا ہے زیر ضمن (ب) امور واقعہ یا شرائط معاہدہ بظاہر تو وہی ہوتے ہیں جن کی بابت
اقرار کیا گیا ہوتا ہے۔ لیکن مدعا علیہ نے شرائط مذکور کی قانونی تاثیر کو غلط سمجھا ہوتا ہے۔ لیکن یہ غلط
سمجھنا معقول ہونا ضروری ہے یعنی ایسا جس سے ایک آدمی معمولی لیاقت کا یا باستعمال معمولی احتیاط
کے حالات موجودہ میں غلط فہمی میں پڑ جاوے۔ زیر ضمن (ج)، و (ہ) عذر معاہدہ سے بالکل جدا گانہ
ہوتا ہے۔ لیکن بروئے ضمن (ج)، یہ ایک ایزادی اسوقت کی ہوتی ہے جبکہ معاہدہ کیا گیا ہو اور
بروئے ضمن (ہ)، یہ ایک ایزادی یا تبدیلی بعد معاہدہ کے ہوتی ہے۔ لہذا ضمن ہائے (ج)،
و (ہ)، میں فرق یہ ہے کہ بروئے اول الذکر تبدیلی معاہدہ تحریری سے صرف بطریق ایزادی کے ہوتی ہے
اور نیز مدعی کی طرف سے غلط بیانی موجود ہونی ممکن ہے اور بروئے ضمن (ہ)، ممکن ہے کہ تبدیلی میں
ایزادی شامل ہو یا نہ ہو اور فریب یا غلط فہمی کا کوئی اظہار نہیں ہوتا اور مابعد کی زبانی دست برداری از
معاہدہ سے جو ایک مکمل ترک کی حد تک پہونچے ضمن مذکور کا اطمینان نہ ہو جاویگا۔ زیر ضمن (د)،
فریقین بے گناہ ہوتے ہیں اور بوجہ غلطی دربارہ قانونی نتیجہ اپنے معاہدہ کے اپنی غرض سے محروم
رہتے ہیں۔ جب درمیان معاہدین کے ایک امر تحریری ہو اور یہ ثابت ہو کہ مدعی کے فریب سے یا مدعا علیہ
کی کسی غلطی واقعاتی یا سراسیمگی سے یا غلط فہمی یا غلط بیانی مدعی سے یا اس نتیجہ قانونی کے نہ پیدا ہونے
کی وجہ سے یا معاہدہ کے بدل دئے جانے سے معاہدہ مذکور درست تحریر نہیں ہوا یا بغیر تبدیل شرائط معاہدہ
کے تعمیل مختص اس معاہدہ کی عدالت سے نہیں کرائی جا سکتی تو عدالت بلحاظ اصل مقصد فریقین کے شرائط معاہدہ
کی تبدیل کر کے تعمیل مختص کرا سکتی ہے۔ اسبارہ میں مسٹر اسٹوری صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ عدالت
ایکوئٹی سے مدعا علیہ کو اس امر کے ثابت کرانیکے واسطے موقعہ دیا جانا چاہیئے کہ بوجہ فریب یا اتفاق
یا غلطی کے معاہدہ میں وہ شے نہیں لکھی گئی جو دراصل مقصود معاہدین کا تھا یا معاہدہ تحریری میں
چند ضروری شرائط فرو گذاشت ہو گئی ہیں یا بذریعہ اقرار زبانی کے شرائط معاہدہ تبدیل ہو گئی ہیں یا معاہدہ
مذکور فسخ ہو گیا ہے جس معاہدہ کی تعمیل کرانے سے نہایت سختی ہوتی ہے یا جس میں بددیانتی یا فریب
یا سراسیمگی اور واقعہ کی غلطی پائی جاوے۔ عدالت ایکوئٹی اُس کی تعمیل مختص نہیں کرائے گی۔
معاہدہ کے جواز کے لئے ضروری ہے کہ وہ بلا اکراہ و اجبار کے رضامندی سے منعقد ہوا ہو۔ عدالتہائے

ملک انگلستان میں یہ تجویز ہوئی ہے کہ جب مدعا علیہ یہ ثابت کرائے کہ معاہدہ کی شرائط تبدیل ہو کر تعمیل مختص ہونی چاہئے تو مدعی اپنی درخواست کو ترمیم کر سکتا ہے یا اپنے دعوے سے دست بردار ہو سکتا ہے جب مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ معاہدہ کی تحریر کرنے میں غلطی ہوئی ہے یا درحقیقت مقصد معاہدین کا تحریر نہیں ہوا یا اس میں غلطی یا فروگذاشت ہوئی ہے تو عدالت بعد اطمینان اور شہادت معتبر کے موافق مقصد معاہدین کے شرائط معاہدہ میں اصلاح یا ترمیم کر کے اس کی تعمیل مختص کرا سکتی ہے۔ ایک مقدمہ میں مدعی نے بر بنا اقرار نامہ نوشتہ مدعا علیہ کے واسطے لکھا پانے پٹہ اراضی بتعین لگان مبلغ نفہ روپیہ سالانہ کے دعوے دائر کیا۔ مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ بروقت تحریر معاہدہ کے یہ قرار پایا تھا کہ علاوہ دیگر محصول (ٹیکس) کے نفہ روپیہ سالانہ پر پٹہ لکھا جاویگا مگر غلطی سے وہ الفاظ دستاویز میں نہیں لکھے گئے۔ چنانچہ مدعا علیہ نے اپنا یہ بیان حسب اطمینان عدالت ثابت کرا دیا جس پر عدالت سے بعد ایزاد کئے جانے اُس شرط کے معاہدہ کی تعمیل مختص کرائے جانے کی ڈگری صادر کی گئی۔ جب یہ واضح ہو کہ معاہدین آلیسمیں ایک دوسرے کے مطلب کو سمجھ نہیں سکے تو بھی معاہدہ کی تعمیل مختص نہیں کرائی جا سکتی۔ اگر یہ واضح ہو کہ مدعا علیہ نے کسی غلطی واقعاتی سے معاہدہ کیا ہے تو مدعی بعد ترمیم اور تصحیح اُس امر کے جو کہ غلط سمجھا گیا تھا معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتا ہے یا در صورت عدم تصحیح غلطی کے یعنی اگر مدعی ترمیم اور غلطی کی تصحیح پر راضی نہ ہو تو وہ دعوے سے دست بردار ہوگا۔

ایک مقدمہ میں مشتری نے ایک معاہدہ بیع کے تعمیل مختص کرا پانے کیلئے مدعا علیہ پر نالش دائر کی اور یہ ظاہر ہوا کہ بوقت انعقاد معاہدہ مذکور بائع شرائط مندرجہ بیعنامہ کو نہیں سمجھا تھا عدالت نے ہدایت کی کہ مدعی یہ ترمیم شرائط مندرجہ بیعنامہ کے تعمیل مختص کرا پائے ورنہ دعوے سے دست بردار ہو۔ وکیل مدعا علیہ نے یہ بحث کی کہ مدعی دست بردار نہیں ہو سکتا وہ بترمیم شرائط بیعنامہ تعمیل مختص معاہدہ کے لئے مجبور کیا جائے۔ عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ مدعی پر بلا رضامندی اس کے نتیجہ غلط فہمی مدعا علیہ کا اثر نہیں پہونچایا جا سکتا۔ اس لئے وہ واسطے تبدیل کرنے شرائط معاہدہ کے مجبور نہیں کیا جا سکتا وہ مجاز دست برداری کا ہے علیٰ ہذا القیاس اگر مدعی نے بوقت انعقاد معاہدہ کے غلطی کی ہو اور مدعا علیہ کی جانب سے کوئی فریب یا غلط بیانی نہ ہوئی ہو تو مدعی باستدعا تصحیح اس غلطی کے دادرسی کا مستدعی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ اپنی غلطی کا نقصان مدعا علیہ کو نہیں پہونچا سکتا عدالت ملک انگلستان میں یہ تجویز ہوئی ہے کہ مدعی بدیں بیان دعویدار نہیں ہو سکتا کہ معاہدہ تحریری کے علاوہ کوئی شرط زبانی قرار پائی تھی اور عدالت سے مع اس شرط زبانی کے معاہدہ کی تعمیل

کرائی جاوے۔ لیکن صرف مدعا علیہ ایسا عذر کر سکتا ہے اور اگر مدعا علیہ کا وہ عذر منظور ہو جائے تو مدعی برعایت اس کے معاہدہ کی تعمیل کرا سکتا ہے۔ اگر شرائط معاہدہ تحریری ایسی ذو معنی ہوں کہ اگر انکی ایک تعبیر کیجاوے تو ممکن ہو کہ بطور معقول ایسی تاثیر پیدا ہو جس کو مدعا علیہ نے خیال نہ کیا تھا۔ تو یہ وجہ جواب ہے۔ لیکن انصاف یہ ہو کہ ایسی غلط فہمی ضرور ہے کہ معقول ہو نہ کہ بے سر و پا اور خفیف یا جیسا کہ ایک مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے کہ عدالت کا اس امر سے اطمینان ہونا ضروری ہو کہ اگر اس کی صحیح تاثیر کی نسبت غلط فہمی نہ کیجاتی تو معاہدہ ہرگز نہ کیا گیا ہوتا (۱)۔ بس جس حال میں کہ کوئی ذو معنگی خواہ بلحاظ امر واقعہ کے خواہ بلحاظ قانون کے الفاظ مستعملہ میں نہ ہو تو کوئی غلطی یا سراسیمگی موجود نہیں ہو سکتی جسکی باعث معاہدہ کی بحالت موجودہ تعمیل نہ ہو سکتی ہو۔ مثلاً جس حال میں کہ ایک پٹہ دہندہ نے اقرار نامہ پٹہ پر جو سات یا چودہ سال کے لئے تھا دستخط کئے۔ بدیں خیال کہ اختیار تمیزی اسکو اور پٹہ دار کو یکساں حاصل ہے۔ لیکن بروے قانون ایسے الفاظ ناقابل اعتراض ہیں کیونکہ ان کے رو سے صرف پٹہ دار کو اختیار تمیزی حاصل ہوتا ہے (۲)۔ بمقدمہ مذکور بغرض جواز تبدیلی کے پٹہ دہندہ نے غلطی قانونی کا عذر اٹھایا تھا جو صریحاً ناقابل پذیرائی تھا۔

مدعی نے واسطے تعمیل مختص ایک تحریری اقرار نامہ دربارہ عطائے پٹہ کے نالش کی جسکی تحریر کیوقت زبانی یہ اقرار کیا گیا تھا کہ وہ مدعی کو ایک پیشگی مبلغ دو سو روپیہ کی ادا کر دیگا جو کہ اس نے پیش کر دی اور چونکہ کوئی دغابازی یا فریب یا غلطی نہ ہوئی تھی اس لئے مدعی کو ڈگری دیگئی (۳)۔ بروے ایک تحریری معاہدہ کے الف نے (ب) کے ہاتھ جائداد (ہ) اور (ب) نے (الف) کے ہاتھ جائداد (ک) فروخت کی بشکل معاہدہ سے بیع ہائے جداگانہ معلوم ہوتی تھیں اور کوئی ایکدوسرے پر منحصر نہ تھی۔ ایک جائداد کی نسبت استحقاق ناکامیاب رہا اور سوال یہ پیدا ہوا کہ آیا بیع دیگر جائداد کی نافذ کی جا سکتی ہے یا کہ بذریعہ زبانی شہادت کے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ در حقیقت یہ ایک تبادلہ تھا جس کا منشا رکھا گیا تھا۔ لیکن معلوم ہوا کہ معاہدہ جیسا کہ وہ تھا سوچ سمجھکر لکھا گیا تھا۔ لہذا مدعا علیہ کو بذریعہ فریب یا غلطی امر واقعہ یا سراسیمگی کے ترغیب نہیں ہوئی اس صورت میں مقدمہ ضمن (ب) کی ذیل میں نہیں آتا۔ ہر دو فریقین نے سوچ سمجھکر یہ متصور کیا تھا کہ قانونی نتیجہ معاہدہ کا یہ تھا کہ ہر دو بیع جداگانہ ہونگی۔ لہذا مقدمہ ضمن (د) کی ذیل میں بھی نہیں آتا۔ اگر فریقین دیکھ بھال کر ایک معاہدہ کریں تو چونکہ انہوں نے ایسا کرنا بہتر خیال کیا تھا۔ لہذا بعد میں وہ عدالت سے یہ استدعا

(۱) ٹومی ولیسی اینڈ گارڈن رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۳۰۔ (۲) لاء رپورٹ ایکوٹی جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۰۔ (۳) جیکس میکناٹن گارڈن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۸۵۔

نہیں کر سکتے کہ ان کے لیے ایک مختلف معاہدہ تحریر کیا جاوے جس حال میں کہ یہ معلوم ہو کہ واقعات مختلف ہیں بہ نسبت ان کے جو کہ انہوں نے خیال کئے تھے (۱) اسی طرح یہ قرار دیا گیا ہے کہ جسحال میں کہ فریقین کسی دستاویز میں کوئی شرط درج کرنے میں فروگذاشت کریں بدیں خیال کہ وہ خلاف قانون ہے اور ایک دوسرے کے اعتبار پر حصر کریں تو انکو اسی پر حصر رکھنا چاہیے اور نقص مذکور بذریعہ شہادت زبانی کے ثابت نہیں کر سکتے (۲) بلحاظ مقدمات زیر ضمن (ھ) کے انگریزی قاعدہ یہ ہے کہ جس حال میں کہ ایک تحریری معاہدہ بعد میں بذریعہ زبانی معاہدہ کے تبدیل کیا گیا ہو اگر یہ معاہدہ مذکور کی ترک کی حد تک نہیں پہونچتا بلکہ ایک تبدیلی بذریعہ زبانی معاہدہ کے ہے جس پر کہ عمل نہیں کیا گیا اور جو بدون کسی زر بدل کے کیا گیا تھا تو وہ بطور جواب کے استعمال نہیں کیا جا سکتا (۳) یہ ملحوظ رہے کہ ایک مابعد کا معاہدہ جو بجائے پہلے کے کیا گیا ہو اور محض معاہدہ اول کی تبدیلی نہو بلکہ ایسا ہو کہ ہر دو معاہدات یکجا شامل قائم نہیں رہ سکتے تو وہ زیر ضمن (ہ) نہیں آتا (۴)

بہ تعلق دفعہ ہذا احکام باب سوم کو ذہن نشین رکھنا ضروری ہے اور خاصکر دفعہ ۳۴ کو کیونکہ ایک شخص جو بطور مدعا علیہ کے زیر دفعہ ہذا معاہدہ تحریری میں ایک تبدیلی واقعہ کرنے سے بطریق جواب کے مستفید ہو سکتا ہے بطور مدعی بعض صورتوں میں زیر باب سوم مجاز ہے کہ اول اصلاح معاہدہ کی بابت نالش کرے اور ازاں بعد اس کی تعمیل مختص کی درخواست کرے (ملاحظہ ہو ایکٹ شہادت ہند دفعہ ۹۲ تمثیل (ھ)) جس کی وجہ سے منجانب مدعا علیہ زبانی شہادت دربارہ تبدیلی معاہدہ تحریری کے نہیں گذر سکیگی۔

(ز) — کس پر معاہدوں کی تعمیل کرائی جا سکتی ہے

دادرسی بمقابلہ فریقین اور ان اشخاص کے جو بذریعہ انکی حقیتت مابعد کی رو سے دعویدار ہوں

دفعہ ۲۷ - بجز اس صورت کے جو اور نہج پر اس باب میں مرقوم ہو تعمیل مختص معاہدہ کی بمقابلہ اشخاص مفصلہ ذیل کے کرائی جا سکتی ہے۔

(الف) فریقین معاہدہ میں سے کسی پر۔

(ب) کسی اور شخص پر جو بذریعہ کسی فریق معاہدہ کے از روئے ایسے حق کے دعویدار ہو کہ

(۱) کتاب بجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۱۳۴ (۲) کتاب بجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۱۴۴ و کتاب اسٹوری ایکوئٹی جلد اول صفحہ ۱۱۳ (۳) کتاب بجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۱۳۴ (۴) لا رپورٹ چانسری جلد اول صفحہ ۲۱

معاہدہ کے بعد پیدا ہوا بجز اس شخص کے جسکے ہاتھ قیمتاً انتقال کیا جاوے اور جس نے اپنا روپیہ بہ نیک نیتی اور بلا اطلاع معاہدہ سابق کے ادا کیا ہو۔

(ج)۔ کسی شخص پر جو بذریعہ ایسی حقیت کے دعویدار ہو جو کہ معاہدہ سے پہلے کی ہو اور مدعی کو معلوم ہو مگر جس کو مدعا علیہ برطرف کر سکتا ہو۔

(د) جبکہ ایک عام کمپنی نے کوئی معاہدہ کیا ہو اور من بعد وہ کمپنی دوسری عام کمپنی میں شامل ہوگئی ہو تو اس نئی کمپنی پر جو بعد شمول دونوں کے پیدا ہو۔

(ہ)۔ جب کسی عام کمپنی کے منتظموں نے قبل اس کے کارپوریشن ہونے کے کوئی معاہدہ کیا ہو تو اس کمپنی پر بشرطیکہ اس کمپنی نے معاہدہ مذکور پر دستخط کئے ہوں اور اس معاہدہ کو قبول کیا ہو اور وہ معاہدہ حسب شرائط کارپوریشن کے جائز ہو۔

تمثیلات

متعلق ضمن (ب) زید نے کچھ اراضی کسی خاص تاریخ تک عمرو کے ہاتھ منتقل کرنیکا معاہدہ کیا اور اس تاریخ سے پہلے بلا وصیت اور بغیر منتقل کرنے اراضی مذکور کے مرگیا۔ تو جائز ہے کہ عمرو زید کے وارث یا کسی دوسرے قائمقام حقیت کو واسطے تعمیل مختص اس معاہدہ کے مجبور کرے۔

زید نے کچھ اراضی بعوض ۵۰۰۰ روپیہ کے عمرو کے ہاتھ بیع کرنے کا معاہدہ کیا۔ بعد ازاں وہی اراضی اس نے ۶۰۰۰ روپیہ پر بکر کے ہاتھ منتقل کی اور بکر کو سابق معاہدے اطلاع دی عمرو بمقابلہ بکر کے تعمیل مختص اس معاہدہ کی کرا سکتا ہے۔

زید نے عمرو کے ہاتھ اراضی بعوض ۵۰۰۰ روپیہ کے بیع کرنیکا معاہدہ کیا عمرو قابض اس اراضی کا ہوگیا۔ بعد ازاں زید نے وہی اراضی بکر کے ہاتھ ۶۰۰۰ روپیہ کو بیع کی۔ بکر نے عمرو کی حقیت واقع اراضی مذکور کی بابت کچھ تحقیقات نہ کی۔ تو عمرو کا قبضہ بکر پر تاثیر کرنے کے لئے باطلاع اسکے استحقاق کے کافی ہے اور وہ بمقابلہ بکر کے اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتا ہے

زید نے بعوض مبلغ ایکہزار روپیہ کے معاہدہ کیا کہ وہ اپنی کچھ اراضی عمرو کیواسطے وصیتہً چھوڑ جائیگا۔ عین بعد اس معاہدہ کے زید بلا وصیت فوت ہوا۔ اور بکر نے چٹھی منتقلی اس کی جائداد کی حاصل کی۔ پس جائز ہے کہ عمرو بمقابلہ بکر کے تعمیل مختص اس معاہدہ کی کرا پائے۔

زید نے کچھ اراضی عمرو کے ہاتھ بیع کرنے کا معاہدہ کیا۔ قبل تکمیل معاہدہ مذکور کے زید مجنون ہوگیا اور بکر اسکا کمیٹی مقرر ہوگیا تو جائز ہے کہ عمرو بمقابلہ بکر کے تعمیل مختص اس معاہدہ کی کرا پائے

متعلق ضمن (ج) زید ایک محال کی اسامی حین حیاتی نے جسکا استحقاق پسماندہ عمرو منتقل ہونیوالا تھا بہ تکمیل واجب اپنے اس اختیار کے جو کہ اسکو ازروئے اس دستاویز کے جس کے بموجب وہ اسامی حین حیاتی ہے دیا گیا تھا بکر کے ہاتھ اس جائداد کی بیع کرنے کا معاہدہ کیا اور بکر کو اس دستاویز کی اطلاع ہے۔ مگر قبل تکمیل بیع زید مرگیا تو جائز ہے کہ بکر بمقابلہ عمرو کے تعمیل مختص اس معاہدہ کی کرا پائے۔

زید اور عمرو دونوں اراضی کی اسامیان شراکتی ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے کہ اپنی حیات میں اپنی نصف حقیت غیر منقسمہ واقع اراضی مذکور منتقل کرے لیکن وہ بپابندی اس حق کے پسماندہ کو پہونچے گی۔ زید نے اپنی نصف حقیت کو بکر کے ہاتھ بیچنے کا معاہدہ کیا اور مرگیا تو جائز ہے کہ بکر بمقابلہ عمرو کے تعمیل مختص اس معاہدہ کی کرا پائے

دفعہ ہذا اور دفعہ ۲۳ ایکٹ ہذا کو ملا کر پڑھنا چاہیے۔ دفعہ ۲۳ میں ان اشخاص کا بیان ہے جو معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتے ہیں اور دفعہ ہذا میں ان اشخاص کا ذکر ہے جن پر معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہے

ضمن (الف) کسی خاص تشریح کا محتاج نہیں ہے ایک مقدمہ میں عدالت نے ایک نالش الراضی میں مدعی کی امداد کرنے سے انکار کیا ہے جبکہ یہ معلوم ہوا کہ اس نے ایک رجسٹری شدہ بیعنامہ مشمولہ جائداد متنازعہ بعض مدعا علیہم سے حاصل کرلیا تھا جنہوں نے پہلے سے بہ علم مدعی جائداد مذکور کے بحق ایک اور شخص کے فروخت کرنیکا معاہدہ کیا تھا۔ مدعی نے کوئی بدل بیعنامہ کا ادا نہ کیا تھا جو کہ دراصل ایک سازشی معاملہ بغرض لیس پا کرنے معاہدہ اول کے کیا جانا معلوم ہوتا تھا (۱)

ضمن (ب) ضمن ہذا کا یہ مطلب ہے کہ جب کسی جائداد کی بابت ایک معاہدہ مستقل ہوگیا ہو اور معاہد بعد ازاں اسی جائداد کا کسی دوسرے شخص سے معاہدہ کرے تو معاہد لہٗ اول معاہد لہٗ ثانی پر واسطے کرا پانے تعمیل مختص معاہدہ کے نالش کر سکتا ہے۔ باستثنا اس صورت کے کہ جب دوسرے معاہدہ لہٗ نے بلا اطلاع معاہدہ اول کے بہ نیک نیتی و بادائے معاوضہ قیمتی کے معاہدہ ثانی کرالیا ہو۔ علی ہذا القیاس جب معاہد نے بابت ایک جائداد کے ایک شخص سے معاہدہ کیا ہو اور پھر وہی معاہد اسی جائداد کی نسبت دوسرے شخص سے معاہدہ کرے تو معاہد لہٗ شخص معاہد لہٗ ثانی پر بغرض کرا پانے تعمیل مختص معاہدہ کے نالش کر سکتا ہے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۴۔

باستثناء اس صورت کے کہ جب معاہدلہٗ ثانی نے بلا اطلاع معاہدہ اول کے بہ نیک نیتی و بادائے معاوضہ قیمتی کے معاہدہ ثانی کیا ہو۔ (۱)

الف نے ایک اقرار بدیں مضمون کیا کہ وہ بعض خاص جائداد تزد (ب) فروخت کریگا اور بعد میں اس نے جائداد مذکور بروئے وثیقہ رجسٹری شدہ تزد (ج) فروخت کردی جسکو اطلاع معاہدہ ابتدائی بابت فروخت نزد (ب) کے تھی۔ اسپر (ب) نے نالش دخلیابی بذریعہ تعمیل معاہدہ مختص خود کی قرار دیا گیا کہ (ب) مستحق دخلیابی تھا اور کا استحقاق (ج) اگرچہ وہ وثیقہ رجسٹری شدہ پر مبنی تھا برخلاف غیر موثر تھا اور اسکے روسے جوابدہی جائز حاصل نہیں ہوتی تھی کیونکہ اس کی خرید معاہدہ ابتدائی کی اطلاع کیساتھ ہوئی تھی (۲)

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۹ بروئے دفعہ ہذا۔ اطلاع ایک موجودہ ذمہ واری کی ہونی ضروری ہے۔ یعنی کہ جائداد پر پہلے سے ایک مواخذہ موجود ہے (۳) محض ایک اقرارنامہ کا رجسٹری شدہ ہونا حسب مراد دفعہ ہذا کافی اطلاع معاہدہ کی نہیں ہے (۴) ایک مقدمہ میں جس میں یہ ثابت ہوا تھا کہ مدعی معاہدلہٗ ثانی کو بوقت معاہدہ مدعا علیہ معاہدلہ اول کے معاہدہ کا علم تھا تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی کو واقعی علم تھا کہ بوقت بیع کے بائع اپنے حقوق کو منتقل کرچکا تھا گو اسے یہ بھی معلوم تھا کہ بیعنامہ جس کے روسے بیع سابقہ ہوا تھا غیر رجسٹری شدہ تھا اور اسوجہ سے وہ زمین پر موثر نہ ہوگا تاہم چونکہ مدعی (معاہدلہ) اپنے بائع (معاہد) سے بہتر حیثیت اور منزلت کا مستحق نہیں ہوسکتا اور چونکہ اسکو علم تھا کہ بائع مذکور مرتکب فریب کا ہوتا ہے۔ اس لئے مدعی اس فریب سے جس میں وہ خود شامل تھا مستفید نہیں ہوسکتا (۵) اور گو بعد کے خریدار کا بیعنامہ رجسٹری شدہ ہو اور قبضہ بھی دیا گیا ہو پھر بھی سابقہ غیر رجسٹری شدہ اقرارنامہ بیع پر ترجیح نہیں رکھتا (۶) عموماً معاہدہ کی تعمیل کریگا مستوجب وہ شخص قرار پاتا ہے جس نے معاہدہ کیا ہو۔ لیکن جب دوسرا شخص بہ علم و اطلاع اس معاہدہ کے معاہد سے بابت اسی شئے معہودہ کے دوسرا معاہدہ منتقل کرلے تو وہ بطور قائممقام بجائے معاہد کے القاً اس معاہدہ کی تعمیل کرنیکا ذمہ وار تصور ہوگا۔ اسٹوری صاحب لکھتے ہیں (۷) کہ عموماً یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب کوئی معاہدہ مابین معاہدین کے قابل تعمیل مختص کے منعقد ہوا ہو تو وہ معاہدہ درمیان ان اشخاص کے بھی قابل تعمیل مختص کے ہے کہ جنہوں نے معاہدین سے بذریعہ وراثت یا انتقالات کے شئے معہودہ میں استحقاق حاصل کرلیا ہو بشرطیکہ اصول

(۱) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۲ و نمبر ۳۴ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۱۵ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۵۸ (۵) نمبر ۲ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۰۶ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۸ و نمبر ۱۵ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ۔ (۷) ملاحظہ ہو کتاب سٹوری صاحب جلد اول دفعات ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۲

انصاف کے خلاف نہ ہو۔ مثلاً کوئی شخص قطعہ اراضی بہ علم و اطلاع اس امر کے خرید لے کہ اس اراضی کے فروخت ہونیکا قبل ازیں معاہدہ ہو چکا ہے تو وہ شخص ان کل ذمہ واریوں کا متکفل ہو جاتا ہے کہ جو اس کے بائع پر قبل اس امر کے عائد ہو سکتی تھیں اگر وہ معاہد اول کے معاہدلہ سے اسی جائداد کو خریدے تو بائع اس معاہدلہ ثانی سے زر ثمن وصول کر سکتا ہے اور اسیطرح سے وہ شخص بائع اول سے تعمیل مختص اس معاہدہ کی کرا سکتا ہے اور اگر دوسرے خریدار نے وہ جائداد اصل مالک بائع سے خریدی ہو تو اس صورت میں معاہدلہ یعنی مشتری معاہدلہ ثانی یعنی دوسرے مشتری سے تعمیل مختص کرا سکتا ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ جب معاہدہ بیع یا انتقال کا تکمیل ہو جاتا ہے تو اسی وقت سے بائع معاہد شے معہودہ کا مثل امانتدار مشتری معاہدلہ کے ہو جاتا ہے اور مشتری امانتدار زر ثمن یا قیمت بائع کا ہوتا ہے اور شے معہودہ بھی تا ادائے زر ثمن کے بمواخذہ زر ثمن مکفول متصور ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص بائع یا مشتری سے بہ علم اطلاع معاہدہ اول کے شے معہودہ کو خرید لے تو وہ شخص یعنی معاہدلہ ثانی اس مواخذہ کا ذمہ دار ہو جاتا ہے کہ جو امانتدار ان کے ذمے عائد ہوتا ہے۔ کیونکہ بموجب انصاف جس امر کے کرنیکا اقرار کیا گیا ہے وہ کیا گیا متصور ہوتا ہے۔ عدالت ایکویٹی کا یہ قیاس ہے کہ معاہدہ کے تکمیل اور منعقد ہوتے ہی اگرچہ بیعنامہ یا دستاویز انتقال نہ لکھی گئی ہو معاہدلہ شے معہودہ کا مالک ہو جاتا ہے اور معاہد اس کے معاوضہ کا مالک قرار پاتا ہے اس لیے ان کے وارث یا قائمقام اس معاہدہ کی تعمیل مختص کرا سکتے ہیں۔

اطلاع حقیقی ہوتی ہے یا تاویلی۔ اطلاع حقیقی وہ اطلاع ہے جس میں خاص ذات فریق کو اطلاع پہونچائی جائے اور اطلاع تاویلی وہ اطلاع ہے کہ جس میں خاص ذات فریق کو اطلاع نہ پہونچائی جائے بلکہ اس معاملہ کے کسی حالات کے اظہار سے اطلاع کا ہونا پایا جائے اس امر کا قایم کرنا نہایت دشوار ہے کہ کونسی صورت میں حالات معاملہ سے اطلاع کا ہونا مسلم اور کونسی صورتوں میں غیر مسلم قرار دیا جاوے گا لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب ایک شخص یہ امر معلوم کرے کہ فلاں جائداد کی بابت کوئی معاہدہ ہو گیا ہے یا اسکا بار رہن ہے تو عموماً یہ تسلیم کر لیا جاویگا کہ اسنے حالات معاہدہ اور رہن سے اطلاع پائی ہے اور پھر وہ شخص یہ عذر نہیں کر سکتا کہ میں جائداد مذکور اسقدر قلیل تعداد پر رہن سمجھا ہوا تھا اور اب اسقدر زر کثیر بتلایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو لازم تھا کہ تعداد زر رہن کی نسبت بوقت خریداری جائداد مذکور تفحص کرتا اور مرتہن سے یا دفتر رجسٹر سے یا کسی اور ذریعہ سے اسکا مفصل حال دریافت کرتا۔
اگر کسی شخص کے قبضہ میں ایک جائداد ہو اور اس جائداد کی بابت جو دستاویز ہو اسمیں کسی دوسری دستاویز کا حوالہ دیا گیا ہو تو عدالت یہ فرض کرے گی کہ شخص قابض دستاویز نے دستاویز مذکور کے

جملہ مراتب سے اطلاع پائی ہے اور وہ اس کے تمام حالات سے واقف ہے کیونکہ ایسے کل
حالات کا کسی فریق معاملہ کو دریافت کرنا لازم ہے اور اگر وہ اس میں تساہلی کرے تو عدالت یہ
فرض کرے گی کہ اسنے جملہ حالات معاملہ سے اطلاع پائی۔ جب کسی جائداو کی بابت عدالت میں
مقدمہ دائر ہو اور دوراثنا ر مقدمہ مذکور ایک شخص ثالث کسی فریق مقدمہ سے جائداو خرید لے اور
بعدہ وہ فریق جس نے جائداو مذکور بیع کی ہے بحکم عدالت اس جائداد سے محروم کیا جائے تو شخص
خریدار اس حکم عدالت (یعنی ڈگری) کا پابند ہوگا۔ اور یہ بھی فرض کرلیا جائیگا کہ اس نے مقدمہ کے
دائر ہونیکی اطلاع پائی تھی۔ کارندہ۔ وکیل۔ اٹرنی۔ یا کونسل کی اطلاع مثل اطلاع دہی اصل مالک کے
متصور ہوگی۔ یعنی انکو اطلاع کا دیا جانا گویا اصل مالک کو اطلاع دینا خیال کیا جاویگا۔ اس امر کی
نسبت کہ اطلاع کس وقت پائی جائے۔ یہ اصول قرار پایا ہے کہ قبل ادائے زرثمن اطلاع پانیکا
وقت مناسب ہے لیکن جب ایک فریق بلا اطلاع معاہدہ اول کے بہ نیک نیتی و بہ ادائے زرمعاوضہ
قیمتی کے اپنے حق میں ایک جائداو کا معاہدہ کرائے تو وہ معاہدہ اول کا ذمہ وار نہ ہوگا۔ اگر ایک
شخص با طلاع استحقاق کسی شخص ثالث مثلاً استحقاق مرتہنی وغیرہ کے کوئی جائداو خرید کرے
اور دوسرا شخص بلا اطلاع کسی استحقاق کے خریدار مذکور سے اس جائداو مذکور کو بہ نیک نیتی و بہ
ادائے معاوضہ کافی خرید لے تو خریدار ثانی شخص ثالث کے استحقاق کا ذمہ وار نہ ہوگا۔ یہ اصول
صرف خریداروں ہی سے متعلق نہیں بلکہ ان اشخاص سے بھی متعلق ہوگا جنہوں نے بہ ادائے معاوضہ
کے کوئی استحقاق کسی جائداو میں حاصل کیا ہو۔ یہ اصول مبنی بہ انصاف ہو کہ جس شخص نے روپیہ دیکر کوئی
استحقاق حاصل کیا ہو اسکا روپیہ ضایع نہو۔
جب کسی شخص نے کسی جائداو میں کوئی استحقاق حاصل کیا ہو تو اسکو لازم ہے کہ وہ اپنے استحقاق کو اس
طرح پر ظاہر کردے کہ خریداران جائداو یا استحقاق کو اس کی ماہیت سے واقفیت ہوجائے۔
ایک مقدمہ میں ایک شخص نے ایک جائداو نیلام اجرائے ڈگری میں بلا اطلاع رہن خرید کی اور بادائے
زرثمن اسپر قابض ہوا جائداو مذکور درحقیقت رہن تھی۔ خریدار مذکور بارہ برس تک اس جائداو پر قابض
رہا بعد ازاں مرتہن نے دخلیابی جائداو کی نالش دائر کی۔ عدالت پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوئی کہ
خریدار نیلام نے بلا اطلاع رہن کے بہ نیک نیتی و بہ ادائے معاوضہ قیمتی کے جائداو مذکور کو خریدا
ہے اور بوقت خریداری مرتہن نے کوئی اطلاع نہیں دی اور اس نے بارہ برس کے اندر اثبات
حق رہن کا دعوے کیا اس لئے اس کے دعوے میں تمادی عارض ہو(۱)۔ ایک مقدمہ میں ایک

(۱) بنگال لا رپورٹ مقدمات پریوی کونسل جلد ۸ صفحہ ۱۲۲

شخص نے ایک جائداد بہ نیک نیتی و بہ اوائے معاوضہ قیمتی بائع کی ملکیت سمجھکر خرید کی مگر درحقیقت جائداد مذکور رہن تھی۔ مشتری مذکور بارہ سال تک اس جائداد پر دخیل رہا بعدہٗ راہن نے بغرض دخلیابی جائداد مرہونہ نالش دائر کی۔ عدالت پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوئی کہ جس تاریخ کو مشتری نے جائداد پر دخل لے لیا تھا اسی تاریخ سے جائداد مذکور پر بمقابلہ مرتہن کے اسکا قبضہ مخالفانہ متصور ہوگا۔
جب کسی بیعنامہ میں دخلیابی جائداد کی شرط درج ہو اور مرتہن دخل نہ لے اور دوسرا شخص مثل ایسے خریدار نیک نیت کے جائداد مذکور پر بارہ برس تک دخیل رہے تو دعوے مرتہن میں تمادی عارض ہوجائیگی (۱) ایک مقدمہ کی حالات یہ ہیں کہ مسمی کنہیا لال حصہ دار سہارنے کہ جو ایک مشترکہ ہندو خاندان کا سرپرست کل جائداد خاندان کو بغرض انفکاک رہن سابق ایک شخص مسمی رشک لال منیب کوٹھی شاہ اینڈ ہاز کمپنی کے پاس بیع شرطیہ کر دیا۔ بیع مذکور دراصل واسطے شاہ اینڈ ہاز کمپنی کے ہوئی تہی۔ لیکن بیعنامہ اسم فرضی منیب کے نام اسوجہ سے تحریر کیا گیا کہ اس زمانہ میں اہل یوروپ کو ہندوستان میں ملکیت خرید کرنے کی قانوناً اجازت نہ تھی۔ مشتری منیب نے ایک اقرارنامہ اس مضمون کا لکہدیا کہ بعد گیارہ سال کے بشرط ادا ہوجانے زرثمن کے ملکیت واپس دیجاویگی بعدہٗ مسمی بہولاناتھ احد الذکر یدار سابق نے مسمی کنہیا لال پر ڈگری جاری کراکے وہی جائداد قرق کرائی۔ رشک لال مشتری نے عدالت میں یہ عذر پیش کیا کہ بائعہ نے اقرارنامہ نوشتہ ہمارا بعد لکہنے اس بیان کے واپس کر دیا کہ میعاد معہودہ تک زرثمن اس جائداد سے وصول نہ ہوسکے گا اور نہ جائداد مجھ سے چھوڑائی جاویگی اس لئے یہ جائداد بیع متصور ہو۔
چونکہ جائداد مذکور اسطرح بیع ہوگئی اسلئے نیلام نہیں ہوسکتی دیگر حصہ داران بائع نے یہ عذر کیا کہ بیان واپسی اقرارنامہ از جانب مشتری بالکل غلط ہے اور جائداد مذکور بلقدر ۱۲ھ کے واگذاشت کیجاوے چنانچہ عذرداری بلاتحقیقات خارج ہوئی اور مقدمہ نمبری جو اسوقت دائر کیا گیا تھا ایک تمہیدی عذر پر تنسیخ ہوا۔ اس سے کچھ روز بعد اہل یوروپ ہندوستان میں جائداد خریدنے کے مجاز متصور ہوئے۔ تب رشک لال منیب نے جائداد مذکور شاہ اینڈ ہاز کمپنی کے پاس بیچدی اور مسمی شاہ الشریک نے اپنا حصہ ہاز شریک ثانی کے نام بیع کر دیا۔ ہاز نے جائداد مذکور کو جیبرن کمپنی کے پاس فروخت کر دیا۔ اب دیگر شرکا خاندان مذکور نے بغرض انفکاک جائداد مرہونہ کے جیبرن کمپنی پر بدیں بیان نالش دائر کی کہ مسمی کنہیا لال احد الشریک خاندان جائداد مشترکہ کے انتقال کرنیکا مجاز نہ تھا مدعا علیہ نے علاوہ عذر واپسی اقرارنامہ اور بیع وربیع وغیرہ کے یہ عذر بھی پیش کیا کہ ہمنے جائداد

(۱) بنگال لا رپورٹ مقدمات پریوی کونسل جلد ۹ صفحہ ۱۰۴

مذکور بہ نیک نیتی و بہ ادائے معاوضہ کافی خرید کی ہے اور زائد از دوازدہ سال سے اسپر ہمارا قبضہ مخالفانہ چلا آتا ہے۔ لہذا دعوے مدعی زائد المیعاد ہے۔ عدالت پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوئی کہ اس اصول کے کہ خریدار نیک نیت ذمہ وار نہوگا۔ نافذ اور اسپر عمل درآمد کرنے کے لیے تین امور پہ لحاظ کیا جانا چاہیے۔ اولاً یہ کہ مشتری کو بائع کے کہنے اور نیز دیگر واقعات متعلقہ کے سننے اور سمجھنے سے یہ یقین ہوگیا تھا کہ جائداد مذکور بائعہ کی ملکیت ہے۔ ثانیاً یہ کہ اس جائداد کے دیگر کفالات و مواخذہ جات کی نسبت مشتری کو علم نہ ہوا تھا۔ ثالثاً خریداری بادائے معاوضہ ہوئی ہو اس مقدمہ میں سوائے اطلاق امر ثالث کے امر اول اور ثانی کا تعلق نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ حالات بینہ مدعا علیہ سے اصول مذکور کا جزو اول اور ثانی مدعا علیہ کے علم و یقین کے خلاف ثابت ہوتا ہے اس لئے مدعیان واپسی جائداد اور انفکاک رہن کے مستحق ہیں (۱)

ایک مقدمہ میں ایک شخص نے ایک جائداد مرہونہ کو اپنی ملکیت ظاہر کر کے بعوض دین مہر اپنی زوجہ کے نام ہبہ کر دیا اور موہوب لہا کو دخل دیدیا اور وہ زائد از دوازدہ سال اس جائداد پر قابض رہی بعدہٗ راہن نے بغرض انفکاک رہن عدالت میں نالش دائر کی مدعا علیہا نے جواب دیا کہ جائداد متنازعہ بذریعہ انتقال جائز بادائے معاوضہ کافی اور بلا علم رہن کے میرے قبضہ میں آئی ہے اور زائد از دوازدہ سال سے میرا اسپر قبضہ ہے اور اس درمیان میں راہن نے کوئی چارہ جوئی نہیں کی۔ لہذا بلحاظ نظائر مسبوق الذکر دعوے مدعی پر تمادی عارض ہے۔ پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوئی کہ بتقاضائے یگانگت معنوی کے شوہر و زوجہ ایک دوسرے کے راز دار ہوتے ہیں اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ زوجہ کو جائداد مرہونہ شوہر کا علم نہو لہذا مدعی مستحق کرانے انفکاک رہن کا ہے (۲)

ایک شخص نے ایک جائداد اپنی خاص ٹھاکر دوارہ کے نام سے خرید کر کے ایک شخص کے نام رہن کر دی اور بعدہٗ مر گیا۔ بعد وفات اس کے مرتہن کے تنازعہ پر اس کی زوجہ نے جائداد مذکور دوسرے شخص کے پاس رہن بیع بالوفا کر کے مرتہن اول کو روپیہ بیباق کر دیا۔ بعد چند سے مرتہن ثانی نے نالش بقیات دائر کر کے بذریعہ حکم عدالت جائداد پر قبضہ حاصل کر لیا اور پھر جائداد مذکور مدعا علیہ مقدمہ ہذا کے ہاتھ بیچ ڈالی بعد سینتالیس سال کے اس معاہدہ بیع سے شخص خریدار جائداد کا پوتا عدالت میں بدیں بیان دعویدار ہوا کہ یہ جائداد وقف ٹھاکر دوارہ کی ہے اسلئے قابل انتقال نہ تھی لہذا واپس ہونی چاہیے مدعا علیہ نے وقف سے انکار کر کے عارضہ تمادی کا عذر پیش کیا۔ عدالت پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوئی

(۱) بنگال لا رپورٹ مقدمات پریوی کونسل جلد ۹ صفحہ ۵۲۰ (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۸۶

کہ یہ جائداد لیسے ٹھاکر دوارہ کے نام سے خریدی گئی تھی جو عام نہ تھا بلکہ خاص مالک کا تھا اور جائداد مذکور ہمیشہ خریدار کے تصرف میں رہی اور چند مرتبہ اس کی جانب سے بضرورت ذاتی رہن رکھی گئی تھی اور مدعا علیہ نے یہ یقین ملکیت بائع (کہ جس نے بذریعہ بیعیات وحکم عدالت کے جائداد مذکور حاصل کی تھی) بلا علم وقف باوائے معاوضہ کافی کے خریدکی ہے اور عرصہ سینتالیس سال سے اسپر مخالفانہ قابض ہے۔ اسلئے دعوئے مدعیان قابل اخراج ہے (۱)،

ضمن (ج) | مین لفظ مدعا علیہ سے فریق ثانی معاہدہ مراد لینی چاہئے اور اصول اسکا اور ضمن (ب) کا یکساں ہے یعنے انصافاً جس امر کے کرنیکا اقرار کیا گیا ہے اسکو کیا گیا متصور کرنا چاہیے۔

ضمنہائے (د) و (ہ) | کی نسبت بغرض سہولیت یکجا غور کیا جاسکتا۔ وہ ہمرولیف ضمنہائے (ز) و (ح) دفعہ ۲۳۔ ایکٹ ہذا کے عکس ہیں نسبت فقرہ (ہ) یہ امر قابل لحاظ ہے کہ جب معاونان قائمی کمپنی کوئی معاہدہ کریں تو بعد قائم ہونے کمپنی کے وہ معاہدہ بمقابلہ کمپنی مذکور کے نافذ ہوسکتا ہے۔ لیکن اسبارہ میں دو شرائط قابل لحاظ ہیں۔ اولاً یہ کمپنی اس صورت میں اس معاہدہ کی ذمہ دار ہوگی جبکہ شرکا کمپنی نے بعد قائم ہوجانے کمپنی کے اس معاہدہ کو قبول وتسلیم کرلیا ہو۔ ثانیاً معاہدہ مذکور شرائط سند کمپنی کے خلاف نہ ہو واسطے اثبات منظوری معاہدہ کمپنی کے یہ ضرور ہے کہ جملہ حصہ داران کمپنی نے خود یا معرفت کارندہ مجاز کے صریحاً یا معناً اس معاہدہ کی نسبت رضامندی ظاہر کردی ہو اور شرائط معاہدہ مذکور سے بخوبی آگاہ ہوگئے ہوں۔ اگر حصہ داران پر فریب کرنے کیلئے مہتمان کمپنی نے کوئی معاہدہ قبول کرلیا ہو تو وہ قابل نفاذ نہ ہوگا۔

دفعہ ۲۳ فقرہ (ح) اور دفعہ ہذا کا فقرہ (ہ) معاہدات یعنے حصص سے متعلق نہیں ہیں انہیں صرف قانون انگلشیہ متعلقہ ان صورتوں کے داخل کیا گیا ہے جس میں کوئی کمپنی استفادہ کسی معاہدہ کا حاصل کرے لیکن اس کی تعمیل کرنے سے انکار کرے (۲)،

نمونہ ڈگری | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۹۔

(ج) بمقابلہ کس کے تعمیل مختص معاہدوں کی نہیں کرائی جاسکتی ہے

کن فریقوں پر تعمیل کے لئے جبر نہیں کیا جاسکتا ہے

دفعہ ۲۸ تعمیل مختص کسی معاہدہ کی بمقابلہ کسی فریق معاہدہ مذکور کے صورتہائے مفصلہ ذیل میں سے کسی صورت میں نہیں کرائی جاسکتی ہے

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۶ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۱

(الف) اگر وہ معاوضہ جو اس کو ملنا چاہیئے بلحاظ حالات موجودہ تاریخ معاہدہ اسقدر غیر مکتفی ہو کہ بجائے خود یا بشمول دیگر حالات کے دلیل اس بات کی ہو کہ مدعی کیطرف سے فریب یا استفادہ غیر واجبی ہوا ہے۔

(ب) اگر رضامندی فریق مذکور کی غلط بیانی سے دعمداً ہو یا نادانستہ، یا کسی امر کے مخفی رکھنے سے یا کسی فطرت یا افعال غیر واجب سو کسی فریق کے جس کے واسطے تعمیل حسب معاہدہ واجب ہوتی ہو یا فریق مذکور کے ایسے وعدہ سے جو نفس الامر میں پورا نہ کیا گیا ہو حاصل کی گئی ہو

(ج) اگر اس کی رضامندی کسی واقعہ کی غلطی یا غلط فہمی یا سراسیگی سے ہوتی ہو مگر شرط یہ ہے کہ جس حال میں ازروئے معاہدہ کے درصورت غلطی کے معاوضہ قرار پاگیا ہو تو بابت اس غلطی کے تا حد مفہوم اس قرار داد کے معاوضہ دیا جائے اور دیگر امور میں اگر مناسب ہو تو تعمیل مخص اس معاہدہ کی کرائی جائے۔

تمثیلات

متعلق (ج) زید نے جو منجملہ دو اوصیاء کے ہو باعتبار غلط فہمی اس امر کے کہ اسکو اجازت دوسرے وصی کی ہے۔ موصی کی جائداد کو عمرو کے ہاتھ بیع کرنیکا اقرار کیا۔ عمرو اس بیع کی تکمیل پر اصرار نہیں کر سکتا ہے۔

زید نے ایک نیلام کنندہ کو کچھ اراضی کے نیلام کرنے کیواسطے ایما کیا۔ بعدازاں اسکی نسبت بیس بیگہ اراضی مذکور کے نیلام کنندہ کے اختیار کو مسترد کیا لیکن نیلام کنندہ نے سہواً کل اراضی عمرو کے ہاتھ نیلام کردی اور عمرو کو اس سترداد سے اطلاع نہیں ہے۔ پس عمرو اس اقرار کی تعمیل مخص نہیں کرا سکتا ہے۔

عام منشاء دفعہ ہذا | اہم فرق مابین دفعہ ہذا اور دفعہ ۲۶ کے یہ ہے کہ زیر دفعہ ہذا جواب کل معاہدہ کی نسبت ہوتا ہے اور یہ امر بہ تعلق ضمنہائے (ب)، (ج) کے نہایت صریح ہے۔ بخلاف ازیں گو کہ وجوہ اعتراض مندرجہ دفعہ ہذا کل معاہدہ پر موثر ہوتی ہیں اور اس کے نفاذ کی مانع ہوتی ہیں تاہم وہ صرف بطریق جواب کے قابل استفادہ ہوتی ہیں۔ اگر وہی فریق مستعدی سے اپنے معاہدہ کے مسترد کرانیکا خواستگار ہو تو اس کو چاہیے کہ زیر باب ۴ کارروائی کرے اور وہ وجوہ اعتراض جو اس صورت میں اغراض مزاحمت موثر ہوسکتی ہیں وہ نہیں ہوتیں جو جواب دعوے زیر دفعہ ہذا کے لئے قابل استفادہ ہوتی ہیں۔ چونکہ دفعہ ۲۶ مقتضا اس امر کی ہے کہ بطریق

جوابدعوے معاہدہ کی اصلاح کرائی جانی چاہیے اور باب سوم اس امر کا مقتضی ہو کہ مدعی مستعدی سے اس کی اصلاح کرالے۔ پس دفعہ ہذا اس امر کی مقتضی ہے کہ بطریق جوابدعوے اسکا استعمال نہ کیا جائے اور بروے باب چہارم مدعی مستعدی سے اسکو منسوخ کرا سکتا ہے۔ مزید براں یہ کہ صورتہائے زیر دفعہ ہذا کو صورتہائے زیر دفعہ ۲۲ سے متمیز کرنا چاہیے ملاحظہ ہو (دفعہ ۲۲۔ ایکٹ ہذا) بلحاظ مقدمات زیر ضمن ہائے (الف)، (ب) ہمکے امتیاز کنندہ امر یہ ہے کہ منجانب مدعی فریب یا کوئی اور قصوروار طریق عمل موجود ہو اور مقدمات زیر ضمن (ج) میں گو ممکن ہو کہ مدعی کیطرف سے کوئی بدعملی موجود نہو تاہم مدعاعلیہ محض اپنی طرف سے نقص احتیاط یا پیش بینی کے عذر تک محدود نہیں رکھا گیا۔ بلکہ وہ کسی اور امر پر جو اس سے زیادہ ہو حصر کر سکتا ہے۔ یعنی کسی غلطی یا غلط فہمی واقعات یا سراسیمگی پر اور موخرالذکر میں کم از کم قصور منجانب مدعی شامل ہوگا دفعہ ہذا میں ان اشخاص کا ذکر ہے۔ برخلاف جن کے تعمیل مختص کی ڈگری نہیں دیجا سکتی۔ اور نابالغ کا ان میں ذکر نہیں کیا گیا۔ گو دفعہ ۱۱۔ ایکٹ معاہدہ میں بیان ہے کہ شخص نابالغ معاہدہ کرنیکا مجاز نہیں ہے تاہم اس سے یہ مستنبط نہیں ہوتا کہ ایک ولی نابالغ اسکا قائممقام ہو کر اس کی طرف سے معاہدہ نہیں کر سکتا۔ معاہدہ جو نابالغ کی طرف سے کیا گیا ہو صرف اسی قابل کالعدم قرار دئے جانے کے ہے اور اس اصول میں بروے دفعہ ۱۱۔ ایکٹ معاہدہ کچھ خلل واقعہ نہیں ہوا (۱) بمقدمہ فاطمہ بی بی بنام دیب ناتھ شاہ (۲)

کلکتہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ نابالغ تعمیل مختص معاہدہ کی بابت دعوے نہیں کر سکتا کیونکہ اسصورت میں کوئی معاوضہ نہیں ہوتا۔ مدراس ہائیکورٹ نے مقدمہ مندرجہ بالا میں یہ رائے ظاہر کی ہو کہ فیصلہ مذکور غلط ہے۔ بربنا اس وجہ کے کہ مسئلہ معاوضہ اس ملک میں متعلق نہیں ہوتا۔

معاوضہ کا غیر مکتفی ہونا ضمن (الف) میں لکھا ہے کہ اگر معاہدہ بعوض کم معاوضہ کے منعقد ہوا ہو تو قابل تعمیل مختص کرائے جانے کے نہیں ہو مگر یہ ضرور نہیں کہ معاہدہ مذکور صرف بوجہ کمی معاوضہ کے ناقابل تعمیل مختص قرار دیا جائے بلکہ اس میں یہ لحاظ ہونا چاہیے کہ معاوضہ مذکور اسقدر کم ہو کہ جسکی وجہ سے مدعی کو استفادہ غیر واجب حاصل ہوتا ہو اور اس کی فریب دہی مستنبط ہوتی ہو۔

چنانچہ ایک مقدمہ میں ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کی ہو کہ جو فریق کسی معاملہ کو بوجہ ناکافی ہونے بدل کے منسوخ کرانا چاہے۔ اسکو ایسا ناکافی ہونا بدل کا ثابت کرنا چاہیے کہ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہو کہ یا تو وہ اس بات کو سمجھا نہیں کہ وہ کیا کرتا ہے یا کسی فریب میں آگیا ہے (۳) مسٹر غرائی صاحب فرماتے ہیں کہ

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۵ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۰ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۲

عذر کمی معاوضہ بائع اور مشتری دونوں کی طرف سے پیش ہو سکتا ہے۔ بائع ثابت کر سکتا ہے کہ جائداد یا دیگر شئے مبیعہ بہت زیادہ قیمت کی ہے بہ نسبت اس کے جس پر کہ فروخت کا اقرار کیا گیا ہے۔ یا مشتری ثابت کر سکتا ہے کہ قیمت جو اُس نے ادا کی ہے بہ نسبت اس کے جو کہ اصل قیمت جائداد کی ہے بہت ہی زیادہ ہے، لیکن محض ناکافی ہونا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ شئے مبیعہ کی قیمت وہ ہے جو اس سے حاصل ہو گی اور اسکا کوئی ٹھیک تخمینہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن حالات تبدیل شدہ کی وجہ سے اس کی قیمت کم و بیش ہو سکتی ہے اور ممکن ہے کہ ایک شخص ایک وقت پر کم قیمت پر فروخت کرنیکا خواہاں ہو بہ نسبت اس کے جس پر کہ وہ دوسرے وقت پر ہو۔ وہ دباؤ جس کی وجہ سے اس نے عمل کیا ہو کسی طرح سے بھی دوسرے فریق کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا جیسے کہ ممکن ہے کہ معاہدہ کی بابت استدعا نہ کی ہو اور جو اس وجہ سے خواہاں خریداری ہوا ہو کہ اس وقت شئے مبیعہ کی قیمت بہت کم ہے۔ عذر کمی معاوضہ پیش کردہ بائع کے طے کرنے میں زیادہ تردد نہیں ہوتا۔ کیونکہ واقعات وقت انعقاد معاہدہ اور حیثیت شئے مبیعہ سے اس کی تصحیح ہو سکتی ہے۔ لیکن عذر مشتری دربارہ زیادہ تائی قیمت کا تصفیہ نہایت مشکل ہے کیونکہ بعض اوقات شئے مبیعہ کی قیمت کا بڑھ جانا مشتری کی غرض اور خواہش خریداری پر منحصر ہوتا ہے اور مشتری کی خواہش اور غرض کا دریافت ہونا نہایت دشوار ہے (۱) لہذا یہ ضروری ہے کہ حالت اشیار موجودہ بوقت معاہدہ پر غور کیا جائے۔ نہ کہ مابعد کے واقعات پر لحاظ کر کے فیصلہ کیا جاوے۔ اگر کمی معاوضہ اسقدر زیادہ ہو کہ خود اس سے فریب اور ناواجب استفادہ کا حاصل ہونا ظاہر ہوتا ہو تو وہ معاہدہ کو ناقابل تعمیل مختص قرار دینے کے لئے کافی ہو گی۔ کیونکہ کوئی شخص جسے عقل سلیم ہو ایسے معاہدہ کے کرنے اور کوئی شخص متدین اور معقول ایسے معاہدہ کے منظور کرنے کو پسند نہ کریگا۔ (۲) پس عموماً معاوضہ کا ناکافی ہونا دیگر ایسے حالات سے پیوستہ ہونا ضروری ہے جن سے بلا واسطہ طور پر یہ نتیجہ پیدا ہو کہ فریب کیا گیا اور غیر واجب استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔ اگر یہ امور موجود نہ ہوں تو پھر معاوضہ کے ناکافی ہونے پر چنداں لحاظ نہ ہو گا۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ فریب جیسی کہ اس کی قانوناً تعریف کی گئی ہے سختی سے ثابت کیا جائے بلکہ یہ کافی ہے۔ اگر غیر واجب استفادہ کا حاصل ہونا ثابت کیا جائے۔ مثلاً اگر فریق مذکور کو مناسب مہلت نہ دی گئی ہو اور وہ بلا سوچے سمجھے کارروائی کرے یا اگر اس پر بضد تقاضا کیا جائے اور وہ مجبور ہو جائے یا اگر وہ لوگ جن پر اسے اعتماد ہے اُسے بہت سخت رغبت دلادیں یا اُسے کامل طور پر نتائج کا علم نہ ہو لیکن یکایک اسے معاہدہ مذکور کے کرنے پر آمادہ کیا جاوے یا اگر اُسے غیر ذی غرض

(۱) کتاب اسٹوری ایکویٹی جلد اول صفحہ ۲۲۵ (۲) کتاب اسٹوری ایکویٹی جلد اول صفحہ ۲۴۴ و ۲۴۶

دوستوں اور وکلاء سے مشورہ لینے کی اجازت نہ دیجاوے قبل اس کے کہ اُسے معاہدہ کرنے پر کہا جاوے اور حالات ناگہانی ضرورت یا نا امید کردہ حق یا حصول کے متقاضی ہوں تو ان صورتوں میں اگر معاوضہ ناکافی ہے تو یہ بہتر جواب ہوگا اسوجہ پر کہ فریب یا ظلم کیا گیا ہے یا کہ استفادہ غیرواجب حاصل کیا گیا ہے۔ واضح چند مقدمات میں یہ تجویز ہوئی ہے کہ اگر نیلام میں جائداد کم قیمت پر فروخت ہو گئی ہو تو صرف بعلت کمی قیمت کے نیلام مذکور منسوخ نہیں ہو سکتا۔ ایک مقدمہ میں مشتری نے جائداد قیمتی مبلغ پینتیس ہزار روپیہ کی بعوض مبلغ پچاس ہزار روپیہ کے خرید کی اور بعدہ عذر زیادتی قیمت کا پیش کیا چنانچہ عدالت سے بیع مذکور جائز قرار پائی۔

ایک مقدمہ میں ایک معاہدہ کا معاوضہ ایک شخص کی حیات قرار پائی تھی۔ اور بعد انعقاد معاہدہ وہ شخص عرصہ قلیل تک زندہ رہکر مر گیا۔ معاہد نے یہ عذر کیا کہ شخص مذکور کے جلد مر جانے سے معاوضہ نہایت کم ہو گیا ہے۔ عدالت انگلستان سے یہ تجویز ہوئی کہ جس صورت میں شخص متوفی معاہدہ کے وقت زندہ تھا تو اس صورت میں معاوضہ معاہدہ کا کافی ہو گیا اور بوجہ اس کے جلد مر جانے کے صورت معاوضہ تبدیل نہیں ہوئی اسلئے معاہدہ قابل لنفاذ ہے۔

ضمن (ب) کا دیگر دفعات سے کن امور میں امتیاز کیا گیا ہے　زیر ضمن (ب) جو بدعوے کے لئے زیادہ تر وہی اجزا ہوتے ہیں جنکا بیان دفعہ ۲۶ ضمن (الف) و (ج) میں کیا گیا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ جواب کل معاہدہ کی نسبت ہوتا ہے نہ کہ صرف ایک جزو کی نسبت بطریق تبدیلی کے۔ جیسا کہ بلحاظ دفعہ ۴ کے بیان کیا گیا ہے۔ زیر ضمن ہذا کوئی اندرونی نقص معاہدہ میں نہیں ہوتا جس سے کہ معاہدہ دفعہ ۲۱ کی ذیل میں آوے جو کہ اس کو ناقابل تعمیل مختص کر دیتا ہے۔

معاہدہ اسوقت جائز ہوتا ہے جبکہ رضامندی سے ہوا ہو اگر غلط بیانی یا کسی امر کے مخفی رکھنے یا جبر یا داب ناجائز کے ذریعہ سے رضامندی حاصل کی جاوے تو معاہدہ ناجائز ہوگا۔

غلط بیانی　دیکھو دفعہ ۱۸۔ ایکٹ معاہدہ ہند مشرح مولف

اگر غلط بیانی ایک وجہ جواب دعوے ہے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ فریب جیسی کہ اس کی دفعہ ۱۷ ایکٹ معاہدہ ہند میں تعریف کی گئی ہے بھی زیادہ تر جواب ہے۔

کسی امر کا مخفی رکھنا　دیکھو دفعہ ۱۷ (۲) ایکٹ معاہدہ۔ کیونکہ یہ ایک جزو فریب کا ہے اس کی تمیز سکوت سے ہوتی ہے مثلاً زید بائع کو معلوم ہے کہ گاڑی کے بم کی لکڑیاں ٹوٹی ہوئی ہیں اور وہ انکو جوڑ کر رنگ

(۱) اسٹوری اکوٹی جلد اول صفحہ ۲۵۱

کردے تاکہ اسکا عیب ظاہر نہ ہو سکے تو اس صورت میں کہا جائیگا کہ زید نے از روئے عمل ایک امر کو مخفی کیا پھر اگر زید سے خریدار یہ دریافت کرے کہ اس گاڑی میں کوئی سقم تو نہیں ہے اور باوجود نہ ہونے سقم کے زید سکوت اختیار کرے تو کہا جائیگا کہ زید نے لبسکوت اس امر واقعہ کو مخفی کیا۔

کسی امر کا مخفی کیا جانا سے مراد یہ ہے کہ ایک فریق معاہدہ نے عملی تدابیر ایک اصلی واقع کے چھپانے کی دوسرے فریق سے کی ہوں جسطرح کہ مسٹر میکری صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۸ میں تحریر کیا ہو کہ واقعات کی نسبت صرف سکوت کرنا کافی نہیں ہے بلکہ دوسرے شخص کے علم سے واقعات کے مخفی کرنے کے واسطے کچھہ کرنا بھی ضروری ہے" مثلاً جبکہ بائع ایک مکان نے اس علم سے کہ مکان کی چار دیواری میں سقم ہے اسکو پلستر کرا دیا اور خریدار سے اسکو چھپانے کے واسطے صورت بدلوا لی تو یہ صریح فریب سمجھا گیا (۱)

اگر ایک آدمی یہ جانکر کہ اسنے اپنے ہمسایہ کی جائداد پر ایک نہائت بری قسم کی مداخلت بیجا کا ارتکاب کیا اور اس امر کو بہتر سمجھکر کہ اپنے آپکو نتائج سے بچیلئے یہ درخواست کرے کہ وہ جائداد کو خریدنا چاہتا ہے تو اسے لازم ہے کہ اس شخص کیساتھہ جس کے ہمراہ وہ معاملہ کر رہا ہے ٹھیک حالت واقعات مقدمہ کا ذکر کرے کیونکہ اس کی درخواست دربارہ خریداری جائداد میں ان حقوق کا خرید کرنا شامل ہو جو مالک کو بخلاف اسکے حاصل ہیں۔ اور جنکا اسکو کوئی علم نہیں ہو۔ لہذا اسکو لازم ہے کہ اس فعل کا اظہار کر دے جس سے حقوق مذکور پیدا ہوتے ہیں۔ (۲)

تزویر | دیکھو دفعہ ۱۷ (۴)، ایکٹ معاہدہ

انتفاع غیر واجب | سے مراد یہ ہو کہ ایک شخص کسی پر اعتبار کرے اور وہ اس اعتبار کے ذریعہ سے استفادہ غیر واجب حاصل کرے یا کسی شخص سے بیوقت اور تنگ موقعہ میں کوئی استفادہ غیر واجب حاصل کرے

جبر | ملاحظہ ہو دفعہ ۱۵ - ایکٹ معاہدہ مشرح مولف

داب ناجائز | دیکھو دفعہ ۱۶ - ایکٹ معاہدہ مشرح مولف

غلط بیانی نادانستہ | بروئے تعریف مندرجہ دفعہ ۱۸ - ایکٹ معاہدہ یہ صریحاً قیاس کیا گیا ہے کہ غلط بیانی بدون نیت دہوکہ دینے کے بھی ممکن ہے اور نادانستہ طور پر کی جا سکتی ہے۔ لیکن دفعہ ہذا میں غلط بیانی دیدہ دانستہ اور نادانستہ کو شامل کیا گیا ہے۔ اور نادانستہ غلط بیانی سے کوئی فرق نہیں آتا۔ چنانچہ جو رضامندی غلط بیانی سے حاصل کی جائے وہ ناجائز ہوگی۔ اور معاہدہ کی تعمیل مختص کے لئے کوئی وجہ نہ ہوگی (دیکھو جیکب بنام اکر رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۱۲ و لار رپورٹ ایکوئٹی جلد ۸ صفحہ ۱۰۰ و چانسری ڈویژن

(۱) برونز چانسری کیسز جلد اول صفحہ ۴۴۴ (۲) لار رپورٹ چانسری جلد ۶ صفحہ ۷۷۹

جلد ۲ صفحہ ۴۴۴) اسی طرح اگر جائداد کا حلیہ غلط بیان کیا گیا ہو تو معاہدہ منسوخ ہو سکتا ہے گو کہ کوئی فقرہ دربارہ معاوضہ کے بھی معاہدہ میں درج ہو (۱) جس حال میں کہ مکانات واسطے کسی کاروبار کے فروخت کئے گئے اور ممنوع شرائط کا اخفا منجانب بائع کے کیا گیا تھا نظیرا اس امر کے کہ کس قسم کا کاروبار مکانات مذکور میں قابل اجازت ہے تو تعمیل مختص سے انکار کیا گیا (۲)۔

بغرض جوابدعوے زیر ضمن ہذا کے امورات ذیل کا ہونا ثابت ہونا چاہئے (۱) کہ رضامندی بذریعہ بدعلی مدعی کے حاصل کی گئی تھی (۲) کہ بدعلی فریق ثانی کی تھی۔

منشاء ضمن (ج) | ضمن ہذا بھی دفعہ ۲۶ سے قابل امتیاز ہے کیونکہ یہ کل نالش کا جواب صرف تابع کسی شرط دربارہ عطائے معاوضہ مندرجہ معاہدہ کے بصورت غلطی کے ہوتا ہے لیکن وہ صورت جو تابع شرط مندرجہ ضمن ہذا کے ہو دفعہ ۱۴ یا ۱۵ کی ذیل میں نہیں آئے گی پس وہ غلطی جسکی بابت ضمن ہذا میں حکم ہے عموماً ایک غلطی مقدار کی ہوتی ہے اور اس طرح جیسے تمثیل (الف)، دفعہ ۱۴ کے قریب قریب ہوتی ہے۔ لیکن تاہم کوئی حصہ معاہدہ کا ناکامیاب نہیں رہ سکتا۔ مثلاً بر طبق فروخت جائداد (الف) کی جس کی حدود بیان کی گئی ہوں اور جس میں ایک ہزار ایکڑ یا کم و بیش ساتھ اس شرط کے شامل کی گئی ہوں کہ بصورت کمی مقدار کے معاوضہ دیا جاویگا اگر جائداد (الف) کل منتقل کی گئی ہو تو کوئی حصہ معاہدہ کا ناکامیاب نہیں رہیگا گو کہ وسعت جائداد مذکور صرف ۹۵۰ ایکڑ معلوم ہو لیکن اس صورت میں شرط مذکور ۵۰ ایکڑ کی کمی سے متعلق ہوگی جس کی بابت معاوضہ دلایا جانا چاہئے۔ بصورت ہونے ایسی شرط کے اس امر سے کوئی فرق نہ آئیگا کہ کمی انتقال کے مکمل ہو جانے کے بعد تک معلوم نہیں ہوئی پس ایک مقدمہ میں کمی مقدار اراضی میں تھی اور دوسرے مقدمہ میں لگان میں اور ہر ایک میں گو کہ معاملہ بروئے دستاویز انتقال کے مکمل ہو گیا تھا معاوضہ دلایا گیا تھا (۳)۔

ضمن ہذا ضمن ماسبق سے اس امر میں اختلاف رکھتا ہے کہ اس میں یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ رضامندی بذریعہ کسی فعل یا طریق عمل منجانب مدعی کے حاصل نہیں کی گئی ہے بلکہ رضامندی بذریعہ دباؤ ناجائز ایک یا دیگر منجملہ تین بواعث کے جنکا مدعی ذاتی طور پر ذمہ دار تھا دی گئی ہے لیکن جو بلحاظ ذات مدعا علیہ کے اس کی رضامندی کے لئے موثر تحریک تھی۔ یہ تین بواعث غلطی امر واقعہ یا غلط فہمی یا سراسیمگی ہیں۔

غلطی امر واقعہ | ملاحظہ ہو دفعات ۲۰ و ۲۲ ایکٹ معاہدہ مشرح مولف و شرح زیر دفعہ ۲۶ ایکٹ ہذا

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۰ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۶۰۱

(۳) چانسری ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۰ و لاء رپورٹ ایکسچکر جلد ۲ صفحہ ۲

غلط فہمی | دیکھو دفعہ ۲۱ ایکٹ معاہدہ مشرح مؤلف

سراسیمگی | ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۲۶ ایکٹ ہذا بعنوان مذکور۔

ان ہر سہ امور میں سے ہر ایک کا عذر صرف اسوقت کیا جا سکتا ہے جبکہ مدعا علیہ کی رضامندی بذریعہ دباؤ ناجائز ان میں سے کسی ایک کے حاصل کی گئی ہے اور صرف بطور جواب یہ عذر پیش ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں بھی صرف اسکا یہ اثر ہوگا کہ ایک خاص شکل میں دادرسی تعمیل مختص کے دینے میں انکار کیا جاویگا۔

ط۔ نالش تعمیل مختص کے ڈسمس ہونے کی تاثیر

بعد ڈسمس ہونے کے نقض کی بابت نالش کی ممانعت

دفعہ ۲۹ نالش تعمیل مختص معاہدہ یا اس کے حصہ کا ڈسمس ہونا مانع استحقاق نالش مدعی کا دربارہ معاوضہ بعلت نقض اس معاہدہ یا حصہ کے ہوگا یعنی جیسی صورت ہو

متعلق دفعہ ہذا۔ ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۹۔ ایکٹ ہذا۔

ملک انگلستان میں یہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی نالش کرا پانے تعمیل مختص معاہدہ کی عدالت ایکوٹی سے ڈسمس ہو جاوے تو عدالت کامن لائیں وہی نالش مابین انہیں فریقین مقدمہ کے بغرض دلاپانے زر ہرجہ کے دائر ہو سکتی ہے۔ مگر عدالتہائے ہندوستان میں بخلاف اسکے یہ قاعدہ ہے کہ اگر نالش تعمیل مختص کرا پانے معاہدہ کی ڈسمس ہو جاوے تو پھر وہی نالش بغرض دلاپانے زر ہرجہ کے سماعت نہیں ہو سکتی کیونکہ اس ملک میں دو قسم کے دعاوی کی سماعت اور دادرسی کا اختیار ایک ہی عدالت کو دیا گیا ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ دونوں چارہ جوئیاں اسطرح پیش کی جاویں کہ معاہدہ کی تعمیل مختص کرائی جائے یا در صورت نہ کرانے تعمیل مختص کے اسقدر ہرجہ دلایا جائے (شرح دادرسی کالٹ صاحب طبع دوم)

(ی) فیصلہ ثالثی اور ہدایات متضمن تحریر تملیک نامہ

دفعات مرقوم الفوق کا فیصلہ ثالثی اور ان وصیتی ہدایتوں سے متعلق ہونا جو در باب تحریر کرانے تملیک ناموں کے ہوں

دفعہ ۳۰ شرائط باب ہذا متعلقہ معاہدات بعد تبدیل مراتب تبدیل طلب کے فیصلہ جات ثالثی سے اور ان ہدایات سے متعلق ہونگی جو وصیت نامہ یا تتمہ وصیت

نامہ میں درباب تحریر کرانے کسی خاص تملیک نامہ کے درج ہوتے ہیں۔

درباره فیصلہ ثالثی ملاحظہ ہو ضمیمہ دوم مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء مشرح مولف

فیصلہ ثالثی ایک تعمیل طلب نتیجہ معاہدہ کا ہے کیونکہ وہ اس طور پر عمل میں آتا ہے کہ فریقین باستر ضائے باہمی ایک اقرار نامہ لکھدیتے ہیں جس کی رو سے فیصلہ ثالثی مرتب ہوتا ہے اس لئے برعایت قواعد مندرجہ باب ہذا (متضمن تعمیل مختص دیگر معاہدات) فیصلہ مذکور کی بھی تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہے لیکن بصورت نقص واقعہ ہونے کے تحریر اقرار نامہ مذکور میں (یعنی اقرار نامہ فریب یا غلط بیانی اور سراسیمگی وغیرہ سے لکھا گیا ہو) نتیجہ معاہدہ (یعنی فیصلہ ثالثی) کی تعمیل مختص نہیں ہوسکتی۔ نالش زر نقد جو ایسے فیصلہ ثالثی پر مبنی ہو جس میں یہ حکم ہو کہ مدعی اسقدر زر نقد مدعا علیہ کو دے در اصل ایک نالش واسطے تعمیل مختص فیصلہ ثالثی کرے (۱) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۱ زیر دفعہ ۲۱۔ ایکٹ ہذا۔

اقسام فیصلہ ثالثی فیصلجات ثالثی تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) بذریعہ ایک حکم سپردگی اس نالش میں جو پہلے سے متدائرہ ہے (۲) بذریعہ ایک حکم سپردگی جو اس اقرار نامہ پر مبنی ہو جو واسطے غرض مذکور کے داخل کیا گیا ہے (۳) بذریعہ نفاذ ایک فیصلہ ثالثی کے جو ثالثان نے پہلے سے بدون توسل عدالت کے صادر کیا ہو (۲)

وجوہات اعتراض فیصلہ ثالثی (اول) کہ منجملہ امور مفوضہ ثالثی کے کوئی امر بلا تجویز رہ گیا ہو یا جو امر کہ ثالثی کے واسطے نہیں سپرد کیا گیا تھا اس کی تجویز ہوئی ہے۔ الا جبکہ امر مذکور بقیہ فیصلہ سے علیحدہ ہوسکتا اور تجویز ثالثی پر موثر نہ ہو۔ (دوم) کہ فیصلہ ثالثی ایسا مبہم ہو کہ تعمیل اس کی ناممکن ہو (سوم) کہ بملاحظہ فیصلہ ثالثی کے کوئی اعتراض نسبت جواز فیصلہ مذکور کے بادی النظر میں پایا جاتا ہو۔ (ملاحظہ ہو قاعدہ ۱۴ ضمیمہ دوم مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

وجہ اول تعبیر اقرار نامہ ثالثی پر منحصر ہے۔ لہذا اول یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا فریقین کا کن امورات کو سپرد ثالثی کرنیکا منشا رتھا۔ دوم آیا فیصلہ ثالثی میں امورات محولہ سے زیادہ یا کم کا فیصلہ کیا گیا ہے وجہ دوم کے لئے فیصلہ ثالثی کا محدود اور مخصوص ہونا ضروری ہے تاکہ اس کی تعمیل عمدہ طرح سے کرائی جاسکے اور کوئی اشتباہ اس کی شکل میں اس قسم کا پیدا نہ ہوسکتا ہو جس سے ثالث کو وسعت فرائض فریقین کے سمجھنے میں غلطی کا واقعہ ہونا منتج ہوتا ہو۔ وجہ سوم کے لئے یہ ضروری ہو کہ بمعائنہ فیصلہ ثالثی کے کوئی اعتراض نسبت جواز فیصلہ مذکور کے بادی النظر میں پایا جاوے لیکن ناجوازی سے یہ مراد نہیں ہو کہ ایک ناجائز

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۶۳ و جلد ۱۶ صفحہ ۳ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۹۸ بصفحہ ۵۰۰ و شرح دادر سی کالٹ صاحب

فعل کے کرنے کی ہدایت موجود ہے۔ اگر ایسا ہو تو فیصلہ مذکور کالعدم ہوگا۔ بلکہ یہ کہ فیصلہ برخلاف قانون کے ہے یا بالفاظ دیگر یوں کہو کہ ثالث نے ایک قانونی غلطی کی ہے جو کہ فیصلہ مذکور سے بادی النظر میں پائی جاتی ہے۔ مشکل یہ ہے کہ چونکہ ثالث فریقین کا منتخب کردہ منصف ہوتا ہے لہذا اس کی نسبت یہ متصور کرنا چاہیے کہ وہ قانونی اور واقعی امورات مشمولہ مقدمہ کا مناسب منصف ہے اگر فریقین جملہ امورات متنازعہ کو سپرد کریں تو وہ اس امر کا پابند نہیں ہے کہ صرف خشک اصولات قانون پر فیصلہ کرے۔ بلکہ وہ مطابق اصولات عدل اور ایمانداری کے انکا فیصلہ کر سکتا ہے (۱)

پس اسکا فیصلہ بلحاظ ایک مشتبہ امر قانونی کے یا اس صورت میں جبکہ اسکو صرف سوال قانونی کا فیصلہ کرنا پڑے جہانکہ صرف یہ کہا جا سکتا ہو کہ صرف غلطی فیصلہ کی قانون کو مقدمہ سے متعلق کرنے میں ہوئی ہے تو اسکا فیصلہ عموماً ناطق ہوگا۔ لیکن اگر یہ ظاہر ہو کہ اس نے یہ منشا رکھکر کہ ٹھیک طور پر مطابق قانون کے فیصلہ کیا جاوے ایک سخت اور ظاہری غلطی قانون کی کی ہو۔ یا وہ خود اس امر کو قبول کرے کہ اسنے اصول قانون موثر بہ نتیجہ فیصلہ ثالثی سے متعلق غلطی کی ہو تو یہ کافی ہوگا کہ فیصلہ مذکور منسوخ کیا جاوے یا اسے واپس بغرض اصلاح دیا جاوے (۲)

اگر بر سہ وجوہات مندرجہ بالا میں سے کوئی ایک ثابت ہو تو فیصلہ ثالثی انہیں ثالثان کے پاس واپس بغرض اصلاح کیا جاویگا۔ اگر ثالث اس امر کا فیصلہ کرے جو اس کے اختیار میں نہیں ہو تو اسکا فیصلہ کالعدم ہوگا اور اگر اس امر کا فیصلہ کرے جو اس کے اختیار سماعت کے تو اندر ہے لیکن اسکا فیصلہ غلط کیا گیا ہو تو فیصلہ قائم رہیگا۔ (۳)

قاعدہ ۱۴ و ۱۵ ضمیمہ دوم مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء میں بلحاظ غلطی امر واقعہ کے کچھ بیان نہیں کیا گیا۔ لیکن بغرض اس امر کے کہ دست اندازی کی جاوے یہ ضروری ہو کہ غلطی محض تجویز کی نہ ہو بلکہ ایسی ہو جس سے یہ ظاہر ہو کہ ثالث نے بدعملی بہ صورت غفلت کی ہو مثلاً حساب کرنے یا تاریخ کے شمار کرنے میں جو فریقین کے حقوق کے لئے اہم ہو یا یہ کہ غلط تخمینہ یا وزن یا دیگر اسی قسم کے طریق سے کام لیا ہے (۴)

جس حال میں کہ ہر دو فریق نے ایک عام ثالثی نامہ پر بغرض تصفیہ اس امر کے دستخط کئے کہ انکی علی التوام حقوق کا تصفیہ کیا جاوے (چونکہ وہ ہر دو بیوگان تھیں اور سوال دربارہ اس امر کے تھا کہ چھوٹی

(۱) دیسی جونیر ز رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۶۹ (۲) لا رپورٹ کامن بینچ جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۸ و لا رپورٹ ایکوٹی جلد ۹ صفحہ ۳۲۹

(۳) کوئینس بنچ دویژن جلد ۱۳ صفحہ ۸۶۷ (۴) اسٹوری ایکویٹی جلد ۲ دفعہ ۱۴۵۳ الغائت ۱۴۵۶ (الف) و کتاب رسل صاحب دربارہ ثالثی حصہ دوم باب ۵ دفعہ ۸۔

بیوہ بحیات شوہر باعصمت رہی ہے جس کو صرف گذارہ دیا گیا تھا) فیصلہ ثالثی سے بادی النظر میں یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ثالثان نے معاملات محولہ میں تحقیقات کی ہے اور کوئی وجہ اس امر کی معلوم نہیں ہوئی کہ اُنہوں نے بدعملی کی تھی یا کہ تحقیقات کرنے میں کوئی غلطی کی تھی۔ تجویز ہوئی کہ فیصلہ ثالثی قابل پابندی تھا۔ عدالت ماتحت نے یہ قرار دیا تھا کہ ثالثان نے سوال باعصمتی کی بابت تحقیقات کرنے میں زائد از اختیار خود عمل کیا ہے لیکن سپردگی میں صرف یہی سوال نہ اٹھایا گیا تھا کہ آیا وہ گذارہ کا مستحق ہے بلکہ یہ بھی تھا کہ کیا ایسے واقعات موجود تھے جو نامبردہ کو اپنے متوفی شوہر کی جائداد کے کسی حصّہ کی وارث ہونے سے غیر مستحق ٹھہرادیں۔ ثالثان نے تجویز کیا کہ وہ باعصمت نہیں رہی ہے اور کہ کیوں اُسے صرف گذارہ ملتا رہا تھا اور یہی وہ اسکو دلاویں گے مگر انہوں نے اسکی تعداد بڑھا دی یا مقرر کردی (۱)

وجوہات منسوخی فیصلہ ثالثی | اگر فیصلہ جو واپس بغرض اصلاح کیا جاوے اُسکی نظر ثانی کرنے سے ثالث انکار کرے تو کالعدم ہوگا۔ لیکن اگر وجوہات ذیل پائی جاویں تو قابل منسوخی ہوگا۔ (۱) ثالث یا سرپنچ کی رشوت ستانی یا بدمعاملگی (۲) کسی فریق کا اس نہج سے قصوروار ہونا کہ جس امر کو اُسے ظاہر کردینا چاہیے تھا وہ اسنے فریبًا مخفی رکھا یا عمدًا ثالث یا سرپنچ کو مغالطہ یا دھوکہ دیا ہو (۳) فیصلہ ثالثی بعد اس حکم کے کیا گیا ہو جو کہ عدالت نے درباب فسخ ثالثی اور بازبہ نمبر داخل ہونے مقدمہ کے صادر کیا ہو (۴) یا (۵) بعد میعاد معینہ کے کیا گیا ہو۔ یا فیصلہ ثالثی کسی اور طرح ناجائز ہو (ملاحظہ ہو قاعدہ ۱۵۔ ضمیمہ دوم مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء۔

دربارہ لفظ بدمعاملگی ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳۔

دربارہ نفاذ فیصلہ ثالثی کے ملاحظہ ہو قاعدہ ۲۰ ضمیمہ دوم مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء شرح مولف اور دربارہ ادخال اور موثر ہونے فیصلہ ثالثی کے ملاحظہ ہو قاعدہ ۲۱ ضمیمہ دوم مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء شرح مولف۔ وہ شخص جو ثالثی کا کوئی فریق نہیں ہے اور جو فیصلہ ثالثی کا پابند نہیں ہے اس سے مستفید نہیں ہوسکتا اور نہ اس کے رو سے کسی حق یا استفادہ کا نفاذ کرا سکتا ہے (۲)

وصیت نامہ اور تملیک نامہ کی نسبت بھی حسب منشا رباب ہذا تعمیل مختص کرائی جاسکتی ہے۔ لیکن نقص ہائے متذکرہ بالا کی صورتمیں وہ بھی ناقابل تعمیل مختص ہوسکتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص نے وصیت کی کہ اس کی دختر کی شادی کیوقت جائداد مالیتی بیس ہزار روپیہ واسطے دختر مذکور اور اس کی اولاد آئندہ کے دیجائے اور اس صورت میں بعد وفات مالک جائداد کے مستحقان جائداد مذکور مہتمم جائداد پر تعمیل مختص کا دعوے

(۱) انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۷۶ (۲) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۰

کر سکتے ہیں۔

میعاد واسطے نالش نفاذ فیصلہ ثالثی | نالش واسطے نفاذ فیصلہ ثالثی تابع مد ۱۴۴ ایکٹ میعاد ہے۔
کیونکہ وہ نالش واسطے تعمیل مختص معاہدہ کے نہیں ہوتی۔ (۱)

باب ۳

اصلاح دستاویزات کے بیان میں

دستاویز کی اصلاح کب ہو سکتی ہے

دفعہ ۳۱۔ جب بوجہ فریب یا غلطی باہمی فریقین کے کسی معاہدہ یا اور دستاویز تحریری میں راست راست تصریح مقصود فریقین کی نہ ہو تو ہر فریق یا اس کے حق کی قائمقام کو اختیار ہے کہ دستاویز کے درست کرانے کی نالش کرے اور اگر عدالت کے نزدیک صاف ثابت ہو کہ دستاویز کی تحریر میں فریب یا غلطی ہوئی ہے اور اگر عدالت کو دریافت ہو جائے کہ اصل مقصود فریقین دستاویز کی تکمیل سے کیا تھا تو عدالت مذکور کو جائز ہے کہ حسب اقتضائے رائے اپنے اس دستاویز کی اصلاح اس نہج پر کرے کہ اس مقصود کی صراحت ہو جائے جہانتک ایسا کرنا اس طرح پر ہو سکے جو حقوق اشخاص ثالث کو بہ نیک نیتی اور بابت معاوضہ قیمتی کے حاصل ہوئے ہوں ان میں خلل واقع نہ ہو۔

تمثیلات

(الف) زید نے باین مقصود کہ عمرو کے ہاتھ اپنا مکان اور اس کے متصل کے تین گوداموں میں سے ایک گودام بیع کرے ایک قبالہ کی تکمیل کی جس کو عمرو نے تیار کیا تھا اور اس میں عمرو کے فریب سے تینوں گودام لکھے گئے تھے۔ ان دو گوداموں میں سے جو بفریب داخل دستاویز ہوئے تھے عمرو نے ایک بکر کو دیدیا اور دوسرے کو کرایہ پر خالد کو دیا۔ مگر بکر اور خالد دونوں کو اس فریب سے علم نہیں ہے۔ جائز ہے کہ اس قبالہ کی اصلاح بمقابلہ عمرو اور بکر کے اس نہج پر کی جائے کہ جو گودام بکر کو دیا گیا وہ اس سے خارج کر دیا جائے لیکن اس کی اصلاح اس نہج پر نہیں ہو سکتی ہے کہ خالد کے سرخط میں خلل واقع ہو۔

(ب) از روئے ایک تملیک نامہ ازدواج کے زید ہندہ کے باپ نے جس کی شادی ہونے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۹۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۸۱

والی تھی بکر سے جبکا ہندہ کیساتھ ازدواج ہونیوالا تھا یہ اقرار کیا کہ بکر اور اس کے اوصیاء اور مہتممان ترکہ اور منتقل الیہم کے واسطے تاحیات زید... ۵ روپیہ کا زرسالانہ دیا کریگا۔ بکر دیوالیہ ہوکر مر گیا اور سرکاری اسائینی نے زید سے زرسالانہ مذکور کا دعویٰ کیا۔ عدالت اگر یہ امر صاف ثابت ہونا تجویز کرے تو فریقین کا ہمیشہ یہ مقصود تھا کہ یہ زرسالانہ بنظر پرورش واسطے ہندہ اور اسکی اولاد کے دیا جاوے تو اسے جائز ہے کہ تملیک نامہ کی اصلاح کرے اور ڈگری اس امر کی صادر کرے کہ اسائینی کو کوئی استحقاق زرسالانہ مذکور کے کسی حصہ میں نہیں ہے۔

باب ہذا (سوم) کا منشا یہ ہے کہ فریقین کے مابین ایک مکمل اور کامل طور پر ناقابل اعتراض معاہدہ موجود ہو لیکن وہ تحریر جس میں اسکا ضبط میں لایا جانا مقصود ہو خواہ بوجہ فریب خواہ بوجہ غلطی جانبینی کے غیر صحیح اور نامکمل ہو اور دادرسی مستدعیہ اصلاح دستاویز مذکور ہے تاکہ وہ مطابق اصل معاہدہ کے ہو جائے۔ دادرسی مذکور کا اطلاق زیادہ تر معاہدات کی صورتمیں ہوتا ہے لیکن بلحاظ کسی اور دستاویز تحریری کے بھی اس کی ضرورت پیدا ہوئی ممکن ہے اور ضرور ہے کہ ایسا حق موجود ہو۔ ایسی صورت میں جیسی کہ زیر باب ہذا قیاس کیگئی ہو کسی دستاویز کا بحالت موجودہ نافذ کرانا کم از کم اس کے ایک فریق کے لئے مضر ہونا اور اسکا منسوخ کرانا ہر دو فریق کے لئے مضرت رساں ہونا ضروری ہے لیکن اس کی اصلاح کرانا اور ازاں بعد اسکا نفاذ کرانا کسی کے حق میں مضرت رساں نہیں ہے بلکہ ہر دو فریق کی منشا کا تعمیل کرانا ہے۔ پس نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہو کہ مقدمات اصلاح دستاویز میں عدالت دوسرے فریق کے ذمہ یہ بات عائد نہیں کرتی کہ تبدیلی مبینہ کو منظور کرے بلکہ وہ دستاویز کو مطابق منشا فریقین کے درست کرتی ہے (۱)

پس جب کسی دستاویز میں بوجہ فریب یا غلطی کے معاہدہ بالتصریح اور راست راست نہ لکھا گیا ہو تو کوئی فریق یا اس کے حق کا قائممقام مجاز ہے کہ واسطے درست کرانے دستاویز مذکور کے نالش رجوع کرے اور بعد درست کرائے جانے دستاویز کے حسب دفعہ ۳۴۔ ایکٹ ہذا نالش بغرض کرایانے تعمیل مختص معاہدہ کے رجوع ہوسکتی ہو مگر دستاویز کو درست کرتے وقت عدالت کو یہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ معاہدہ جو مابین معاہدین کے منعقد ہوا ہے اور جس کی درستی کرائی جاتی ہے دونوں فریق کے حق میں بلا امیمی اور ایمانداری سے ہو (دفعہ ۳۲ ایکٹ ہذا) اور دستاویز اصلاح طلب کی صرف عبارت ہی پر لحاظ نہ کرنا چاہئے بلکہ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ معاہدہ مذکور سے معاہدین کا کیا مقصد اور مراد تھی (دفعہ ۳۲ ایکٹ ہذا) اور زبانی شہادت قابل اطمینان منظور ہوسکتی ہو (دفعہ ۹۲ قانون شہادت مشرح مولف)

---

(۱) قانون کر صاحب دربارہ فریب صفحہ ۳۵۲

کسی دستاویز کی اصلاح کا حق قائم کرنے کے لئے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ کوئی فریب یا غلطی جانبینی ہوئی ہے اور بروئے احکام دفعہ ہذا یہ ضروری ہے کہ عدالت اس امر کو صاف طور پر ثابت شدہ قرار دے کہ ایسی غلطی ہوئی ہے (۱)

فریب کا باعث غلطی ہونا جس صورت میں کہ تحریری دستاویز میں غلطی بوجہ فریب ایک فریق کے ہو تو اس کی اصلاح کرائی جاسکتی ہے بعد اس کے کہ نیک نیتی سے اس کے اور فریق ثانی کے مابین ایک معاہدہ کیا گیا ہو فریب اس کی طرف بھی یکساں طور پر منسوب ہو سکتا ہے خواہ اسوجہ سے کہ اس نے چالاکی سے معاہدہ حاصل کیا یا بردباری سے تحریر میں غلطی کے داخل کئے جانے میں تسلیم یا سکوت اختیار کی اور ازاں بعد اس سے استفادہ حاصل کرنیکا خواستگار رہا۔ انگلستان میں بسااوقات ایسا ہوتا ہے کہ بلحاظ تملیک نامجات خوش برضا کے عموماً بروجہ فریب کے اصلاح یا منسوخی کی استدعا کی جاتی ہے۔ درحالیکہ دستاویز میں اختیار تنسیخ درج کیا گیا ہو۔ قانون ہر ایک کو اجازت دیتا ہے کہ اپنی جائداد بلا بدل کسی کو دیدے درحالیکہ وہ ایسا کرنا پسند کرے اور اگر تملیک نامہ کو ناقابل تنسیخ قرار دینا چاہے تو وہ ایسا بھی کر سکتا ہے۔ اگر ایک خوش برضا تملیک نامہ ناکمل ہے تو عدالت تملیک کنندہ کو اس کی تکمیل کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی اور نہ وہ اس کے تبدیل یا منسوخ کرنے میں اس کی امداد کرے گی۔ علاوہ ان وجوہ کے جس سے دیگر دستاویز کی اصلاح یا تنسیخ وقوع میں آسکتی ہے (۲) مدعی کو بروے ایک وصیت کے حق دیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ کمزور اور محتاج تھا۔ اس کے چچا نے جو بروے وصیت کے امین تھا اس کو یہ ترغیب دی کہ ایک خوش برضا تملیک نامہ لکھدی جس میں مدعا علیہ بطور شریک امین منجانب مدعی تاحیات قرار دیا جانا تھا اور ازاں بعد اس کی زوجہ اور بچے۔ مدعی نے واسطے منسوخی تملیک نامہ مذکور کے نالش کی جو بربنا اسوجہ کے منسوخ کیا گیا کہ تملیک کنندہ نے بخوبی یہ نہ سمجھا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے اور تملیک نامہ کا اثر کیا ہوگا۔ یا کہ بلحاظ جائداد کے اسکی کیا حیثیت ہے۔ ایسی صورت میں صرف یہی سوال ہے اور غیر مناسب فقرات کا شامل کرنا اور دیگر کا ترک کرنا صرف اس امر کی شہادت کے لئے موید ہوگا۔ کہ آیا تملیک نامہ کو بخوبی سمجھا گیا تھا (۳)

فرق مابین تملیک نامہ خوش برضا اور تملیک نامہ بعوض قیمت کے ایک خوش برضا تملیک نامہ کی جو غلطی سے لکھا گیا ہو خواہ بوجہ فریب یا غلطی کے بعد وفات تملیک کنندہ کے مطابق اس کی مثبتہ نیت کے اصلاح کی جاسکتی ہے لیکن بدوران حیات اگر وہ اس نیت کے پورا کرنے سے انکار کرے جو صاف طور پر اس کی دراصل ہوئی ثابت ہو تو ایک غلط تملیک نامہ بخلاف اس کی مرضی کے اصلاح نہیں کیا جاسکتا تاکہ وہ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۷۴ و دی جکیس اینڈ جانسن رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۵ بصفحہ ۲۵۴ (۲) لا رپورٹ چانسری جلد ۸ صفحہ ۴۳۰ و لا رپورٹ ایکوئٹی جلد ۴ صفحہ ۳۰ و لا رپورٹ چانسری جلد ۷ صفحہ ۲۴۴ (۳) چانسری ڈویژن جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۶

مطابق نیت مذکورکے ہو۔ ایسا کرنا گویا تملیک کنندہ کو ایک خوش برضا تملیک نامہ کے اقرار کے پورا کرنے پر مجبور کرنا ہوگا جو ایک ایسا امر ہے جس کو عدالت نہیں کرسکتی تاوقتیکہ کوئی بدل قیمتی نہ ہو۔ لیکن اگر تملیک نامہ خوش برضا تحریر کردہ غلط ہونا ثابت ہو تو تملیک کنندہ اسکو منسوخ کرسکتا ہے۔ گو کہ اسکو اس کی اصلاح پر مجبور نہیں کیا جا سکتا (۱) ایک شخص مجاز نہیں ہے کہ پٹہ کے ایک جزو کو منسوخ کرادے بربنا راسوجہ کے کہ فریب کیا گیا ہے وہ کل معاہدہ منسوخ کیا جا سکتا ہے (۲)

غلطی باہمی کا باعث غلطی ہونا | جس صورت میں کہ کوئی فریب نہ ہو بلکہ دونوں فریق یکساں بقصور ہوں تو بعدازاں کوئی بھی ان میں سے اس غلطی سے فائدہ نہیں حاصل کرسکتا جو ان دونوں کے لئے مشترک ہو اور جو دستاویز میں لکھی گئی ہو پس ایک مقدمہ میں جبکہ غلطی کا جانبین کیطرف سے ہونا بیان کیا گیا تھا اصلاح سے انکار کیا گیا۔ (۳) لیکن یہ ملحوظ رہے کہ گو بوجہ کسی غلطی کے خواہ وہ قانونی ہو یا امر واقعہ کی تحریری اصل نیت فریقین کی ظاہر نہ ہو تاہم اسکا ایک جانبینی اور مشترکہ جملہ فریق کیطرف سے ہونا ضروری ہے اگر یہ ظاہر ہو کہ انہوں نے اس سے جسکا انہوں نے منشا رکھا تھا مختلف مراد لی ہے تو اسصورت میں کوئی معاہدہ مابین انکے نہ ہوگا جسکا نفاذ بذریعہ اصلاح کے کیا جا سکے۔ اصلاح صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے جہاں کہ جملہ فریق نے ایک مشترک غلطی کے باعث دستاویز کو تحریر کیا ہو اور وہ فعل کیا گیا ہو جس کی انمیں سے کسی نے منشا نہیں رکھی غلطی ایک جانب کی وجہ جواب دعوے یا وجہ منسوخی ہو سکتی ہے نہ کہ ایک دستاویز کی تصحیح یا اصلاح کی (۴)

جس حال میں کہ غلطی ایک فریق کی ہو نہ کہ جانبین کی تو اس حال میں معاہدہ کی اصلاح کرنا گویا ایک فریق کے لئے ایک صریح معاہدہ کا خلاف اس معاہدہ کے قائم کرنا ہوگا جس کا کہ اس نے منشا رکھا تھا اور عموماً ایسا صرف اس صورتمیں کیا جا سکے گا جبکہ عدالت فریقین کو اپنی اپنی حیثیت سابقہ پر قائم نہ کرسکتی ہو یا جہانکہ بعد تملیک نامہ کے ازدواج ہو چکا ہو لیکن مابین بائع و مشتری کے ایسا نہ ہوگا ایک نالش منجانب بائع بغرض اصلاح بیعنامہ میں جسمیں زیادہ اراضی شامل کی گئی تھی بہ نسبت اس کے جسقدر کا کہ بائع نے فروخت کرنیکا منشا کیا ہوا تھا تو برطبق ثبوت اس امر کے کہ غلطی جانبینی (باہمی) نہیں تھی بلکہ صرف بائع کی تھی مشتری کو اختیار دیا گیا کہ خواہ معاہدہ کو بالکل منسوخ کردے یا اس کی تعمیل مختص کرلے لیکن اس اراضی کے ترک کردینے سے جو غلطی سے درج کی گئی تھی تبدیلی کیگئی (ملاحظہ ہو لا رپورٹ ایکوٹی جلد ۵ صفحہ اول و جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۴ و جانسری ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۲۵۵)

---

(۱) لا رپورٹ ایکوٹی جلد ۴ صفحہ ۳۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۱۸ (۳) انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۸ (۴) قانون کر صاحب درباره فریب صفحہ ۴۹ ۳ و ۳۵۱ -

نیت فریقین پر لحاظ کرنا چاہیے

عدالت کو فریقین کی نیت بوقت انعقاد معاہدہ پر لحاظ کرنا چاہیے نہ کہ اس امر پر کہ بعد آئندہ کیا کچھ وہ کرینگی۔ (۱) اور جبکہ سوال ہو کہ بوقت تحریر فریقین کی کیا نیت تھی تو اس سے انکی نیت دربارۂ معنی اور قانونی اثر دستاویز کے لینے چاہییں کہ اس عبارت پر لحاظ کرنا چاہیے جسمیں کہ وہ ظاہر کئے جاتے ہوں یعنی اصل مطلب پر لحاظ کرنا چاہیے۔ نہ کہ محض لفظوں کی شکل پر جس میں کہ وہ ملبس ہوں۔ اگر اختیار اصلاح یا تنسوخی کو قصداً دستاویز میں بدین خیال درج نہ کیا جائے کہ اس کا اندراج ناجائز یا فضول ہے تو زیر باب ہذا اختیار مذکور کے اندراج سے اصلاح کیا جانا قابل اجازت نہیں ہے لہذا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اسصورت میں اصلاح نہیں کی جاوے گی جہانکہ کوئی معاملہ فریقین کیطرف سے نظرانداز کیا گیا ہو اور نہ اس شرط کے اندراج کی اجازت دیجاویگی جس کی بابت فیصلہ نہیں ہوا اور نہ اس صورت میں جبکہ فریقین کی یہ نیت تھی کہ دستاویز تحریری میں جملہ شرائط باہمی اقرار کی درج نہ کی جاویں۔ (۲) ایک راہن نے یہ بیان کیا کہ جسقدر قرضہ اسنے مرتہن سے لیا تھا اس سے زیادہ روپیہ دستاویز میں درج کیا گیا ہے لیکن بربنا واقعات کوئی وجہ یہ قیاس کرنے کی نہ تھی کہ مرتہن کیطرف سے کوئی فریب عمل میں آیا تھا یا دہوکہ دیا گیا تھا یا کوئی غلطی باہم فریقین کے نسبت اس تعداد کے ہوئی تھی کہ جس کی بابت کفالت کا ہونا بیان کیا گیا تھا لہذا تجویز ہوئی کہ نالش جو حسب دفعہ ہذا بغرض تصحیح دستاویز مذکور کے دائر ہوئی ہے قابل اخراج ہے (۳)

ایک دلال نے ایک معاہدہ مابین مدعی اور مدعا علیہ کرتے وقت غلطی سے نوٹ فروخت شدہ میں بجائے نام مدعی کے ایک شخص ثالث کا نام لکھدیا۔ مدعی نے خلاف ورزی معاہدہ کی نالش کی جسپر یہ اعتراض کیا گیا کہ چونکہ نالش دراصل واسطے اصلاح اقرارنامہ کے تھی لہذا عدالت مطالبہ خفیفہ کو اس کی سماعت کا اختیار نہ تھا۔ ہائیکورٹ نے تجویز کی کہ معاہدہ مابین فریقین کے ہوا تھا جس کی خلاف ورزی کی بابت مدعی ہرجہ کی نالش کر سکتا ہے (۴)

شہادت مطلوبہ کس قسم کی ہونی چاہیے

دفعہ ہذا میں لکھا ہے کہ "اگر عدالت کے نزدیک صاف ثابت ہو" اور یہی عبارت مقدمات انگلستان میں مستعمل ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ شہادت صاف اور قابل اطمینان ہو۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ شہادت اپنی نوعیت اور درجہ میں ناقابل تردید ہو بلکہ یہ کہ وہ جملہ معقول اشتباہ سے پاک ہو (۵) شہادت دو قسم کی ہو سکتی ہے یعنی کسی ابتدائی دستاویز کی مثلاً یادداشت یا مسودہ یا چٹھیات وغیرہ کی یا محض زبانی شہادت۔ اگر اول الذکر قسم کی شہادت ہو تو عدالت کو کوئی

(۱) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۷ صفحہ ۴۰ (۲) وی جیکسن و جانسن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۵۹ و انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ و قانون فریب مولفہ کر صاحب صفحہ ۳۵۷ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۵۴ (۵) اسٹوری ایکویٹی جلد اول دفعہ ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۷

مشکل نہ ہوگی اور نہ نقصان کا خطرہ ہوگا۔ پس اگر تملیک نامجات ازدواج کے مطابق سابقہ یادداشتہائے کے اصلاح کی گئی ہو اور دستاویزات انتقال جائداد بھی اسی طرح سابقہ تحریری معاہدات سے اصلاح پا سکتی ہیں یا کہ اگر ایک اختلاف ایک دستاویز میں ہو تو بالمقابل کی دستاویز سے اصلاح پا سکتا ہے (۱)، یادداشت ہائے جو گو قانونی شکل میں نہ ہوں تاہم بغرض اصلاح دستاویزات باضابطہ کے پذیرا ہو سکتی ہیں لیکن ایسی صورت میں یہ صاف طور پر ثابت ہونا ضروری ہے کہ فریقین نے اپنی آخری (ناطق) دستاویزات میں یہ مراد رکھی تھی کہ ان اقرارات کو موثر کیا جاوے جو سابقہ معاہدہ یا یادداشت میں لکھے گئے ہیں۔ اور کسی تبادلہ نیت فریقین کا اشتباہ نہ پیدا ہوتا ہو اور آخری دستاویز میں اس امر کا تکرار ہو کہ یہ دستاویز بہ تعمیل اصل معاہدہ کے لکھی گئی ہے (۲)،

محض زبانی شہادت عموماً غیر قابل اطمینان ہوتی ہے گو کہ بعض صورتوں میں غالباً اس سے ضروری صراحت ثبوت کی ہوتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ زبانی شہادت صاف اور قابل اطمینان ہو۔ بعض اوقات نوعیت معاملہ سے بہت مدد ملتی ہے۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں دو اشخاص نے کچھ روپیہ قرض لیا اور معاہدہ یہ قرار پایا کہ وہ دونوں اشخاص مشترکاً و منفرداً ادائے زر قرضہ کے ذمہ دار ہیں۔ مگر دستاویز میں صرف لفظ مشمولاً لکھا گیا تھا اور لفظ منفرداً درج دستاویز نہ ہوا۔ برطبق نالش دستاویز مذکور باندراج لفظ منفرداً درست کرائی گئی لیکن یہ ضروری ہے کہ کل معاملہ کی نوعیت پر کامل طور پر نکتہ چینی کی جاوے۔ (۳)،

علی ہذا القیاس ایک جائداد مقبوضہ زوجہ از جانب شوہر و زوجہ رہن کی گئی اور معاہدہ یہ قرار پایا کہ شوہر یا زوجہ دونوں میں سے کوئی شخص مجاز کرانے انفکاک رہن کا ہے مگر دستاویز مذکور میں صرف یہی لکھا گیا تھا کہ صرف شوہر مجاز انفکاک رہن ہے۔ چنانچہ برطبق نالش عدالت سے باندراج نام زوجہ کے دستاویز درست کرائی گئی اور اسیطرح جس صورت میں کہ قرضخواہ زر نقد نے بل آف اکسچینج پر صریح غلطی کے باعث قریب نام نویسندہ کے اپنے نام کے دستخط کر دیئے بجائے اس کے کہ پشت بل مذکور پر بطور موسوم لہٗ کے کرتا بل مذکور کی تصحیح کی گئی (۵)، لیکن مدعی کے لئے یہ ثابت کرنا ہمیشہ ضروری ہے کہ قبل از دستاویز اصلاح طلب کے ایک واقعی مختتم معاہدہ قرار پا چکا ہے اور کہ معاہدہ مذکور غلط طور پر دستاویز میں درج کیا گیا ہے کیونکہ انصاف کا یہ مقتضا نہیں ہے کہ معاہدہ کی اصلاح کی جاوے بلکہ صرف یہ ہے کہ اس دستاویز کی اصلاح ہو جسکا بہ تعمیل شرائط معاہدہ تحریر کیا جانا مقصود تھا لہذا بلحاظ الشرائط نامہ و پیام کے جو اس سے پہلے کے معاہدہ نہ

---

(۱) کامن پلیز ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۸۰۸ (۲) اسٹوری ایکویٹی جلد اول دفعہ ۱۶۰

(۳) اسٹوری ایکویٹی جلد اول دفعہ ۱۶۲ تا ۱۶۴ (۴) لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۵ صفحہ ۱۳۱

تو تبدیل کیا جا سکتا ہے اور نہ منسوخ کیا جا سکتا ہے (۱)

کئی ایک مقدمات میں ٹھیک نامجات ازدواج کی زیادہ تر بلحاظ انکی شرائط اور حالات موجودہ وقت تحریر کے اصلاح کی گئی ہے (۲) ایک مقدمہ میں تصفیہ خاندانی کی بھی ایسی ہی وجہ پر اصلاح کی گئی ہے (۳)

یہ ایک معقول شرط معلوم ہوتی ہے کہ اس فریق کو جسکو اصلاح دستاویز کا حق حاصل ہے فوراً عدالت میں رجوع لانا چاہیے بعد اس کے کہ اسکو اپنے حق کا علم حاصل ہوا ہو اور اسکو اس امر پر نہ رہنا چاہیے کہ آیا دیکھیے کہ فریق ثانی اپنے حق کا استعمال کرے گا یا نہیں یا دستاویز کو جیسا کہ وہ معلوم کرتا ہے رہنے دیا جاوے (۴)

یہ کافی ہے کہ دستاویز ہی پر اصلاح ڈگری دادہ کو درج کیا جاوے نہ کہ ایک جدید دستاویز لکھی جاوے (۵)

شرط بلنسبت فریق ثالث | دستاویز اصلاح طلب کی اصلاح اسطور پر کی جائے گی کہ دستاویز کی تاثیر (بنسبت استحقاق کے) مابین انہیں معاہدین کے قائم رہے اور اگر تاثیر اس اصلاح کی شخص ثالث پر متاثر ہو یعنی باعتبار اس دستاویز کے کسی شخص نے اس استحقاق مندرجہ دستاویز کی بابت بلا اطلاع و علم نیت معاہدین کے بہ نیک نیتی بادائے معاوضہ قیمتی کے کوئی حق حاصل کر لیا ہو تو پھر اس دستاویز کی اصلاح نہ ہوگی۔ مثلاً (الف) نے (ب) نے ایک جائداد کے بیع کرنیکا معاہدہ کیا مگر بجائے بیعنامہ کے رہن نامہ لکھا گیا اور پھر (ب) نے اپنا حق راہنی (ج) کے پاس بیچ دیا اور (ج) نے بلا علم و نیت معاہدین کے بہ نیک نیتی بادائے معاوضہ قیمتی کے باعتبار معاملہ رہن کے اس حق کو خریدا تھا اس صورت میں حسب استدعا (الف) اس دستاویز کی اصلاح نہیں کی جا سکتی (نیز بلاحظہ ہو تمثیل (الف) دفعہ ہذا

قیاس در خصوص منشائے فریقین کے | **دفعہ ۳۲**۔ بغرض اصلاح معاہدہ تحریری کے عدالت کو اطمینان ہونا لازم ہوگا کہ اس کے متعلق تمام فریق کا یہ منشاء تھا کہ اقرار لواجبی اور بایمانداری ہو۔

اصلاح کے اصول | **دفعہ ۳۳**۔ دستاویز تحریری کی اصلاح میں عدالت اس امر کی تحقیقات کر سکتی ہے کہ دستاویز سے کیا معنی مقصود تھے اور کن نتائج قانونی کا ہونا اس سے مراد تھا اور وہ پابند اس تحقیقات کی نہ ہوگی کہ اس دستاویز کی عبارت سے کیا مطلب پایا جاتا ہے۔

(۱) لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۵ صفحہ ۳۷۵ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۹۶۵ و جلد ۱۳ صفحہ ۵۴۵ و جلد ۷ صفحہ ۹ (۳) چانسری ڈویژن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۷

(۴) لا رپورٹ چانسری جلد ۷ صفحہ ۳۲۹ (۵) لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۱۵ صفحہ ۲۴ وغیرہ

اصلاح شدہ معاہدہ کی تعمیل مختص | **دفعہ ۳۴**۔ جائز ہے کہ معاہدہ تحریری کی اول اصلاح ہو اور بعد ازاں اس حال میں کہ مدعی نے اپنے عرضی دعوے میں درخواست کی ہو اور عدالت مناسب سمجھے اس کی تعمیل مختص کرائی جائے۔

تمثیل

زید نے بذریعہ تحریر اپنے اٹلی کے عمرو کو زر نقد ادا معین بعوض خرچہ کے ادا کرنیکا معاہدہ کیا دستاویز معاہدہ میں غلطیاں درباب نام اور حقوق موکل کے پائی جاتی ہیں جنکے معنی اگر لفظاً لئے جائیں تو عمرو تمام حقوق سے حسب مذکور خارج ہوتا ہے۔ پس عمرو درصورتیکہ عدالت مناسب جانے اس معاہدہ کے اصلاح کرانے کا مستحق ہو اور نیز اسکا کہ حکم ادائے زر مذکور اسی نہج پر دیا جائے گویا کہ بروقت تکمیل معاہدہ کے مقصود فریقین کا بصراحت ظاہر کیا گیا تھا۔

سابق میں عدالتہائے ایکوٹی انگلستان بعد تصحیح دستاویز کے اس کی تعمیل مختص کی ڈگری ایک ہی نالش میں صادر نہ کرتی تھیں۔ لیکن اب عدالتہائے مذکور ایسا کرتی ہیں کہ بصورت غلطی باہمی کے اول دستاویز کی اصلاح کرتی ہیں اور زاں بعد تعمیل مختص کا حکم دیتی ہیں (۱)

لیکن بعد اس کے کہ ایک قرارنامہ کی تعمیل کی گئی ہو اور اس کے رو سے زر نقد ادا کیا گیا ہو کوئی نالش واسطے اصلاح کے اور زاں بعد مطابق اصلاح مذکور کے اسکی مکرر تحریر کئے جانے پر مجبور کئے جانیکے لئے دائر نہیں ہو سکتی باوجودیکہ سوال تعبیر پہلے نہ اٹھایا گیا ہو اور اسطرح سے بحث تعبیر امر فیصلشدہ نہیں ہو سکتا (۲)

ایک عدالت امریکہ نے یہ بیان کیا کہ اس امر سے چارہ جوئی کی معقولیت اور انصاف میں کچھ فرق نہیں آتا خواہ غلطی سے ایک فریق کی یا دوسرے کی حق تلفی ہوتی ہو یعنی خواہ غلطی مدعی کی یا مدعا علیہ کی، اگر عدالت کو ایسی غلطیوں کی اصلاح کا پورا اختیار حاصل ہو اور یہ ایک امر منفصلہ اور مسلمہ ہے تو قرارنامہ کا جبکہ اس کی تصحیح ہو جائے اور اس سے فریقین کا اصل منشا ظاہر ہو جاوے نفاذ کیا جانا چاہئے اسی طرح جسطرح کہ کسی اقرارنامہ کا کیا جاتا ہے جو کہ پہلے ہی سے مکمل ہو اس کو بھی ویسی ہی تاثیر حاصل ہونی چاہئے اور ایسی محفوظیت کا مستحق ہونا چاہئے جبکہ وہ بروئے ڈگری عدالت کے درست کیا گیا ہے جیسا کہ اسصورت میں ہوتی جبکہ وہ بذریعہ فعل فریقین کے درست کیا گیا ہے (۳)

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۷ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۳ صفحہ ۲۲ (۳) سٹوری ایکوٹی جلد اول دفعہ ۱۶۱ الوٹ

باب ۴

تنسیخ معاہدات کے بیان میں

باب ہذا و باب ۵ آپس میں بہت ملتے ہیں۔ بصورت تعمیل مختص دادرسی خاص کا عطا کرنا جس کی بابت باب مذکور میں حکم ہے ایک معاملہ متعلق صیغہ اختیار تمیزی ہے اگر دادرسی مذکور عطا کی جائے تو عدالت مدعی کے ذمہ ایسی شرائط عائد کر سکتی ہے جو مقتضی انصاف مقدمہ ہو کیونکہ یہ اصول خاصکر متعلق کیا گیا ہے کہ اس شخص کو جو انصاف کا خواہاں ہو انصاف کرنا چاہیئے (۱) یہ اصول کامل طور پر بذریعہ دفعہ ۲۸ مندرجہ باب چہارم اور بروے اسی قسم کی دفعہ ۳۴ مندرجہ باب پنجم کے جائز تسلیم کیا گیا ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بزیر ہر دو بابہائے کے ایک اقرارنامہ یا دستاویز برطبق درخواست ایک فریق کے منسوخ کی جا سکتی ہے جس حال میں کہ عدالت برطبق درخواست فریق ثانی کے دست اندازی کرنے سے انکار کر دیگی اور گو تعمیل مختص سے انکار کیا جاوے تاہم عدالت اس اقرارنامہ کے حوالہ کئے جانے یا منسوخ کئے جانے کی بابت حکم دینے سے انکار کر سکتی ہے جس کی تعمیل مختص کی استدعا کی گئی ہو (۲)۔ پس یہ ملحوظ رہے کہ شرائط دفعہ ۲۷ و ۳۴ صرف اجازتی ہیں نہ کہ امریہ۔ لیکن یہ ایک اہم اصول ضابطہ ہماری عدالتوں کا ہے کہ جس حال میں کہ مناسب عدالت میں ایک امر متنازعہ فیہ فریقین لایا جاوے تو اُسے لازم ہے کہ اسکا فیصلہ ایک مرتبہ کرے۔ کالٹ صاحب فرماتے ہیں کہ حوالگی معاہدہ یا دستاویز جیسا کہ میں سمجھتا ہوں دادرسی تنسیخ کے ساتھ ہی عمل میں آ جاتی ہے۔ بیشک لفظ "انسٹرومنٹ دستاویز" مندرجہ باب پنجم "معاہدہ تحریری" کے زیادہ وسیع ہے اور دادرسی تنسیخ کی جیسا معلوم ہو جاویگا ہر قسم کی ڈاکومنٹ دستاویز سے متعلق ہوتی ہے۔ انگریزی میں دو الفاظ جداگانہ "ریسیشن" اور "کنسلیشن" (جن ہر دو کا ترجمہ بزبان اُردو تنسیخ کیا گیا ہے) باب چہارم و پنجم میں علی الترتیب استعمال کئے گئے ہیں۔ اور یہ امر کہ کیوں ایسا کیا گیا ہے ہر دو باب ہٰذا کی توضیحات کے مطالعہ کرنے سے واضح ہو جاویگا کہ بہ نسبت انکے یکجا بیان کرنے کے جداگانہ بیان ہر ایک کا کرنا مناسب اور سہولت بخش ہوا ہے نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴، ۴۴ و شرح زیر دفعہ ۳۹ ایکٹ ہذا

(۱) اسٹوری ایکویٹی جلد اول دفعہ ۶۹۳ (۲) اسٹوری ایکویٹی جلد اول دفعہ ۶۹۳

تنسیخ کی تجویز کب ہو سکتی ہے

دفعہ ۳۵۔ ہر شخص جو کسی معاہدہ تحریری[1] میں غرض رکھتا ہو اسکی تنسیخ کی تجویز عدالت سے ہو سکتی ہے مفصلہ ذیل میں سے کسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ یعنے:۔

(الف) جس حال میں کہ معاہدہ قابل فسخ یا سقوط منجانب مدعی ہو

(ب) جس حال میں کہ معاہدہ ایسی وجوہ سے جو اس کی صورت سے ظاہر نہ ہوتی ہوں ناجائز ہو اور مدعا علیہ پر بہ نسبت مدعی کے زیادہ الزام عائد ہوتا ہو۔

(ج) جس حال میں کہ معاہدہ بیع یا پٹہ لینے کے معاہدہ کی تعمیل مختص کیلئے ڈگری ہو گئی ہو اور خریدار یا پٹہ کا لینے والا زر ثمن یا دیگر مبالغ کے ادا کرنے میں جن کے ادا کرنے کا عدالت نے حکم دیا ہو قاصر ہو۔

جب خریدار یا پٹہ لینے والا شے معہودہ پر قابض ہو اور عدالت کو دریافت ہو کہ ایسا قبضہ ناجائز ہے تو عدالت یہ حکم بھی صادر کر سکتی ہے کہ خریدار یا پٹہ لینے والا زر لگان یا کرایہ اور منافع جو کچھ اسکو بطور قابض کے وصول ہوا ہو۔ بائع یا پٹہ دینے والے کو حوالہ کرے۔

ایسی صورت میں عدالت مجاز ہے کہ جس مقدمہ میں ڈگری صادر ہو کر اسکی تعمیل نہیں کی گئی اس میں اپنے حکم کے ذریعہ سے معاہدہ کا اسقدر جزو منسوخ کردے جو شخص قاصر سے تعلق رکھتا ہے یا معاہدہ کو بالکل رد کر دے یعنی جیسا مقتضا انصاف معلوم ہو۔

تمثیلات

متعلق (الف) زید نے ایک کھیت عمرو کے ہاتھ فروخت کیا اس کھیت پر ہو کر ایک استحقاق گذر ہے جو زید کو بذات خاص بخوبی معلوم ہے مگر اسکا حال زید نے عمرو سے مخفی رکھا پس عمرو اس معاہدہ کے منسوخ کرانے کا مستحق ہے

متعلق (ب) زید نے کہ اٹرانی ہے اپنی موکلہ راماسی ایک ہندو بیوہ کو ترغیب دیکر بارادہ فریب دینے واسطے راماسی کی کچھ جائداد اپنے نام منتقل کرالی اس صورت دونوں کا قصور برابر نہیں ہے اور راماسی مستحق ہے کہ دستاویز انتقال کو منسوخ کرالے۔

ضمن (الف) و (ب) عام ہیں اور جملہ معاہدات سے متعلق ہیں اور ضمن (ج) صرف دو قسم

---

[1] لفظ "تحریری" ہر جگہہ جہاں انتقال جائداد کا ایکٹ مجریہ سنہ ۱۸۸۲ء جاری ہے منسوخ ہوا ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کی دفعات ا و ۲ ملاحظہ طلب ہیں

کے معاہدات تک محدود کیا گیا ہے یعنی معاہدہ بیع یا معاہدہ لینے پٹہ کا۔ ضمن الف میں معاہدہ قابل فسخ یا سقوط منجانب مدعی ہے

معاہدہ قابل فسخ معاہدہ قابل فسخ ایسا متصور ہونا چاہیے جیسا کہ دفعہ ۱۹ اور اس کی متصلہ دفعات ایکٹ معاہدہ (۹ سنہ ۱۸۷۲ء) میں بیان کیا گیا ہے۔ غلط بیانی ممکن ہے کہ نادانستہ ہو لیکن تاہم مہلک ہو سکتی ہے مثلاً جس حال میں کہ اراضی بطور جاگیر کے بیان کی جا کر منتقل کی گئی لیکن بعد میں وہ اراضی بعوض خدمت دی ہوئی معلوم ہوئی تو معاہدہ منسوخ کیا گیا۔ کیونکہ مدعا علیہ نے اسکا جاگیر ہونا یقین کیا تھا تاہم اُس نے اپنے ذمہ اس امر کا بیان کر نالیا جو کہ در اصل نہ تھا اور چونکہ یہ امر اہم تھا لہذا فریق ثانی پر فریب کیا گیا ہے (۱) انگریزی مسئلہ یہ ہے کہ فریب ہر معاملہ کو کالعدم کر دیتا ہے۔ پس اگر کسی شخص نے کوئی معاہدہ کسی شخص کو دھوکہ دیکر کر الیا ہو تو وہ معاہدہ ہمیشہ ناجائز اور کالعدم تصور ہوگا اور نہ صرف بیع اور معاہدہ خانگی ہی کالعدم ہوتا ہے بلکہ نیلام جو بحکم عدالت کیا گیا ہو وہ بھی فسخ ہو جاتا ہے۔ مدعا علیہ نے عدالت سے ایک حق حین حیاتی خرید کیا جو بموجب حکم عدالت نیلام کیا گیا تھا۔ مدعا علیہم نے کامل اظہار ان حالات کا عدالت کے روبرو نہ کیا جو کہ انکو بلحاظ مالیت زندگی مذکور کے معلوم تھے اور بعد آٹھ یوم کے توقف کے برطبق درخواست دائنان کے نیلام منسوخ کیا گیا عدالت نے یہ رائے قائم کی کہ ان اشخاص کو جو عدالت ہائے انصاف سے معاملہ کریں لازم ہے کہ کامل اطلاع دیں (۲) جس حال میں کہ ایک معاہدہ بربنائے فریب کے قابل کالعدم قرار دیئے جانے کے ہو برطبق استدعا اس فریق جس کو اس سے نقصان پہنچتا ہے تو اُسے چاہیے کہ اُسے بالکل فسخ کر دے۔ مثلاً جس حال میں کہ مدعی نے دستاویز سے کل فائدہ حاصل کر لیا ہو جہانتک کہ وہ اس سے مستفید ہو سکتا تھا اور اس نے اس کے مسترد کرانے کی کوئی کوشش نہ کی لیکن اب وہ اس کے ایک حصہ کے منسوخ کرانیکا خواستگار ہوا تو تجویز ہوئی کہ چونکہ اب مدعا علیہ کو اسکی اصلی حیثیت پر بحال کرنا ناممکن ہے لہذا وہ ایسا نہیں کرا سکتا (۳) اور عموماً وہ معاہدہ جو در اصل قابل کالعدم قرار دیئے جانے کے ہے ضرور ہے کہ بر وقت نالش تنسیخ کے برابر قابل کالعدم قرار دیئے جانے کے ہو وہ فریق جس کو فریب دیا گیا ہو مجاز ہے کہ بذریعہ الفاظ کے یا بذریعہ طریق عمل کے اپنی مرضی اس امر کے متعلق قائم کرے کہ یا تو معاہدہ بحال رکھا جاوے یا اسے کالعدم ٹھہرایا جاوے۔ لیکن اگر اس دوران میں ایک شخص ثالث نے جائداد میں حق حاصل کر لیا ہو تو پھر

---

(۱) جالندھری ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۴۶ و کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۵ (۲) جالندھری ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۴۲
(۳) مقدمات اپیل جلد ۳ صفحہ ۸۲۸ -

وہ معاہدہ کو منسوخ نہیں کرا سکتا (۱) ایسا ہی جس حال میں کہ ایک شریک حصہ دار کو بذریعہ فریب کے شریک ہونے کی ترغیب دی گئی ہو بعد اس کے کہ کمپنی مسدود ہو گئی ہو اجازت نہیں ہو گی کہ تنسیخ معاہدہ کا دعویدار ہو (۲)،

یہ امر ملحوظ رہے کہ ضمن ہذا میں کالعدم معاہدات شامل نہیں ہیں جن کی بابت دفعہ ۲۳ لغایت ۳۰ ایکٹ معاہدہ میں بیان ہے اگر ایک معاہدہ کالعدم ہے اور اسکا باطل ہونا اس کی شکل سے ظاہر ہو تو خاص دادرسی تنسیخ کی اس سے متعلق نہ ہوگی لیکن اگر معاہدہ ظاہرًا موثر لیکن دراصل ناجائز ہو تو اسصورت میں متعلق ہوگی (۳)

معاہدہ قابل سقوط

معاہدہ قابل سقوط وہ ہے جس میں ایک شرط متضمن بایں امر مندرج ہو کہ بصورت ایک خاص حادثہ کے معاہدہ فسخ ہو سکتا ہے یہ شرط کہ اگر بائع بہتر استحقاق پیش نہ کر سکے یا اگر مشتری ایک مقررہ دن پر زرِ ثمن ادا نہ کرے تو اقرارنامہ قابل سقوط ہوگا کسی فریق کو مستحق نہیں کرتی کہ اپنی جانب کے حصہ کی تعمیل کرنے سے انکار کر کے اسکو فسخ کرے پس بائع معاہدہ کو فسخ کر سکتا ہی اگر مشتری زر ثمن ادا نہ کرے اور مشتری اسصورت میں فسخ کر سکتا ہے جبکہ بائع استحقاق ثابت نہ کر سکے لیکن جس حال میں کہ بائع اپنا اختیار دربارہ تنسیخ معاہدہ محفوظ رکھ لی بجائے اس کے کہ وہ اعتراضات دربارہ استحقاق کا جواب دے وہ ایسا کر سکتا ہی لیکن اگر وہ ایکمرتبہ جواب دینا پسند کرلے تو پھر وہ معاہدہ کو منسوخ نہیں کرا سکتا (۴)،

وجوہات دادرسی زیر ضمن ہٰذے (الف) و (ب)،

اُن مقدمات میں جو زیر ضمن الف و ب آتے ہوں دادرسی تنسیخ معاہدہ کی بربنائے وجہ اتفاق یا غلطی یا فریب کے حاصل ہو سکتی ہے لیکن اتفاق یا غلطی ہر صورت میں وجہ منسوخی نہیں ہو سکتی بلکہ اس حالت میں صرف یہ مطلوب ہوتا ہے کہ کوئی ترمیم یا ایزادی یا حد یا تبدیلی معاہدہ میں کی جاوے تاکہ اس کو ٹھیک اور معقول قابل نفاذ کر دیا جاوے (۵)، یہی باعث ہے کہ دفعہ ۲۶ میں صرف محض غلطی کی وجہ سے دادرسی کے مقابل میں حد لگادی گئی ہے یعنی کہ محض غلطی کی وجہ سے دادرسی تنسیخ معاہدہ حاصل نہیں ہو سکتی جس حال میں کہ فریقین کو اپنی حیثیت قبل از معاہدہ پر لایا جا سکتا ہو غلطی جسکا منشا دفعہ ہٰذا میں رکھا گیا ہے ضرور ہے کہ موافق دفعات ۲۰ لغایت ۲۲ ایکٹ معاہدہ ہند کے ایسی ہو کہ جس سے معاہدہ قابل کالعدم قرار دیے جانے کے ہو جاوے۔ لیکن گو بلحاظ اس

(۱) لا رپورٹ ایکسچکر جلد ۷ صفحہ ۳۵ و چانسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۶۶۳ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۱۵ صفحہ ۵۱۱

(۳) شرح دادرسی خاص کالٹ صاحب (۴) کتاب سجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۱۸ و ۱۶ و ۲۸۵۔

(۵) اسٹوری ایکویٹی جلد اول صفحہ ۱۹۴۔

امر کے قابل کالعدم قرار دئے جانے کے ہوتاہم یہ کافی نہ ہوگی جبکہ وہ محض غلطی ہی ہو تاوقتیکہ فریقین اپنی پہلی حیثیتوں پر بحال نہ کئے جاسکیں کیونکہ جس حال میں کہ محض غلطی ہو اور ہر دو فریق مساوی طور پر بے قصور ہوں اگر وہ بحال نہ کئے جاسکتے ہوں تو کسی ایک کو بہ نسبت دوسرے کے کوئی بہتر حق حاصل نہ ہوگا۔ بجز اسصورت کے کہ در اصل غلطی ایسی ہو جو دفعہ ۲۰ ایکٹ معاہدہ کی ذیل میں آوے جو کہ معاہدہ کو نہ محض قابل کالعدم قرار دئے جانے کے کرے بلکہ کالعدم ٹھہراوے مثلاً شئے مسعہودہ کے وجود کی نسبت غلطی کرنا نہ کہ محض ایک اختلاف اس کے وصف وغیرہ میں (۱) مثلاً۔ اگر میں اپنے گھوڑے کے مر جانے سے بے خبر اس کو فروخت کر ڈالوں تو بوجہ نہ ہونے شئے فروخت شدہ کے فروخت نہیں ہے۔ غلطی دو قسم کی ہوتی ہے (۱) غلطی امر واقعہ کی (ملاحظہ ہو دفعہ ۲۰ ایکٹ معاہدہ مشرح مولف) (۲) غلطی قانونی (ملاحظہ ہو دفعہ ۲۱ ایکٹ معاہدہ مشرح مولف) چنانچہ اول الذکر قسم کی غلطی معاہدہ کی منسوخی کے لئے ایک عمدہ وجہ ہے۔

اگر وجہ دادرسی کی کوئی غیر دانستہ غلطی نہ ہو بلکہ فریب یا کوئی اور ہیچ قسم کا باعث ہو جس سے معاہدہ حسب مرضی فریق بقصور کے جبکو اس سے نقصان پہونچا ہو کالعدم قرار دیا جاسکتا ہو تو دادرسی تنسیخ معاہدہ عطا کی جاوے گی۔

مقدمات زیر ضمن (ب) لیکن جہانکہ صورت ناجائز معاہدہ کی ہو جیسا کہ ضمن (ب) میں غور کیا گیا ہے تو دادرسی مذکور ہمیشہ عطا نہ کی جاوے گی۔ کیونکہ صورت مذکور کے ایسے حالات ہونے ممکن ہیں بلحاظ جن کے فریقین کا مساوی قصور ثابت ہوتا ہو یا بوجہ قصور مدعی کے جملہ دادرسی سے انکار کرنا مناسب ٹھہرے یا صرف بباعث شرائط معاوضہ کے۔ انگریزی قانون میں ان موخر الذکر صورتوں کو صور تہائے فریب تعبیری کے نام سے لیبا اوقات موسوم کیا گیا ہے جو کہ نہایت مناسب حال اور عین ٹھیک لفظ نہیں ہے۔ لہذا یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ معاہدات قابل کالعدم اور ناجائز کا ذکر کیا جاوے اور اسصورتیں وہ صور تہائے جن میں دادرسی عطا کی جاسکیگی چار اقسام میں تقسیم کی جاسکتی ہیں یعنی (۱) معاہدات قابل کالعدم جن میں مدعی شخص مضرت رسیدہ اور بے قصور ہے (۲) معاہدات ناجائز فریب دہی مصلحت عامہ کے جن میں مدعی نے کوئی حصہ نہیں لیا (۳) معاہدات ناجائز جن میں مدعی نے مساوی طور پر حصہ لیا ہو۔ لیکن معاہدہ کے قائم رکھنے سے مصلحت عامہ لپس پا ہو جاوے (۴) معاہدات ناجائز جہانکہ ہر دو فریق کا قصور ہو لیکن مدعی کا قصور مدعا علیہ کے قصور کے برابر نہ ہو

(۱) لاء رپورٹ کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۵۸۷

اول اور دوسری قسم بالکل صاف ہیں۔ تیسری قسم (اگر درحقیقت اسکو ضمن (ب) کے الفاظ کے تحت سخت طور پر لایا جاوے) ایک معاہدہ قماربازی سے بیان کی جا سکتی ہو۔ جس کی بابت ڈگری دیجائیگی کہ وہ ترک کر دیا جائے گو کہ ہر دو فریق نے قانون کی خلاف ورزی کرنے میں یکساں حصہ لیا ہے تاہم مدعی نے جبر یا سختی یا دباؤ نا جائز والے حالات میں یا بوجہ صغیر سنی کے ایسا کیا ہے اس صورت میں مدعی کا قصور لحاظ اخلاق اور قانون کے مدعا علیہ کے قصور سے کم ہے (۱) تمثیل ضمن (ب) اس جماعت کی ایک مثال ہے۔ لیکن گو ایک اقرارنامہ بروئے قانون مثبت کے کالعدم ہو یا کالعدم قرار دیا جا سکتا ہو یا بربنا عاولانہ وجوہات کے قابل کالعدم ہو تاہم دادرسی سے بجز اس صورت کے کہ وہ بربنار شرط مذکور کے ہو انکار کیا جا سکتا ہے مثلاً جس حال میں کہ ایک معاملہ بعید از عقل یا متعلق سود خواری کے ہو تو قرضدار صرف بر طبق واپس ادا کرنے اس شئے کے جو معقول طور پر واجب یا قابل عطار ہو ادادرسی حاصل کر سکتا ہے (۲)

اگر صرف تنہا مدعی کا قصور ہو یا اس نے مساوی طور یا سوچ سمجھکر کسی فعل بیجا میں حصہ لیا ہو یا جس حال میں کہ اقرارنامہ جس کی منسوخی کا وہ مستدعی ہے ناجوازی یا خلاف تہذیبی پر مبنی ہو یا اس کے بد اور بے ایمانی کے طریق عمل پر مبنی ہو تو اس کی کوئی امداد نہ کی جاویگی۔ اور اسکو خود کردہ فعل کے نتائج برداشت کرنے پڑیں گے۔ کیونکہ تمامتر وجہ اس کی دادرسی کے لئے مستدعی ہونے کی یہ ہوگی کہ وہ اپنی اس تدبیر میں جو اسنے دوسرونکو پھنسانے کے لئے کی تھی ناکامیاب رہا ہے (۳) جس حال میں کہ قبل اسکے کہ الف اور ب کے مابین شادی ہو جس کو ہر دو جانتے تھے کہ ناجائز ہے (الف) نے ایک تملیک نامہ (ب) کے نام بعض اراضی کا کر دیا جو شکل سے جائز معلوم ہوتا تھا لیکن دراصل ایک فرضی شادی کے عوض لکھا گیا تھا اور زاں بعد وے بطور شوہر و زوجہ رہتے رہے (الف) کی وفات کے بعد (الف) کے ورثا نے اس کی منسوخی کی استدعا کی اسوجہ پر کہ وہ خلاف تہذیب (ب) بدل کے عوض کیا گیا تھا۔ چنانچہ عدالت نے انکار کر دیا کیونکہ معاہدہ کی کلیتاً تعمیل کی جاچکی تھی اور وہ ایسا نہ تھا جسکا ابھی عملدرآمد پذیر ہونا باقی تھا (۴) بغرض اس امر کے کہ معاہدہ زیر ضمن ہذا منسوخ کیا جائے یہ ثابت ہونا ضروری ہو کہ معاہدہ مذکور دراصل ناجائز ہے اور معاملہ مذکور مدعی پر بہ نسبت مدعا علیہ کے کم الزام عائد ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر دو اشخاص اس امر کی نسبت اتفاق کر لیں کہ وہ نیلام میں ایک دوسرے کی بر خلاف

(۱) اسٹوری ایکویٹی جلد اول صفحہ ۶۹۴ و ۶۹۸ (۲) اسٹوری ایکویٹی جلد اول صفحہ ۶۹۶
(۳) " " " صفحہ ۶۹۷ (۴) لاء رپورٹ ایکویٹی جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۵

بولی نہیں دینگے تو یہ خواہ مخواہ کوئی امر خلاف قانون نہیں ہے (۱) دو عورات ممنوعی مادر و دختر (مدعیہ) نے ایک دستاویز بحق مدعا علیہ کے جو رشتہ دار قسم مذکور (بھتیجا شخص اول الذکر) تھا تحریر کی جسکا مطلب معلوم ہوتا تھا کہ مدعیہ اور اس کی ماں کا حق جائداد الوم میں کہ جس کی رو سے مالکان تنہا نہیں باقی نہ رہے اور جائداد مذکور مدعا علیہ کو بمعاوضہ اس کے اس اقرار کے دیجاوے کہ وہ شادی کرے اور اس الوم کے جس سے مدعیہ اور اس کی ماں کو تعلق ہے وارثا پیدا کرے اور مدعیہ اور اس کی ماں کو تا وفات پرورش کرتا رہے اور یہ ثابت کیا گیا کہ مدعیہ اس کارروائی سے جو وہ کرتی تھی بخوبی واقف تھی اور بعد ازاں صاف صاف مدعا علیہ کو مالک جائداد مذکور کا تسلیم کیا اور اس امر سے رضامند ہوئی کہ مدعا علیہ نے حیثیت منشاء دادہ دستاویز اختیار کی۔ **تجویز ہوئی** کہ معاملہ مذکور جائز تھا اور اس کی نسبت مدعیہ کے اس بیان پر بحث نہیں ہو سکتی کہ مدعیہ کا نقصان ہوا اور وہ دستاویز کے از قسم ناقابل الفسخ ہونے سے بخوبی واقف نہ تھی کیونکہ اس کو جملہ حالات سے آگاہ کیا گیا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے اور اسکو دستاویز مذکور پڑھکر سنائی اور سمجھائی گئی تھی۔ ایلنس صاحب جسٹس نے یہ بھی تجویز کی کہ دستاویز منافی ہونے سے یہ غرض تھی کہ گورنمنٹ کے حق ضبطی کو زائل کرے اور معاملہ مذکور بلحاظ فیصلہ مقدمہ کا دلی و نکٹا نارائن آپا (۲) کی خلاف مصلحت عامہ ہے لیکن چونکہ مدعیہ اور مدعا علیہ کا قصور مساوی تھا لہذا مدعیہ جائداد واپس نہیں پا سکتی (۳)

ضمن (ج)، جس حال میں کہ ڈگری تعمیل مختص کسی معاہدہ بیع یا معاہدہ پٹہ لینے کے بحق مشتری یا پٹہ دار کی ہو گئی ہو اور وہ ان مبالغ زر کی عدم ادائگی کی وجہ سے جس کے ادا کرنیکا وہ بروئے ڈگری پابند ہے قصوروار ٹھہرے تو فریق ثانی اس قصور سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور اصل معاہدہ بیع یا پٹہ دینے کا منسوخ کرانے کے لیے نالش کر سکتا ہے۔ ایسا بذریعہ ایک جدید نالش کے ہوگا۔ لیکن اگر مشتری یا پٹہ دار اس اثنا میں قبضہ حاصل کر لیں اور وہ قبضہ ناجائز ہو تو بروئے دوسرے اور تیسرے فقرہ ضمن (ج) کے کوئی جدید نالش دائر کرنے کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ حکم منسوخی معاہدہ ابتدائی نالش میں صادر کیا جا سکیگا اور ساتھ ہی مشتری یا پٹہ دار کو یہ حکم دیا جا سکیگا کہ وہ لگان اور منافعہ جو اس نے اس درمیان میں حاصل کیے ہیں واپس ادا کر دے اور ہرجانہ خلاف ورزی معاہدہ کا بھی دلایا جا سکتا ہے۔ (۴)

میعاد | ملاحظہ ہو مد ۱۱۴- ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۴۶ و ۸۴۸

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۲ (۲) مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۵۰۰ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۵ (۴) شرح دادرسی کا ہٹ صاحب

نمونہ عرضیدعوے ملاحظہ ہو نمبر ۴۳ ضمیمہ اول (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

غلطی کی وجہ سے تنسیخ

دفعہ ۳۶۔ تنسیخ معاہدہ تحریری[1] کی تجویز محض غلطی کیوجہ سے نہیں ہوسکتی ہے الا اس حال میں کہ وہ فریق جس کے خلاف تجویز کی جائے فی الواقع اسی حالت اصلی پر پہونچا دیا جاوے جس میں کہ وہ معاہدہ سے پہلے تھا کہ گویا معاہدہ نہیں کیا گیا تھا۔

ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۳۵۔ ایکٹ ہذا و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۸۔

دفعہ ۳۶ و ۳۸ کا مقابلہ کیا گیا

دفعات ۳۶ و ۳۸ ایکدوسرے سے زیادہ تر اختلاف کرتی ہوئی معلوم نہیں ہوتیں کیونکہ ہر صورت تنسیخ معاہدہ میں اس شخص کو جو انصاف کا خواہاں ہوتا ہے چاہیئے کہ انصاف کرے اور زیر دفعہ ۳۸ یہ قیاس کیا گیا ہے کہ ایسا بذریعہ ادائیگی معاوضہ زر نقد کے کیا جا سکتا ہے لیکن جس حال میں کہ محض غلطی وجہ تنسیخ ہو تو اس شرط کا قرین انصاف ہوناکہ فریقین کو اپنی اپنی حیثیت سابقہ پر بحال کیا جا سکتا ہے نہایت صریح ہے جس حال میں کہ جائداد منتقل کی گئی ہو تو ایسا عموماً بذریعہ واپس دلانے جائداد کے کیا جاویگا اور ساتھ ہی اس کے منافع کا حساب کیا جا کر اور نیز کوئی اور خرچ جو بوجہ نقصان عائد حال ہوا ہو مدعی کو دلایا جاویگا۔ لیکن ہر صورت میں یہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ گو حق تنسیخ کا حاصل کرنا مقصود ہے۔ تاہم اس سے یہ لازم نہ آویگا کہ مدعی کسی اور مناسب چارہ دادرسی مثلاً ہرجانہ کے دلا پانے سے محروم رہیگا۔ (۱)

درخواست بمضمون مردود و خصوص تنسیخ کے اس نالش میں جو تعمیل مختص کی بابت ہو

دفعہ ۳۷۔ جو مدعی کہ واسطے تعمیل مختص کسی معاہدہ تحریری کے نالش رجوع کرے وہ یہ درخواست بمضمون مردود دے سکتا ہے کہ اگر معاہدہ کی تعمیل مختص نہ ہوسکے تو وہ منسوخ کیا جائے اور اس کو حوالہ کیا جائے تاکہ تنسیخ اس کی ہو جائے اور عدالت کو اختیار ہے کہ اگر معاہدہ کی تعمیل مختص سے انکار کرے تو یہ حکم دے کہ بر طبق اس کے معاہدہ منسوخ ہو کر مدعی کو حوالہ کیا جائے۔

حکم مندرجہ دفعہ ہذا مطابق انگریزی عملدرآمد کے ہے لیکن فرائی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ علی السبیل البدل دادرسی واقعات کی اسی حالت پر مبنی ہونی چاہیئے گو کہ بلحاظ قانون کے مختلف نتائج پیدا ہوں۔ یہ مناسب نہ ہوگا کہ دو بالکل مخالف حالتیں واقعات کی ہوں اور علی السبیل البدل بالکل مختلف نوعیت[2] کی دادرسی کی بالکل مختلف وجوہات پر استدعا کی جاوے مثلاً ایک بائع معقول طور پر یہ دعوے کر

[1] ملاحظہ ہو فٹ نوٹ دفعہ ۳۵۔

(۱) مقدمات اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۲۷۸

سکتا ہے کہ ایک معاہدہ بیع اراضی کی تعمیل مختص کرائی جاوے۔ لیکن اگر عدالت کی رائے بربنا اسوجہ کے اس کے خلاف ہو کہ استحقاق جو نامبردہ ثابت کرسکتا ہے ایسا مشتبہ ہے کہ عدالت اسکا نفاذ برخلاف مشتری نہیں کرسکتی تو کل معاہدہ منسوخ کیا جاوے۔ یہ محض کل معاہدہ کے ناقد یا منسوخ کرنیکی استدعا ہے ایسی صورت میں اگر مشتری نے اس اثنا میں قبضہ کرلیا ہے تو مناسب یہ ہوگا کہ بجائے تنسیخ معاہدہ کی ڈگری دینے کے لگان اور منافعجات کے حساب کتاب کی ڈگری صادر کرے علی السبیل البدل دعوے دربارہ اس دادرسی کے کہ بربنا وجہ فریب کے معاہدہ منسوخ کیا جاوے یا معاہدہ کی تعمیل مختص کی ڈگری دیجاوے یا اس کی بابت صلحنامہ کرایا جاوے قابل اجازت نہوگا (۱)

عدالت اُس فریق کو جو تنسیخ معاہدہ کرے حکم دیسکتی ہے کہ انصاف کی تعمیل کرے

دفعہ ۳۸۔ جب عدالت کسی معاہدہ کی تنسیخ کی تجویز کرے تو جس فریق کے حق میں ایسا چارہ کار کیا جاوے اُسے حکم دیسکتی ہے کہ جو معاوضہ انصافاً واجب ہو وہ فریق ثانی کو دے۔

تخمینہ معاوضہ

مقدمات تنسیخ میں تخمینہ معاوضہ ہر ایک مقدمہ کے خاص حالات پر کم وبیش منحصر ہوتا ہے عام اصول یہ ہے کہ ایسی صورتہائے میں فریقین کو اپنی اپنی سابقہ حیثیتوں پر بحال کیا جاوے گویا کہ معاہدہ کبھی بھی نہیں ہوا اور جس حال میں کہ ہر دو فریق مساوی طور پر بیقصور ہیں تو ایسی طرفداری نہیں کرنی چاہیے جو مدعا علیہ کے حق میں مضر ہو لیکن اگر مدعا علیہ کی بدعملی وجہ تنسیخ ٹھہرے تو اسے ہرگز اُمید نہ رکھنی چاہیے کہ عدالت فعل بیجا کنندہ کی رعایت کریگی (۲)، دفعہ ہذا صرف ان مقدمات سے متعلق ہے جہانکہ بر طبق تنسیخ معاہدہ کے مدعا علیہ مستحق معاوضہ کا ہوتا ہے چونکہ ایک راہن کی نسبت جو اسی اٹرنی کو مقرر کرے جو مرتہن کیطرف سے معاملہ رہن میں عمل کررہا ہو یہ متصور کیا جاتا ہے کہ اس کو ان جملہ واقعات کا علم تھا جنکی اطلاع اٹرنی کو دی گئی تھی اسلیے جہانکہ عدالت نے معاہدہ رہن کو اسوجہ پر منسوخ کیا کہ راہن نابالغ تھا اور قرار دیا ہو کہ اٹرنی کو نابالغیت کا علم تھا یا اس نے اسکے متعلق تحقیقات کی تھی تو تجویز ہوئی کہ راہن بروے احکام دفعہ ہذا و دفعہ ۴۱ معاوضہ کا مستحق نہ تھا (۳)، بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۸۔ جائداد نابالغ کی بیع منجانب ایسے برادر کے جو نہ تو جائز طور پر مقرر شدہ ولی ہو اور نہ نابالغ کے ذاتی قانون کے بموجب طبعی ولی ہو شروع ہی سے کالعدم ہوتی ہے اور وہ برقرار نہیں رکھی جاسکتی بجز بربنا ہے اس وجہ کے کہ وہ واسطے ضروریات نابالغ یا اسکی جائداد کے جائز تھی یا اس کے حقوق کیواسطے مفید تھی جب کوئی شخص کسی نابالغ کے ساتھ اسکی نابالغی کی پورے علم سے برتاؤ کرے

(۱) قانون فرائی صاحب دربارہ تعمیل مختص صفحہ ۵۰۳ (۲) شرح دادرسی کالٹ صاحب (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۸۱

تو نامبردہ اس بے دعوے انصاف کرنے کا مستحق نہیں ہوتا جبکہ معاملات کو سابق حالت میں لانے پر مجبور کیا جاوے - یہ مقتضی انصاف نہیں ہے کہ کوئی شخص روپیہ کسی ایسے معاملہ کی بابت ادا کرنے پر مجبور کیا جاوے جو اس کے برخلاف کالعدم ہو (۱) لیکن جبکہ ایک مسلمان نابالغ کی والدہ اور اصلی ولیہ نے اپنے پسر نابالغ کی جائداد رہن کردی بغرض بیباق کرنے معمولی قرضوں کے جو زیادہ تر اسکے والد نے برائے گذارہ خاندان برداشت کیے تھے - بعد بلوغت نابالغ نے نالش بمراد منسوخی رہن بایں وجہ دائر کی کہ جب معاہدہ شروع ہی سے کالعدم تھا تو وہ قابض کرائے جانیکا مستحق تھا بغیر اسکے کہ مدعا علیہ کو مطلقاً التسلیم کریں قرار دیا گیا کہ اگرچہ مدعی کی والدہ اس کی ولیہ کی حیثیت سے عمل کرنے کی قانوناً مجاز نہ تھی مگر روپیہ قرض گرفتہ کی نسبت ضرور یہ تصور کیا جائیگا کہ وہ ضروریات کے لئے قرض لیا گیا تھا اور انتقال اس کے حق میں مفید تھا اور اس لئے بموجب دفعات ۳۸ و ۴۱ - ایکٹ ھاذا ور نیز خاص عدالت جو منصفانہ اصولوں کو مرعی رکھتی ہو باستعمال صوابدید خود مجاز اس بات کی ہے کہ مدعی کو مجبور کرکے معاملات کو سابق حالت میں واپس لاوے اور اس میں عدالت اپیل کو بغیر وجوہات بیان کرنے کے مداخلت نہیں کرنی چاہیئے (۲)

جس حال میں کہ مشتری نے قبضہ حاصل کرلیا ہو تو کرایہ کا حساب و کتاب لیا جاویگا یا اس کرایہ اور منافع کا جو اس کو فی الواقع مکان مبیعہ سے حاصل ہوا ہے اور کوئی سود مدعا علیہم کو نہ دلایا جاویگا (۳) جس حال میں کہ ایک مشتری مکان نے جسکا معاہدہ منسوخ کیا گیا تھا پرائیویٹ مکان کو ایک دوکان کی شکل میں تبدیل کرلیا اس کو اس امر پر مجبور کیا گیا کہ اپنے صرف سے مکان مذکور کو اپنی پہلی حالت پر درست کردے (۴)

باب - ۵

ابطال دستاویزات کے بیان میں

ابطال کا حکم کب دیا جاسکتا ہے

دفعہ ۳۹ - اگر کوئی شخص جس کے مقابلہ میں کوئی دستاویز تحریری باطل یا قابل ابطال ہے بوجہ معقول یہ اندیشہ رکھتا ہو کہ اگر ایسی دستاویز دوسرے

(۱) نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ بحوالہ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۹ (۲) نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی بحوالہ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۹۱ء و ۲۳ سنہ ۱۸۹۱ء و ۹۰ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۹ء و نمبر ۶۵ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ (۳) شرح ادیرسی کالٹ صاحب (۴) کتاب مجن صاحب دربارہ بائع و مشتری صفحہ ۲۱۴

کے ہاتھ قائم رہیگی تو ضرر عظیم پہونچائے گی اسے جائز ہی کہ اسکو باطل یا لائق ابطال تجویز کرانے کے لئے نالش کرے اور عدالت کو حسب اقتضائے رائے اپنے اختیار ہی کہ اسکی نسبت ایسی تجویز کرے اور حکم دے کہ وہ دستاویز حوالہ کی جاوے اور باطل کیجاوے۔

اگر اس دستاویز کی رجسٹری مطابق ایکٹ رجسٹری متعلقہ ہند (مجریہ سنہ ۱۹۰۸ء)[1] ہو گئی ہو تو عدالت اپنی ڈگری کی ایک نقل اس عہدہ دار کے پاس مرسل کریگی جس کے دفتر میں دستاویز کی رجسٹری حسب مذکور ہوئی ہو اور عہدہ دار مذکور اس دستاویز کی نقل پر جو اس کی بہیوں میں مندرج ہو یہ لکہیگا کہ دستاویز باطل ہو گئی ہے۔

تمثیلات

(الف) زید ایک جہاز کے مالک نے ازراہ فریب یہ ظاہر کیا کہ وہ سمندر میں جانے کے لائق ہے اور عمرو بیمہ دار کو اس کے بیمہ کرنے کی ترغیب دی پس جائز ہے کہ عمرو اُس دستاویز بیمہ کو باطل کرائے

(ب) زید نے اراضی عمرو کے ہاتھ منتقل کی اور عمرو نے وصیتاً اسکو بکر کے واسطے چھوڑا اور فوت ہوا۔ بعد ازاں خالد نے اراضی کا قبضہ لیا اور ایک جعلی دستاویز پیش کی جس میں لکھا تھا کہ اس کی طرف سے امانت رکھنے کے لئے عمرو کے نام دستاویز لکھدی گئی تہی۔ پس جائز ہی کہ بکر اس جعلی دستاویز کو باطل کرائے۔

(ج) زید نے یہ ظاہر کیا کہ اس کی اراضی کی تمام اسامیاں مرضی پر جوتتی ہیں اور اس اراضی کو عمرو کے ہاتھ ازروئے ایک بیعنامہ مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کے بیع کیا۔ اس تاریخ کے بعد زید نے ازراہ فریب بکر کو ایک پٹہ اسی اراضی کے جزو کا مورخہ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۷۶ء دیا اور اس پٹہ کی رجسٹری بموجب ایکٹ رجسٹری متعلقہ ہند (مجریہ سنہ ۱۹۰۸ء)[1] کے کرائی پس جائز ہے کہ عمرو اس پٹہ کو باطل کرائے۔

(د) زید نے عمرو کے ہاتھ ایک جہاز بیچنے اور حوالہ کرنے کا اقرار کیا اور اس کی قیمت کا یہ اقرار ٹھہرا کہ عمرو چار ہنڈیاں ۲۰۰۰ روپیہ کی جو زید عمرو پر لکھے سکار دے چنانچہ ہنڈیاں

---

[1] ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء کا حوالہ ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۲ کے مطابق بدلدیا گیا۔

لکھی اور سکاری گئیں لیکن اقرار کے مطابق جہاز نہیں حوالہ کیا گیا۔ زید نے عمر پر اُن ہنڈیوں میں سے ایک ہنڈی کی بابت نالش کی تو جائز ہے کہ عمر و سب ہنڈیونکو باطل کرائے

دادرسی مندرجہ دفعہ ہذا اس امر پر مبنی ہو کہ انصاف محافظ کا انتظام رہے واسطے خوف اس امر کے کہ مبادا بر خلاف مدعی کے دستاویز اس کے دق کرنے کی غرض سے یا اسکو نقصان پہونچانے کی غرض سے استعمال کی جاوے (خواہ وہ دستاویز مذکور کا فریق ہے یا نہیں) جبکہ شہادت اس کی تردید کی زائل ہو جاوے یا جبکہ اس کے حقوق یا استحقاق پر شبہہ ناشی ہو جاوے (۱) اسکا استعمال میں لانا اختیار تمیزی عدالت پر منحصر ہے

معیار واسطے دادرسی زیر دفعہ ہذا کے

ہر شخص بمقابلہ جس کے ایک تحریری دستاویز کالعدم یا قابل کالعدم قرار دیے جانے کے ہو جس کو معقول اشتباہ اس امر کا ہو کہ اگر دستاویز مذکور قائم رہے تو اس کو سخت نقصان پہونچنا ممکن ہے اس کی منسوخی کیواسطے نالش دائر کر سکتا ہو اس امر کی معیار یہ ہو کہ "اسکو ضرر عظیم کا معقول اندیشہ یا خطرہ ہے" لیکن یہ امر کہ آیا معیار مذکور موجود ہے یا نہیں ہر ایک مقدمہ کی خاص حالت پر منحصر ہے یہ لبطور قاعدہ قانون کے قائم نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ایک شخص جو کہ اس جائداد سے محروم کیا گیا ہو بلحاظ جس کے ایک کالعدم یا قابل کالعدم قرار دیے جانے کے دستاویز موجود ہو کسی صورت میں دستاویز مذکور کے منسوخ کئے جانے کی بابت نالش نہیں کر سکتا (۲)

نالش تنسیخ دستاویز میں مدعی کو تین امور ثابت کرنے چاہئیں:۔ اول کہ دستاویز مذکور کالعدم یا قابل کالعدم قرار دیے جانے کے ہے۔ دوم کہ اگر دستاویز قائم رہنے دیگئی تو اس کو ضرر عظیم پہونچنے کا معقول اندیشہ ہو۔ سوم کہ عدالت کو بحالت مقدمہ باستعمال اختیار تمیزی اس امر کا فیصلہ کرنا چاہیے کہ دستاویز کالعدم یا قابل البطال ہے اور کہ حکم اس کی حوالگی اور منسوخی کا دینا چاہیے (۳) تاوقتیکہ یہ ثابت نہ کیا جائے کہ اگر دستاویز قائم رہنے دیگئی تو مدعی کو ضرر عظیم پہونچنے کا معقول اندیشہ ہو یا دیگر ایسے حالات ثابت نہ کئے جائیں جو زیر دفعہ ہذا عدالت کو اپنا اختیار تمیزی عمل میں لانے کو ضروری ٹھہراویں۔ نالش کامیاب نہیں ہو سکتی اور خارج کی جانی چاہیے (۴)

جس حال میں کہ ایک دستاویز محض قابل کالعدم قرار دیے جانے کے نہ ہو بلکہ بالکل کالعدم ہو تو یہ

(۱) اسٹوری ایکوئیٹی جلد اول صفحہ ۶۹۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۰ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۵ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۰ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۰

اعتراض کیا جاتا ہے کہ دادرسی مذکور کے عطا کئے جانے کی خواہ زیر باب ۴ یا باب ۵ کوئی ضرورت نہیں ہے اگر اس کا کالعدم ہونا اس کی شکل سے ظاہر ہو تو اس کے استعمال کئے جانے یا قائم رکھے جانے سے کوئی خطرہ یا نقصان نہیں ہو سکتا۔ ہر دو باب ہائے مذکور میں ایک فرق یہ ہے کہ زیر باب چہارم دادرسی اس صورت میں عطا کی جاتی ہے جبکہ معاہدہ صرف قابل کالعدم قرار دیئے جانے کے ہو یا جس حال میں کہ اس کی ناجوازی یا باطل ہونا اس کی شکل سے ظاہر نہ ہوتا ہو لیکن باب پنجم میں ہر دو کالعدم اور قابل کالعدم قرار دیئے جانیوالی دستاویزات شامل ہیں خواہ اسکا باطل ہونا اس کی شکل سے ظاہر ہو یا نہ ہو لیکن صدور تنسیخ کے تحت باب ہذا میں یہ ایک ضروری حد لگا دی گئی ہے کہ دستاویز کے قائم رہنے سے ضرر عظیم کا اندیشہ ہو یہ اندیشہ بنیاد اور معیار اختیار سماعت کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ دادرسی ہذا جعلی دستاویز تک وسیع کی گئی ہے خواہ مدعی اسکا کوئی فریق ظاہری ہو یا نہیں اور گو سابق میں کوئی تحقیقات بلحاظ امر جعل کے نہیں کی گئی ہو (۱) ایک مقدمہ میں مدعی نے بغیر دائر کرنے نالش اثبات استحقاق کے واسطے منسوخ کرا پانے ایک قطعہ رہنامہ کے بدیں بیان نالش دائر کی کہ جو رہنامہ میرے نام کا لکھا ہوا اور جس کی میرے نام سے رجسٹری کرائی گئی ہے وہ درحقیقت میرا لکھا ہوا نہیں اور نہ میں نے اس کی رجسٹری کرائی ہے۔ بلکہ جعلی ہے۔ مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ دستاویز مذکور کی بابت مجھ مدعا علیہ نے کوئی عمل نہیں کیا اس لئے مدعی کے لئے کوئی بنا ر مخاصمت پیدا نہیں ہوئی تجویز ہوا کہ مدعی کو بنائے مخاصمت حاصل ہے اور اگر اسکا بیان صحیح ہو تو وہ ایسی نالش رجوع کرنیکا مجاز ہے۔ کیونکہ جبتک یہ دستاویز قائم رہیگی تب تک قیمت جائداد مدعی کی بوجہ بار رہن کے نہایت کم ہو جاویگی اور کوئی ضرورت انتظار عمل مدعا علیہ کی نہیں ہے یعنی یہ کہ جب مدعا علیہ اس دستاویز پر عمل کرے تب ہی مدعی عدالت میں نالش دائر کرے (۲) عدالتہائے ملک انگلستان میں بہت سے نظائر اس بارہ میں موضوع ہو چکے ہیں کہ بغرض انتساخ دستاویز جعلی کے اطلاع ہوتے ہی نالش دائر ہو سکتی ہے گو از جانب بائع اسپر عمل کیا گیا ہو یا نہیں ایسی نالش تنسیخ دستاویز میں اسقدر دیکھنا چاہیئے کہ دستاویز کے قائم رہنے سے مقر دستاویز کو آئندہ نقصان پہونچنے کا احتمال ہے یا نہیں۔ اگر اسپر آئندہ ضرر پہونچنے کا احتمال ہو تو مقر دستاویز اس کی تنسیخ کرا پانے کی نالش دائر کر سکتا ہے چنانچہ ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوا کہ جس عہد شکنی کا مدعی شاکی تھا وہ نسبت وصولی کل معاوضہ کے تھی اس لئے مدعی کو معقول اندیشہ تھا کہ تمسک ایکہزار تین سو روپیہ کا مدعا علیہ کے پاس چھوڑ دیا جائے تو مدعی کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ پس حسب دفعہ ہذا و دفعہ ۴۱ ایکٹ ہذا مدعی مستحق اس چارہ جوئی کا

---

(۱) اشوری ایکوٹی جلد اول صفحہ ۷۰۱ (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۱۳

کہ تمسک کا وہ جزو کالعدم کرانے کے قابل قرار دیا جائے جس کی تعمیل کرانے کا حق مدعا علیہ نے زائل کیا (۱) ایک مقدمہ کے حالات یہ ہیں کہ مدعی نے بوصول اس اطلاع کے کہ بہیات مدعا علیہ میں ایک باقی ایسے طور پر درج کی گئی ہو کہ گویا وہ مدعی کی لکھی ہوئی ہو۔ نالش بابت ڈگری استقراریہ بدیں بیان دائر کی کہ اندراج مذکور جعل ہو۔ عدالت ابتدائی نے روئداد پر غور کرنے کے بعد مدعی کو ڈگری دی۔ مگر عدالت ڈویژنل جج نے نالش مذکور اسوجہ سے ڈسمس کردی کہ وہ حسب دفعہ ۴۲ ایکٹ دادرسی خاص قائم نہیں رہ سکتی۔ بعد الاپیل بعدالت چیفکورٹ مدعی کیطرف سے یہ حجت کیگئی کہ (الف) نالش مذکور حسب دفعہ ۳۹ ایکٹ دادرسی خاص قائم رہ سکتی ہو کیونکہ اندراج مبینہ ایک دستاویز تحریری ہو اور منجانب مدعا علیہ نالش دیوانی کی دھمکی جو نامبردہ لبسہولت خود جب مناسب سمجھے دائر کر سکتا ہے۔ معقول اندیشہ ضرر کی ایک کافی وجہ ہے۔ اور (ب) عدالت اپیل کو لازم تھا کہ جب عدالت ابتدائی نے روئداد مقدمہ پر غور کی تھی تو محض باقتضائے رائے دادرسی سے انکار کرتی تجویز ہوا کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اندراج باقی جس کی پابندی بطور رسید لازم ہے" دستاویز تحریری نہیں ہو اور اس کی تنسیخ کے لئے نالش نہیں ہو سکتی لیکن یہ ضرور ہو کہ ہر ایک مقدمہ بلحاظ خاص اپنی روئداد کے جانچا جائے اور نالش کی صرف اس صورت میں اجازت دیجائے کہ ضرر جس کا احتمال ہو نہایت سخت ہو اور اسکا اندیشہ نہایت معقول ہو (۲)

ظاہرًا یا معنوی طور پر باطل ہو۔ جس صورت میں کہ ناجوازی یا ابطال شکل سے ظاہر نہ ہو تو ہمیشہ دادرسی تنسیخ دستاویز عطا کی جاتی چاہئے کیونکہ اگر دستاویز کالعدم ہے اور وہ استعمال نہ کیجانی چاہئے تو اسکا اس فریق سے اپنے پاس رکھا جانا خلاف عقل ہوگا کیونکہ وہ اس کو بہ نیت فساد رکھتا ہو اور آئندہ اس سے ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہو۔ مثلاً ایک کالعدم بل آف اکسچینج ایک شخص ثالث کی فریب دہی کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور کالعدم انتقال نامہ اہل استحقاق پر اندھیرا ڈال سکتا ہے یا ایک کالعدم معاہدہ کی بابت بعد مرور کچھ زمانہ کے بغرض ورق کرنے کے تنازعہ کیا جا سکتا ہے جبکہ اس کے باطل ہونے کی شہادت کا ملنا مشکل یا ناممکن ہو جائے۔ بخلاف ازیں جس حال میں کہ ناجوازی یا ابطال شکل دستاویز سے ظاہر ہو تو اس صورت میں کوئی معقول خوف نقصان کا کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور صریح شہادت بغرض ثبوت احتمال ضرر کے مطلوب ہوگی (۳)

---

(۱) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۳) اسٹوری ایکویٹی جلد اول دفعہ ۷۰۰ و ۷۰۰ (الف)

دستاویزات بے اثر | جس حال میں کہ ایک دستاویز جو ابتدا میں جائز اور نا قابل خارج کئے جانے کے تھی لیکن جو مابعد کے واقعات کے باعث کالعدم اور غیر موثر ہو جاوے مثلاً اس دستاویز کے بعد اسی معاہدہ کی نسبت مابین معاہدین کے دوسری دستاویز تحریر ہو جاوے یا زر مندرجہ ادا ہو جاوے یا مدعی حسب شرائط معاہدہ کے اس معاہدے سے بری ہو جاوے یا اسکا مواخذہ مدعی پر نہ رہے تو پھر بھی اسکے پاس رکھے جانے سے نقصان کا خطرہ ہو سکتا ہے اور اس کی حوالگی اور تنسیخ کی ڈگری ویسی ہی ضروری ہے جیسی کہ بصورت اس دستاویز کے جو ابتدا ہی سے کالعدم ہو (۱) اور یہ دادرسی نہ صرف ان دستاویزات سے متعلق نہ ہوگی جو اپنے معمولی اور مقصودہ طریق میں غیر کارآمد ہو گئی ہیں بلکہ اس صورت میں بھی جہاں کہ معقول طور پر فریق مستحق استفادہ دستاویز کے فعل یا طریق عمل سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہو کہ اس نے اسکو غیر کارآمد یا بلحاظ امر تاثیر کے مردہ خیال کر لیا ہو۔ مثلاً (الف) اپنی بدچلنی سے قرضدار ہو گیا اور اس کے باپ (ب) نے اسکا قرضہ ادا کر کے ایک تمسک (الف) سے لکھا لیا بعد ازاں (ب) مر گیا اور کارروائی (ب) سے ثابت ہوا کہ صرف تادیباً (الف) سے تمسک لکھا لیا تھا اس لئے عدالت نے مہتمم جائداد متوفی پر والپسی دستاویز کی بغرض اس کے منسوخ کئے جانے کے ڈگری صادر کیگئی (۲) اور جس حال میں ایک موصی نے اپنے بستر مرگ پر اپنی وصیہ سے کہا کہ اس کے پاس (ب) کا تمسک ہے لیکن جب وہ فوت ہو جاوے تو (ب) کو یہ تمسک واپس دیدینا چاہیئے اور اسے اسکی بابت مجبور نہ کیا جائے تو بر طبق نالش تمسک مذکور کے بغرض منسوخ کئے جانے کے واپس حوالہ کئے جانے کی ڈگری دیگئی۔ اسیطرح (الف) نے اپنے چچا سے کچھ روپیہ قرض لیکر پرامیسری نوٹ لکھدیا اور واہب نے نوٹ کی پشت پر لکھدیا کہ (الف) کو اس نوٹ کا اصل اور سود کچھہ نہ دینا پڑیگا بعدہ واہب مر گیا۔ تجویز ہوئی کہ (الف) مواخذہ دستاویز سے بری ہو گیا ہے اور نوٹ واپس حوالہ کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو بروننز پریوی کونسل کیسز جلد ۳ صفحہ ۱۶ و اسٹوری ایکویٹی جلد اول دفعہ ۷۰۶ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء دفعہ ۱۸۷) ایک تملیکنامہ بخیال اس شادی کے لکھا گیا تھا جو کہ بعد میں نہ ہوئی لہذا تملیکنامہ کی منسوخی کی ڈگری دیگئی (۳) دستاویز کے منسوخ کئے جانے سے پہلے عدالت منسوخ کنندہ کو اس امر کا بخوبی اطمینان کر لینا چاہیے کہ اس دستاویز کے ناجائز ہونے میں تو کوئی شک و شبہہ نہیں اور جن اصولوں پر معاہدات منسوخ ہو سکتے ہیں انہیں پر دستاویز کے منسوخ کرانے کے لئے چارہ جوئی کیجا سکتی ہے۔

---

(۱) اسٹوری ایکویٹی جلد اول صفحہ ۷۰۵ (۲) مالٹنی دگر یگ رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۴۵۹ و اسٹوری ایکویٹی جلد اول دفعہ ۷۰۵ الف (۳) چانسری ڈویژن جلد ۳۱ صفحہ ۶۳۸

لیکن جب دستاویز قابل انفساخ یہ عملدرآمد ہوگیا ہو اور فریقین سابقہ حالت پر بحال نہ کیے جاسکتے ہوں تو پھر وہ دستاویز منسوخ نہیں ہوسکتی (ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۳۵ ایکٹ ہذا)

استحقاق مدعی | جس حال میں کہ مدعی نے جسنے ایک دوکان (ب) و (ج) کے ہاتھ بدیں اقرار فروخت کی کہ اس کو استحقاق جائز حاصل ہے اور اسکو کوئی حق جائداد میں بعد بیع کے باقی نہیں رہا ایک نالش بدیں دعوے دائر کی کہ وہ رہن بربنا جس کے مدعا علیہ نے ڈگری بنام مشتریان کے حاصل کی تھی اور خود ڈگری جو بغرض انفاد مواخذہ بربنا رہن مذکور بخلاف دوکان مذکور کے حاصل کی گئی تھی منسوخ کیجاوے یا دوکان مذکور ڈگری مذکور کی تاثیر سے بری الزمہ قرار دیجاوے تجویز ہوئی کہ وہ نالش قائم نہیں رہ سکتی کیونکہ اس نے قبل نالش کے اپنے جملہ حقوق چھوڑ دیے تھے نالش صاف اس صورت میں قابل پذیرائی ہوسکتی تھی کہ مدعی اپنے آپکو مستحق منسوخ کرانے ڈگری مدعا علیہ کا ثابت کرتا اور نامبردہ نے کوئی ایسا حق ثابت نہیں کیا (۱)

داب ناجائز | بصورت داب ناجائز کے بھی دادرسی زیر دفعہ ہذا عطار کی جاسکتی ہے چنانچہ ایک مقدمہ میں مدعی نے چندروز قبل نالش کے ایک ہبہ نامہ اپنی کل جائداد مالیتی تخمینًا للعہ صد روپیہ کا مدعا علیہ اپنے گرو کے نام تحریر کرادیا۔ مدعی بوڑھا آدمی تھا اور اس نے یہ ہبہ نامہ بعد سننے کتھا بھاگوت کے اپنے گرو کے حق میں بامید نجات لکھدیا تھا۔ مدعی بالکل لاولد تھا بعدہٗ اس نے نالش واسطے منسوخی ہبہ نامہ کے بدیں بیان دائر کی کہ ہبہ نامہ مذکور میںنے برضا و رغبت تحریر نہیں کیا بلکہ فریبًا داب ناجائز سے لکھا گیا ہے عدالت اول نے مدعی کا دعوے خارج کردیا برطبق اپیل عدالت ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ بلحاظ اس تعلق کے جو درمیان واہب اور موہوب لہٗ کے ہے حسب دفعہ ۱۱۱۔ قانون شہادت بار ثبوت نیک نیتی معاملہ کا مدعا علیہ پر ہے مدعی پر اثر بیجا ضرور پڑا ہے کل جائداد کا ہبہ نامہ محض ایک بے عقلی کا فعل ہے اور غرض منہ بھی بیہودہ ہے پس یہ نتیجہ باسانی نکل سکتا ہے کہ بوجہ اس تحریک بیجا کے جو مدعی کو کی گئی یہ ہبہ نامہ تحریر ہوا ہے اور بصورت عدم موجودگی شہادت نیک نیتی کے منسوخ کیا جانا چاہیے (۲)

ایک مقدمہ میں ایک باکرہ نے جو اپنے بھائی کے ہاں رہتی تھی بلا اصلاح کسی واقف کار آدمی کے ایک دستاویز اپنے بھائی کو لکھدی بعد اس کی شادی برطبق نالش اس کے شوہر کے دستاویز مذکور منسوخ کی گئی

(۱) انڈین لا ر رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۳۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۳

ایکٹ رجسٹری | زیر دفعہ ہذا نالش بغرض منسوخی اور کالعدم قرار دینے اس دستاویز کے بھی ہو سکتی ہی جہانتکہ مدعا علیہ نے جس کے حق میں دستاویز کا لکھا جانا بیان کیا جاوے دستاویز مذکور کی رجسٹری کیے جانے کا حکم رجسٹرار ضلع سے زیر ایکٹ رجسٹری حاصل کر لیا ہو گو کہ مدعی نے صاحب رجسٹرار ضلع اور سب رجسٹرار کے روبرو حاضر ہوکر دستاویز کی اصلیت سے انکار کیا ہو بدین بیان کہ وہ جعلی ہی (۱)

میعاد | میعاد ارجاع نالش بغرض تنسیخ دستاویز کے تیس سال ہی (ملاحظہ ہو مد ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ ضمیمہ اول ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء مشرح مولف) نالش واسطے اس امر کے کہ ایک دستاویز کالعدم قرار دیجاوے اور منسوخ بھی کی جاکر حوالہ کی جاوے تابع مد ۹۱ ایکٹ میعاد ہوتی ہے (۲) اور اس تاریخ سے تین سال کے اندر دائر کی جانی چاہیے جبکہ مدعی کو ان واقعات کا علم ہو جو اس کی منسوخی کا مستحق اسے ٹھہراتے ہوں (۳)

مدعی نے بدیں بیان کہ نامبردہ بعض اراضیات کا مالک ہی اور مدعا علیہ نمبر ۲ نے بیجا طور پر اور فریبًا اسکو مدعا علیہ نمبر ۱ کے پاس رہن کر دیا ہے اور مدعا علیہ نمبر ۱ نے واسطے بیعبات کرانے رہن کے درخواست اور اطلاعنامہ بیعبات جاری کرایا ہی یہ دعوے کیا کہ رہنامہ منسوخ کیا جائے اور بذریعہ منسوخ کارروائیات اراضی بیعبات ناجائز سی محفوظ رکھی جائے۔ تجویز ہوا کہ نالش صحیح طور پر واسطے استرداد یا منسوخی اس دستاویز کے نہ تھی جس سی میعاد مندرجہ مد ۹۱ ضمیمہ اول ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء متعلق ہوتی ہی بلکہ واسطے ڈگری استقراریہ کے تھی مد مذکور اس قسم کی نالشات سی متعلق ہے جنکا حوالہ ایکٹ دادرسی خاص کی دفعہ ۳۹ میں دیا گیا ہی (۴) نالش و خلیابی جائداد ویں جو بذریعہ ایک دستاویز کے منتقل کی گئی تھی چونکہ استدعا تنسیخ دستاویز دادرسی کا جزو اہم نہ تھی اس لئے قرار دیا گیا کہ نالش سی میعاد سہ سالہ مندرجہ مد ۹۱ ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء متعلق نہیں (۵)

نالش قبضہ زیر مد ۹۱ ایکٹ میعاد اسوجہہ پر ممنوع السماعت نہیں ہوتی کہ ڈگری دربارہ استقرار حق منسوخ کرانے پٹہ کے لئے پٹہ دار کی حیات میں زیر دفعہ ہذا دائر کی جاسکتی تھی (۶)

رسوم اسٹامپ | نسبت رسوم اسٹامپ نالشات استقراری کے ملاحظہ ہو دفعہ ۷ ضمن ۴ (ج) ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء شرح مولف۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۳۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۶۰ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۴۹ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۴۹ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۲۲ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۶ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۵۶ و ۱۵۷

نالش استقراریہ خالد کے باپ نے کچھ اراضی زید کے پاس رہن کی عمرو نے دستاویز رہنامہ کو خرید کرکے خالد پر جبکا باپ فوت ہوگیا تھا اسی دستاویز کی رو سے نالش کی اور ڈگری نفاذ رہن کی حاصل کی من بعد خالد نے نصف اراضی مذکور کو بکر کے پاس رہن کیا اور بعدہ اسی نصف کو عمرو کے ہاتھ بیع کردیا عمرو نے بکر پر واسطے تنسیخ دستاویز رہن موسومہ بکر کے نالش کی تجویز ہوئی کہ نالش مذکور محض ایک نالش استقراری قسم کی تھی (۱) بخلاف ازیں بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ جبصورت میں کہ مدعی ایک بیعنامہ کی منسوخی کے لئے نالش کرکے عرضی دعوے میں یہ استدعا کرے کہ استقرار اس امر کا کیا جاوے کہ بیعنامہ مذکور فریبی ہے اور اس کی منسوخی کا حکم دیا جائے اور ایک نقل اس کی حسب مراد دفعہ ہذا سب رجسٹرار کو بھیجی جاوے ایک نالش استقراریہ معہ صریح دادرسی مستلزمہ کے ہوتی ہے (۲)

عرضی دعوے میں درج ہے کہ مدعی اور سنگا ایک کھاتہ مشترکہ میں حصہ دار تھے اور حصہ مدعی بقدر دو ثلث اور حصہ سنگا ایک ثلث تھا اور یہ کہ سنگا نے بذریعہ ایک بیعنامہ رجسٹری شدہ بتاریخ ۸ جون سنہ ۱۸۸۳ء بعض قطعات اراضی مدعا علیہم کے والد کے پاس فروخت کئے اور چونکہ کھاتہ مشترکہ تھا لہذا سنگا کو قطعات مذکور کی فروخت کرنیکا کچھ اختیار نہ تھا۔ بنابریں مدعی نے استدعا اس امر کی کی کہ وثیقہ مذکور اس کے برخلاف کالعدم قرار دیا جاوے اور یہ کہ نامبردہ مالک دو ثلث کھاتہ مشترکہ کا ہے اس کی یہ استدعا بھی تھی کہ اسکو اپنے حصہ کی اراضی پر قبضہ دلایا جاوے یا کوئی اور دادرسی جو عدالت کی رائے میں مناسب ہو عطا فرمائی جاوے تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۲۹ ایکٹ ا سنہ ۱۸۷۷ء دعوے بغرض تنسیخ وثیقہ کے نہ تھا بلکہ حسب دفعہ ۴۲ بغرض ڈگری استقرار حق اس امر کے تھا کہ باوجود عمل کھاتہ تا حال مشترکہ ہے اور مدعی اس میں دو ثلث کا حصہ دار ہے (۳)

مدعی نے مدعا علیہ پر واسطے ایک تمسک کے نالش کی اور بیان کیا کہ اس نے ۵۰ روپیہ ادا کردیئے تھے اور بقایا کے ادا کو مدعا علیہم سے کہا تھا جس کو کہ انہوں نے منظور نہیں کیا تجویز ہوا کہ نالش دراصل زیر دفعہ ۲۹ ایکٹ دادرسی خاص بابت ڈگری استقراریہ معہ دادرسی مستلزمہ کے تھی اور قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ نہ تھی (۴)

ایک نالش بعدالت دیوانی کے عرضی دعوے میں یہ استدعا کی گئی تھی کہ ایک موضع کا قبضہ معہ واصلات دلایا جاوے اور علی السبیل البدل استقرار اس امر کا کیا جاوے کہ مدعا علیہ کو زائد از پٹہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۳۳ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۲۰۷

(۳) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) نمبر ۶۶ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

وار کے کوئی استحقاق بروئے پٹہ حاصل نہیں ہے اور کہ وہ مستوجب بیدخلی ہے تجویز ہوئی کہ نالش مذکور ایک نالش زیر دفعہ ہذا یا دفعہ ۴۲ ہے اور کہ منسوخی پٹہ یا استقرار ناجوازی پٹہ ایک اہم دادرسی مستدعیہ ہے اور صرف یہی دادرسی عدالت عطا کر سکتی تھی اور ایسی نالش تابع مد ۹۱ یا مد ۱۲۰۔ ایکٹ میعاد ہوتی ہے (۱)

اگر ایک نالش میں مدعیہ یہ جوابدہی کرے کہ دستاویز مناط نالش کالعدم ہے تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اس کی منسوخی کے لئے جداگانہ نالش کریں (۲)۔ پہلے نالش واسطے حصول قبضہ جائداد غیر منقولہ کے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ ہذا دائر کرنا اور بعد میں بدوران نالش مذکور ایک نالش واسطے منسوخی ہبہ نامہ کے دائر کرنا جس کے روسے مدعا علیہ دعویدار استحقاق ہو بنا دعوے کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا نہیں ہے اور نالش مابعد کالعدم نہیں ہے (۳)

کون دستاویزیں جزاً باطل ہو سکتی ہیں

دفعہ ۴۰ ۔ جس حالت میں کہ ایک دستاویز دلیل متفرق حقوق یا متفرق پابندیوں کی ہو عدالت کو اختیار ہے کہ کسی مقدمہ مناسب میں اسکو جزاً باطل کرے اور باقی کے قائم رہنے کی اجازت دے

تمثیل

زید نے ایک ہنڈی عمرو پر لکھی اور عمرو نے اس کی پشت پر بکر کے نام بیچا لکھا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکر نے اس کی پشت پر خالد کے نام بیچا لکھا اور خالد نے ولید کے نام فروخت ظہری لکھی مگر بکر کی تحریر ظہری جعلی ہو پس بکر مستحق ہے کہ اس تحریر ظہری کو باطل کرالے اور وہ ہنڈی اور صورتوں میں قائم رہے

مدعی اور مدعا علیہ میں ایک معاہدہ ہوا جس کی رو سے مدعی نے اقرار کاشت نیل کا واسطے مدعا علیہ کے ایک خاص تعداد و سالہا تک بعض خاص اراضیات واقعہ مواضعہ مختلف میں کیا اراضیات مذکور میں سے ایک جزو کی نسبت مدعی محض کاشتکار ذیلی تھا۔ بعد ازاں اثنار قیام معاہدہ میں مدعی کا قبضہ اراضیات مذکور سے ہدیں وجہ زائل ہو گیا کہ اس زمیندار نے جسکا وہ عین ماتحت تھا اوائے لگان میں قصور کیا جس پر وہ مالک کیطرف سے بیدخل کر دیا گیا۔ ایک نالش میں جو اس کی طرف سے بحالات مذکور الصدر واسطے منسوخی اسقدر معاہدہ کے کہ جسقدر ان اراضیات سے متعلق تھا اسوجہ پر رجوع ہوئی کہ تعمیل جزو مذکور کی ناممکن ہو گئی۔ تجویز ہوئی کہ ایسی صورت بابت ایکٹ دادرسی خاص متعلق نہیں لیکن مدعی مستحق اس چارہ کار کا جسکا وہ مستدعی ہے حسب دفعہ ۴۰ ایکٹ مذکور ہے کیونکہ معاہدہ شہادت مختلف فرائض

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ اول (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۶۰۷ (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۳۶

کی ہو یعنی کاشت کرنا نیل کا مختلف مواضع میں (۱) ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ مدعی حسب دفعات ۳۹ و ۴۰ - ایکٹ وادرسی خاص مستحق اس چارہ جوئی کا ہو کہ تمسک کا وہ جزو کالعدم قرار دیا جائے جس کی تعمیل کرنیکا حق مدعا علیہ نے زائل کر دیا (۲) ایک مقدمہ میں جو واسطے منسوخی بیعنامہ کے دائر ہوا تھا مدعی کی جانب سے یہ بیان تھا کہ اسکا نام بیعنامہ میں بطور مقر کے جعلی بنایا گیا ہے اور اگر جعل ثابت نہیں تو وہ نام فریب سے مندرج کیا گیا ہے اور بیعنامہ بوجہ نہ پانے معاوضہ کے کالعدم ہو تجویز ہوا کہ ترتیب مقدمہ ناقص ہو اور ایسے دو مخالف دعوے شامل نہیں ہو سکتے (۳) لیکن ملاحظہ ہو نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۴ء زیر دفعہ ۳۹ ایکٹ ہذا۔

اختیار در خصوص حکم دہی اس امر کے کہ وہ فریق جس کے لئے دستاویز باطل ہوئی معاوضہ ادا کرے

دفعہ ۴۱ - بر وقت تجویز ابطال کسی دستاویز کے جس فریق کے حق میں یہ چارہ کیا جاوے عدالت اسے یہ حکم دے سکتی ہو کہ فریق ثانی کو معاوضہ حسب اقتضائے انصاف ادا کرے۔

اصول انصاف یہ ہو کہ وادخواہ کو داد دہی بھی لازم ہو۔ اس لئے جب عدالت کسی دستاویز کی تنسیخ کا حکم دے تو اگر مدعا علیہ انصافاً کسی ہرجہ کے پانے یا شرط کے کرانے کا مستحق ہو تو وہ شرط اور وہ ہرجہ اسکو حق میں تجویز کرنا چاہیے۔ مثلاً ایک مرتہن مالعبد کے پاس سے دستاویزات کے واپس لینے کی نالش دائر کیجاوے تو اس سے وہ دستاویز بشرط ادائے زر رہن واپس کرانی واجب ہیں۔

ایک مقدمہ میں دستاویزات کفالت اور بیع بر بناء اس وجہ کے منسوخ کی گئی تھیں کہ مابین منیجر معطی اور قرضخواہ کے سازش کیگئی تھی۔ دستاویزات کی منسوخی کا حکم دیا گیا تھا نہ بر بناء ان شرائط کے کہ وہ زر نقد جو منیجر کی طرف سے وصول کیا جانا ثابت ہوا واپس ادا کیا جانا چاہیے بلکہ اس امر پر کہ وہ رقوم جو فی الواقع معطی کو ذاتی طور پر ادا کی جانی ثابت کی گئی ہیں یا منیجر نے بدوران محتاط انتظام جائداد کو قرض لی ہیں واپس ادا کی جاویں۔ (۴)

ایک مقدمہ میں ایک شخص نے منسوخی بیعنامہ کی نالش دائر کی مگر جزو زر ثمن وصول ہو گیا تھا چنانچہ عدالت سے اس شرط پر واپسی بیعنامہ کا حکم صادر کیا گیا کہ مدعی زر ثمن وصول کردہ واپس ادا کرے (۵)

ایسا ہی جب کوئی شخص بہ عذر سود ناجائز (ملک انگلستان میں ایک قانون ہو کہ سود مقررہ سے زیادہ سود دستاویز میں درج نہیں کیا جا سکتا اور نہ لیا جا سکتا ہے۔ منسوخی دستاویز کا مستدعی ہو تو عدالت

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۴ و ۴۷ (۲) نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۹ و ۱۵ (۴) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۲ (۵) کتاب سٹوری صاحب دفعہ ۷۰۷

بعد ولائے جانے ذر اصل اور سود مناسب کے اس دستاویز کو ناجائز قرار دیگی (۱)

جب واقعات مجوزہ یہ تھے کہ مدعی نے اپنے حقدار ہونے سے ۳۹ دن کے اندر بعض اراضی بقیمت چارصد روپیہ مدعا علیہ کے ہاتھ فروخت کردی جو اس بات سے واقف نہ تھا کہ آیا مدعی بالغ ہے یا کہ نابالغ مگر اسکو دہوکا دیا گیا اور اس لئے نیک نیتی سے کارروائی کی قرار دیا گیا کہ مدعی انصافاً پابند اس امر کا تھا کہ زر ثمن زیر دفعہ ۴۱ - ایکٹ دادرسی خاص واپس کردیوے اور یہ ایک متقدم شرط قبل از حصول ڈگری و خلیابی اراضی تھی - بوجہ اس امر کے کہ دفعات ۶۴ و ۶۵ - ایکٹ معاہدہ واقعات مقدمہ سے متعلق نہیں اطلاق دفعہ ہذا و قاعدہ انصاف مندرجہ دفعہ ہذا خارج نہیں ہوتا (۲)

اور بحالات خاص بروئے دفعہ ہذا عدالت کو اختیار دلانے معاوضہ کا فریق کامیاب کے بطور شرط ڈگری کے دیا گیا ہے - اور خاص حالات مقدمہ کے ایسے ہو سکتے ہیں کہ بلحاظ دفعہ ہذا عدالت یہ فیصلہ کرکے کہ وثیقہ مذکور منسوخ کیا جاوے اس فریق کو جس کو دادرسی عطا کی گئی ہو یہ ہدایت کر سکتی ہے کہ وہ دوسرے فریق کو کوئی ایسا معاوضہ ادا کرے جو بروئے انصاف مناسب ہو (۳)

نیز ملاحظہ ہو نمبر ۵۲ سنہ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ زیر دفعہ ۳۸ ایکٹ ہذا و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۸ - لیکن ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۸۱ و نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ بھی زیر دفعہ مذکورہ - خواہ مسئلہ امر تقریر مخالف متعلق ایسے معاہدہ کی ہو یا نہ ہو جو ایک نابالغ نے کیا ہو - لیکن جہانکہ اشخاص جو دراصل کم عمر کے ہوں بذریعہ جھوٹ اور فریبانہ غلط بیانی نسبت اپنی عمر کے دیگر اشخاص کو ترغیب اس امر کی دیں کہ وہ جائداد اُن سے خریدیں ایسے اشخاص انصافاً مستوجب اس امر کے ہیں کہ قبل اس کے کہ وہ قبضہ اراضی مبیعہ کا حاصل کریں خریدار کو بعوض فائدہ کے جو انہوں نے حاصل کیا ہے روپیہ واپس کردیں (۴)

باب - ۶

ڈگری مشعر استقرار حقیت کے بیان میں

(۱) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۶۹۶ (۲) نمبر ۶۷ سنہ ۱۹۱۱ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۵۳۹ پریوی کونسل و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۱ و ۱۸۲ (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۷ - درخصوص پنجاب کے ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۴۵ بھی ملاحظہ طلب ہے -

اقتضائے رائے عدالت درخصوص استقرار حیثیت یا حق سے

دفعہ ۴۲ - جو شخص کسی حیثیت قانونی یا کسی حق کا نسبت کسی جائداد کے مستحق ہو جائز ہے کہ وہ نالش اس شخص کے نام جو اس کی ایسی حیثیت یا حق سے انکار کرتا ہو یا انکار کرنے سے غرض رکھتا ہو رجوع کرے اور عدالت حسب اپنی اقتضائے رائے نالش مذکور میں ڈگری باستقرار اس امر کے صادر کرے کہ وہ اسطور پر مستحق ہے اور ایسی نالش میں مدعی کو ضرور نہیں ہے کہ کسی اور داد رسی کی درخواست کرے۔

ویسے استقرار کی ممانعت

مگر شرط یہ ہے کہ جس صورت میں مدعی سوائے استقرار ملکیت کے کسی اور داد رسی کی استدعا بھی کر سکتا ہو اور ایسی استدعا نہ کرے تو عدالت ایسی ڈگری مشعر استقرار محض حق کے صادر نہ کرے گی۔

تشریح - امین جائداد کا وہ شخص ہے جو ایسے استحقاق سے انکار کرنے سے غرض رکھتا ہے جو مخالف حقیت کسی ایسے شخص کے ہو جسکا کہ بالفعل وجود نہیں ہے اور اگر اسکا وجود ہوتا تو وہ اسکا امین ہوتا۔

تمثیلات

(الف) زید ایک اراضی پر قبضہ جائز رکھتا ہے اور جو موضع اس سے متصل ہے ... ... اس کے باشندے اس اراضی پر ہو کر گذرنیکا دعوے رکھتے ہیں۔ جائز ہے کہ زید اس بات کی نالش کرے کہ ڈگری مشعر استقرار اس امر کے صادر ہو کہ انکو گذر کرنیکا استحقاق نہیں ہے۔

(ب) زید نے اپنی جائداد عمرو اور بکر اور خالد کے واسطے وصیتاً چھوڑی اور لکھا کہ وہ ان سب پر اور ان میں سے ہر ایک پر جو کہ بروقت میری وفات کے زندہ رہے اور ان کے فرزندان پسماندہ میں سے ہر بقدر مساوی تقسیم کیجائے وہ فرزند بالفعل وجود میں نہیں ہیں پس ایک نالش میں جو کہ زید کے وصی کے نام ہو عدالت یہ اقرار کر سکتی ہے کہ عمرو اور بکر اور خالد نے جائداد کو قطعاً لیا یا محض تا اپنی حیات لیکن اسکو جائز ہے کہ وہ استقرار حقیت فرزندان کا قبل اس کے کرے کہ انکے حقوق تفویض کئے جائیں۔

(ج) زید نے یہ اقرار کیا کہ اگر وہ کسی وقت مستحق جائداد لاکھ روپیہ سے زیادہ کا ہو تو وہ اسکو چند امانتوں میں رکھیگا۔ قبل اس کے کہ وہ جائداد پیدا ہو یا کوئی اشخاص مستحق ان امانتوں کے متحقق ہوں اس نے ایک نالش واسطے استقرار اس امر کے رجوع کی کہ وہ اقرار بوجہ عدم

تعیین ہ کے فسخ ہو. پس عدالت ایسا استقرار کر سکتی ہے۔

(د) زید نے کچھ جائداد جس میں اسکا صرف حین حیاتی حق ہے عمرو کے نام منتقل کی ایسا انتقال بمقابلہ بکر کے جس کی طرف وہی حق عود کریگا ناجائز ہے عدالت کو اختیار ہے کہ بکر کی نالش پر جو بنام زید اور عمر کے رجوع کی جاوے یہ ظاہر کرے کہ حق مذکور بکر کیطرف عود کریگا۔

(ﮦ) ایک ایسے ہندو کی بیوہ نے جسکا بیٹا نہیں ہے جزو اس جائداد کا جسکی کہ وہ قابض ہے منتقل کیا تو جائز ہے کہ وہ شخص جو قیاساً مستحق قبضہ جائداد مذکور کا اس حال میں ہے کہ وہ بعد وفات اس بیوہ کے زندہ رہے ایک نالش اس شخص کے نام جس کی ہاتھ منتقل ہوا رجوع کر کے استقرار اس امر کا حاصل کرے کہ وہ انتقال بلا ضرورت جائز کے کیا گیا تھا اور اسواسطے بعد وفات بیوہ مذکور کے فسخ ہو جائیگا

(و) ایک ہندو کی بیوہ قابض جائداد نے اپنے شوہر متوفی کا بیٹا متبنیٰ کیا تو جائز ہے کہ جو شخص قیاساً مستحق قبضہ جائداد مذکور کا بروقت وفات اس بیوہ لاولد کے ہے وہ نالش اس متبنیٰ بیٹا کے نام کر کے استقرار اس امر کا حاصل کرے کہ وہ تبنیت ناجائز تھی۔

(ز) زید قابض ایک جائداد کا ہے اور عمرو نے اس بیان سے کہ وہ مالک اس جائداد کا ہے زید سے اس کے حوالہ کردینے کو کہا تو جائز ہے کہ زید نالش کر کے اس مضمون کی ڈگری حاصل کرے کہ وہ مستحق استقرار اپنے حق قبضہ جائداد مذکور کا ہے۔

(ح) زید جائداد واسطے عمرو کے اسکی حیات تک وصیتاً چھوڑ مرا اور بعد عمرو کے اس کی زوجہ اور اسکے فرزندوں کو اگر کوئی عمر رسی ہوں وہ جائداد ملنے والی تھی لیکن جس حال میں کہ عمرو بغیر کسی زوجہ یا فرزند بھی فوت ہو تو وہ بکر کو ملنے والی تھی۔ عمرو کی ایک زوجہ منکوحہ ہندہ ہے اور فرزند ہیں لیکن بکر انکار کرتا ہے کہ عمرو اور ہندہ کا ازدواج جائز نہیں ہوا۔ پس ہندہ اور اس کے فرزند بحیات عمرو بمقابلہ بکر کے ایک نالش واسطے استقرار اس امر کے رجوع کر سکتے ہیں کہ وہ درحقیقت زوجہ اور فرزند عمرو کے ہیں۔

سابقہ ضابطہ انگلستان اور ہندوستان میں یہ قاعدہ کہ عدالت دیوانی بدون دادرسی مستلزمہ کی ایک استقراریہ ڈگری صادر کر سکتی ہے اول ہی اول قانونی شکل میں قانون ۱۵ و ۱۶ وکٹوریہ باب ۸۶ دفعہ ۵۰ میں مندرج کیا گیا تھا اس بعد ملک ہندوستان میں واسطے پرانی عدالہائے اعلیٰ کی دفعہ مذکور ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۰ع کی دفعہ ۲۹ میں مکرر درج کیگئی تھی اور پھر وہ دفعہ ۱۵ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع میں بالفاظ مذکور درج کی گئی تھی جو کہ انگریزی قانون کے

الفاظ کے بالکل قریب قریب تھی اور اس نقص کے رفع کرنے کے لیے پاس کیا گیا تھا (۱) لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ نتیجہ ہندوستان یا انگلستان میں قابل اطمینان ہوگا نسبت پرانے ضابطہ کے ملاحظہ ہو (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۴ و مقدمہ مذکور لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱۵۰)

عدالت پریوی کونسل نے پرانے مقدمات میں یہ قاعدہ قائم کیا ہی کہ ڈگری استقراریہ صادر نہ کی جانی چاہیے تاوقتیکہ استحقاق نسبت کسی دادرسی مستلزمہ کے موجود نہ ہو جو اگر اسکی استدعا کیجاتی تو عدالت سے عطا کی جا سکتی ہو یا تاوقتیکہ بعض حالات میں استقرار حق بطور ایک کارروائی بلحاظ دادرسی کے کسی اور عدالت میں مطلوب ہو (۲) پنجاب چیفکورٹ نے بھی ایسا ہی قرار دیا تھا کہ ڈگری استقراریہ صادر نہیں ہونی چاہیے تاوقتیکہ ایک استحقاق منجانب مدعی واسطے حق رسی مستلزمہ کے موجود نہ ہو گو اسکی استدعا بابت نہ کی گئی ہو لیکن اگر درخواست کی جاتی تو حق رسی مذکور عطا کی جاتی یا تاوقتیکہ استقرار حق مستدعیہ اس حق رسی کی بنیاد نہ بنائی جائے جو ایک دوسری عدالت میں ملیگی۔ عدالتیں امور استحقاقی کو نسبت حقوق آئندہ کی تجویز نہیں کرینگی خصوصاً ایسے امور استحقاقی جو شائد کبھی پیدا نہ ہونگے (۳)، بیشک اس قسم کی دادرسی کے لیے اب حق کا بیان بہت محدود کیا گیا ہے۔

ایک تعلقہ دار ایک بیوہ چھوڑکر فوت ہوا اور ایک لڑکا بھی چھوڑا جو بطور تعلقہ دار کے وارث ہوکر لاولد فوت ہوا۔ اس لڑکے کی بیوہ نے جو قابض تھی نالش واسطے اس استقرار کے کی کہ باپ کی بیوہ نے جو متبنی بطور باپ کے لڑکے کے کیا تھا وہ تبنیت کالعدم اور بے اثر تھی پیروی کونسل نے پیروی کا، ہائیکورٹ کے انکار از استقرار مذکور کو منظور کیا۔ کیونکہ وجہ نالش یہ تھی کہ بعد وفات مدعیہ کے کسی وقت میں وہ شخص جو اپنے آپکو متبنے ظاہر کرتا تھا اگر اس کی تبنیت اسوقت کالعدم نہ کردیجاوے گی تو تعلقداری حاصل کریگا۔ چونکہ مدعیہ کو کوئی ایسا حق حاصل نہ تھا جس میں تبنیت نے اثر پہونچایا لہذا وہ اس کے استقرار کی کہ تبنیت ناجائز تھی نالش دائر کرنیکی مستحق نہ تھی حکام ممدوح کی یہ رائی تھی کہ اگر وہ شخص جس کی تبنیت بیان کی گئی ہے آئندہ نالش کرے گا تو اس بحث کا تصفیہ کیا جائیگا کہ آیا وہ متبنے جائز طور پر کیا گیا تھا یا نہیں (۵)، ایک مقدمہ میں درحالیکہ مدعی نے بحیثیت وصی ایک شخص اردملیس کے منجملہ دیگر امورات کیواسطے استقرار اس امر کے نالش کی کہ وہ ایک مرجح حق منفعت کا مستحق ہے بشرطیکہ کوئی

---

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۸۰ (۲) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ و جلد ۵ صفحہ ۸۰ و جلد سپلیمنٹ صفحہ ۱۴۹ و ۱۶۷ (۳) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۴) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد سپلیمنٹ صفحہ ۴۷ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۳۲ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۷

بقایا منفعت مذکور کے لئے قابل استعمال موجود ہو عدالت نے تجویز کی کہ وہ استقرار مستدعیہ کا مستحق تھا
اول مرتبہ اپیل میں یہ اعتراض اٹھایا گیا تھا کہ نالش قابل قیام نہیں ہو کیونکہ مدعی نے محض منفعت
کے متعلق ایک حق کے استقرار کی استدعا کی ہو جو ممکن ہو کہ موجود ہی نہ ہو اور عدالت نے تجویز کیا کہ علاوہ
استقرار حق مستدعیہ کے اعتراض مذکور کی لئے یہ امر مہلک تھا کہ وہ اول ہی مرتبہ اٹھایا گیا ہو (۱)

مدعی نے عدالت دیوانی میں واسطے منسوخی ایک پٹہ کے نالش کی جس کی نسبت اس نے بیان کیا کہ وہ
صحیح نہیں ہو اور مدعا علیہ نے اس غرض ہو کہ مدعی کو عدالت مال میں اس کی منسوخی کی کارروائی کرنے سے
روکے قریباً پیشتر کی تاریخ لکھدی ہو پٹہ کی ایک نقل مدعی کے مکان پر چسپاں کی گئی تھی عدالت نے تجویز کی
کہ نالش قابل قیام نہیں ہو۔ مدعی نے کبھی یہ استدعا نہیں کی کہ اسکو ایک باضابطہ پٹہ دیا جاوے جس صورت
میں کہ اُسے وجہ مخاصمت حاصل ہوتی اور نہ اس نے یہ بیان کیا ہو کہ نقل کے اس کے مکان پر چسپاں کئے
جانے سے اسکو کوئی نقصان پہونچا ہے اس نے صرف اس کے منسوخ کرانے کی استدعا کی ہو بدیں
خیال کہ مبادا اسکا استعمال کسی آئندہ وقت پر اس کی برخلاف بطور شہادت کے کیا جاوے۔ عدالت
نے تجویز کی کہ نقل کا چسپاں کیا جانا مدعا علیہ کیطرف سے ایک محض بیان کے کئے جانے سے زیادہ
نہیں ہے اور کہ کوئی بنا رمخاصمت پیدا نہیں ہوئی (۲)

ایک مقدمہ میں جس میں بہت سے پرانی سندات پر کامل طور پر غور کیا گیا ہو واقعات حسب ذیل تھے:۔
م دو بیوگان پیچھے چھوڑ کر فوت ہوا۔ منجملہ ان کے ایک تھوڑی دیر بعد ایک نواسہ چھوڑ کر فوت ہوئی۔
پس ماندہ بیوہ اور متوفی بیوہ کے نواسہ نے باہم انتظام کر کے دستاویزات ایکدوسر کو لکھدیں جن کے
رو سے اول الذکر نے اپنا حق حین حیاتی واقعہ جائداد ہائے جو اسکو بحیثیت بیوہ م کے ورثہ میں پہونچیں
ترک کر دیا تھا اور موخر الذکر نے پسماندہ بیوہ کے نام ایک قطعی حق جائداد ہائے متروکہ کا منتقل کر دیا
نواسہ بعد تحریر کرنے ان دستاویزات انتقال کے ایک بیوہ ان چھوڑ کر فوت ہو گیا جو اپنے شوہر کے نصف
حصہ پر قابض ہوئی۔ مدعی نے بحیثیت وارث بازگشت م کے نالش واسطے استقرار اس امر کے رجوع
کی کہ دستاویزات مذکور ناجائز ہیں اور وہ اسپر موثر نہیں تجویز ہوئی کہ نالش بحیات بیوہ قابل
مسموع تھی (۳)

وضہ ہذا کا منشا یہ ہو کہ محدود الفاظ میں اس قسم کے مقدمات کو ظاہر کیا جاوے جن میں استقرار حق کی دادرسی

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۷ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۴
(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۴

خاص علاوہ جملہ مزید دادرسی کے عطا کی جاسکتی ہو مقدمہ مندرجہ (انڈین لا ر رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۰) میں دفعہ ہذا کا یہ منشا ہونا بھی بیان کیا گیا ہو کہ "نالشات کا تعدد نہو اور اس شخص کو جو ایک نالش میں استقرار حق حاصل کرے فوراً بعد چارہ جوئی مذکور کے جو اولاً حاصل ہونی ممکن تھی دوسری نالش میں حاصل کرنے سے ممتنع رکھا جاوے" صرف یہی طبعی طور پر معنی شرط دفعہ ہذا کے معلوم ہوتے ہیں جس میں مدعی کی حیثیت بوقت ارجاع نالش کا ذکر کیا گیا ہے جس حال میں کہ ایک مابعد کے وارث بازگشت جائداد ایک ہندو بیوہ نے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ بعض انتقالات اراضی جو بیوہ نے دو معطی لہم کے نام کئے ہیں ناجائز ہیں۔ نالش خارج کی گئی اور مدعی نے اپیل دائر کیا۔ اثنا دوران اپیل میں بیوہ فوت ہوگئی تجویز ہوئی کہ وہ مستحق اپنی اپیل میں کارروائی کرنے کا ہو لیکن عدالت نے اسکو اپنے عرضیدعوے اور دعوے قبضہ کے ترمیم کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا (۱)

واضعان قانون کا دفعہ ہذا سے یہ مقصود ہو کہ عدالت مدعی کو وہ دادرسی عطا کر سکتی ہو جو عدالت چانسری نے ان مقدمات میں عطا کی ہو جہانکہ کوئی دادرسی بروے کامن لا کے حاصل نہ ہو سکتی تھی جس حال میں کہ ایک مالک کا استحقاق معرض خطر میں ہو اور وہ کوئی نالش بروے کامن لا واسطے تجویز سوال استحقاق کے دائر نہ کر سکتا ہو تو عدالت چانسری اسکو یہ با واسطہ شکل کی دادرسی عطا کریگی کیونکہ وہ زیادہ صریح (بلا واسطہ) دادرسی حاصل نہ کر سکتا تھا۔ پس جس حال میں کہ مشترک ہندو خاندان کے ایک شریک کے فوت ہونے پر دیگر شرکا نے متوفی کے حقوق موافق واقعہ جائداد خاندانی کی نسبت اس کی بیوہ کا نام بطور دلجوئی کے لکھا جانے دیا اور اس بات پر راضی ہوئے کہ بیوہ مذکور بغرض نان و نفقہ جائداد کا منافع اپنی حین حیات لیتی رہے۔ بیوہ نے جائداد کا ایک رہن نامہ جسمیں خاص مقدار جائداد مرہونہ کی تحریر نہیں کی تھی اور نیز ایک تمسک تحریر کیا جس کی بابت دائن نے ایک ڈگری حاصل کی اور اس کے اجرا میں ایک جزو جائداد کو جو بیوہ کے نام درج تھی قرق کرایا۔ جبکہ شرکا خاندان نے نالش بغرض استقرار اس امر کے دائر کی کہ رہن جو بیوہ نے کیا ہو ناجائز ہے اور جائداد اس روپیہ کی ذمہ وار نہیں جو بروے رہنامہ واجب الادا ہو اور نہ جائداد مذکور اس ڈگری کے اجرا میں قابل قرقی ہو جو بربنا ر تمسک مذکور کے حاصل کی گئی ہو تجویز ہوئی کہ اگر بیوہ کا قبضہ صرف ایک قبضہ برضامندی مدعیان کے تھا جس کی رو سے وہ صرف اسبات کی مستحق تھی کہ منافع واسطے اپنے نان و نفقہ کے حاصل کرے تو مدعیان اس امر کا استقرار حاصل نہ کر سکتے تھے کہ رہن تحریر کردہ بیوہ ناجائز تھا

(۱) انڈین لا ر رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۶

اونکہ جائداد اس کے روسے ذمہ دار نہیں ہو اور نہ ڈگری بر بنار تمسک کی اجرا میں فریق کی ذمہ وار تھی اور قبل اس کے کہ وہ ایک سقرار حسب دفعہ ہذا حاصل کر سکتے انکو چاہیے تھا کہ اپنی دادرسی بذریعہ بیدخلی کے چاہتے کیونکہ یہ ایک اہم اور اصل چارہ کار مطابق منشار وجہ مخاصمت کے تھا اور عدالت کو یہ جائز نہ ہوگا کہ استقرار حق حسب دفعہ ہذا محض اسوجہ سے کرے کہ مدعیان کو کسی آئندہ دعوے کا خوف ہے جو بربنا اس بیان کے ہو کہ انتقال میں کل جائداد شامل تھی (۱) چند انتظامات اماتتی لنسبت ایک مکان کے بحق الف و ب تاحیات نامبردگان کئے گئے تھے اس شرط سے کہ خاص حالات کے واقعہ ہونے پر استحقاق امانت زائل ہوجاوے گا اور مزید براں انتظامات اماتتی بحق اولاد (الف) و (ب) کے بھی کئے گئے تھے انتظام کنندہ ایک وصیت نامہ چھوڑکر مرگیا جس کے روسے (ت) نے ایک حقیت حین حیاتی پائی اور مابقا قطعاً انتظام کنندہ کے بیٹے مسمی (گ) کو پہونچی (گ) نے اپنے حقوق واقع حقیت اماتتی کو مدعی کے پاس منتقل کیا۔ مدعی نے ماموں لیہم (ادر دت) پر استدعا سے نالش کی کہ بلحاظ ان حالات کے جو واقعہ ہوئے تھے یہ قرار دیا جائے کہ حقیت حین حیاتی (الف) اور (ب) کی زائل ہوگئی اور نامبردہ نے لمپنے چند دیگر حقوق کے استقرار کی بھی استدعا کی۔ تجویز ہوئی کہ ڈگری استقرار صادر نہیں ہوسکتی کیونکہ واضعان قانون کی منشا راس امر کو بطور ایک قاعدہ کے قائم کرنے کی تھی کہ اس شخص کو جو کسی حق واقعہ جائداد کا دعوے کرے خواہ حق مذکور موجود ہو یا آئندہ پیدا ہونیوالا ہو عدالت سے یہ استدعا کرنے کی اجازت دیجاوے کہ اسکو اپنے استحقاق پر اختیار دیا جاوے (۲)

دفعہ ہذا میں استقرارات بمقابلہ فریق ہائے نالش کا ذکر کیا گیا ہے نہ کہ استقرارات حق منتخب کردہ کا یا محض استقرارات امانت کا علاوہ کسی عملی انصاف کے (۳)

جب مدعی استقرار حق کی نالش دائر کرے تو عرضی دعوے سے صاف طور پر یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ اسکو اس جائداد میں استحقاق حاصل ہو اور منجانب مدعا علیہ ایسے افعال کا ارتکاب ہوا ہو جن کے سبب سے مدعی کو استقرار حق کی ڈگری حاصل کرنے کی ضرورت ہے (۴)

بغرض اس امر کے کہ مدعی دادرسی مندرجہ دفعہ ہذا کی استدعا کرسکے منجانب مدعا علیہ کوئی معینہ مخالفت ہونی ضروری ہو (۵) اور مخالفت مذکور قبل از رجوع نالش موجود ہونی چاہیے۔ بصورت دیگر کوئی وجہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۶۷

(۳) شرح دادرسی کلاٹ صاحب (۴) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ سنہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۲۶۲

(۵) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد اول صفحہ ۲۹۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۱

نالش نہ ہوگی گو تحریری جوابدعوے عداوتی ہو (۱) کوئی عدالت نالش واسطے استقرار اس امر کے سماعت نہ کریگی کہ ڈگری عدالت ماتحت فریباً صادر کیگئی تھی کیونکہ مدعا علیہ نے جج کو رشوت ویکر حاصل کی ہو مناسب چارہ کار یہ ہوگا کہ ڈگری کا اجرا بذریعہ حکم امتناعی ملتوی کرایا جاوے (۲) اسیطرح جس حال میں کہ ایک شخص نے جائداد نیلام عدالتی میں خرید کی اور نیلام بوجہ بیضابطہ ہونے کے منسوخ کیا گیا اور اسنے نالش واسطے منسوخی حکم مشعر انفساخ نیلام کے دائر کی اور نیز واسطے اس امر کے کہ نیلام جائز تھا تجویز ہوئی کہ گو بلحاظ صرف دفعہ ۴۲ کے زیر دفعہ مذکور نالش قابل مسموع ہوسکتی ہو تاہم مدعی کیلئے مناسب چارہ کار یہ تھا کہ زیر قاعدہ ۶۳ آرڈر ۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (سابقہ دفعات ۲۷۸ و ۲۸۳ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کارروائی کرتا (۳)۔ عدالتہائے دیوانی کو کوئی اختیار نہیں ہو کہ ڈگری مشعر استرداد حکم دوبارہ رجسٹر کرانے نام کسی شخص کے صادر کرے جو زیر ایکٹ بنگال نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۶ء کے عہدہ دار رجسٹری کنندہ نے کیا ہو۔ عدالت مذکور یہ کرسکتی ہو کہ ایک شخص کے استحقاق کا استقرار کرے یا اسکو ڈگری قبضہ عطا کرے تب عہدہ داران رجسٹری اپنے رجسٹروں کو مطابق حقوق فریقین کے جیسا کہ وہ عدالت دیوانی سے طے ہوئے ہوں ترمیم کریں گے۔ اگر کارروائیات رجسٹری کا نتیجہ یہ ہو کہ مدعی کو بیدخل کیا جاوے تو زیر دفعہ ہذا وہ نالش نہیں کرسکتا (۴)،

دادرسی مندرجہ دفعہ ہذا کے لئے کون امور ضروری ہیں | ممکن ہو کہ ڈگری استقراریہ یا تو (۱) کسی قانونی حیثیت سے یا (۲) کسی حق واقع جائداد سے متعلق ہو حیثیت قانونی سے مراد عموماً ناجائز حالت ہے۔ مثلاً صحیح النسبی ازدواج طلاق تبنیت وغیرہ۔ مقدمات مندرجہ تمثیلات (د) و (ح) دفعہ ہذا و تمثیل دفعہ ۴۳ مثالیں حیثیت کی ہیں دیگر تمثیلات حقوق واقعہ یا متعلق جائداد کی تمثیلیں ہیں۔ الغرض اس امر کے کہ نالش واسطے استقراریہ ڈگری منجملہ ان ہر دو اقسام کے ایک قسم کی معلوم ہوتیں امورات کا ہونا ضروری ہے اولاً ایک موجودہ استحقاق موجود ہو گو کیسا ہی بعید امکان اس کے واقعی قبضہ میں آنیکا اور اس سے متمتع ہونیکا ہو محض ایک شرط خواہ وہ کیسی ہی قریب اور قابل قیمت ہو اگر اس کی وجہ سے کوئی موجودہ جائداد یا استحقاق نہ ہو تو وہ کافی نہ ہوگی جیسا کہ بصورت وارث ایک شخص فاترالعقل کے۔ ثانیاً۔ کوئی موجودہ خطرہ یا نقصان حق مذکور کا موجود ہو جو استقرار مذکور سے رفع ہوسکے یعنی کہ استقرار کی خالص احتمالیہ

(۱) بنگال لا رپورٹ مقدمہ اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ و ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۰ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۷۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۰۲ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۰

وجوہات پر استدعا نہیں کرنی چاہیے (۱) تیسرا امر دفعہ ہذا کی شرط میں مندرج ہے یعنی یہ کہ ایک
شخص جو اسوقت (اگر بہر کیف ہو) ایک ڈگری استقراریہ کا مستحق ہے صرف ڈگری استقراریہ کی
استدعا نہیں کرسکتا۔ ایک مہر میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جو مغائر استحقاق مدعی کے ہو
وجہ نالش زیر دفعہ ہذا کی ہے۔ لہٰذا استقرار اور اس کے امتناع کی ڈگری دیجا سکتی ہے کیونکہ وہ
ایک جائداد و الفاظ ہیں ہے (۲) جس صورت میں کہ نالش واسطے اثبات اس امر کے ہو کہ کوئی
انفکاک نہیں ہوا اور کہ جائداد عذرداری تا حال تابع رہن اور بجائے ڈگری مدعیان تا حد استحقاق
رہن قابل قرقی ہے چونکہ حق مرتہن واقع اراضی ایک حق واقع اراضی اور جائداد ہوتا ہے اور
مدعیان جائداد مذکورہ سے اپنا حق دلا پانے کے دعویداران ہوں جس سے مدعا علیہ کو انکار
ہو تو مدعیان زیر دفعہ ہذا نالش استقراریہ دائر کرسکتے ہیں (۳) حق (حبیپ) تعمیر کرنیکا یعنی ایسی جگہہ
جس میں مچھلیاں پکڑی جاویں داخل حقوق جائداد ہے اور اس کی نسبت حسب دفعہ ہذا استقراریہ
ڈگری دیجا سکتی ہے (۴) مدعیان چماران کا دعوے یہ تھا کہ ہمارے حق کا استقرار اسطرح پر کیا جاوے
کہ جو حیوان ہمارے پانہ میں مریں ہم ان سب کے چمڑے میں سے بروئے وراثت ۲/۳ حصہ کے مستحق
قرار دئے جائیں تاکہ ہم آئندہ اسیطرح سے لیا کریں۔ السمی صاحب و رنگین صاحب نے (با اختلاف
رائے سماتھ صاحب) یہ تجویز کی کہ مقدمہ ہذا حسب شرائط دفعہ ۴۲۔ ایکٹ دادرسی خاص قانوناً
قائم نہیں ہوسکتا (رنگین صاحب بہادر جج۔ حق متدعویہ ایسا حق نہیں جو مدعیان کو حسب شرائط دفعہ
ہذا استقرار کا مستحق بنائے حق مذکور ایسی جائداد کی نسبت ہونا چاہیے جسکا وجود بوقت نالش موجود
ہو گو حق مذکور بذات خود ملتوی کیا جائے۔ مثلاً حق وراثت بازگشت حق مذکور سے اس جائداد کا حق
مراد نہیں جو بوقت نالش موجود نہیں اور جو آئندہ کبھی موجود ہو یا نہ ہو)
(السمی صاحب بہادر جج۔ چونکہ مدعیان نے جبات کا در اصل دعوے کیا ہے وہ اس امر کا استقرار ہے
کہ وہ مدعا علیہ کے خلاف گاؤں کی خدمات کا دو تہائی حصہ پورا کرنے اور لعوضاس کی فیس بشکل چمڑہ
یا کسی اور طرح سے حاصل کرنیکے مستحق ہیں اس لئے وہ کسی جائداد کیواسطے اس قرارداد کی نالش نہیں کرسکتے)
(سماتھ صاحب بہادر جج نے یہ تجویز کی کہ دعوے قائم ہوسکتا ہے۔ کیونکہ الفاظ "حق نسبت کسی جائداد کے"
مندرجہ دفعہ ۴۲ صرف اس جائداد کو بیان نہیں کرتے جو حقیقتاً موجود ہو بلکہ اس جائداد کو بھی بیان کرتے

---

(۱) ملاحظہ ہو اسٹوری ایکوئٹی جلد ۲ دفعہ ۱۱۵۱ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۸۹
(۳) نمبر ۱۱۱ سنہ ۱۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

ہیں جو کہ آئندہ حاصل ہونیوالی ہو (۱)

نالش بغرض اس امر کے کہ مدعی ایک شخص متوفی کا فرزند کلاں ہے۔ حسب دفعہ ہذا قابل سماعت نہیں کیونکہ صرف اس امر سے کہ مدعی فرزند کلاں ہے بدون موجودگی دیگر امور کے جنکا اظہار ضروری ہے کوئی بنائے دعوے ظاہر نہیں ہوتا یعنی صرف فرزند کلاں ہونا کوئی حیثیت قانونی حسب منشا دفعہ ہذا نہیں بخشتا (۲)

ایک ہندو بیوہ نے ایک سرٹیفکیٹ وراثت کی درخواست کی تاکہ نامبردہ اپنے متوفی شوہر کی قرضجات وصول کرنے کے قابل ہو۔ مدعا علیہم کے عذر پر جو کہ ورثار بازگشت تھے صرف رقم ڈپازٹ کردہ بہ بینک کے سود وصول کرنیکا حکم صادر کیا گیا۔ اسپر مدعیہ بیوہ نے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ وہ کل رقم کے وصول کرنے کی مستحق ہے۔ تجویز ہوئی کہ نالش قابل مسموع ہے اس کے اختیار دربارہ وصولی روپیہ پر جو صرف ورثار بازگشت کی درخواست پر لگائی گئی تھی ورنہ اس کو قانونی حیثیت حاصل تھی (۳)

اگر ہم تمثیلات مندرجہ دفعہ ہذا کا امتحان کریں تو ان سب میں بغرض نالش واسطے ڈگری استقراریہ کے ضروریات متذکرہ بالا پاویں گے۔

تمثیلات (الف) و (د) استحقاق جسکا محفوظ رکھنا یا جسپر حملہ کیا جانا مقصود ہے خواہ استحقاق متعلق حیثیت ہو خواہ حق بہ لنسبت جائداد کے ہو وہ ایک موجود استحقاق کے ہے اور استقرار کا کیا جانا موجودہ نقصان یا خطرہ کے رفع کرنے کے لئے ضروری ہے اور کسی صورت میں بھی مدعی موجود الوقت میں مزید دادرسی کا مستحق نہیں ہے۔ ایسا ہی مرگیا تمثیلات (الف) و (د) میں ہے۔ مدعی کو یہ ثابت کرنا چاہئے کہ کوئی دادرسی موجود ہے جو عدالت عطا کر سکتی ہے (۴) اسکو لازم ہے کہ کوئی دادرسی مستلزمہ ثابت کرے جو اگر اس کی استدعا کی جاوے عدالت عطا کر سکتی ہے بجز اسصورت کے کہ وہ استقرار کا بدیں غرض دعویدار ہو کہ وہ کسی اور عدالت میں ایک کارروائی بلحاظ دادرسی مذکور کے کام آوے (۵) اور یہ بھی ضروری ہے کہ مدعی کو کوئی قانونی حیثیت یا حالت حاصل ہو اور ضرور ہے کہ اسکا اسنے کسی ایک شکل میں بیان کیا ہو اور ضرور ہے کہ اس کے استحقاق کی تردید کی گئی ہو عدالت نے ایک مقدمہ میں ان ضروریات میں سے کسی کو نہ پایا جہانکہ ایک شخص نے نالش بخلاف

(۱) نمبر ۱۱۵ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۱۴۳ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۶ (۴) بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۱۵ نوٹ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۶ و رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۴ صفحہ ۳۰۰

مدعا علیہ جو بعض جائداد کا قابض تھا واسطے استقرار اس امر کے رجوع کی تھی کہ جائداد مذکور وقف ہے اسکا استحقاق واقعہ جائداد صرف یہ تھا کہ وہ ایک مسلمان ہی عدالت نے تجویز کی کہ اسکو کوئی منصب اعتراض حاصل نہیں ہی اور کہ اس کی نالش قابل قیام نہیں (۱) جس حال میں کہ مدعیان نے واسطے استقرار اس امر کے نالش کی کہ وے بحیثیت منیجر ایک گھاٹ کے ان تحائف میں ایک ثلث کے مستحق ہیں جو جاتریوں نے دیے ہیں اور کہ مدعا علیہم ان کی بابت لطور کامل مالکان کے مستحق نہیں ہیں اور نیز واسطے دادرسی متلزمہ کے تو عدالت نے انکی نالش کو بربنا اسوجہ کے خارج کیا کہ اگر شہادت سے یہ بھی ثابت ہو کہ انکو گھاٹ میں کچھ حقوق حاصل تھے تاہم وہ ان خاص حقوق کے ثابت کرنے میں قاصر رہے ہیں جو انہوں نے بیان کئے تھے یا کہ انہوں نے خاص دادرسی مستدعیہ کی نسبت اپنا استحقاق ثابت نہیں کیا (۲)

مدعی صرف اس صورت میں استقرار حق کی ڈگری پا سکتا ہی جبکہ وہ یہ امر ثابت کرے کہ کوئی کافی وجہ واسطے دائر کرنے ایسی نالش کے رکھتا ہی۔ تاوقتیکہ یہ امر صاف ثابت نہو کہ مدعا علیہ مدعی کے استحقاق میں دست اندازی کرنا چاہتا ہی مدعی استقرار حق کی نالش نہیں کر سکتا (۳) اور نیز دیکھو نالش استقرار حق قبضہ اراضیات بحیثیت مزارعہ بشرح معین یا علی السبیل البدل بغرض حصول قبضہ اراضیات سے متعلق ہو سکتی ہی (۴) مدعیان نے نالش بغرض استقرار اس امر کے دائر کی کہ بعد وفات بیوہ قابض کے جو اسوقت باستحقاق بیوہ قابض جائداد تھی نامبردگان جائداد مذکور کے ورثہ میں پانے کے مستحق ہونگے تجویز ہوئی کہ ایسی نالش قابل قیام نہیں ہی کیونکہ بیوہ کیطرف سے کوئی ایسا فعل نہیں کیا گیا اور نہ کوئی انتقال جائداد کیا گیا ہی جس سے یہ احتمال پیدا ہو کہ مدعیان کے حقوق کو نقصان پہونچے گا اور نہ مدعیان کے حقوق سے قبل ارجاع نالش انکار کیا گیا ہے (۵) ایک پرانا مقدمہ ہیچو تمثیل الف کے تھا جس میں بلحاظ ضروریات مطلوبہ کے نقص تھا۔ مقدمہ مذکور میں ایک زمیندار نے اپنے مزارعان کی ایک تعداد کے نام نالش کی جنہوں نے حسب بیان اس کے بیان کیا کہ وہ بروئے ایک خاص حیثیت کے قابض ہیں۔ نتیجہ جسکا وہ یہ چاہتا تھا کہ انکو بذریعہ استقرار اپنے حقوق کے محروم کرے صورت مذکور میں اس کے حقوق بلحاظ قبضہ میں کوئی نقصان نہ پہونچایا گیا تھا اور نہ کوئی خطرہ تھا کیونکہ وہ برابر لگان اور منافعات وصول کرتا تھا اور وہ کسی اور قسم کا قبضہ علاوہ اس کے جو انکو

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۱ (۲) انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۸ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۸ (۵) نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

حاصل تھا حاصل نہ کرسکتا تھا۔ تمثیل (الف) میں یہ امر صریحاً بالکل مختلف ہے کیونکہ مبینہ حق راستہ کا استعمال ضرور ہے کہ بہ تسلسل خلاف ورزی قبضہ کے ہو لیس اس صورت میں بیان کردہ حقیت کا نتیجہ یعنی کہ لگان اضافہ نہ کیا جا سکے کسی اور خاص عدالت کے قابل سماعت تھا اور آخراً کہ جھوٹا استحقاق جو کہ بیان کیا گیا تھا کسی دستاویز پر مبنی نہ تھا جس صورت میں کہ وہ دادرسی بذریعہ اس کے منسوخ کرانے کے حاصل کرسکتا تھا۔ اصل مدعا اس قسم کی نالش کا یہ تھا کہ مدعاعلیہ اپنے مال میں اضافہ لگان کی کارروائیات کریں کوئی امر اسکا سدراہ نہ ہو اور کہ دادرسی مذکور کی اگر وہ اسکا مستحق تھا اسے بلاواسطہ طور پر استدعا کرنی چاہیے تھی (۱) ایک ایسا ہی اور مقدمہ تھا جس میں مدعی نے ایک رواج کی موجودگی کے استقرار کی استدعا کی تھی جس کی رو سے وہ بحیثیت صاحب زمین کے رعیت کی اراضیات کو واسطے کاشت نیل کے حاصل کرسکتا تھا۔ عدالت نے اس کی نالش کو بدیں وجہ نامنظور کیا کہ اسکا اصل مقصد رعیت وخیلکار کو بیدخل کرنا تھا (۲) صورت مندرجہ تمثیل (الف) میں الف عامہ خلائق میں سے کسی ایک پر نالش کرسکتا ہے جو پہلے ہی اس کی اراضی کو بطور شارع عام کے استعمال کرنیکا دعویدار تھا۔ ایسی نالش میں یہ ضروری نہیں ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ کو فریق بنایا جاوے (۳) اس شخص کو جس کی جائداد ایک ڈگری مصدرہ بخلاف شخص ثالث کی اجراء میں نیلام کیجاوے اسوقت تک انتظار کرنا لازم نہیں ہے کہ وہ مشتری نیلام سے بیدخل کیا جاوے وہ مستحق ہے کہ اپنی نالش اس کے استحقاق سے انکار ہوتے ہی دائر کرے اور نیلام بعلت اجراء سے اسکو بناء دعوے حاصل ہوگی۔ (۴) مدعی نے بربنا ایک رہن کے ڈگری نیلام جائداد مرہونہ حاصل کرکے جائداد مذکور کو واسطے نیلام کرایا اسپر راہن متوفی کے برادران نے عذرداری کی جائداد مرہونہ بیع بوجہ نہونے شرکار کے حقدار ہیں اور کہ صرف مدیون کو اس کے رہن کرنیکا اختیار حاصل نہ تھا جن کے دعوے کی بابت اشتہار نیلام میں مشتہر کئے جانے کا حکم دیا گیا اسپر مدعی نے عذرداران کے نام نالش واسطے استقرار اس امر کے رجوع کی کہ جائداد کامل طور پر اس کے مدیون کی ملکیت تھی اور کہ مدعاعلیہم کو اس میں کوئی حق حاصل نہ تھا۔ تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۴۲ مدعی استقرار مستدعیہ کا مستحق تھا لیکن چونکہ مدعی نے خود جائداد کو بعد ڈگری اشتہار کے خرید کیا تھا یہ عذر کیا گیا تھا کہ وہ کسی ڈگری استقرار یہ کا مستحق نہیں ہے۔ تجویز ہوئی کہ وہ تبدیلی واقعات جو خود مدعی نے جائداد کو خرید کرکے پیدا کی اس کی رو سے وہ استحقاق ارجاع نالش زائل نہ ہو گیا تھا جو پہلے سے اس کے حق میں پیدا ہوا تھا۔ (۵)

(۱) لاء رپورٹس انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۸۳۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۸۰۔ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۶۰ (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۳ (۵) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۷۰۱

ایک وارث بازگشت مستحق ہو کہ نالش واسطے منسوخی ایک تبنیت کے بدون ثبوت فریب منجانب ورثاء
بازگشت کے جو اس سے بعید نہوں دائر کرے اور قریبی ورثار بازگشت ایسی نالش میں جائز فریق
ہونگے (۱)، زمیندار کو اس حالت میں کہ جب اسکا استحقاق بوجہ تصرفات بیجا زمیندار ہمسایہ کے
معرض خطرہ میں ہو اور درحالیکہ اس کے استحقاق کو بوجہ اس انکار کے کہ اسکو اپنی اراضیات پر حق
حاصل ہے نقصان پہونچتا ہو یہ اختیار ہے کہ بغرض استقرار اپنے حق کے بمقابلہ غاصب اور بغرض قابض کرا
دیے جانے کے اراضی پر بمقابلہ اس کے نالش دائر کرے (۲)، نالش منجانب ایک شخص کے برخلاف
میونسپل کمیٹی کے واسطے استقرار مد استحقاق قائم کرنے مارکیٹ (بازار) کے خاص اراضی پر دائر ہوسکتی ہے
جبکہ میونسپل کمیٹی مذکور نے اس کی درخواست در بارہ اجازت قائم کرنے مارکیٹ (بازار) کے نامنظور کی ہو (۳)
برعکس صورت تمثیل (الف) اس صورت میں ہوتی ہے جبکہ شخص قابض عوام الناس کے حق سے
انکار کرے تو اس صورت میں کوئی منجملہ انکے نالش واسطے استقرار کے دائر کرسکتا ہے۔ ایک
مقدمہ میں جو کسیقدر مشابہ اس کے ہے مدعیان ایک خاص مندر میں جاتر ان کو لیجایا کرتے
اور ان کیطرف سے پوجا کیا کرتے تھے۔ مدعا علیہم نے جو سیوک مندر کے تھے یکایک عوام کو اس
مندر کے کمرہ میں بلا ادائے ایک محصول کے جانے سے روکدیا جو کہ بتبرک تھا۔ عدالت کی یہ رائے تھی
کہ مدعیان اندر آنے کے استحقاق کے استقرار کرانیکے ڈگری کے بدون ادا کرنے کسی محصول کی مستحق
تھے (۴)، جس حال میں کہ بیان حق کی بابت تنازعہ کیا جاوے تو مدعی اس امر کے استقرار کیواسطے
نالش کرسکتا ہے کہ اسے ایک خاص وقت پر ایک مندر کے پروہت کا قائمقام ہونیکا حق حاصل ہے اور نیز
واسطے اس امر کے کہ وہ ان چڑہاووں کے لینے کا مستحق ہے جو جاتری لوگ اسوقت میں مندر پر چڑہاویں
(۵)، ہرگاہ کہ ایک ڈسٹرکٹ ٹمپل کمیٹی نے مدعیان کو مندر کے عہدہ امانتی سے معزول کیے جانیکا حکم دیا عدالت
نے تجویز کیا کہ مدعیان اس امر کے استقرار کی بابت نالش کرسکتے ہیں کہ فعل کمیٹی خلاف قانون ہے (۶)
جیسا کہ تمثیل (د) میں درج ہے وارث بازگشت کے استحقاق کے استقرار کے لیے یہ ضروری ہے کہ
کوئی نقصان یا خطرہ وارث مذکور کی نسبت موجود ہو۔ ایک مشتبہ استحقاق کی نسبت محض خاموش
رہنا کوئی کافی وجہ اس امر کی نہیں ہے کہ استقرار حق کا کیا جاوے۔ ایسے اصول پر جو ایک پرانے مقدمہ

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۲ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷۶ (۳) انڈین لا رپورٹ
الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۲ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۹ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۴
(۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۶۱۔

میں بیان کیا گیا ہے (۱) اگر عمل کیا جاوے تو آئندہ کے حقوق کی بابت تصفیہ کرانیکا دروازہ کہل جاوے گا
درحالیکہ ایک فریق یہ مناسب خیال کرے کہ تنازعہ دربارہ استحقاق کے جو بعد میں کسیوقت پیدا ہونا ممکن
ہے بذریعہ ایک استقراریہ ڈگری کے فیصل کرایا جاوے (۲)، ایک شخص جس کو ایک مفوضہ حق پسماندگی
بعد از جائداد تاحیات کے حاصل ہو مستحق ہے کہ زیر دفعہ ہذا نالش بغرض استقرار اس امر کے رجوع کرے
کہ ہبہ نامہ تحریر کردہ مالک تاحیات معطی کی زندگی کے بعد ناجائز ہے (۳)، محض امکان وراثت اس جائداد
کا جو ایک بیوہ کے قبضہ میں تاحیات ہو اس شخص کو جو امکان وراثت رکھتا ہے یہ حق عطا نہیں کرتا
کہ نالش واسطے تردید ایک تبنیت کے کرے جو بیوہ سے کی جانی بیان کی گئی ہے۔ ایسی نالش قیاسی
وارث کیطرف سے دائر کیجانی ضروری ہے یا بصورت اس کی انکار از رجاع نالش کے یا درحالیکہ اسنے
اپنے آپکو بذریعہ فعل یا الفاظ کے نالش کرنے سے محروم رکھا ہو یا کہ اُسنے مبینہ تبنیت میں اتفاق
یا سازش کرلی ہو منجانب وارث بازگشت قریبی کے دائر ہونی چاہیے۔ موخرالذکر صورتمیں عرضیدعوے
میں یہ بیان کیا جانا چاہیے کہ کیوں قیاسی وارث نے نالش نہیں کی تب عدالت بہ تعمیل اختیار
تمیزی خود اس امر کا فیصلہ کریگی کہ آیا مدعی مجاز نالش کرنیکا ہے (۴)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لار رپورٹ
الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۶ و شرح زیر عنوان "تمثیل (ہ)، و (و)"

تمثیل (ب)، تمثیل (ب) میں عمرو اور بکر اور خالد کو ایک موجودہ استحقاق جائداد موہوبہ میں حاصل ہے
لیکن یہ امر غیر متحقق ہے کہ آیا ان کی اولاد کو جو اسوقت معرض وجود میں نہیں جائداد مذکور میں
کوئی یا کونسی حقوق حاصل ہیں۔ غیر متحقق اور محدود تصرف جائداد سے جو انکو بصورت دیگر حاصل ہوتا
عمرو اور بکر اور خالد کے حقوق میں ایک صریح نقص موجود ہوگا بجز اس صورت کے کہ نامبردگان اپنے استحقاق
کا استقرار حاصل کرلیں گو اولاد وجود میں نہیں آئی۔ تاہم ایک استقرار ان کے حقوق کا اگر کوئی ہو ایک
ضروری اور ناقابل ابطال شرط استقرار ان حقوق کی ہے جو موجود الوقت میں عمرو اور بکر اور خالد کو
حاصل تھی لیکن یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ عدالت اس سے زیادہ اولاد کے حقوق کا استقرار کریگی جسقدر کہ عمرو
اور بکر اور خالد کے حقوق کا تعین کرنا ضروری ہے اسیطرح سے ہم ایک ایسی صورت فرض کر سکتے
ہیں جس میں اولاد کے حقوق باہمی غیر منفصل چھوڑے جا سکیں (۵)،

(۱)، ملاحظہ ہو لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۶۹ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۱۰ (۲)، نیز ملاحظہ ہو
انڈین لار رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۷۰ (۳)، انڈین لار رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۹، و کلکتہ لار رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۹
(۴)، کلکتہ لار رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۸ (۵)، ہیر رپورٹ جلد ۱۰ انڈکس ۱۲ و چانسری ڈویزن جلد ۶ صفحہ ۴۲۔

ایک مقدمہ میں جہانکہ مدعی نے زیر دفعہ ہذا نالش بغرض التوا بٹوارہ جسکا حکم صاحب کلکٹر نے حسب ایکٹ بنگال نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۶ء دیا تھا بنا بر اسوجہ کے دائر کی کہ پہلے سے خانگی تقسیم کی جا چکی ہوئی ہے عدالت نے تجویز کیا کہ مدعی کو ہر دو امور یعنی یہ کہ خانگی تقسیم عمل میں آچکی ہے اور بموجب تقسیم مذکور کے وہ اس تقسیم شدہ حصہ جائداد پر قابض ہے جو بروئے تقسیم کے علیحدہ کیا گیا تھا ثابت کرنے چاہئیں اور کہ نیز اگر اس نے ان امورات کو ثابت کر دیا ہو تو ڈگری استقراریہ اس کے حقوق منقسمہ تک محدود ہوگی (۱)

ایک استقراریہ ڈگری بلحاظ آئندہ کے منافعجات ایک کمپنی کے صادر کی جا سکتی ہے جو کہ منفعت قرار دیجا سکیں مقدمہ مذکور میں عدالت نے قرار دیا کہ حق موجود ہے گو کہ استعمال حق مذکور اس امر پر منحصر ہوئیکے کہ آیا اخر آکوئی منافعجات قابل تقسیم موجود تھے یا نہیں (۲)

جس حال میں کہ نالش استقراریہ کا منشا ریہ ہو کہ مدعا علیہ کو جو جائداد کا بروئے ایک مبینہ تبنیت اور انتقال کے وعیدار ہے بعد وفات مدعی قبضہ حاصل کرنے سے منع رکھا جاوے تو تجویز ہوئی کہ نالش مناسب طور سے خارج کی گئی ہے (۳)

جس حال میں کہ ترتیب نالش سے استقرار ایسا معلوم ہو جو اس شخص کو پابند نہیں کر سکتا جو اسوقت موجود نہیں ہے تو کوئی استقرار نہ کیا جاویگا (۴) لیکن جس حال میں کہ عدالت کو بصورت ایک خاص وصیت کے اس امر کا استقرار کرنا تھا کہ ایک شخص کے حق میں ایک جائز حصہ تاحیات کی لگائی گئی ہے تو اس نے آئندہ کے حقوق فریقین کا استقرار تابع سالقہ حق تاحیات کے کر دیا بدینوجہ کہ جملہ موجودہ فریقہائے واسطہ دار عدالت میں موجود ہیں اور مقدمہ کا فیصل کرنا بدون غور کرنے اوپر کل منشا روصیت کے اور بدون جو دشیل نتائج بلحاظ استحقاق ہر ایک فریق کی حاصل کرنے کے جو بروئے وصیت اسکو حاصل ہے ناممکن ہے جو جو دشیل نتائج جہانتک اونسے ان فریق کے حقوق ظاہر ہوتے ہیں یا ہونے ممکن ہیں ڈگری میں مندرج کئے جانے چاہئیں (۵)

عام اصول یہ بیان کیا گیا ہے کہ آئندہ کے حقوق کا تصفیہ نہیں کیا جاتا بلکہ تاوقت وقوع حادثہ کا انتظار کیا جاتا ہے بجز اسصورت کے کہ موجودہ حق فیصلہ عدالت پر منحصر ہو یا کہ کوئی اور خاص حالات موجود ہوں جنسے عدالت کا بلحاظ اس امر کے اطمینان ہوتا ہو کہ آئندہ کے حقوق کا فیصلہ کرنا اسوقت مناسب اور معقول ہے لیکن بصورت فریقہائے بالغ اور قابل کے ایسا نہ ہو سکیگا (۶)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۷ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۷ (۳) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۰ (۴) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد سپلیمنٹ صفحہ ۴۹ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۴ نیز ملاحظہ ہو صفحہ ۲۱۵ (۵) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد سپلیمنٹ صفحہ ۸۴ (۶) ملاحظہ ہو چانسری ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۴

تمثیل (ج) تمثیل (ج) میں گو کہ جائداد حاصل نہیں ہوئی اور نہ اشخاص مستحق معلوم کئے گئے ہیں تاہم پابندی پیدا کردہ بذریعہ اقرار زید کے ایک موجودہ استحقاق ہے اور نقص یہ ہے کہ موجودگی ایسی پابندی کی زید کو موجودہ اختیار دربارہ کارروائی کرنے کے استعمال کی مانع ہے جو کہ بصورت دیگر ساتھ کسی شرط کے یا ساتھ ایک امید کردہ استحقاق واقعہ جائداد کے استعمال میں لا سکتا ہے جس جائداد سے کہ ویسا اقرار بطور ممکن بعد میں متعلق ہو سکتا ہے جبکہ وہ حاصل کی جاوے یا مفوض کی جاوے تمثیل (ج) میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ کوئی مزید دادرسی ضروری نہیں ہے کوئی غلطی یا فریب یا ہیچ قسم کی وجہ موجود نہیں جو انتظام مذکور کی اصلاح یا تنسیخ کو جائز ٹھہراوے لیکن محض ایک اقرار کا غیر متحقق ہونا اور کہ بوجہ غیر متحقق ہونے کے اس کے استقرار کا کالعدم ہونا کافی دادرسی ہوگی اور باقی دستاویز کو قائم رہنے دیا جاویگا۔

تمثیلات (د) و (ہ) کا مقابلہ ہر دو تمثیلات (د) و (ہ) میں فرق یہ ہے کہ تمثیل (د) میں وارث بازگشت وہ شخص ہے جسکا استحقاق ظاہر اور ناقابل ابطال ہے تاکہ جائداد بر طبق اختتام خاص حقیت کے اس کے یا اسکے قائممقام کے نام منتقل ہو لیکن تمثیل (ہ) میں وارث بازگشت وہ شخص ہے جسکا استحقاق گو کہ موجود ہے ناقابل ابطال نہیں ہے بلکہ قیاسی ہے اور اس امر پر منحصر ہے کہ اگر وہ مالک تاحیات کے بعد خود زندہ رہے تو حاصل کریگا۔ ہر ایک تمثیل میں فعل جس کی تردید بذریعہ ڈگری استقراری کے کرنیکی استدعا ہے ایک فعل انتقال منجانب مالک تاحیات کے ہے اور ہر ایک میں استقرار در اصل یہ ہے کہ اگر ایسا فعل مالک تاحیات کی زندگی کے بعد تک کیا جاوے تو وہ ناجائز ہے۔ لہذا ورثا مابعد اس شخص کے نام نالش کر سکتے ہیں جو بمقابلہ مالک تاحیات کے مخالفانہ قبضہ رکھتا ہے (۱) کلکتہ ہائیکورٹ نے بخلاف ازیں قرار دیا کہ بعید تر وارث بازگشت جس کو کامل استحقاق حاصل ہونا ہو بموجودگی فوری وارث بازگشت کے جو صرف قابض تاحیات ہو زیر دفعہ ہذا نالش استقراریہ کر سکتا ہے (۲) دو حقیتوں حین حیاتی کا درمیان میں آجانا مانع اسکا نہیں ہے کہ وارث مابعد اپنے حق کا استقرار بنسبت اراضی کے حسب دفعہ ہذا کرا لے یعنی وارث مابعد کا حق جو حسب دفعہ ہذا محفوظ کیا گیا ہے بوجہ ہونے دو حق حین حیاتی کے تبدیل نہیں ہو جاتا (۳) تمثیل (د) میں یہ امر غیر اہم ہوگا اگر نمونہ میں بھی استقرار ایسا کیا گیا ہو لیکن تمثیل (ہ) میں ضروری ہے کہ نمونہ استقرار ایسا ہی ہو کیونکہ وارث مابعد ہی صرف قیاسی طور پر مستحق ہے۔ چنانچہ ایک ہبہ بحق پسماندہ وارث کے جو مشروط بہ اختتام حقیت ضمن حیاتی ہو اسوجہ سے کہ ہبہ جائداد حین حیاتی کالعدم

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۲ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۶۲

(۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۵۔

ہے زائل نہیں ہوتا بلکہ اس کو جلد تر ملتا ہے (۱)

تمثیل (۸) و (۹) | تمثیل (۸) میں ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ایک موجودہ استحقاق جس سے متمتع ہونا بہت بعید ہی اور غیر اغلب حادثہ پر منحصر ہو مثلاً اس اتفاق پر کہ ایک بوڑھا آدمی بعمر ۷۰ سال اپنے پیچھے ایک بیوہ بیس سالہ چھوڑ جاویگا ایک موجودہ جائداد ہی گو کہ بلحاظ اتفاق کے اس کی کوئی قیمت ہو یا نہ ہو (۲) لہٰذا اس صورت میں وہ شخص جو قیاساً مستحق ہے ایک موجودہ استحقاق رکھتا ہے جو اسکو اس امر کا مستحق ٹھہرانے کے لئے کافی ہو کہ وہ بغرض رفع خطرہ اسبابات کے کہ آئندہ کے لئے حق مذکور سے بوجہ مضرت رساں فعل انتقال بدون ضرورت جائز کے محروم رہے نالش کرے۔ بیشک ایسی صورتوں میں مابین اس استحقاق کے جو پیدا ہوا ہو (خواہ کامل یا قیاسی ہو اور خواہ کسیقدر بعید) اور زمانہ مستقبل پر پیدا ہونیوالا ہو، اور اس استحقاق کے فرق ہو جس کی نسبت صرف امکان ہو کہ ایک حادثہ جبکہ وہ مشروط سمجھا گیا ہے بعد میں واقعہ ہونا ممکن ہے۔ بوخر الذکر نہ تو کوئی استحقاق ہے اور نہ کوئی حق ہے وہ محض آئندہ کے حق کی صرف امید ہے لہٰذا اس کی نسبت نالش نہیں ہوسکتی (۳) برنا برا اسی اصول کے مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۱۱ فیصل کیا گیا تھا جس کے واقعات حسب ذیل ہیں:-

کہ (الف) نے بحیثیت نواسہ (ب) کے اس کے وارث ہونیکا دعویدار ہو کر ان انتقالات کے منسوخی کی استدعا کی جو (ب) کی بیوہ نے کئے تھے اور نیز واسطے استقرار اس امر کے کہ برطبق وفات پسماندہ بیوہ کے وہ (ب) کی جائداد پر وارث ہونیکا مستحق ہے۔ عدالت نے اسکو بر بنا اسوجہ کے دادرسی عطا کرنیسے انکار کیا کہ وہ استقرار مستدعیہ کی بابت بحیثیت قیاسی وارث برطبق وفات بیوہ کے نالش کرنیکا مستحق نہیں ہے عدالت نے بلحاظ دفعہ ۴۲ یہ رائے ظاہر فرمائی کہ دفعہ مذکور صرف موجودہ اور حاصل شدہ استحقاق سے متعلق ہے نہ کہ استحقاق عارضی سے مثلاً ایسے شخص کے حقوق سے جو کہ بعد وفات بیوہ قابض کے ایک ہندو شخص کی جائداد کا وارث ہونیکی توقع رکھتا ہو۔ لیکن مدراس ہائیکورٹ نے ایک مخالف رائے اختیار کر کے اس فیصلہ سے اختلاف کیا ہے۔ مقدمہ مدراس میں مدعیان جو ایک شخص ہندو متوفی ہندو کے چچازاد تھے۔ بحیثیت ورثا بازگشت ترکہ کے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ بعض انتقالات جو مدعا علیہ بیوہ نے کئے تھے مرگی زندگی کے بعد انپر قابل پابندی نہیں ہیں عدالت نے مدعیان کی نالش کی ڈگری دی اور انکو استقرار مستدعیہ عطا کیا (۴)

(۱) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ اول و دی جیکس میکناٹن و گارڈن رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ (۲) اسٹوری ایکویٹی جلد ۲ دفعہ ۱۱۵۱ (۳) ملاحظہ ہو دی جیکس فشر اینڈ جانسن رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۵۲ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۹۰

ایک بعید تر وارث بازگشت ایسی نالش کرسکتا ہے جبکہ قریبی ورثا بازگشت نے بیوہ کیساتھ سازش کرلی ہو یا اپنے آپکو نالش کرنے سے ممتنع ٹھہرالیا ہو۔ حق جو بروے دفعہ ہذا واسطے دائر کرنے نالش استقراریہ کے دیاگیا ہے بروئے تمثیل (ہ) دفعہ ہذا یا مد ۱۲ ایکٹ میعاد ان نالشات تک محدود نہیں کیاگیا جو اس شخص کی طرف سے ہوں جو قیاسی طور پر مستحق قبضہ ہو۔ عام الفاظ دفعہ کو تمثیلات مندرجہ دفعہ سے محدود نہ کرنا چاہیے (۱) کلکتہ ہائیکورٹ نے بھی بہ پیروی مقدمہ مذکور قرار دیا ہے کہ جسصورت میں قریب تر وارث بازگشت نے اپنے آپکو اندر قانونی عرصہ میعاد نالش نہ کرنیسے ممتنع ٹھہرالیا ہو اور اسطرح سے عملی طور پر مبینہ ناجائز انتقال میں سکوت یا رضامندی اختیار کرلی ہو تو بعید تر وارث بازگشت نالش کرسکتا ہے (۲) قیاسی وارث بازگشت کا حق لنسبت ڈگری استقراریہ زیر دفعہ ہذا کے معاملات متذکرہ تمثیلات (ہ) و (و) تک ہی محدود نہیں ہے۔ یعنی ان معاملات تک جو خود بیوہ نے کیے ہوں۔ چنانچہ جسصورت میں کہ بطبق وفات آخری مالک ذکور کے جسنے اپنے پیچھے ایک بیوہ چھوڑی ہو جائداد بطے مملوکہ نامبردہ کی بابت موہوب لہم بروئے ایک وصیت کے جو متوفی کی ہوئی بیان کی جاتی ہو دعویدار ہوں تو وارث بازگشت جو موجود ہو نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کرنیکا مستحق ہے کہ مبینہ وصیت ناجائز تھی اور اسکے حقوق بازگشتی پر قابل پابندی نہیں (۳) ایسی مقدمات میں جیسے کہ تمثیلات (ہ) و (و) میں مندرج ہیں پریوی کونسل نے یہ قائم کیا ہے کہ بطور ایک عام قاعدہ کے نالش منجانب قیاسی وارث مابعد کے دائر کی جانی ضروری ہے یعنی منجانب اس شخص کے جو اگر بیوہ اسی وقت فوت ہو جاوے تو وارث ہوگا اور منجانب ایک بعیدی وارث مابعد کے بھی دائر کی جاسکتی ہے درحالیکہ قریبی ورثا نے بیوہ کے ساتھ سازش کرلی ہو اور بیوہ کے افعال میں انہوں نے رضامندی دیدی ہو یا انہوں نے دست اندازی کرنیسے اپنے آپکو باز رکھا ہو یا بدون کافی وجہ کے ارجاع کارروائیات سے انکار کردیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ واقعات جو ایک بعیدی وارث کی نالش کو جائز ٹھہرادیں نالش میں مندرج کیے جانے چاہئیں اور قریبی وارث کو فریق نالش بنانا چاہیے یہ قانون نہیں ہوسکتا کہ وہ شخص جس کو بیوہ کی وفات پر وارث ہونیکا امکان ہو نالش دائر کرسکے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو حق ارجاع نالش شاخ وراثت میں سے ہر ایک کو حاصل ہوگا۔ خواہ وہ کیسا ہی بعیدی ہو۔ (۴)

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۷ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۲ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۱۹۵ (۴) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۴ و موزانڈین اپیل صفحہ ۱۹۲ و لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۴۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۰۶۔

بہ پیروی مقدمہ مذکورہ باختلاف انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲ ہائیکورٹ الہ آباد نے قرار دیا ہے کہ قانون میں کوئی امر مانع واسطے وارث قیاسی یعنی اس شخص کی نہیں ہے جو اسصورت میں مستحق قبضہ ہوتا۔ اگر مالک حین حیات بوقت نالش فوت کر جائے کہ نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کرے کہ بمقابلہ مالک تاحیات کے وہ بطور قریب تر وارث بازگشت کے مستحق ہے اور واسطے حکم امتناعی در بارہ اس امر کے کہ مالک تاحیات جائداد متنازعہ فیہ کو تلف نہ کرے (۱)

اس امر کا استقرار حاصل کیا جا سکتا ہے کہ ایک کوشش انتقال کے منع رکھنے کے بارہ میں ہبہ کی ناجائز شرط ہے (۲) پریوی کونسل نے ایک استقرار برخلاف ایک بیوہ قابض کے بحق ایک بیوہ کے کیا جو جائداد پسماندہ میں تاحیات مستحق تھی اور نیز بحق شخص پسماندہ کے تابع حقیت حین حیاتی ہر دو بیوگان کے بدیں قرارداد کہ گو دادرسی استقراریہ سے معقول طور پر اسکو ایک دوسری نالش استقراریہ میں انکار کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ ایک پسماندہ بعیدی ہے تاہم چونکہ نالش برخلاف اس کے غلط طور پر بربنا رو ئداد فیصل کی گئی ہے لہذا وہ اپیل میں ڈگری مستدعیہ کا مستحق ہے (۳) مزارعہ دخیلکار کے ہمجدیوں کی طرف سے اس امر کے استقرار کے لئے نالش ہو سکتی ہے کہ ایک انتقال منجانب بیوہ ان کے حق وراثت بازگشتی پر کچھ اثر نہیں ڈالتا (۴) مدعیان نے جو ایک شخص مسمی عمرو کے ہمجدی وارث تھے اور جو ستویں پشت میں اس سے ملتے تھے ایک انتقال کی منسوخی کی نالش دائر کی جو اس کی بیوہ نے کیا تھا۔ مدعاعلیہم نے یہ عذر کیا کہ مدعیان کو کوئی حق نالش کرنیکا حاصل نہیں ہے کیونکہ وہ قریب ترین حقدار بازگشت نہیں ہیں اور دختر و نواسگان وہ اشخاص ہیں جو بقیاس غالب مستحق وراثت اسصورت میں ہیں کہ بیوہ کے بعد زندہ رہیں۔ تجویز ہوا کہ بغیر فیصلہ قطعی کرنے اس امر کے کہ آیا دختران و نواسگان رواجا وراثت سے خارج رکھے جاتے ہیں یا نہیں۔ مدعیان کی یہ حیثیت شہادت سے کافی طور پر بخوبی ثابت ہے کہ وہ نزدیک ترین حقداران بازگشت کے طور پر اس نالش کو قائم رکھنے کا حق رکھتے ہیں (۵)

ایک مقدمہ میں یہ قرار دیا گیا کہ مدعیان مستحق اس استقرار کے ہیں کہ رہن منجانب بیوہ بلا ضرورت قانونی کیا گیا ہے اور اس لئے بعد وفات بیوہ کے کچھ تاثیر نہ رکھیگا۔ لیکن بنسبت جواز وصیت کے کوئی استقرار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وصیت منسوخ ہو سکتی ہے اور اس کی تاثیر بیوہ کی زندگی میں نہیں ہوتی بلکہ وہ انتقال کی حد کو بھی نہیں پہونچتی (۶)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۰۴ (۲) چالنسری ڈویزن جلد ۳۸ صفحہ ۱۶۷ و ۱۸۳ (۳) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۴۰
(۴) نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

تمثیل (ر) ۔ تمثیل (خ) ایک اس قسم کی صورت ہے جس میں بموجب ایکوئٹی انگلستان کے ایک نالش واسطے قائم رہنے قبضہ کے ہو سکتی ہے اور جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک حکم امتناعی بخلاف آئندہ کے تنازعہ کے جاری کیا جاویگا۔ کیونکہ بروئے قانون نالش بیدخلی بلحاظ اپنے نمونہ کے اس ایک شخص سے بار بار دائر کیجا سکتی ہے۔ اسصورت میں فی الواقع جو کچھہ مطلوب ہے ہماری عدالتوں میں ایک استقرار حق کا ہے جس حال میں کہ مدعی کو عدالت کی امداد کی ضرورت اسکو بازقابض کرانے کی جانبیں نہ ہو تو اسکو ڈگری استقراری مطلوب ہوتی ہے (۱) ہم یہ بیان کر سکتے ہیں کہ اگر زید کو ناجائز طور پر بیدخل رکھا گیا تھا تو وہ صرف ڈگری استقراریہ کے لئے نالش نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ اگر وہ بہر حال مستحق ہوتا تو وہ اسیوقت مزید داد رسی قبضہ کا بابت ایک موثر ڈگری کے مستحق ہوتا۔ مزید براں عمرو کی نسبت یہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ زید سے چالاکی کے ساتھ قبضہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ پس اس کیلئے یہ ضروری ہے کہ اپنا قبضہ بذریعہ استقرار حق کے خود قائم رکھے ورنہ اس کے حقوق پر اندھیرا چھا جائیگا۔ اور اس کے استحقاق کی قیمت میں اس کے اسطرح جبر کارروائی کرنے سے نقصان واقعہ ہوگا اس امر کی کوئی صحیح وجہ نہیں ہے کہ ایک شخص کو جبکہ دیگر اشخاص جائداد کا دعویٰ پیش کریں جو کہ نامبردہ اپنی جائداد ہونی باور کرتا ہے اسوقت تک اس امر کے انتظام کرنے پر مجبور کیا جاوے حتی کہ اس کی شہادت زائل ہو جاوے کہ اپنے خاندان کے لئے انتظامات غیر متحقق رہنے دے اور جائداد کی قیمت میں جو نقصان واقعہ ہو اس کو برداشت کرے اور ایسی صورت مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۳ کی ہے (۲) اس کی ایک اور مثال بھی ہے جہانکہ ایک مجسٹریٹ ضلع نے مدعی کے خلاف ایک حکم واسطے دور کئے جانے ایک سدراہ کے جو مدعی نے اپنی دوکان کے سامنے قائم کی تھی صادر کیا یہ حکم اسوجہ پر صادر ہوا تھا کہ وہ شارعہ عام کی ہارج ہے مدعی نے نالش کی اور گو کہ یہ بحث کی گئی تھی کہ نالش بخلاف گورنمنٹ دائر نہیں ہو سکتی لیکن عدالت نے اسکے خلاف تجویز کی۔ چونکہ کل سڑکیں (شارع عام) بروئے ایک مقامی ایکٹ کے گورنمنٹ کی تفویض میں دیگئی ہیں پس گورنمنٹ کو مدعی کے استحقاق سے انکار کرنیکا تعلق حاصل تھا اور مدعی کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ اسوقت تک انتظار کرے حتی کہ گورنمنٹ اراضی کا قبضہ حاصل کرے (۳) لیکن زید ڈگری استقراریہ کی بابت محض بربنا ایسی خیالی وجہ کے نالش نہیں کر سکتا کہ ممکن ہے کہ عمرو کسی آئندہ وقت میں اس کے استحقاق کی نسبت اعتراض کرنیکی کوشش کریگا اسکو ثابت کرنا چاہیئے کہ عمرو یا تو واقعی اس کے استحقاق سے انکار کرتا ہے یا اُسے کوئی موجود قابل محسوس وجہ حق کی اس کے انکار کرنے میں ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۶۴ (۲) ملاحظہ ہو زیر عنوان تمثیلات (الف) (د) دفعہ ہذا (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۳

کہ اپنے استحقاق کو ایسے شبہہ سے صاف کرے۔ بطور مثال اگر (الف) بطور موہوب لہ برُے وصیت کے قابض ہے یا خواہ (ب) کو کوئی اور کچھہ حق اُس میں خواہ (الف) کے برابر کا یا جائداد پسماندہ میں حاصل ہے

ایک مقدمہ میں (ج) ایک ہندو بیوہ نے اپنے متوفی شوہر کی جائداد بذریعہ ہبہ بحق دختر خود منتقل کردی تجویز ہوئی کہ اثر ایسے ہبہ کا صرف یہ ہے کہ دختر کو حق وراثت جلدتر حاصل ہو جائے اور اسکو پیشتر سے قبضہ اس کے حق حین حیاتی کا دیا جائے۔ لہذا یہ قرار دیا گیا تھا کہ بیوہ کی طرف سے کوئی انکار وارث بازگشت کے استحقاق سے موجود نہ تھا اور وہ اس امر کے استقرار کی بابت نالش نہیں کر سکتا تھا کہ ہبہ ناجائز تھا (۱)

تمثیل (د)، (د) نے ایک جائداد باجرار ایک ڈگری بخلاف مدیون ڈگری کے قرق کی جا کر بقبضہ رسیور مقرر کردہ عدالت کر دیگئی۔ بدوران قرقی مدیون ڈگری نے جائداد مذکور کا پٹہ ایک شخص (م) کو عطا کر دیا جس نے جائداد پر قابض رہنے کے حق کا اور رسیور کو لگان زرنگی خود بروئے پٹہ مذکور کے ادا کرنیکا ادعا کیا تجویز ہوئی کہ (م) مدیون ڈگری کا قائمقام تھا اور کہ اس امر کے استقرار کی کہ پٹہ ناجائز تھا اور بمقابلہ ڈگریدار غیر موثر تھا برُے دفعہ ہذا ڈگریدار کو استدعا کرنی چاہیئے تھی نہ کہ بذریعہ جداگانہ نالش کے اور بحالات مقدمہ ڈگریدار مستحق استقرار مذکور کا قرار دیا گیا (۲)

تمثیل (ح)، تمثیل (ح) میں یہ صاف ظاہر ہے کہ ممکن ہے کہ یہ امر بہت ضروری ہو کہ حیثیت ہندہ اور اُسکی اولاد کی فوراً قائم کیجائے قبل اس کے کہ شہادت جو اسوقت شاید جلد مل سکے بوجہ انقضائے مدت کے ضائع ہو جائے یا اس میں کچھہ سقم واقعہ ہو جائے۔

اختیار تمیزی۔ صاحب جج کو اس اختیار تمیزی میں دست اندازی کرنے کی وجوہات بیان کرنی چاہئیں جو ایک عدالت ماتحت نے ڈگری استقراریہ کے عطا کرنے میں استعمال کیا ہو (۳)۔ نالش استقرار حق میں جبکہ عدالت مجاز ہو کہ عرضیدعوے کو بربنا روجہ اس امر کے نامنظور کرے کہ اس سے کوئی ایسے واقعات ظاہر نہیں ہوتے کہ جنسے یہ کہا جا سکے کہ مدعا علیہم نے مدعی کے استحقاق سے انکار کیا ہے۔ گو بطور امر واقعہ کے وہ ایسا نہیں کرتی۔ لیکن شہادت سے معلوم کرتی ہے کہ ایسا انکار کیا گیا تھا تو عدالت اپیل ڈگری بحق مدعی کو صرف بنابر اس وجہ کے مسترد نہیں کر سکتی کہ عرضیدعوی سے کوئی بناء دعوے ظاہر نہیں ہوئی بدون اطمینان کرنے اس امر سے کہ شہادت سے کوئی ایسی بناء دعوے ثابت نہیں کی گئی ہے (۴)۔ باستعمال اختیار تمیزی یہ عدالت کا فرض ہو کہ اس امر کا فیصلہ

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۳ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۹۲ و ۹۴
(۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۴۲

کرے کہ آیا مدعی نالش کرنیکا مجاز تھا یا نہیں (۱) دادرسی مقتضیہ دفعہ ہذا کا عطا کرنا عدالت کے اختیار تمیزی یعنی اقتضائے رائے پر منحصر ہے اور اقتضائے رائے مذکور کے استعمال کا اختیار عدالت کو بلحاظ حالات ہر مقدمہ اور نوعیت واقعات مندرجہ عرضیدعوے اور استدعا مدعی کے دیا گیا ہے۔ جب عدالت ماتحت کو نالش استقراریہ کی سماعت کا اختیار حاصل ہو اور عدالت مذکور روئداد مقدمہ پر غور کرکے صحیح نتائج اخذ کرے اور ڈگری استقراریہ صادر کرے تو ایسی ڈگری صیغہ اپیل سے بریں وجہ منسوخ نہیں ہو سکتی کہ اقتضائے رائے مذکور کا استعمال بیجا یا نامناسب طور پر کیا گیا ہے اور اگر ایسا اختیار تمیزی بیجا طور پر استعمال کیا جائے تو وہ حسب منشار دفعہ ۵۷۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۹۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء ایسی غلطی یا نقص یا بیضابطگی سے بڑھ کر نہیں جس سے کہ روئداد مقدمہ یا اختیار سماعت عدالت میں فرق نہیں آتا۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہیں کہ عدالت اپیل کو ان مقدمات میں بھی دست اندازی کرنیکا کچھ اختیار نہیں جن میں کہ استعمال اختیار تمیزی نسبت عطاء دادرسی استقراریہ کلیتاً خود خواستہ یا ایسے طریق پر کیا گیا ہو جو بالکل اصول عدالت کے خلاف ہو (۲)

جبکہ پسران مدیون ڈگری (بروئے دو ڈگر بہائے عدالت لگان) میں سے چند نے نالش عدالت دیوانی میں باستدعا اس استقرار کے دائر کی کہ بعد وفات مدیون ڈگری کے مشترکہ جدی خاندانی جائداد ڈگر بہائے مذکور کے اجراء میں مستوجب لے جانے کے نہیں ہے۔ لیکن مدیون ڈگری کے دو پسران کو مدعا علیہ نہ بنایا تو قرار دیا گیا کہ عدالت نے ڈگری استقراریہ عطا کرنے سے انکار کرنے میں اپنے اختیار تمیزی زیر دفعہ ہذا کو درست طور پر استعمال کیا ہے (۳)

مدعا علیہ ایک گوسامی متوفی کی جائداد پر بحیثیت اس کے چیلہ کے قابض تھا۔ مدعی نے عـــہ ۱۰ روپیہ کے اسٹامپ پر واسطے استقرار پانے اثبات کے نالش کی ہیں اصل چیلہ گوسامی مذکور کا بموجب پہلی تبنیت کے ہوں اور اصل مقصد اسکا یہ تھا کہ وہ اپنا حق جائداد مقبوضہ مدعا علیہ کی نسبت ثابت کرے تجویز ہوئی کہ نظر بحالات عدالت مدعی کے حق میں وہ اختیار استعمال نہ کریگی جو اسے حسب دفعہ ہذا حسب اقتضاء رائے خود استقراریہ ڈگری صادر کرنے کی نسبت حاصل ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مدعی کو عـــہ ۱۰ روپیہ کے اسٹامپ پر وہ چارہ کار حاصل ہو جاویگا جس کے لئے واضعان قانون کا منشا ہے کہ زیادہ رسوم دینی چاہیے (۴)

---

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۸
(۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۶۵ و جلد ۹ صفحہ ۶۲۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۶۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۳ و جلد ۱ صفحہ ۶۸۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۹۲۳ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۲۸ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۴۰

اختیار تمیزی مفوضہ زیر ایکٹ ہذا در بارہ عطاء ڈگری ہائے استقراریہ ایسی صورت میں استعمال نہ کیا جانا چاہیے جبکہ مدعی نے اس معاملہ کو لطور ناجائز اور کالعدم قرار دیئے جانے کی استدعا کی ہو جو بربنائے کے اپنے بیانات کے جہانتک کہ اس کے استحقاق کا تعلق ہے بجز خالی دہمکی کے اور کچھ نہ ہو۔ ایسی اختیاری دادرسی عطا کرنے کیلئے یہ کوئی وجہ نہ ہوگی کہ معاملہ متنازعہ فیہ مدعی کے برخلاف ایک قسم کی شہادت ہو سکتا ہے (۱)

دادرسی مستلزمہ | دفعہ ہذا کی شرط کی تاثیر یہ ہے کہ عدالت بصورت واقعات متذکرہ شرط مذکور کے استقراریہ کرےگی نہ یہ کہ دادرسی مستدعیہ عطا نہ کرےگی (۲) شرط میں حکم ہے کہ کوئی عدالت ایسی نالش میں استقراریہ کرےگی جس میں مدعی کسی مزید دادرسی کی استدعا بھی کر سکتا ہو لیکن ایسی استدعا نہ کرے۔ ایسی صورت میں دفعہ ہذا عدالت کو مجاز نہیں کرتی کہ نالش کو خارج کرے (۳) بلکہ چاہیے کہ مدعی کو اپنے عرضیدعوے کی ترمیم کی اجازت دے (۴) اگر بوقت ارجاع نالش مدعی کے لئے دادرسی مستلزمہ کی استدعا کرنا ضروری نہ ہو لیکن بدوران نالش بوجہ بیدخلی دادرسی مستلزمہ کا حق پیدا ہو جائے تو اس سے کچھ فرق نہیں آتا اور مدعی کے لئے ضروری نہیں کہ اپنی نالش کو بذریعہ ایزادی استدعا دادرسی مستلزمہ کے ترمیم کرے (۵) نالش زیر قاعدہ ۶۳۔ آرڈر ۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء میں استقرار کیساتھ دادرسی مستلزمہ کی بھی استدعا ہونی چاہیے (۶) لیکن بوجہ اس امر کے کہ نالش مذکور میں دادرسی مزید کی استدعا نہیں کی گئی نالش خارج نہ کی جانی چاہیے کیونکہ ایسی نالش تابع شرط دفعہ ہذا نہیں ہوتی (۷)

ڈگری استقراریہ کے عطا کرنے میں جبکہ کسی دادرسی مستلزمہ کا دعوے نہ کیا گیا ہو عدالت کو اپنا اختیار تمیزی نہایت احتیاط کیساتھ استعمال میں لانا چاہیے۔ استقراریہ ڈگری صادر کی جا سکتی ہے باوجودیکہ مدعی قبضہ اراضیات کی نسبت نالش نہ کرے (۸) نالش واسطے استقرار حق در بارہ رہن ملاکے و مقبضہ و ستاویزات ولگان اراضی کے جو مدعا علیہم نے وصول کر لیا ہو بدون استدعا قبضہ کے زیر دفعہ ہذا ہو سکتی ہے (۹) جبکہ مدعا علیہ جائداد متنازعہ کا قابض نہ ہو بلکہ جائداد مذکور بقبضہ رسیور ہو تو مدعی صرف استقرار حق خود کے متعلق نالش کر سکتا ہے اسکو لازم نہیں ہے کہ دادرسی مستلزمہ کی بھی استدعا کرے اگر اتفاقیہ طور پر مدعی ہی رسیور

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۵۶۰ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۳۳۲ و (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۶۷ و نمبر ۱۲۰ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) نمبر ۱۲۸ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۱۹۰ و جلد ۹ صفحہ ۳۵۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۱۵ و (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۶ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۸ اور جلد ۱۴ صفحہ ۲۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۷ و بخشسو جی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۰ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۷۴ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۲

مقرر کردہ عدالت ہو تو اُسد صورت میں بھی نہیں کیونکہ رسیور ایک عہدہ دار عدالت ہوتا ہے البتہ بصورت ہونے جائداد بقبضہ مدعا علیہ کے دادرسی مستلزمہ کی استدعا بھی کیجانی چاہیے (۱) کوئی شخص نالش واسطے استقرار حق بر بنا اسوجہ کے دائر کرنے سے ممتنع نہیں ہے کہ اراضی متنازعہ پورے طور پر بیان نہیں کی گئی لیکن اگر حکم اس کے خلاف زیر دفعہ ۵۹ ایکٹ رجسٹری اراضی صادر کیا گیا ہو تو محض نالش واسطے استقرار حق خود کے دائر کرنے سے بروئے دفعہ ہذا ممتنع ہے بدون اس کے کہ حصول قبضہ کی بھی استدعا کرے گو کہ وہ خود واقعی اسکا قابض ہو (۲) بخلاف ملاحظہ ہو کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۹ نالش جو زیر دفعہ ۹۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (۳) ہو بوجہ اس امر واقعہ کے کہ اس میں کسی دادرسی مستلزمہ کی استدعا نہیں کیگئی بروئے دفعہ ہذا ناجائز نہیں ہو جاتی گو کہ جائداد ہائے مندرجہ مدعا علیہ کے قبضہ میں بطور مہرم کرتا کے ہوں۔ اگر عرضیدعوے میں دادرسی متذکرہ دفعہ مذکور کی استدعا کیگئی ہو تو دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتی (۴)

ایک مندر کے امناد میں سے چند نے دیگروں کے نام نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ موخر الذکر ان سے جو ایک تقرر ایک شخص کا بعہدہ پتالی کیا ہے ناجائز ہے۔ مدعا علیہم نے عذر کیا کہ اگر بیان مذکور صحیح بھی ہو تاہم نالش ناکامیاب رہنی چاہیے کیونکہ پتالی نے (جو کہ بطور مدعا علیہ شامل کیا گیا تھا) دستاویزات و زیورات مملوکہ مندر کا چارج لے لیا ہوا ہے اور کہ دادرسی مستلزمہ کی استدعا کی جانی چاہیے تھی۔ نالش میں ترمیم کی گئی لیکن عدالت نے نالش سوجہ پر خارج کر دی کہ ترمیم بعد از میعاد کی گئی تھی تجویز ہوئی کہ نالش بدون استدعا کرنے نسبت دادرسی مستلزمہ کے دائر ہو سکتی تھی کیونکہ اسکا مدعا یہ نہ تھا کہ کوئی قانونی حیثیت یا کوئی حق نسبت کسی جائداد کے مدعی میں قائم کیا جاوے بلکہ یہ تھا کہ دیگر امناد نے جو فعل خلاف ورزی فرض خود کیا ہے وہ کالعدم اور باطل قرار دیا جاوے۔ اگر دفعہ ہذا بھی ایسی ڈگری سے متعلق ہو وجو امر کہ مشتبہ ہے تاہم کوئی مزید دادرسی علاوہ استقرار کے ضروری نہ تھی کیونکہ دستاویزات و زیورات کا پتالی کے قبضہ میں ہونا محض امناد کے ایک ملازم کی حفاظت میں ہونا تھا جسکا قبضہ فی الواقعہ اور قانوناً امناد کا قبضہ ہے اس لئے کوئی شے ایسی نہ تھی جس کی حوالگی کی استدعا پتالی کے قبضہ سے کی جا سکتی تھی اور کہ کوئی سوال میعاد پیدا نہیں ہوتا۔ (۵)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۸ (۳) سابقہ دفعہ ۵۳۹ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۵۰۴

(۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۳۸۵

مدعیان برادران ایک شخص (ب) متوفی کے ہیں جو بذریعہ وصیت نامہ خود کے اراضی زرعی بحق برادران و لپسران کو بعض خاص تناسب میں دیکر مرگیا بعد وفات (ب) کل جائداد کا داخلخارج بحق لپسران دیوگان ہوا مدعیان قابض صرف تھوڑے عرصہ سے رقبہ ۱۲ کنال ۹ مرلہ کے تھے اور اس دیہہ کی نسبت بطور مزارعان تا مرضی لپسران درج ہوئے لپسران نے نوٹس بیدخلی بابت اس زمین کے جاری کرایا۔ پھر برادران نے عدالت مال میں واسطے تردید اطلاعنامہ بیدخلی کے نالش کی اور عدالت مال نے ایک حکم زیر دفعہ ۷۹ (۱) ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب ۱۸۸۷ء صادر کیا اس کے رو سے برادران کو یہ کہا گیا کہ وہ نالش دیوانی واسطے ثبوت جواز وصیت کے کریں پھر برادران نے نالش حال واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ وصیت جائز تھی اور مدعا علیہم کو کچھ حق حاصل نہ تھا کہ انکو ۱۲ کنال ۹ مرلہ زمین سے جو ان کے دخل میں ہے بیدخل کردیں عدالتہائے ماتحت نے قرار دیا کہ نالش زیر شرط دفعہ ۴۲ ایکٹ دادرسی خاص ممنوع السماعت تھی کیونکہ مدعیان نے اپنی نالش میں دعویٰ دخلیابی اپنے حصص کا جو بموجب وصیت ایک جزو جائداد میں ہے جس سے کہ وہ غیر قابض تھے شامل نہ کیا۔ قرار دیا گیا کہ بنا رمخاصمت نوٹس بیدخلی تھا اور دادرسی متدعیہ بروئے استقرار اس امر کے تھی کہ وصیت نامہ جائز تھا اور کہ مدعیان قابل بیدخلی نہ تھے اور جسقدر کہ کارروائی بیدخلی کا تعلق تھا نالش میں وہ کل دادرسی شامل تھی جس کے مدعیان (جو ۱۲ کنال ۹ مرلہ اراضی پر قابض تھے) دربارہ کارروائی عدالت مال مستحق تھے اور محض یہ امر کہ جس وصیت نامہ پر مدعیان اپنا استحقاق نسبت رقبہ مذکور قائم کرتے تھے اس کے رو سے استحقاق دیگر جائداد پر بھی پیدا ہوا تھا غیر ضروری تھا۔ لہذا یہ قرار دیا گیا کہ نالش بروئے شرط دفعہ ۴۲ ایکٹ دادرسی خاص ممنوع السماعت نہ تھی (۱)

جبصورت میں کہ الف و ب مشترک مالکان چند جائداد ملائے کے تھے اور ب نے منجملہ جائداد ہائے مذکور کے ایک کے مشترکہ ہونے سے انکار کرکے اسکو بطور اپنی قطعی جائداد کے رہن کردیا لیکن قبضہ نہ دیا تو قرار دیا گیا کہ نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ رہن مدعی پر قابل پابندی نہیں کیونکہ جائداد مشترکہ ہے زیر دفعہ ہذا قابل مسموع ہے۔ ایسی صورت میں مدعی مزید دادرسی کی استدعا حسب مراد دفعہ ہذا نہ کرسکتا تھا (۲)

مدعی عدالت میں بدیں بیان رجوع لایا کہ وہ ایک مکان کا مالک اور قابض ہے جس کو منجملہ مدعا علیہم کے ایک نے دوسرے مدعا علیہ کے پاس رہن کردیا ہے اور مدعا علیہ مرتہن نے ڈگری نیلام حاصل کرکے اسکو مشتہر بہ نیلام کرا دیا ہے۔ مدعی نے اس استقرار کی استدعا کی کہ مکان مذکور ڈگری مذکور کے اجرا میں

(۱) نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۱۸۲ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ

مستوجب الزام نہیں ہو۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا مانع نالش نہیں ہو کیونکہ مدعی کسی اور دادرسی کی
استدعا کرنے پر مجبور نہ تھا۔ مثلاً منسوخی رہنامہ کی (۱)
بروئے شرط دفعہ ہذا ایک نالش واسطے ایک خالص استقرار کے بدون کسی مزید دادرسی کے منع کی گئی
ہے اس امر پر مدعی مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ نالش واسطے تمام دادرسی کے جو بطور ممکن اسکو عطا
کی جا سکتی ہو کیجاوے یا اسکو اس دادرسی سے محروم کیا جاوے جو کہ وہ چاہتا ہے بجز اس
صورت کے کہ اسوقت اس نے اس دادرسی کی استدعا کی ہو جو کہ وہ نہیں چاہتا ہو۔ واضعان قانون نے دفعہ ہذا سے
یہ منشا رکھا ہو کہ عدالت مدعی کو وہ دادرسی عطا کر سکتی ہو جو عدالت چانسری نے ان مقدمات میں عطا کی ہو جہانکہ
کوئی دادرسی بروئے کامن لا کے حاصل نہیں ہو سکتی تھی جس حال میں کہ ایک مالک استحقاق معرض خطر میں تھا اور وہ بروئے کامن لا کے
نالش واسطے تجویز حصول استحقاق کو دائر نہیں کر سکتا تو عدالت چانسری اسکو دادرسی بلا واسطہ نمونہ میں عطا کریگی کیونکہ زیادہ
بلا واسطہ دادرسی وہ حاصل نہیں کر سکتا۔ لہذا محض استقرار کبھی عطا نہ کیا گیا بجز بربنا اس شرط کے (۲)
مدعی نے بہ تسلیم حق مدعا علیہ نسبت حقیت کرساجع متعلقہ اراضیات کے اور با نکار حقیت مالگذاری
دوامی جسکا مدعا علیہ نے دعوے کیا تھا۔ بیدخلی مدعا علیہ حقیت کرساجع سے چاہی اور اس امر کی
استدعا کی کہ مدعا علیہ مستحق حقیت مالگذاری دوامی کا نہیں ہے تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق
استقرار مستدعیہ کا ہے گو وہ اطلاعنامہ بیدخلی مناسب کے ثابت نہ کر سکنے کی وجہ سے ڈگری بیدخلی حاصل
نہیں کر سکتا (۳) ان قیود کی نسبت جو حسب دفعہ ہذا قائم کی گئی ہیں یہ تجویز ہوئی جا ہے کہ وہ متعلق
اس دادرسی مستلزمہ کے ہیں جو مدعی مناسب طور پر نالش میں بمقابلہ مدعا علیہم کے حاصل کر سکتا ہو
قیود مذکور ان جملہ اشخاص ثالث سے متعلق نہیں کی جا سکتیں جو ممکن ہو کہ مدعا علیہم کے بعض عذرات
کی تائید کریں۔ جس حال میں کہ ایک استحقاق متنازعہ فیہ ہو تو وہاں اشخاص ثالث کا ہونا ممکن ہے
جو نیک نیتی سے اشتباہ میں ہیں اور دعویداران نزاع کنندہ میں سے کسی ایک کے استحقاق کو تسلیم
کرنے کے لئے تیار ہیں یا جنہوں نے ایک شخص کے حق قبولیت لکھدی ہوں۔ اور اس شخص کو تسلیم
کرنے پر آمادہ ہوں جو عدالت سے استحقاق کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ منشا نالش زیر دفعہ ہذا کا
عملی طور پر لیس پا ہو جاتا۔ اگر مدعی کے لئے یہ ضروری ہوتا کہ جملہ اشخاص کو جو مدعا علیہ کے دعوے
کی تائید کر سکتے ہوں نالش میں شامل کیا جاوے (۴) ایک نالش استقراریہ درباره اس امر میں کہ دستاویز

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۰۶ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۷۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ
جلد ۱۴ صفحہ ۳ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۶

انتقال تحریر کردہ مدعا علیہ بحق شخص ثالث مدعی پر قابل پابندی نہیں ہے اور نیز دربارہ تعمیل مختص ایک سابقہ زبانی اقرارنامہ کے جو مدعا علیہ نے مدعی کے ساتھ کیا تھا یہ تجویز کی گئی تھی کہ یہ امر مانع نالش نہیں ہے کہ عرضیدعوے میں کوئی استدعا واسطے حوالگی اور منسوخی دستاویز انتقال کے درج نہیں ہے کیونکہ اسکی منسوخی اور حوالگی بحق مدعی ایک قسم کی اضافی دادرسی عادلانہ تھی جس کی بابت مدعی زیر دفعہ ہذا دعوے کرنیکا پابند نہ تھا۔ شرط مندرجہ دفعہ ہذا صرف اُس دادرسی سے متعلق ہوسکتی ہے جو حق بیان کردہ کی مناسب حال ہو یا اسکا نتیجہ ہے (۱)، شرط دفعہ ہذا متعلق اس حیثیت مدعی کی ہے جو تاریخ نالش پر ہو پس درحالیکہ بعد ایک ڈگری بنالش استقراریہ کہ بعض انتقالات جو ایک ہندو بیوہ نے کئے تھے کالعدم تھے بیوہ فوت ہوگئی تو یہ امر واقعہ کہ مدعی نے اپنے عرضیدعوے میں قبضہ کی استدعا نہیں کی اس کی کارروائیات بصیغہ اپیل کا مانع قرار نہ دیا گیا جس حال میں کہ حق نالش ایک مرتبہ شروع ہو گیا ہو تو شرط مندرجہ دفعہ ہذا کی نسبت یہ متصور نہیں ہو سکتا کہ اس کے رو سے وہ حق زائل ہوگیا ہے جو کہ پہلے سے پیدا شدہ ہے عدالت اپیل نے اس مقدمہ میں ترمیم عرضیدعوے کی اجازت دینے سے انکار کیا کیونکہ ترمیم سے اصلی بنار دعویٰ تبدیل ہو جاویگی اور اس واقعہ پر مبنی ہوگی جو ارجاع نالش کے بعد تک پیدا نہیں ہوا اور جس کی نسبت عدالت مرافعہ اولیٰ سے کارروائی کی گئی ہے (۲)، شرط دفعہ ہذا میں اس غرض سے قائم کی گئی ہے کہ مدعی ایک امر کی بابت مدعا علیہ کو چند بار عدالت میں حیران نہ کرے۔ ایک مقدمہ میں جو اس امر کے استقرار کے واسطے دائر کیا گیا تھا کہ کرنیل دہنراج کا مدعا علیہ کو گود میں لینا ناجائز تھا۔ یہ ظاہر ہوا کہ درصورت ناجائز ہونے تبنیت کے مدعیان اور مدعا علیہ مساوی طور پر کرنیل دہنراج کی وراثت کے مستحق ہیں۔ عرضیدعوے میں حقرسی متلزمہ کیواسطے استدعا نہ کی گئی تھی۔ مگر وجہ نالش یہ بیان کی گئی تھی کہ مدعیان جائداد کی تقسیم کرا سکیں جس کی نسبت اُنہوں نے بیان کیا کہ وہ مشترک قبضہ رکھتے ہیں اور کہ مدعا علیہ ان کے حق سے انکار کرتا ہے تجویز ہوا کہ چونکہ مدعیان نے دادرسی مزید کی استدعا نہیں کی اسلئے زیر دفعہ ہذا دادرسی مستدعیہ عطا نہیں کی جاسکتی (۳)، مدعی نے مدعا علیہ پر یہ دعوے دائر کیا کہ مدعا علیہ فلان دوکان کا جو مدعی کی قرضدار ہے شریک قرار دیا جاوے اور اس وجہ سے مدعی کے قرضہ کا ذمہ وار ٹھہرایا جاوے۔ عدالت چیفکورٹ نے قرار دیا کہ دفعہ ۴۲ ایکٹ دادرسی خاص مانع سماعت اسیے دعوے کی ہے کیونکہ بموجب قانون معاہدہ مدعی مجاز طلب کرنے اس چارہ جوئی مزید کا تھا کہ زرقرضہ مدعا علیہ

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۳۲ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۶

(۳) نمبر ۶۳ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ

سے بحیثیت شریک دوکان دلایا جاوے (۱)

مدعی نے اپنی بھائی اور ہمشیرہ اور اپنے بھائی کے پسر کے نام نالش واسطے استقرار ناجوازی ایک وصیت کے دائر کی جو اس کے متوفی والد کیطرف سے تحریر کی جانی مراد رکھی گئی تھی جس کے رو سے بعض جائداد مدعا علیہ میں سے ایک کے نام ہبہ کی گئی تھی۔ مدعی نے دعوے کیا کہ جائداد جدی ہے اور کہ وہ انہیں بذریعہ حق لپسماندگی کے اپنے حصہ کا مستحق ہے۔ عرضید عوے میں تقسیم جائداد کے متعلق کوئی دعوی نہ کیا گیا تھا جو کہ مزار عان کے قبضہ میں بروئے پٹہ جات عطا کردہ مدعی اور مدعا علیہ نمبر اول کے ہونی بیان کی گئی تھی۔ تجویز ہوئی کہ نالش بروئے شرط دفعہ ۴۲ ایکٹ دادرسی خاص ممنوع السماعت ہے کیونکہ مدعی اپنے حصہ کی تقسیم کے متعلق جس کے وہ مشترکہ خاندانی جائداد میں ہونیکا دعویدار تھا نالش کر سکتا تھا اور گو کہ اراضی بقبضہ مزار عان بروئے پٹہ جات رہن تھی تاہم یہ امر مابین اراکین خاندان کے جائداد کے تقسیم کئے جانیکا مانع نہ تھا۔ (۲)

جس حال میں کہ مدعیان نے استدعا واسطے منسوخی ایک دستاویز کے کی اور نیز واسطے واپسی جائداد مذکور کے اور نالش خارج کر دیگئی اور اپیل رجوع کیا گیا تو انکو بصیغہ اپیل اپنے دوسرے دعوے سے دست بردار ہونیکی اجازت دیگئی ہائیکورٹ نے بصیغہ اپیل دوم تجویز کی کہ اگر دعوئی ثانی قابل مسموع ہو تو مدعیان اپنی نالش کو اس کی بریدہ صورت میں چلا نہیں سکتے کیونکہ ایسا کرنا دفعہ ہذا کی منشار کی خلاف ورزی ہوگا (۳)

جس حال میں کہ ایک شخص نے نالش واسطے استقرار اپنے حق نسبت اسٹائم راجہ پنجم پال گھاٹ کے دائر کی اور وظیفہ مالکانہ جو اس کو بحیثیت راجہ پنجم کے منجانب گورنمنٹ واجب الادا تھا قبضہ مدعا علیہ (راجہ پنجم) کے تھا جنہے مدعی کے استحقاق سے انکار کیا اور روپیہ کو اپنے پاس رکھا تو تجویز ہوئی کہ وظیفہ مذکور کی بابت نالش کرنیسے قاصر رہنا مانع اس کی نالش زیر دفعہ ہذا کا ہے (۴)

مدعیہ نے بحیثیت وارث اپنے شوہر کے ایک نالش دائر کی جس میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی حاضر نہ تھا۔ دعوی استقرار حق نسبت چہارم حصہ قیمت جنم ان اراضیات کے تھا جو بموجب ایکٹ حصول اراضی لی گئی تھی اور جن کی قیمت بقبضہ کلکٹر تھی۔ اول مرتبہ اپیل دوم میں یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ نالش قابل مسموع نہیں ہے اور بہ پیروی مقدمہ مندرجہ (۵) تجویز ہوئی کہ عذر بہت دیر بعد کیا گیا ہے

(۱) نمبر ۹۳ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۰ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۶ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۵ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۰

گو حکام عدالت کی یہ رائے تھی کہ نالش موجودہ شکل میں قابل سماعت تھی یہ امر اسوجہ سے صریح معلوم ہوگا
کہ گورنمنٹ نالش کی کوئی فریق نہ تھی (۱)

ایک مقدمہ میں ایک شخص نے ایک ڈگری ایک نالش میں حاصل کی جس میں اسنے بیان کیا تھا
کہ وہ ایک خاص عہدہ کا اور ان خاص جائداد ہائے کا مستحق ہے جو اس کیساتھ ملحق ہیں اور اسنے استدعا کی
(۱) واسطے استقرار اس امر کے کہ مدعاعلیہ کو عہدہ یا جائداد ہائے میں کوئی حق حاصل نہ تھا (۲) واسطے ایک حکم
امتناعی کے جس کے رو سے مدعاعلیہ کو امتناع کیا جاوے کہ کوئی فعل مخالف حق مدعی کے نہ کرے (۳)
واسطے مزید دادرسی کے شہادت منجانب مدعاعلیہ سے ظاہر ہوا کہ مدعاعلیہ جزو جائداد مذکور پر قابض تھا۔
لیکن عدالت اول میں بلحاظ قابل سماعت ہونے نالش کے کوئی تنقیح نہ اٹھائی گئی تھی عدالت اپیل نے تجویز
کی کہ نالش اندریں حالات قابل سماعت نہ تھی لیکن اسنے مدعی کو اپنے عرضیدعوے کے ترمیم کرنے کی بادائگی
رسوم اسٹامپ مزید کے اجازت دی۔ (۲)

مدعیان نے جن کا بیان تھا کہ ہم دھرم سنگھ متوفی کے ورثا ہیں اور مدعاعلیہا ان کی مستورات
جو اس کی جائداد کی قابض ہیں اس کو ضائع اور برباد کرے دیتی ہیں یہ استدعا کی کہ ان کیواسطے
دائمی حکم امتناعی صادر ہو جاوے۔ امورات تنقیح طلب قرار پاکر مقدمہ مدعیان کی اصالتاً رضامندی
اور مدعاعلیہا کے مختار مقبولہ کی منظوری سے ثالثان کے سپرد کیا گیا۔ عدالت ابتدائی نے فیصلہ ثالثان کو
جو مدعیان کے برخلاف تھا بدستور بحال رکھکر مدعیان کا دعوے خارج کر دیا جس کا اپیل بھی نامنظور ہوا بعد ازاں
مدعیان نے عدالت چیفکورٹ میں بدیں حجت اپیل دائر کیا کہ باوجودیکہ ہم مالک آخیر کے وارث اور اراضی
متنازعہ کے قبضہ کے مستحق تھے لیکن پھر بھی ہمنے قبضہ کیواسطے دعوے نہیں کیا بلکہ صرف استقراریہ ڈگری
کے لئے دعوے کیا ہے اس لئے عدالتوں کو اس دعوے کی سماعت کرنیکا اختیار نہ تھا اور فوراً ڈسمس کرنا
چاہیے تھا۔ تجویز ہوا کہ حجت مذکور غالب نہیں آسکتی کیونکہ عدالتوں نے مدعیان کے حق کا استقرار نہیں کیا
اور بالفرض چونکہ مدعیان نے استقرار حق کی درخواست کی تھی اسلئے انہوں نے چارہ جوئی کے واسطے بھی
حکم امتناعی دائمی کی صورت میں درخواست کی۔ لہذا کوئی وجہ عدالت کو اختیار سماعت کی مانع نہ تھی (۳)

عدالت مرافعہ اولی کا یہ فیصلہ کہ عرضی نالش میں تعین مالیت کم کیا گیا ہے عدالت اپیل یا استصواب نگرانی
پہ واجب التعمیل ہے لیکن عدالت مرافعہ اولی کو یہ جائز نہیں ہے کہ عرضی نالش کو بلا اس کے کہ مدعی کو موقعہ

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۶ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۵

(۳) نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

اسٹامپ کے لگانے کا دیا جاوے نامنظور کرے۔ جس حالت میں کہ مدعی بمقابلہ مدعا علیہ کے مجاز اسکا ہو کہ حساب اس روپیہ کا جو مدعا علیہ نے بذریعہ سرٹیفکیٹ وراثت پایا ہو طلب کرے اور جن رقوم کا حساب ٹھیک ٹھیک نہ بتلایا جاوے اُنکے ادا کئے جانے کی استدعا کرے ازروے دفعہ ۴۲۔ ایکٹ دادرسی خاص کے وہ محض ڈگری استقراریہ کی استدعا کرنے سے ممنوع ہے ہائیکورٹ نے یہ اجازت دی کہ عرضی نالش بذریعہ داخل کرنے استدعا حساب فہمی کے ترمیم کیجاوے (۱)

ایک نالش میں جو واسطے استقرار اس امر کے تھی کہ کائم عطا کردہ مدعا علیہ نمبر ۱ بحق مدعا علیہ نمبر ۲ و نمبر ۳ مدعیان کے تاروادپر قابل پابندی نہیں اور جبانکہ جائداد بقبضہ کرنادن منجانب تارواد کے رہی تھی یہ تجویز ہوئی تھی کہ وہ تمام جوادنی مہر کیلئے قبضہ کو مخالفانہ ہوجانے سے روکنے کیلئے کرنا ضروری ہے یہ ہی کہ استقرار اس امر کا حاصل کیا جاوے کہ کائم ناجائز تھا۔ (۲)

مدعی نے بدیں بیان کہ یکے بعد دیگرے دو رہن ہے اس حق میں منجانب مدعا علیہم کے کئے گئے تھے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ مدعا علیہم بغیر اس کے کہ جتنا قرضہ رہن ثانی پر واجب الادا ہو بیباق کردیں جائداد کو فک الرہن نہیں کرسکتے۔ بتاریخ ارجاع نالش وہ روپیہ جو بابت رہن ثانی واجب الوصول تھا واجب الادا ہوچکا تھا۔ مدعا علیہ نے منجملہ دیگر عذرات کے یہ عذر کیا کہ نالش نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ دادرسی مستلزمہ کے لئے استدعا کی جاسکتی تھی درحالیکہ مدعا علیہم کا اپیل چیفکورٹ میں زیر تجویز تھا انہوں نے فک الرہن جائداد کی نالش بھی دائر کردی اور ہر دو رہن کا روپیہ بیباق کردیا بموقعہ سماعت اپیل منجانب مدعی رسپانڈنٹ کے یہ عذر کیا گیا کہ چونکہ مدعا علیہم نے وہ روپیہ جو رہن ثانی پر واجب الادا تھا ادا کردیا ہے اس لئے کوئی امر تصفیہ کے لئے باقی نہیں رہا اور اپیل میں کارروائی کئے جانے کی اجازت نہ دیجانی چاہیئے قرار دیا گیا (الف) کہ مدعا علیہ مستحق ہیں کہ انکا اپیل سماعت کیا جاوے (ب) نالش استقراریہ قائم رہ سکتی ہی کیونکہ جس بنائے دعوے پر نالش کی گئی تھی اس سے یعنی رہن ثانی کی تسلیم کے انکار سے کوئی دادرسی مزید پیدا نہیں ہوتی۔ زر واجب الوصول کا دلاپانا ایک دادرسی متبادل تھا جس کے نفاذ کا مدعی پابند نہ تھا۔ (۳)

جس حال میں کہ ایک اعتراض عدالت اول میں بدیں مضمون کیا گیا تھا کہ مدعی کی نالش بوجہ عدم موجودگی استدعا رفع قبضہ بطور دادرسی مستلزمہ کے قابل مسموع نہیں ہے اور مدعیان نے بجائے اُسکے کہ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۵۵ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۳۲

(۳) نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

ستدعا اجازت ترمیم اپنے عرضیدعوے کی کرتے یہ بحث کی کہ یہ نالش قابل مسموع ہے اور اسپر
جدید تنقیح قایم کی تو عدالت اپیل نے درخواست ترمیم عرضیدعوے کو نامنظور کر دیا (۱) جب مدعی
سوائے استقرار حق کے داد رسی متلزمہ کا مستحق ہو تو اسپر لازم ہو کہ استقرار حق کی نالش میں داد رسی
متلزمہ کی بھی استدعا کرے اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو محض استقرار حق کی نالش سماعت نہ ہو گی۔
ایک نالش میں جہانتک مدعیان نے ان امور کے استقرار کی ستدعا کی کہ وہ ہمراہ مدعا علیہم کے ایک غیر
منقسمہ خاندان الایا تشنا کے اراکین ہیں اور کہ بعض جائداد مملوکہ خاندان ہے اور کہ مدعی نمبر ا جو
خاندان کا رکن اعلے ہے اس امر کا مستحق ہو کہ اپنے نام سے اراضیات درج رجسٹر کرائے مدعا علیہم
نے ان بیانات سے انکار کر کے یہ بحث کی کہ نالش صرف واسطے استقرار کے قابل مسموع نہیں ہے
یہ تجویز ہوئی کہ اگر فی الواقعہ حسب بیان مدعیان مدعی نمبر ا خاندان کا اجمان ہو تو وہ اس امر کا مستحق ہے
کہ اہتمام جائداد خاندانی خود کرے اور خود قبضہ کل جائداد پر حاصل کرے اور کہ محض دعوے واسطے
استقرار حق کے نہیں ہو سکتا (۲) جس حال میں کہ بوگان ایک شرو تمدار نے جو قوم کا شوودر تھا ایک
نالش واسطے استقرار استحقاق خود نسبت اس کی اراضی کے برخلاف غیر صحیح النسب پسران متوفی کے
دائر کی جو بجائے اپنے والد متوفی کے شرو تمداران درج کئے گئے تھے اور جن کے حق میں چند رعیتان
نے قبولیتہائے لکھدی تھیں۔ عدالت نے بصیغہ اپیل یہ نتیجہ اخذ کیا کہ قبضہ کل جائداد متنازعہ کا کسی
فریق کو حاصل نہیں ہو بہت سی اراضی درحقیقت بہ قبضہ رعیتان تھی جن میں سی بعض نے مدعی کو اور
بعض نے مدعا علیہ کو قبولیت لکھدی ہے۔ حکام موصوف فرماتے ہیں کہ ایسی صورت ظاہرا
ایسا مقدمہ ہے جس میں ڈگری استقرار یہ مناسب ہے تاکہ نالشات کا تعدد نہ ہو اور ایک ہی مرتبہ جملہ امورات
کی نسبت فیصلہ حاصل کیا جاوے جنسے جائداد کا مامن قبضہ محفوظ رہیگا اور عدالت نے خیال فرمایا کہ شرط
مندرجہ دفعہ ۴۲ مدعی کی کارروائیات نالش حال کی مانع نہیں ہے (۳) مدعی نے اپنے برادران
کے نام نالش بغرض استقرار اس امر کے دائر کی کہ نامبردہ اپنے چچا کا متبنا ہے اور بوجہ ایسا ہونے
کے اپنے چچا کے حصہ کے ایک ثلث حصہ برت خاندان کے وارث ہونیکا مستحق ہے اور نیز واسطے
ڈگری زر نقد ایک ثلث برت کے جس کی بابت بیان کیا گیا تھا کہ وہ بوقت ارجاع نالش بہ قبضہ مدعا علیہم
تھا عدالت اول نے ہر دو استدعا کو منظور کر کے ڈگری دی لیکن عدالت اپیل ماتحت نے صرف ڈگری
زر نقد کو قائم رکھا بر طبق اپیل دوم عدالت چیفکورٹ نے قرار دیا کہ بلحاظ شرط دفعہ ۴۲ مدعی ویسی ہی

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۵ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۸۶ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۷

نالش جیسی کہ وہ ابتدا میں دائر کی گئی تھی کرنیکا مستحق تھا (۱) نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ مدعی مدعا علیہ کا پسر ہے جبکہ مدعی کا بیان ہو کہ وہ مدعی کے برادر کا پسر ہے جس کی بیوہ کیساتھ مدعی نے شادی کر لی تھی دائر ہو سکتی ہی (۲) ایسی نالش دربارہ استقرار اس امر کے کہ وہ شخص جو اپنے آپکو مدعی کا پسر متبنیٰ ہونا بیان کرتا ہے اسکا پسر متبنیٰ نہیں ہے۔ ہو سکتی ہی اور ایسی نالش کے قیام کیلئے ضروری نہیں ہی کہ اس شخص نے جو متبنیٰ ہونا بیان کرتا ہے متبنےٰ ہونیکا دعوےٰ کیا ہو (۳)

نالش منجانب ان اشخاص کے جو بعض بعیدی رشتہ دار ہوں نہ کہ ورثا بازگشت بغرض استقرار اس امر کے کہ مدعا علیہ پسر متبنیٰ نہیں ہے بروئے دفعہ ہذا چل نہیں سکتی ہر ایک ڈگری استقراریہ کسی ایسی دادرسی مستلزمہ کے ممد ہونی ضروری ہی جو بروئے ڈگری مذکور کے قابل حصول ہو اور کوئی ایسی دادرسی اس صورت میں ممکن نہیں جہانکہ دعوے کسی بعید تر وارث نہ کہ قیاسی وارث بازگشت نے کیا ہو (۴)

ایک مقدمہ میں مدعی نے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ وہ برطبق وفات والد خود کے ایک جائداد تعلقہ داری کے ورثہ میں پانیکا مستحق ہے باخراج مدعا علیہ نمبر ۱ کے جو ایک فرضی لڑکا ہونا بیان کیا گیا ہے جس کو اس کی سوتیلی ماں نے مدعی کے استحقاق وراثت کے پس پا کرنے کے لئے بنا یا تھا۔ مدعا علیہ نمبر ۱ نے ایک ڈگری برخلاف والد مدعی کے دربارہ استقرار اس امر کے حاصل کی تھی کہ وہ اسکا صحیح النسب پسر ہی اور مستحق نان ونفقہ لینے کا جائداد میں سے ہی۔ مطابق اس کے ڈگری کے افسر بندوبست تعلقہ داری نے (جو مدعا علیہ نمبر ۲ ہے اور جو جائداد کا اہتمام کرتا تھا) مدعا علیہ نمبر ۱ کو ایک وظیفہ تعدادی ۱۲۵ روپیہ ماہوار کا بطور نان ونفقہ کے ادا کر دیا۔ مدعی نے بیان کیا کہ ادائیگی وظیفہ ناجائز اور خلاف قانون تھی لیکن اس نے یہ استدعا نہ کی کہ حکم امتناعی نسبت نہ دئے جانے روپیہ کے صادر ہو عدالت نے تجویز کی کہ نالش بروئے دفعہ ۴۲ ممنوع السماعت تھی کیونکہ مدعی نے مدعا علیہم کے خلاف حکم امتناعی کی استدعا نہیں کی لیکن اسکو اس کی اجازت دیگئی کہ اپنے عرضیدعوے کو باندراج استدعا اس امر کے ترمیم کرے کہ برخلاف ان کے حکم امتناعی صادر فرمایا جاوے (۵)

حکم امتناعی حسب مراد دفعہ ہذا دادرسی مزید ہے (۶) نالش منجانب اس شخص کے بخلاف جس کے حکم گذارہ زیر دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری صادر کیا گیا ہو واسطے استقرار اس امر کے کہ مدعلیہا اسکی

(۱) نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۸۹۲ء ۶ پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۶ء ۶ پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لار رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۴۸ - (۴) انڈین لار رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۷۰۲ (۵) انڈین لار رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۵ (۶) انڈین لار رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۶۲ و بمبئی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۹۵-

زوجہ نہیں ہے عدالت دیوانی میں ہو سکتی ہے (۱)

ایک نالش میں جو الف نے واسطے حصول استقرار اس امر کے دائر کی تھی کہ وہ ڈگری جو ابتداً ب نے بخلاف ج اور ایک اور شخص کے حاصل کی تھی جو د کے نام سے خرید کی گئی تھی در اصل مدعی نے خود اپنے فائدہ کیواسطے خرید کی تھی اور جس میں بنائے دعوے بیان کردہ یہ تھا کہ د نے ناجائز طور پر ڈگری کا اجرا کرایا تھا۔ عدالت اول میں شرط دفعہ ۴۲ کا عذر نہ اُٹھایا گیا جو کہ بر طبق اپیل کے اُٹھایا گیا تھا تجویز ہوئی کہ نالش زیر دفعہ ۴۲ ممنوع السماعت نہیں کیونکہ حکم امتناعی کی استدعا کرنا بطور دادرسی مسئلزمہ کے ضروری نہ تھا۔ اگر یہ عذر جائز ہوتا اور عدالت اول میں اٹھایا جاتا تو مدعی اپنی نالش کو ترمیم کر سکتا تھا۔ لیکن چونکہ یہ عذر بہت دیر بعد کیا گیا ہے اور ناجائز ہے لہذا ناقابل پذیرائی ہے (۲) مدعی نے اپنے استحقاق دربارہ خاص اراضی کے استقرار کا دعوے کیا جو اسنے مدعا علیہ کے نام پر خرید کی تھی۔ معاملہ مذکور کی غرض یہ تھی کہ کلکٹر سے یہ امر مخفی رکھا جائے کہ مدعی جو ایک تحصیلدار تھا اپنے تعلقہ میں اراضی خرید کی ہے جو امر کہ اس کے صیغہ قواعد کے خلاف تھا۔ تجویز ہوئی کہ مدعی استقرار سند عویہ کا مستحق ہے (۳) دفعہ ہذا ایسی نالش کی اجازت نہیں دیتی جو واسطے قرار داد اس امر کے ہو کہ مدعی جو کوئی حق بیان نہیں کرتا قابض کسی جائداد کا ہے اور برخلاف مدعا علیہ کے جس کی لنسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ کوئی حق نہیں رکھتا قبضہ مذکور کے امر واقعہ کا مفاد رکھتا ہے۔ یا مستحق اس مفاد کا ہے (۴) مدعی نے جو ایک خاص قطعہ اراضی پر قابض تھا اس امر کے استقرار کی نالش کی کہ مدعا علیہ کو اس کی لنسبت کوئی حق حاصل نہیں ہے اور کہ وہ اس کی ملکیت ہے نیز عرصہ دعوے میں ایک استدعا بالنسبت عام دادرسی کے تھی۔ بروقت تجویز کے مدعی اور مدعا علیہ دونوں کسی استحقاق کے اراضی مذکور کی لنسبت ثابت کرنیسے قاصر ہے۔ لیکن مدعی نے ثابت کیا کہ وہ عرصہ دس سال سے اراضی مذکور پر قابض ہے اور اسنے اسپر ایک چھپر بنایا ہے تجویز ہوئی کہ کوئی استقرار مدعی کے اس استحقاق کی بنسبت نہیں کیا جا سکتا لیکن مقدمہ اسمٰعیل عارف بنام محمد غوث (۵) کی سند پر یہ تجویز ہوئی کہ مدعی جائز طور پر اراضی مذکور اور اس کے اوپر کے چھپر کا مستحق ہے (۶) جب مدعی استقرار حق کا دعوے کرے اور مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ مدعی حق مذکور پر قابض نہیں تو عدالت کو یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آیا مدعی فی الواقعہ حق متدعویہ پر متصرف ہے

(۱) نمبر ۲۶ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۴ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۱ (۴) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۵) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۲۰ صفحہ ۹۹ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۹۸

یا نہیں اور اگر یہ ثابت ہو کہ مدعی حق متدعویہ پر قابض ہے تو اس صورت میں وہ اپنے حق کے استقرار کا مستحق ہوگا لیکن اگر بخلاف ازیں مدعی کا قبضہ ثابت نہ ہو تو حسب معنی دفعہ ہذا اس کے لئے ایک مزید دادرسی موجود ہے جسکا اُسے دعوے کرنا چاہئے۔ اگر فریقین ہندو خاندان مشترکہ کے ارکان ہوں اور جائداد متدعویہ جدی ہو تو مدعا علیہ کا مدعی کو منافعہ جائداد کے لینے سے محروم کرنا ایک ایسا بنا دعوے ہے جسکے رو سے محض استقرار حق کے سوا دیگر مزید دادرسی کی استدعا ہو سکتی ہے یعنی مدعی اپنے حصہ غیر منقسمہ کی نسبت ڈگری حوالگی قبضہ کی استدعا کر سکتا ہے (۱) معطی لہ دوامی پٹہ ایک موضع نے جو کہ بروئے پٹہ مذکور کے ایک زمینداری سے منتقل کیا گیا تھا۔ نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ حکم گورنمنٹ ناجائز ہے جہانتک کہ اس کے رو سے یہ ہدایت کی گئی ہو کہ حکم کلکٹر منظور کردہ بورڈ در بارہ جداگانہ رجسٹری کئے جانے موضع مذکور کے تھا منسوخ کیا جاوے تجویز ہوئی کہ استقرار مستدعیہ کی ڈگری دیجانی چاہئے اور یہ اعتراض کہ نالش خلاف احکام دفعہ ۴۲ ایکٹ دادرسی ۱۸۷۷ء کے ہے قابل پذیرائی نہیں مدعی کو کسی مزید دادرسی کی ضرورت نہ تھی۔ بجائے خود حکم منسوخی کا اثر جس کے بابت نالش کی گئی تھی واسطے بحالی اصل حکم صاحب کلکٹر کے کافی ہوگا جو کہ قانوناً جائز تھا۔ حالانکہ حکم گورنمنٹ مشعر ہدایت منسوخی حکم کلکٹر ناجائز اور کالعدم تھا اور نہ نالش بوجہ نقص فریقین کے ناقص تھی (۲) نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ بعض غیر مالکان باشندگان موضع بغیر مطالبہ کسی قسم کی فیس اور حقوق منجانب مالکان کے اپنے مکانات واقعہ آبادی دیہہ پر قابض رہنے کے مستحق ہیں حسب دفعہ ہذا ہو سکتی ہے (۳) کوئی قرضخواہ بدون حاصل کرنے ڈگری زر یافتنی کے دعوے نہیں کر سکتا کہ وہ انتقال جو اس کے مقروض نے برضامندی کیا ہے مبنی بر فریب اور کالعدم قرار دیا جاوے (۴) نالش بغرض اس امر کے کہ شادی جو مدعا علیہم کے مابین ہوئی ہے ناجائز قرار دیجاوے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ڈگری اگر دی بھی جاوے تو نسبت اشخاص کے اثر ظاہر کریگی مگر چونکہ یہ ڈگری سوال جوازیت شادی کے لئے کسی مقدمہ مابعد مابین ہر دو مدعا علیہم میں امر طے شدہ سابقہ نہ ہوگی اس لئے بے تاثیر ہوگی اور اس لئے وہ ایسی ڈگری نہیں جو عدالت کو زیر دفعہ ہذا خاص مدعی کے حق میں جو اپنی طرف سے نالش کرتا ہے صادر کرنی چاہئے (۵) جب مدعی حصول قبضہ کے لئے نالش کر سکتا ہو تو استقرار حق کی نالش نہیں ہو سکتی (۶)

(۱) نمبر ۳ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۰ منفصلہ پریوی کونسل اپیل بنا راضی حکم ہائیکورٹ مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۹۲ و ۳۰۳ (۳) نمبر ۸۴ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔
(۴) نمبر ۱ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۵) نمبر ۹۹ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) نمبر ۵ ۱۸۷۷ء پنجاب ریکارڈ

یہ امر واقعہ کہ اراضی متنازعہ فیہ ان مزارعان کے قبضہ میں ہے جو ماتحت مدعا علیہم قابض ہیں مدعی کو کسی طرح سے مستحق نہیں کرتا جو کہ بیدخل ہے کہ نالش استقراریہ دائر کرے ایسی صورتمیں مدعی اس قابل ہوتا ہے کہ دادرسی مزید کی بہ نسبت محض استقرار استحقاق کے حسب مراد دفعہ ہذا استدعا کرے (۱)

بدوران موجودگی مزارعت ایک شخص ثالث نے مدعی کی آسامیان کو بیدخل کر دیا۔ مدعی نے شخص ثالث مذکور کے نام نالش واسطے قبضہ کے دائر کی قرار دیا گیا کہ نالش واسطے فوری قبضہ کی بوجہ موجود ہونے غیر منقضی پٹہ کے قابل سموع نہ تھی اور کہ ایسی صورت میں مدعی صرف استقرار حق خود کا مستحق تھا۔ اور کہ اس سے نوعیت نالش تبدیل نہیں ہو جاتی (۲) لیکن جبکہ جائداد متنازعہ بقبضہ حاقی مرتہنان و مزارعان میں ہو اور اندراج داخل خارج بحق ایک فریق کی اور اندراج گرداوری بحق دیگر فریق کے ہو تو ایسی حالات میں نالش محض برائے استقرار حق کے قابل سماعت ہوتی ہے (۳) مدعیان اور ملا بابی واران ایک اراضی کے تھے چنانچہ کاغذات مال میں ہر دو مدعیان اور مدعا علیہ اراضی مذکور نصف نصف مالکان درج کئے گئے تھے مدعیان نے حاصل معطلی لگان کی ادا کا واسطے نالش دیگر یا استقراریہ بدیں بیانات دائر کی کہ وہ اراضی مذکور کے پورے مالکان ہیں جیسے کہ کاغذات مال میں درج ہیں لیکن وہ اب تک محصول یا بٹائی مدعا علیہ کو ادا کرتے رہے ہیں اور کہ یہ ادائگی ہائے محض خوش برضا تھیں اور محض اس وجہ سے کیجاتی رہی تھیں کہ مدعا علیہ انکا موروثی سردار تھا۔ معلوم ہوا کہ بذریعہ انتظام مابین فریقین کے مدعا علیہ سرکاری مطالبات بابت اراضی نقدی میں ادا کرتا رہا ہے جو کہ وہ مدعیان سے جنس میں وصول کرتا رہا ہے۔ استقرارات مستدعیہ بدیں مضمون تھے کہ مدعیان آئندہ کے لئے ادائگی ہائے مذکور کرنیکی پابند نہیں ہیں۔ قرار دیا گیا کہ مدعیان کی ذمہ داری دربارہ ادائگی محصول یا بٹائی کے متنازعہ فیہ تھی۔ اور کہ جیسا کہ مدعا علیہ نے بیان کیا ہے اسکا حق نسبت وصولی مذکور کے تھا اور کہ بدستور موجودہ عملدرآمد جاری رہی۔ اسلئے مدعیان زیر دفعہ ہذا نالش استقراریہ دائر کرنے کے مستحق تھے (۴)

مدعیان نے نالش واسطے استقرار حق مالکانہ نسبت بعض اراضی کے بدیں بیان کی کہ مدعا علیہم ایک اندراج بحق خود بکاغذات مال سے مدعیان کو اراضی مذکورہ سے بیدخل کرنے میں فائدہ اٹھاتے ہیں مدعیان اور مدعا علیہم کارروائی حکام مال میں کوئی فریق نہ تھے۔ مدعا علیہم کیطرف سے یہ عذر کیا گیا کہ ماسوائے اندراج زیر بحث کے مدعیان کو کوئی بنا دعوے حاصل نہیں ہوا اور نالش چونکہ چھ سال بعد اندراج

---

(۱) نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۷ بہ پیروی انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۰ (۳) نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ

(۴) نمبر ۷۳ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ

مذکور کے کی گئی ہے اس لئے زائد المیعاد ہے۔ بلحوظی بیانات مدعیان اور حالات مقدمہ کے
قرار دیا گیا کہ بلحاظ دفعہ ۴۲۔ ایکٹ دادرسی خاص و دفعہ ۴۵۔ ایکٹ مالگذاری پنجاب سنہ ۱۸۸۷ء
ایک بنا رو دعوے موجود تھی جو میعاد کے اندر پیدا ہوئی تھی اور اگر مدعیان اپنے بیانات ثابت
کردیں تو ڈگری کے مستحق ہونگے۔ (۱) مدعی نے جو دو نابالغ لڑکیوں کا دادا ہے اس استقرار کی نالش کی
کہ وہ انکا ولی بغرض انکی شادی کرنے کے تھا۔ لیکن کسی دادرسی مزید کی درخواست نہیں کی گو عرضیدعوے
میں یہ مذکور تھا کہ مدعا علیہا لڑکیوں کی والدہ کسی اور جگہ لڑکیوں کی نسبت کرنے کو تھی تجویز ہوئی
کہ نالش بروئے شرط دفعہ ہذا ممنوع السماعت ہے کیونکہ دادرسی مزید یعنی ایک حکم امتناعی کی نسبت اس
امر کے کہ مدعا علیہا لڑکیوں کی شادی کرنے سے باز رہے استدعا کی جاسکتی تھی۔ (۲) جس حال میں کہ تین
شاگردان ایک مت نے ایک نالش بدیں بیان دائر کی کہ مدعا علیہ ایک جھوٹے دعوے کے بموجب
بطور جانشین سابق جہیر کے مت کا قابض تھا اور باستدعا استقرار اس امر کے کہ وہ سابق جہیر کا باضابطہ
مقرر کردہ جانشین نہ تھا اور کہ خالی عہدہ جہیر پر بذریعہ عدالت تقرر فرمایا جاوے تجویز ہوئی کہ
نالش غیر قابل مسموع ہے کیونکہ اس میں اس امر کی استدعا نہیں کیگئی کہ کوئی لائق شخص بطور سردار مت
کے مقرر کیا جائے اور وہ عدالت کا منظور کردہ ہو اور کہ مت اور جائداد ہائے مت ویسی مقرر شدہ
شخص کو دیئے جائیں۔ اور مدعا علیہ کو مت سے معزول کیا جائے (۳) جہانکہ مدعی نے واسطے نفاذ
قبولیت ایک پٹہ کے اور تحریر کئے جانے ایک مچلکہ کے منجانب مدعا علیہ کے نالش کی عدالت مرافعہ
ابتدائی نے نالش کو بوجہ نہ ہونے غیر قابل مسموع کے خارج کردیا۔ لیکن عدالت اپیل نے تجویز کیا
کہ وہ خارج نہیں کی جانی چاہیئے تھی بلکہ عرضیدعوے باضافہ استدعا استقرار حق مدعی کے ترمیم
کیا جانا چاہیئے تھا تاکہ عدالت کو بطریق دادرسی مستلزمہ کے اس دادرسی کے عطا کرنیکا اختیار حاصل ہوتا جس کی
مدد اصل استدعا کی گئی تھی (۴) ایک نالش میں جو واسطے ڈگری استقرار حق مدعی نسبت بعض اراضی کے
تھی اور جس میں یہ ظاہر ہوا کہ لگان یافتنی مدعی بابت اراضی مذکور واجب ہے۔ اگر اسکا بیان صحیح ہو اور
جسمیں لگان کا دعوے نہ کیا گیا تھا۔ تجویز ہوئی کہ الفاظ "اور دادرسی" جنکا فقرہ استثنائیہ یعنی شرط
دفعہ ۴۲ میں حوالہ دیا گیا ہے وہ دادرسی مزید متعلقہ حیثیت قانونی یا کسی حق نسبت کسی جائداد کے
ہے جسکا کوئی شخص استحقاق رکھتا ہو اور جس کے حق متعلقہ اس حیثیت یا استحقاق سے کوئی شخص

---

(۱) نمبر ۷۰ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۱۲۵ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لار رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۱
(۴) انڈین لار رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۱

حکم ہو یا اسکا انکار کرنمیں فائدہ ہو اور اسمیں دعوی بقایا لگان شامل نہیں ہے (۱) مدعیان نے بدیں بیان نالش کی کہ وہ ایک خاص اراضی کے مالک اور قابض ہیں اور بذریعہ دو وثیقہ ہائے بیع کے انہوں نے جائداد مذکور کے بعض اجزا مدعا علیہ کے حق میں منتقل کردئے تھے اور مدعا علیہ نے بربنائے وثیقہ ہائے مذکور اراضی مبیعہ کا کبھی قبضہ حاصل نہیں کیا کیونکہ اسنے پوزیشن ادا نہیں کیا اور باوجود اس امر واقعہ کے اس نے حکام مال سے اپنے حق میں داخل خارج کرا لیا ہے جس سے مدعیان کی حق تلفی ہوئی ہے گو وہ قبضہ واقعی سے بیدخل نہیں ہوئے اور بنابریں وہ مستدعی ہیں کہ انکے حق میں ڈگری استقراریہ بدیں مضمون صادر کی جائے کہ وہ کل اراضی پر قابض ہیں اور داخل خارج جو مدعا علیہ کے حق میں ہوا ہے انکے حقوق قبضہ پر موثر نہ ہوگا۔ عرضیدعوے میں اس امر کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا کہ قانوناً حق ملکیت کس کو حاصل تھا۔ تجویز ہوئی کہ نالش جسطرح پر کہ وہ مرتب کی گئی تھی درست طور پر ڈسمس کیگئی ہے۔ اگر اسبات کو درست فرض کیا جائے کہ اس مدعی کو جو اپنے آپکو حقدار اور نیز قابض بیان کرے صرف قبضہ کی بابت ڈگری استقراریہ کی استدعا کی اجازت نہیں دیجا سکتی کیونکہ حق کی بابت فریقین میں ایک اور تنازعہ موجود ہے تو ایسی نالش چل نہیں سکتی لیکن بہر صورت اگر دعوے طریق مذکورہ بالا پر کیا جاوے اور سوال حق کو غیر تصفیہ شدہ چھوڑا جائے تو عدالت کیلئے یہ حکم صادر کرنا مناسب ہے کہ وہ اپنے جوڈیشل اختیارات کے استعمال میں کسی ایسی قرارداد ہی انکار کرے جسکا اثر یہ ہو کہ اس سے اصلی معاملہ جو فریقین کے مابین زیر بحث ہو غیر تصفیہ شدہ رہے (۲)

ایک نیلام بعلت اجراء ڈگری بخلاف مدعیان میں اس وکیل نے جسنے مدعیان کی طرف سے وکالت کی تھی خود اپنے روپیہ سے ان کی جائداد اپنے محرر کے نام پر اور ایک نہایت ناکافی رقم کے عوض خرید کرلی۔ اسپر مدعیان نے بخلاف مدعا علیہم (وکیل اور اس کے محرر) کے بغرض استقرار اس امر کے نالش دائر کی کہ وکیل (مدعا علیہ) خرید مذکور کے کرنے میں ایک امین منجانب مدعیان تھا اور بغرض حصول ایک حکم بدیں ہدایت کہ مدعا علیہم جائداد مذکور کا انتقال بحق مدعیان کردیں اور نیز لنسبت دیگر دادرسی کے تجویز ہوئی کہ ایسی نالش بروئے دفعہ ۴۲ ممنوع السماعت نہیں ہے (۳)

جب حال میں کہ مدعا علیہ اراضی پر بجبری طور پر قابض کردیا گیا تھا جو فی الواقع مزارعان کے قبضہ میں تھی تو عرضیدعوے میں استدعا قبضہ کا نہ ہونا مانع نالش قرار دیا گیا (۴)

امر تجویز شدہ | ایک نالش بعدالت سبارڈینیٹ جج واسطے استقرار اس امر کے رجوع کی گئی تھی کہ مدعیان

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۸۶ (۲) ۱۸ نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۰۵ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۵

اور مدعاعلیہم باہم کوئی شرکت استحقاق نہیں رکہتے اور تا رواد کے اراکین نہیں ہیں جس کی کہ جائداد مشترکہ تھی۔ ایک سابقہ نالش مابین فریقین میں جو عدالت منصف ضلع میں دائر کی گئی تھی یہ قرار دیا گیا تھا کہ فریقین ایک ہی خاندان سے متعلق ہیں اور یہ قرارداد برطبق اپیل بحال رہی تھی۔ مدعی نے بطریق دادرسی مزید ایک حصہ جائداد کے قبضہ کے متعلق کوئی استدعا نہ کی تھی جو کہ بقبضہ مدعاعلیہم تھا۔ تجویز ہوئی کہ نالش بروے امر تجویز شدہ اور دفعہ ۴۲۔ ایکٹ دادرسی خاص کے ممنوع السماعت تھی (۱)

جس حال میں کہ مدعی غلطی سے یہ یقین کر کے کہ وہ جائداد غیر منقولہ پر قابض نہیں ہے محض نالش ڈگری استقراریہ مشعر بحالی اپنے مقبوضہ قبضہ کے دائر کرے اور عدالت اسکو قابض معلوم کر کے اس کی نالش کو بربناء وجہ مذکور کے خارج کر دے اور اس کے حق کی بابت کوئی تحقیقات نہ کرے تو وہ بعد میں بربنائے اپنے کل بنائے دعوے کے قبضہ کی بابت نالش کرنے سے ممنوع نہیں ہے (۲)

اگر نالش استقراریہ اسوجہ سے خارج ہو جائے کہ اس میں دادرسی مستلزمہ کی استدعا نہیں کی گئی تو دوسرا دعوے بعد اضافہ دادرسی مستلزمہ کے انہیں امور کے استقرار کی بابت ممنوع السماعت نہیں (۳) مدعیان نے واسطے مستحق قرار دئے جانے حساب فہمی کے نالش دائر کی اور ڈگری مشعر استقرار حق بلا استدعا یا حصول چارہ کار مستلزمہ کے حاصل کی۔ مدعاعلیہ نے حساب دینے کیواسطے کچھ تدبیر نہ کی اور مدعیان نے نامبردہ پر دوسری نالش "بابت تعداد ایسے کاغذات کمپنی و دیگر قرضجات کے جو مدعاعلیہ سے بروقت تصفیہ حساب واجب قرار پائیں"۔ دائر کی۔ تجویز ہوئی کہ مدعیان ایسی نالش کرنے سے ممنوع نہ تھے (۴)

میعاد | محض نالش استقراریہ زیر دفعہ ہذا کے لئے اغراض میعاد تابع مد ۱۲۰ ضمیمہ اول۔ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء ہے۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ اول و مد ۱۲۰ ایکٹ میعاد مشرح مولف۔

چونکہ اس ملک میں ان نالشات کے واسطے ہی ایک عرصہ میعاد مقرر کیا گیا ہے جن میں عطاء دادرسی متدعیہ عدالت کے اختیار تمیزی کے اندر ہے لہذا اسقدر عرصہ کا منقضی ہونا جو عرصہ میعاد مذکور سے کم ہو بالعموم طور پر ایک بہتر وجہ مدعی کو دادرسی عطا نہ کرنیکی قرار نہ دیجانی چاہیے (۵) نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ ایک مبینہ تبنیت ناجائز ہے تابع مد ۱۱۸ ہوتی ہے اور چھ سال کے اندر رجوع کی جانی چاہیے (۶) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۱۶ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۵ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۶ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۴ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۲
(۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰

تشریح دفعہ ہذا | جبکہ ایک جائداد الف کو تاحیات اور باقیماندہ ب کو بطور امین کے بدوران حیات
الف کے تاکہ وہ بقایا مشروطہ کو محفوظ رکھے اور باقیماندہ (الف) کے پسر اول اور دوسرے کو بالترتیب
اور باقیماندہ کا منافع (ج) کو مفوض ہو۔ اس صورت میں اگر الف جائداد کو قبل اس کے کہ اس کے
یہاں کوئی بیٹا پیدا ہو ضائع کرے یا کوئی ناجائز انتقال کرے تو (ب) مستحق ہے کہ تلفی جائداد کے
روکنے کی نالش کرے یا واسطے استقرار اس امر کے کہ انتقال مذکور ناجائز قرار دیا جاوے (۱)
یا (ب) کے نام بحیثیت مدعا علیہ کے نالش کی جاسکتی ہے جیسا کہ تشریح میں صورت بیان کی گئی
ہے۔ درحالیکہ ہیچ قسم کے حالات کی موجودگی میں (الف) اور (ب) مشترکاً کوئی فعل خلاف استحقاق
آخری پسماندہ شخص (ج) کے کریں یا جبکہ (ب) تنہا کوئی ایسا فعل کرے بعد اس کے کہ الف نے
اپنی حقیت حین حیاتی کو ضبط کرا دیا ہو (۲)

رسوم اسٹامپ | ملاحظہ ہو مد ۱۷ ضمن (۳) ضمیمہ دوم و دفعہ ۷ ضمن ۴ حرف (ج) ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء
مشرح مولف و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۵۶۰

استقرار کی تاثیر | **دفعہ ۴۳۔** استقرار جو حسب باب ہذا کیا جائے صرف اشخاص
فریق مقدمہ پر اور ان اشخاص پر جو کہ ان کے ذریعے بالتناسب دعوے رکھتے ہوں اور جس حال
میں کہ کوئی فریق امنا ہوں تو ان اشخاص پر جن کے واسطے درصورتیکہ وہ استقرار کے وقت موجود ہوتے
وہ فریق امنا ہوتے واجب الاتباع ہوگا۔

تمثیل

رام دت ایک ہندو نے ایک نالش میں جس میں کہ جمنا اس کی زوجہ مبینہ اور جمنا کی والدہ مدعا
علیہا تھیں استدعائے استقرار اس امر کی کہ اسکا ازدواج باقاعدہ ہوا تھا اور حکم واسطے رجعت
حقوق زن وشویانہ کے صادر کیا جائے عدالت نے استقرار اور حکم صادر کیا۔ پودت نے یہ دعوے
پیش کیا کہ جمنا اس کی زوجہ ہے اور جمنا کے حصول کے لئے رام دت پر نالش کی پس استقرار جو نالش
سابق پر ہوا تھا پودت پر واجب الاتباع نہیں ہے۔

تمثیل دفعہ ہذا کے متعلق مین صاحب فرماتے ہیں: کہ جس صورت میں کہ شادی ایکمرتبہ مکمل ہو چکی ہو اگر ایک فریق
دوسرے کے ساتھ رہنے سے انکار کرے تو مقدمہ تعمیل مختص معاہدہ کا نہیں رہتا بلکہ اعادہ حقوق زناشوئی
کا ہو جاتا ہے۔ یہ امر مدت سے فیصلہ شدہ ہے کہ ایسی نالش مابین اہل ہنود کے رجوع ہو سکے گی۔ لیکن بلحاظ

---

(۱) لیڈنگ کیسز ان ایکوٹی جلد اول صفحہ ۱۵۱ (۲) شرح دادرسی کالٹ صاحب

اس طریق کے جس میں ڈگری کا نفاذ کیا جانا ہے سندات میں اختلاف تھا (۱)، اب یہ امر بروئے قاعدہ ۳۲ آرڈر ۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ ۱۹۰۸ء طے کر دیا گیا ہے۔

دفعہ ہذا کا یہ مطلب ہے کہ جب بموجب دفعہ ۴۲ کسی حق کی نسبت عدالت سے فیصلہ صادر ہو تو اسکی پابندی صرف فریقین مقدمہ پر ہوگی یا در صورت فریق مقدمہ ہونے کسی امین کے حکم مذکور کا اتباع مامون لہ پر بھی لازم ہوگا۔ گو بوقت صدور فیصلہ مذکور کے مامون لہ کا وجود نہ ہو۔

دفعہ ہذا میں مشکل مسئلہ "امر تجویز شدہ" کا ایک بڑا اصول ظاہر کیا گیا ہے جو فی الواقع عام طور پر متعلق ہوتا ہے اور وہ ڈگری استقراریہ سے بھی متعلق ہوتا ہے۔ فیصلے دو قسم کے ہوتے ہیں انٹر پارٹس یعنی فیصلہ مابین فریقین مقدمہ اور آن رہیم یعنی فیصلہ متعلق حیثیت امر مدعا بہا نالش کے۔ مؤخر الذکر قسم کا فیصلہ ایک جو ڈیشل استقرار متعلق حیثیت ایک خاص شخص یا شے کے ہوتا ہے جو حیثیت فیصل کردہ کے عطا کرنے کے لئے عامل ہوتا ہے جو کہ اس امر واقعہ کو جسکا فیصلہ عدالت سے کیا ہوتا ہے عام نتیجہ ٹھہراتا ہے اور اس میں جملہ مابعد کے اشخاص شامل ہوتے ہیں۔ لیکن مابین ایک فیصلہ اس قسم کے اور ایک فیصلہ اس صورت کے بہت فرق ہے جس میں سوال کہ آیا ایک خاص حیثیت بلحاظ ایک شخص یا شے کے موجود ہے یا نہیں یہ ایک فیصلہ صرف مابین فریقین مقدمہ کے ہے جو مابعد کی تنازعہ میں جو بلحاظ اس امر مدعا بہا اور بربنا راسی وجہ نالش اور مابین انہیں فریقین یا ان کے قائمقامان کی ہو قطعی ہو سکتا ہے۔ صورت مندرجہ تمثیل دفعہ ہذا ایک صاف صورت اس قسم کی ہے لہذا سالقہ فیصلہ مابین رام دت اور جمنا کے جسمیں یہ امر تنقیح طلب تھا کہ آیا جمنا کا ازدواج رام دت کیساتھ ہوا تھا یا نہیں دیودت کے مقابلہ میں ایک نالش مابعد میں جو رامدت کے برخلاف اس نے دائر کی قطعی نہیں ہو سکتا۔

یہ فیصلہ بکار روائیات اجرا کہ ڈگری کے رو سے آئندہ کی واصلات و لائی گئی ہیں جملہ آئندہ کی کارروائیات اجرا میں بطور امر تجویز شدہ کے قابل پابندی ہوگا۔(۲) اور ایسا ہی اس صورت میں ہے۔۔۔ ۔۔۔ جبکہ فیصلہ اس امر کا کیا گیا ہو کہ بروئے الفاظ ڈگری کے کسقدر سود واجب الادا تھا (۳)

باب ۷

بابت تقرر رسیور یعنی منتظمان جائداد کے

دفعہ ۴۴ - مقرر ہونا رسیور کا اثنائے رائے دوران رسیور کا تقرر حسب اقتضائے رائے ہو

(۱) ملاحظہ ہو کتاب دیرم شاستر و رواج مولفہ مین صاحب طبع پنجم فقرہ ۱۹ (۲) انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۔
(۳) لار رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱۸۱۔

مقدمہ میں منحصر ہے اوپر اقتضائے رائے عدالت کے

مجموعہ ضابطہ دیوانی کیطرف حوالہ | طریقہ اور نتیجہ اس کے تقرر کا اور اس کے حقوق اور اختیارات اور خدمات منصبی اور ذمہ داریاں مطابق مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مقرر اور موضوع ہوئی ہوں مفصل شرح کے لئے ملاحظہ ہو آرڈر ۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء مشرح مولف

نوعیت دادرسی | اکثر اوقات ایک فریق عدالت کی امداد کا خواستگار ہوتا ہے بدیں وجہ کہ اُسے آئندہ کے لئے اپنے حق وحقوق کو ضرر پہونچنیکا زیادہ اندیشہ ہے۔ وہ طریق جس میں عدالت امداد مطلوبہ عطا کرتی ہے حالات مقدمہ پر منحصر ہوتا ہے۔ عدالتیں بعض اوقات ریسیور کے مقرر دینے سے دست اندازی کرتی ہیں جن کے ذمہ یہ فرض ڈالا جاتا ہے کہ لگان ہائے یا دیگر قسم کی آمدنی وصول کرے بعض اوقات یہ حکم دیا جاتا ہے ایک رقم زر نقد عدالت میں داخل کی جاوے اور بعض اوقات یہ کہ ضمانت دیجاوے یا روپیہ ادا کیا جاوے اور بعض اوقات صرف حکم امتناعی یا کوئی اور چارہ کار حکمنامہ جاری کیا جاتا ہے پس ہر ایک مقدمہ کے مناسب حال دادرسی عطا کی جاتی ہے (۱) ہماری عدالتوں کو عملی طور پر یہ جملہ اختیارات محافظ اور امتناعی دادرسی کے حاصل ہوتے ہیں جن کے ثبوت میں عام الفاظ مندرجہ قاعدہ اول آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کیطرف بلحاظ اختیارات عطا کردہ بروے قواعد ۶ و ۷ آرڈر ۳۹ مجموعہ مذکور کے توجہ دلائی جاسکتی ہے اور زیر آرڈر ۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء ریسیور مقرر کیا جاتا ہے۔ ہمارا تعلق دفعہ ہذا میں صرف محافظ دادرسی سے ہے اور اسکو چار عنوانوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اول کن صورتوں میں ریسیور مقرر کیا جانا چاہئے۔ دوم جبکہ وہ مقرر کیا جاوے تو اس کے اختیارات اور حقوق۔ سوم اس کی خدمات منصبی و ذمہ داری ہائے چہارم۔ طریق عمل اسکی تقرر کے وقت اور بعد کا

کن صورتوں میں ریسیور مقرر کیا جانا چاہئے | دفعہ ہذا کا فقرہ اول مقتضی اس امر کا ہے کہ اثنار دوران مقدمہ میں ریسیور کا تقرر کیا جانا چاہئے اور یہ امر عدالت کے اقتضائے رائے پر منحصر ہے قاعدہ اول آرڈر ۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء میں یہ حکم کیا گیا ہے کہ جب عدالت بہ نظر انصاف وسہولت مناسب سمجھے تو اُسے اختیار ہوگا کہ بذریعہ حکم کے (الف) کوئی ریسیور جائداد کے لئے خواہ قبل یا بعد صادر ہونے ڈگری کے مقرر کرے (ب) جس شخص کے قبضہ یا حفاظت میں جائداد مذکور ہو اس کے قبضہ یا حفاظت سے نکالے (ج) اور اسکو واسطے قبضہ یا حفاظت یا انتظام کے ریسیور مذکور کے سپرد کرے۔

اختیار تمیزی کا استعمال | ریسیور کا منظور کرنا ہمیشہ سے بلحاظ کل حالات مقدمہ کے عدالت کے سلیم

(۱) اسٹوری ایکوٹی جلد ۲ دفعہ ۸۲۶

اقتضائے رائے پر منحصر ہی۔ منجملہ جن کے ایک یہ ہی کہ مدعی اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں جہانکہ دستاویزات کی تعبیر کے متعلق بہت سے ضروری امورات کی نسبت اشتباہ اور مشکل پیدا ہوئی تقرر رسیور سے انکار کیا گیا (۱)، یہ ایک ایسا اقتضائے رائے ہے جسے عدالت کو نہایت احتیاط بلحاظ امر مدعا بہا کے استعمال کرنا چاہئے اسطرح سے کہ گویا وہ شئے مدعا بہا کسی حاکم کی مملوکہ ہے اور اقتضائے رائے مذکور صرف چند روزہ ہوتا ہے تاکہ جلدی سے ایک فریق کی جائداد حاصل کی جائے اور اس کو بغرض فائدہ اس شخص کے جو اسکا مستحق معلوم ہو محفوظ رکھا جاوے اور اس سے بالکل استحقاق میں کچھ خلل پیدا نہیں ہوتا (۲)،

تعریف رسیور | رسیور وہ غیر طرفدار شخص مابین فریقین کی ہی جسے عدالت نے واسطے وصول کرنے لگان وپیداوار اور منافعجات اراضیات یا دیگر شئے متنازعہ فیہ کے اثنا دوران نالش میں مقرر کیا ہو جسحال میں کہ عدالت یہ مناسب نہیں سمجھتی کہ کوئی ایک فریق ان امورات کو کرے یا جس حال میں کہ ایک فریق ایسا کرنیکے ناقابل ہے جیساکہ بصورت ایک نابالغ کے (۳)، وہ کل فریق کیطرف سے مقرر کیا جاتا ہے نہ کہ مدعی یا ایک مدعا علیہ کی طرف سے اور اس کے تقرر کیوجہ سے فریقین کے حقوق میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا کیونکہ وہ ایک عہدہ دار عدالت ہوتا ہے اور جائداد اس فریق کے لئے اپنے قبضہ میں رکھتا ہے جو آخر الامر اسکا مستحق معلوم ہو (۴)، بطور قاعدہ عام وہ محض محافظ جائداد ہوتا ہی جس کو کوئی اختیار علاوہ ان اختیارات کے جو اسے بروے حکم تقرر دئے جاتے ہیں حاصل نہیں ہوتا۔ وہ جائداد کا قائمقام نہیں ہوتا بلکہ محض عہدہ دار عدالت ہوتا ہے (۵)، وہ مالک جائداد نہیں ہوتا صرف عدالت کا قائمقام ہوتا ہے نہ کہ فریقین مقدمہ۔ تابع احکام عدالت اسکو عمل کرنا پڑتا ہے۔ اپنے باضابطہ تقرر کے وقت عہدہ دار عدالت خیال کیا جاتا ہے اور اسطرح اسکو اپنے فرائض عہدہ کی بجا آوری میں پوری محفوظیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی اس کے فرائض کی انجام دہی میں مزاحم ہو تو تحقیر عدالت کا مرتکب ہوگا۔ (۶)، روپیہ بقبضہ رسیور اس فریق کے لئے قانونی حفاظت میں ہوتا ہے جو اپنا استحقاق اس کی نسبت ثابت کر سکے چنانچہ یہ قرار دیا گیا ہی کہ جس حال میں کہ ایک مواخذہ دار مابعد ایک رسیور مقرر کرائے تو مواخذہ دار اول جائداد مذکور کو اختیار ہے کہ نالش کر کے لگان ملے بقبضہ رسیور کو قرق کرائے (۷)، ایسے تقرر اقتضائے رائے پر موقوف ہوتے ہیں۔ لہذا اقتضائے رائے مذکور ان صورتوں میں عمل میں لایا جا

(۱) میکناٹن وگارڈن رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۷۸ (۲)، انگلس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۴۵ (۳)، ڈینال چانسری پریکٹس جلد ۲ صفحہ ۱۵۵۲ (۴)، سوانٹن رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۱۸ و لاجرنل (سلسلہ جدید) چانسری جلد ۸ صفحہ ۱۶۱ و شرح ضابطہ دیوانی سید امیر علی و ووڈراف صاحبان صفحہ ۱۱۷۸ (۵)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۱۴ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۶۲۵ و ۶۲۹ (۷)، شرح دادرسی کالٹ صاحب۔

سکتا ہے جہانتکہ حق تمتع موجود ہو اور نیز ان صورتوں میں جہانتکہ حق تمتع آئندہ پیدا ہونیوالا ہے یا اُمید ہے کہ پیدا ہوگا ان جملہ صورتوں میں غرض یہ ہوتی ہے کہ جائداد کو اس کے مناسب حال استعمال اور مقاصد کے لئے محفوظ رکھا جاوے اور جس حال میں کہ اس امر کا خوف ہو کہ اسکو دیگر اغراض میں تبدیل کر لیا جاوے گا یا کم ہو جاویگی۔ یا بوجہ سخت غفلت کے ضائع ہو جاویگی۔ تو عدالت کی دست اندازی ضروری ہو جاتی ہے مثلاً جس حال میں کہ جائداد بقبضہ امین واسطے بعض خاص استعمالہائے یا امانت ہائے کے ہو (خواہ صریح یا مفہوم) اور یہ خطرہ ہو کہ کسی ایسے وعیدار کو نقصان پہونچانے کی غرض سے ضائع کردیجاوے گی یا فضول خرچی میں صرف کردیجاوے گی تو اسکا انتظام باضابطہ طور پر اُس طریق میں کر دیا جاویگا جو واسطے مقصد مذکور کے بہت شایاں حال ہو مثلاً بذریعہ تقرر ریسور یا بہ نہج دیگر کے (۱)، ہمیشہ اُسیوقت ریسور ہی مقرر نہیں کیا جاسکتا جبکہ حکم امتناعی برخلاف ایک یا زیادہ فریقہائے نالش کی صادر کیا گیا ہو مشعر بہ امتناع اس امر کے کہ کوئی فعل نہ کیا جاوے۔

اثنار دوران مقدمہ میں | دفعہ ہذا میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ تقرر ریسور دوران مقدمہ تک رہیگا جس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ڈگری صادر ہونے پر تقرر کا خاتمہ ہو جاویگا بلکہ ایسی صورت میں جہانتکہ ایک ڈگری دربارہ انفساخ اور مسدودی ایک شراکت کے ہو اور ایک ریسور دوران تنازعہ میں مقدمہ کے ابتدائی مرحلہ پر مقرر کیا گیا ہو تو اس بارہ میں کوئی اعتراض نہ ہو سکیگا کہ تقرر ریسور اسوقت تک رہے جبتک کہ مطابق ڈگری کے کل فریقہائے کے دعاوی کا تصفیہ ہو جائے جس حال میں کہ مدعا علیہ فوت ہو گیا ہو تو کوئی ریسور مقرر نہ کیا جاوے گا تاوقتیکہ اسکا قائممقام فریق نہ بنایا جاوے (۲)،

دفعہ ہذا کی وسعت | منشار دفعہ ہذا یہ ہے کہ بدوران نالش بطریق دادرسی خاص کی تقرر ریسور کیا جاوے لہذا دفعہ ہذا ان تمام جائداد ہائے سے متعلق نہیں ہے جو خواہ بطریق ضمانت خواہ بایفائے ڈگری زیر قرقی ہوں پس تقرر ریسور ایک معاملہ انتظامی ضابطہ کا بہ نسبت دادرسی خاص کے ہے۔ مزید براں اس ریسیور کو جو زیر ایکٹ دیوالہ مفصل سنہ ۱۹۰۷ء ایک مدیون دیوالیہ کی صورت میں مقرر کیا گیا ہو محتاط طور پر اس ریسیور سے ممیز کیا جاوے گا جو بطریق دادرسی خاص کے دوران نالش میں مقرر کیا گیا ہو۔ ایسی صورت میں ریسور دائنان کا ایجنٹ ہوتا ہے نہ کہ اس شخص کا (مثلاً ایک مرتہن کا) جو انکے مقابل میں وعویدار ہے اور ریسور کے مقابل میں حریفانہ کارروائیات کر سکتا ہے (۳)،

---

(۱) اسٹوری ایکوئٹی جلد ۲ صفحہ ۸۲۷ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۴۳ صفحہ ۱۸۱

(۳) لا رپورٹ چانسری جلد ۱ صفحہ ۲۲۲

جائداد خواہ کسی قسم کی ہو ہر قسم کی جائداد بحفاظت ریسیور دیجا سکتی ہے اور اس میں راس المال یا کسی شراکتی تجارت کا مال و اسباب موجودہ یا حصص کمپنی یا کفالت ہائے سرمایہ سرکاری شامل ہوں گے نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۱۴ و ۶۱۶ اور نیز جائداد کے لگان ہائے اور منافعجات شامل ہونگے - جائداد متنازعہ فیہ ہوسکتی ہے گو کہ کوئی سوال اسکی مالکیت کی نسبت نہ ہو - مثلاً جس حال میں کہ چند اشخاص متعدد رہن ہائے یا مواخذہ جات یا حق گرفت جائداد مذکور کی بابت رکھتے ہوں - اور باہم یا برخلاف مالک کے بلحاظ اپنے اپنے دعاوی بمقابلہ جائداد کے جھگڑتے ہوں

صورتہائے جنمیں تنازعہ بلحاظ استحقاق جائداد کے ہو ان صورتوں میں جن میں اصل جائداد کا استحقاق شامل ہو عدالتیں عموماً ایک فریق کے قبضہ میں بذریعہ تقرر ریسیور کے دست اندازی کرنی مناسب خیال نہیں کرتیں تاوقتیکہ کوئی مضبوط صورت فریب یا خوف ضائع ہونیکا ثابت نہ کیا جاوے -

جس حال میں کہ مدعی نے اپنی جائداد ہائے مدعا علیہ کے نام امانتاً اس غرض سے منتقل کر دی تھیں کہ انکو فروخت کر کے اس کے قرضہ جات ادا کرے تو بر طبق اعتراض اس امر کے کہ جائداد ہائے ضائع کی جا رہی ہیں جس کی تائید بذریعہ بیان حلفی منجانب مدعی کی گئی تھی ایک ریسیور مقرر کیا گیا قبل اس کے کہ مدعا علیہ کا جواب داخل کیا گیا تھا (۱)

اختیار تقرر ریسیور اختیار تقرر ریسیور ایک معاملہ اقتضائے رائے کا ہے (۲) جو معقول طور پر (۳) اور نہایت احتیاط اور خبرداری کے ساتھ (۴) اور بعد بلاحظہ کل حالات مقدمہ متعلق اس حق کے جسکا اظہار کیا گیا ہو اور جسکا ثابت کرنا ہو استعمال کیا جانا چاہیے (۵) نہ صرف بلحاظ ان حالات کے جن کے رو سے تقرری ریسیور صرف بغرض حفاظت جائداد مناسب ٹھہرے (۶) استعمال اختیار سماعت دربارہ تقرری ریسیور ایک ایسا معاملہ نہیں ہے کہ جس سے عدالت انکار کر سکے - عدالت کا فرض یہ ہے کہ جب درخواست مذکور کیجائے اپنی اقتضائے رائے سے اس امر کا فیصلہ کریں کہ آیا وہ اس درخواست پر کاربند ہوگی یا نہیں اور عدالت اپیل کو مداخلت عدالت ابتدائی کی رائے میں نہ کرنی چاہیے جبتک کہ اسکو رائے مذکور خود خواستہ یا بے ٹھکانہ یا قیاسی معلوم نہ ہو (۷) بروے مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء صرف ہائیکورٹ اور ڈسٹرکٹ جج

---

(۱) برونسر گرون کیسز جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ (۲) نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۹۰۰ء و نمبر ۷۳ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۸۱۸ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۹ لغایت ۴۶۵ (۳) نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۵۰ (۴) نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۵۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۶ (۵) نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۹۰۰ء و نمبر ۷۳ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰ و مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۴ صفحہ ۱۰۳۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۸۱۸ و جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۹ (۶) نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ - (۷) نمبر ۳۶ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

ریسور مقرر کر سکتا تھا۔ لیکن مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ ۱۹۰۸ء میں سے دفعہ ۵۰۵ مجموعہ سابق نکالدی گئی ہے جس سے یہ قید رفع کردی گئی ہے اور اب سبارڈینیٹ ججان کو بھی تقرر ریسور کا کامل اختیار تمیزی حاصل ہوگیا ہے۔ ریسور وہی عدالت مقرر کر سکتی ہے جس میں مقدمہ دائر ہو۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ جج کو اس جائداد کے لئے ریسور مقرر کرنے کا اختیار نہیں ہے جس کے لئے مقدمہ اس کی اپنی عدالت میں دائر نہ ہو خواہ وہ عدالت جس میں مقدمہ دائر ہو اس کی ماتحت ہو (۱) عدالت مطالبہ خفیفہ مفصل ریسور مقرر کر سکتی ہے (۲) اختیار تقرر ریسور عدالت مرافعہ اولیٰ یا عدالت اپیل یا عدالت نگرانی عمل میں لا سکتی ہے (۳) یہ امر کہ افعال شکایت کردہ جو وجہ درخواست تقرر ریسور بنلاتے ہیں بہ لسنبت دیوانی فعل بیجا کے فوجداری جرم کی حد تک پہونچتے ہیں عدالت کو اختیار سماعت سے محروم نہ کرے گا بشرطیکہ افعال مذکور حق لسنبت جائداد میں مخل ہوں (۴) اور کوئی حکم جو مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کسی جائداد کی لسنبت صادر کیا ہوا ہو مانع اس امر کا نہ ہوگا کہ عدالت دیوانی اس جائداد کے متعلق ریسور مقرر کرے (۵)

تقرر ریسور | تقرر ریسور بدوران مقدمہ ایک قسم کی دادرسی خاص ہے (۶) جس کے لئے ایکٹ ہذا اور مجموعہ ضابطہ دیوانی میں حکم کیا گیا ہے اس کے عطا یا منظور کئے جانے کے لئے حسب ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے اول اصل مدعا بعض دیوانی حقوق کی حفاظت یا ٹارٹ یا دیوانی فعل بیجا کا انسداد ہو (۷) نہ کہ محض تعزیری قانون کے نفاذ کی غرض (۸) دوم نالش کا دائر ہونا جیسی کہ دادرسی مذکور عطا کی جاسکے سوم عدالت کا مجاز سماعت وتجویز نالش ہونا (۹)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۱۷ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ (۲) ملاحظہ ہو آرڈر ۵۰ قاعدہ اول ضمن (ب) مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ ۱۹۰۸ء ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱ ۴۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۴ (۵) ۳۸۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۹ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۔

(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۴

(۶) دفعہ ۵ (۸) ایکٹ ہذا

(۷) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۳

(۸) دفعہ ۷ ایکٹ ہذا

(۹) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۱۷ ۔

چہارم بنا رد عوے کا نالش سے ظاہر ہونا جس کے مسموع کرنیکی عدالت مجاز ہو۔

تقرر کا طریقہ | تقرر کا طریقہ وہ ہوگا جو مجموعہ ضابطہ دیوانی (نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء) میں مقرر کیا گیا ہے۔ چنانچہ زیر مجموعہ مذکور ریسیور مقرر نہ کیا جائیگا الا اس صورت میں کہ نالش دائر ہو یا جائداد مدعا بہا نالش زیر قرقی ہو عرضیدعوے میں تقرر ریسیور کا ادعا کیا جانا چاہیے جہانکہ نالش کا اہم مدعا حصول تقرر ریسیور ہو۔ درخواست اوخال عرضیدعوے کے وقت یا اس کے بعد کی جانی چاہیے اور قبل یا مابعد حکمنامہ کے بذریعہ عرضی یا تحریک درخواست واسطے ریسیور کے کیجانی چاہیے۔ فریق درخواست کنندہ درخواست واسطے ایک قاعدہ شرطیہ کے کرسکتا ہے یا تحریک کا اطلاعنامہ تعمیل کرا سکتا ہے اگر معاملہ ضروری ہو تو وہ ایک درمیانی ریسیور کے لئے تا سماعت درخواست عرضی کرسکتا ہے یا وہ استدعا کرسکتا ہے کہ اطلاعنامہ تحریک کی جلد ہی تعمیل کرائی جاوے۔ مدعاعلیہ کی درخواست پر بھی ریسیور مقرر کیا جاسکتا ہے لیکن ایسا صرف اس صورت میں ہوگا جبکہ مدعاعلیہ کی دادرسی مدعی کے بنا رد عوے سے پیدا ہوتی ہو یا اس کی مستلزمہ ہو۔ اگر دادرسی مستدعیہ مدعاعلیہ کا کوئی تعلق شے مدعا بہا عرضیدعوے کیساتھ نہ ہو تو اسکو چاہیے اگر وہ ریسیور چاہتا ہے کہ اپنی جداگانہ نالش غرض مذکور کے لئے رجوع کرے۔ درخواست واسطے ریسیور کے یکطرفہ ہوسکتی ہے یا فریق ثانی کو اطلاع دئے جانے پر لیکن صرف سخت ضرورت کی صورت میں یکطرفہ درخواست پر ریسیور مقرر ہوگا۔ مثلاً جہانکہ یہ خطرہ ہو کہ اگر مدعاعلیہ پر تعمیل اطلاعنامہ کرائی گئی تو وہ جائداد کو ہٹا دیگا۔ مگر عدالتیں یکطرفہ درخواست پر اختیار تمیزی مفوضہ کو ہرگز استعمال کرنا نہیں چاہتیں۔ تحریک کی تائید بیان حلفی سے ہونی چاہیے جس کی نقل کی تعمیل ہمراہ نوٹس کے کیجانی چاہیے گو کہ کاغذات متعلق تحریک فریق مستدعی کے پہلے سے شامل مسل ہوتے ہیں تاہم یہ کافی ہے کہ انکا حوالہ نوٹس میں دیا جاوے۔ واقعات جنپر کہ درخواست مبنی ہو پلیڈنگس میں درج ہونے ضروری نہیں اگر وہ بذریعہ بیان تحریری حلفی بروقت سماعت تحریک کے عدالت کے روبرو پیش کئے جائیں تو کافی ہیں اگر ایکمرتبہ تقرر ریسیور سے انکار کیا جاوے تو مزید ثبوت پر تحریک کی تجدید کرانیکی اجازت دیجاسکتی ہے بشرطیکہ یہ ظاہر ہو کہ عند الحصول جدید ثبوت کے نامبردہ دادرسی مستدعیہ کے لئے قوی مقدمہ ثابت کرسکتا ہے۔ بعد سماعت اور نیز بعد سماعت مکرر اور انکار کے مدعی مجاز استدعا تقرر ریسیور کا ہے اور عدالت تقرر مذکور کرنیکی مجاز ہے درحالیکہ تبدیل شدہ حالت واقعات سے یہ ظاہر ہو کہ مقدمہ دادرسی مذکور کے مناسب حال ہے۔ لیکن محض تحریک پر ایسا نہ ہوگا جو انہی کاغذات پر مبنی ہو اور کوئی مزید ثبوت نہ ہو اس شخص کو جس کی جائداد زیر تحویل ریسیور دیجاتی ہے فریق نالش بنایا جانا چاہیے تاکہ اسکو

درخواست کی تردید کرنیکا موقعہ ملے جس کی منظوری کی صورت میں اس کے حقوق کو نا قابل مداوا ضرر پہنچنا ممکن ہے (۱)

اثر تقرر | با ضابطہ مقرر شدہ ریسیور اپنے تقرر کے وقت سے عہدہ دار عدالت اور جائداد مندرجہ حکم تقرر کے قبضہ کا مستحق ہو جاتا ہے۔ تقرر کا اثر یہ ہے کہ فریقین نالش جائداد کے قبضہ سے علیحدہ کر دیے جاتے ہیں۔ بپابندی اس حکم کے کہ جس شخص کو فریقین یا ان میں سے کوئی ایک موقوف کرنیکا حق نہیں رکھتا اور اسکو عدالت بھی جائداد کے قبضہ یا حراست سے علیحدہ نہیں کر سکتی (۲) گو تقرر سے قبضہ میں تبدیلی واقعہ ہوتی ہے مگر اس سے جائداد کے استحقاق میں کسی طرح خلل نہیں آتا اور نہ اس سے ما بین فریقین کے حق کا فیصلہ ہوتا ہے (۳) ریسیور اور مینیجر (مہتمم) صرف جائداد کے محافظ ہوتے ہیں جو ان کے قبضہ میں آتی ہے۔ عدالت نالش تقرر ریسیور میں صرف قبضہ کے متعلق کارروائی کرتی ہے حتی کہ استحقاق کے متعلق کوئی تصفیہ کیا جا سکے۔ غرضیکہ تقرر سے استحقاق میں کوئی خلل نہیں آتا اور انہیں اشخاص کو مفوض رہتا ہے جنکو بر وقت تقرر حاصل تھا اور اسکا تقرر محض مدعی کے فائدہ کے لئے نہیں ہوتا بلکہ جملہ دیگر اشخاص کے لئے بھی جو مقدمہ میں استحقاق ثابت کر سکیں اسکا قبضہ تابع جملہ ناجائز اور موجودہ مواخذہ جات کے ہوتا ہے جو اس کے تقرر کے وقت جائداد پر موجود تھے اور وہ کسی مواخذہ کو جو پہلے سے بہ نیک نیتی حاصل کیا گیا ہو زائل نہیں کرتا۔ سابقہ مواخذہ داران مجاز ہوتے ہیں کہ اپنے استحقاق کے متعلق جسطرح وہ مناسب سمجھیں کارروائیات کریں۔ تقرر صرف بخلاف فریقین نالش یا اُن ایجنٹان یا ان اشخاص کے جو اُنکے ذریعہ سے دعویدار ہوں بطور حکم امتناعی کے عامل ہوتا ہے اور انکو اس بات کا امتناع کرتا ہے کہ بجز اجازت عدالت کے ریسیور کے قبضہ میں مداخلت نہ کریں (۴) حکم تقرر سے کوئی مواخذہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس سے مدعا علیہ کو بطور حکم امتناعی اسبات کا امتناع ہوتا ہے کہ ماحاصل شیاء ام خاص اپنی ذات کے لئے وصول نہ کریں اراضی کا ریسیور اسکا واقعی قبضہ حاصل نہیں کرتا وہ صرف لگان وصول کرتا ہے مگر صرف بحیثیت عہدہ دار عدالت بربنائے استحقاق چند فریق نالش کے نہ کہ اسوجہ سے کہ اسے کوئی استحقاق جائداد میں حاصل ہو (۵)

---

(۱) شرح ضابطہ دیوانی سید امیر علی و وڈروف صاحبان صفحہ ۱۱۹۸ - (۲) ضمن (۲) قاعدہ اول آرڈر ۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۵۰۴ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۱ (۵) شرح ضابطہ دیوانی سید امیر علی و وڈراف صاحبان صفحہ ۱۱۹۹ و صفحہ ۱۲۰۰

صورتیں جن میں تقرر ریسیور سے انکار کیا جاوے گا

اختیار تقرر ریسیور عام طور پر بطور ایک معاملہ چارہ جوئی استعمال نہ کیا جانا چاہیئے۔ یہ کوئی وجہ تقرر ریسیور نہیں ہے کہ تقرر سے کوئی نقصان نہ ہوگا (۱)، کیونکہ بصورت ناکامیابی مدعی کی عدالت درمیانی دست اندازی سے جو نقصان مدعا علیہ کو پہونچیگا اس کی تلافی باز حوالگی جائداد سے نہیں ہوسکتی محض یہ امر کہ بغرض حفاظت جائداد تقرر ریسیور مناسب ہے کافی نہیں (۲)، عدالت قبل از سماعت مقدمہ کے اصل جائداد کے لگان ہائے اور منافعجات کے وصول کرنے کے لئے محض بربنائے اس وجہ کے ریسیور مقرر نہ کرے گی کہ فریق درخواست کنندہ بہتر استحقاق رکھتا ہے درحالیکہ کوئی فریب یا جائداد کا تلف کرنا بمقابلہ فریق قابض کے بیان نہ کیا گیا ہو (۳)، اس صورت میں بھی ریسیور مقرر کیا جاوے گا جبکہ استحقاق مابین مدعی اور مدعا علیہ کے مشتبہ ہوں۔ اگر مدعا علیہ نے قانون جائداد بدون فریب کے حاصل کرلی ہو اور کوئی صورت خطرہ بلحاظ اس کی کفالت کے بیان نہ کی گئی ہو (۴)، ریسیور مقرر نہیں ہونا چاہیئے جبکہ درخواست مذکور مبنی برخاص بیان بداعمالی نہ ہو بلکہ محض اس احتمال پر مبنی ہو کہ اگرچہ مدعا علیہ نے گذشتہ زمانہ میں کچھ نقصان نہیں کیا مگر بعد ارجاع نالش وہ جائداد کو فوراً برباد کرنے لگا ہے (۵)، اور نہ ریسیور مدعا علیہ کی جائداد کا بغرض نفاذ اس کی حاضری بنالش کے مقرر کیا جائیگا۔ درحالیکہ وہ اختیار سماعت سے باہر رہتا ہو بجز اس صورت کے کہ مدعی کو اراضی پر کوئی خاص حق گرفت حاصل ہو یا اس امر کا خطرہ ہو کہ جائداد فوراً ضائع کی جاوے گی (۶)، اور نہ کسی اور وجہ پر علاوہ وجوہ مندرجہ قاعدہ اول آرڈر ۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کے ریسیور مقرر کیا جاوے گا اور نہ عدالت کو ایسی حالت میں جبکہ درخواست صرف بالتوار او از قرضہ وغیرہ پیش ہو مہتمم مقرر کرنا چاہیئے (۷)، اور نہ اس روپیہ کی بابت جو بیس برس بعد دائنان کو دیا جاوے (۸)، یا پندرہ برس کے بعد (۹)، یا ایک برس کے بعد (۱۰)، گرچہ ماہ کی میعاد غیر معقول نہیں سمجھی گئی (۱۱)، نہ ریلوے کے کسی حصہ پر ریسیور مقرر کیا جاسکتا ہے (۱۲)، اور نہ عدالت بذریعہ تقرر ریسیور کے اس حالت میں کہ جب

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۵۶ (۲)، نمبر ۳۰ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۳) جانسن و کلارک رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۹۲ (۴)، بیون رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۲۰ (۵)، نمبر ۳۶ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ

(۶) شرح داد رسی کالٹ صاحب (۷)، ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۷

(۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۲ (۹)، مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۲

(۱۰) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ اول (۱۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۲۔

(۱۲) چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۳۸۵

کوئی حق نسبت جائداد کے جو مدعا علیہ کے قبضہ میں ہو اور جس کی نسبت وہ بذریعہ استحقاق قانونی قابض ہونے کا دعوےٰ رکھتا ہو اسوقت تک دست اندازی کرے گی جبتک کہ کوئی قوی وجہ ثابت نہ کی جائے (۱)، اور جبکہ جائداد جسکا رسیور مقرر ہوتا ہے جائداد متنازعہ نہیں ہے تو قرقی سے پیشتر اس کا رسیور مقرر نہیں ہو سکتا (۲)، اور مہتمم (رسیور) کے تقرر سے جائداد مقرقہ اثر قرقی سے واگذاشت نہیں ہو جاتی (۳)، کوئی رسیور نالش متعلق وصیت میں مقرر نہیں کیا جانا چاہیئے تاوقتیکہ یہ ثابت نہ کیا جائے کہ نالش میں کامیابی خاص اغلب ہے اور کہ جائداد کو نقصان یا ہرج پہونچنے کا احتمال ہے (۴)، اور بطور قاعدہ عام نالش بالتقسیم میں (۵)، نیز ملاحظہ ہو نمبر ۳۲ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۱۴۔ ایک نالش رہن میں جائداد مرہونہ کے نیلام کئے جانے کی ہدایت کی گئی تھی اور میعاد رعائتی منقضی ہو گئی تھی بعد میں مدیون کی طرف سے درخواست تقرر رسیور نسبت جائداد مرہونہ و دیگر جائداد ہائے مملوکہ مدیون ڈگری کی گذرانی گئی تجویز ہوئی کہ عدالت کو کوئی اختیار تقرر نسبت ان جائداد ہائے کے حاصل نہ تھا جو علاوہ جائداد متنازعہ نالش مذکور کے تھیں اور نسبت جائداد مرہونہ کے رسیور اسوجہ سے مقرر نہیں کیا جا سکتا کہ جائداد کی قیمت بذریعہ جبریہ نیلام کے اسقدر حاصل نہ ہوگی جس قدر کہ اس کی قیمت بروئے ایک خانگی معاہدہ کے حاصل ہو سکتی ہے (۶)، اگر تنازعہ مابین ایک موہوب لہٗ اور ایک وارث کے ہو تو یہ ثابت ہونا چاہیے کہ جائداد اگر وارث کے قبضہ میں رہنے دیجاویگی تو اس کے نقصان کا خطرہ ہوگا (۷)،

صورتہائے ضمن تقرر رسیور منظور کیا جائے گا	درخواست میں بادی النظری استحقاق نسبت جائداد کے بیان کیا جانا چاہیے جسپر کہ رسیور مقرر کیا جاتا ہے۔ جائداد کا ہٹایا جانا کافی وجہ تقرر رسیور ہے (۸)،

گو رسیور کا تقرر ایک معاملہ اقتضائے رائے کا ہے (۹)، تاہم ہر ایک مقدمہ کے حالات پر لحاظ کرنا چاہیے منجملہ جنکے ایک یہ ہے کہ غالباً مدعی انجام کار ڈگری کا مستحق ہوگا اور جائداد کی وصولی اور بہتر حفاظت یا انتظام کیلئے تقرر مذکور کی ایک صورت ضرورت کی ثابت کی جانی لازم ہے (۱۰)، اور قبل اس کے کہ عدالت اپنے اختیار

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۸ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۳ (۳)، لا رپورٹ انڈین اپیل جلد اول صفحہ ۸۹ (۴)، نمبر ۹۳ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ۔ (۵)، نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ۔ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۱۷ (۷)، رائن و موو ے رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۰۳ (۸)، کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۳۶۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۷۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۶۶۴ (۹)، نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۹۰۸ء و نمبر ۳۲ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ (۱۰) نمبر ۴۲ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ

کا استعمال کرے قوی وجوہات دکھلائی جانی چاہئیں (۱) لیکن یہ بھی کوئی وجہ انکار تقرر رسیور کی نہیں ہے کہ افعال شکایت کردہ جو وجہ درخواست بنلتے ہیں بہ نسبت دیوانی فعل بیجا کے فوجداری جرم کی حد تک پہونچتے ہیں اور سائل فوجداری استغاثہ کرسکتا ہے (۲)، جائداد اور فریقین کی حالت پر غور کرنا چاہئیے اسکی حسب ذیل صورتیں ہیں:- (الف)، جہانکہ جائداد کسی فریق کے قبضہ میں نہیں (ب)، جہانکہ مدعی ایک مسلمہ استحقاق پر قابض ہے (ج)، جہانکہ مدعی کے استحقاق کے متعلق مدعا علیہ بروئے ایک جائز استحقاق کے تنازعہ کرتا ہے (د)، متفرق صورتیں۔ اولاً جبکہ جائداد کسی فریق کے قبضہ و تصرف میں نہ ہو تو عدالت کا اسپر قبضہ کرلینا ہرگز بیجا نہیں یہ جملہ فریق کے لئے یکساں ہے کہ عدالت تنازعہ کو روکے مثلاً جبکہ پروبیٹ یا اہتمام ترکہ کے متعلق تنازعہ ہو (۳)، ثانیاً جہانکہ مدعی ایک مسلمہ استحقاق پر قابض ہے یہ صورت مالکان مشترک باستحقاق مساوی اور مالکان مشترک باستحقاق غیر مساوی کے ہے جس میں عدالتہائے بالعموم دست اندازی کرنے سے اجتناب کرتی ہیں ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۰ نالشات تقسیم میں بعض حالات میں رسیور مقرر کئے جاتے ہیں (۴)، لیکن عام طور پر نہیں (۵)، اور صورتہائے مالک حین حیات پسماندہ اور ہندو بیوہ میں بھی (۶)، لیکن قابض حین حیات کی صورت میں تاوقتیکہ سخت بدنظمی اور تلفی جائداد منجانب مدعا علیہ ثابت کی جانی چاہئیے (۷)، صورتہائے امانت میں جہانکہ اہم وجوہات اختیار مذکور کے استعمال کے لئے موجود ہوں مثلاً نابالغیت اور فاتر العقلی۔ ثالثاً جہانکہ استحقاق کی بابت تنازعہ ہو۔ اگر جائداد بقبضہ مدعا علیہ کی بابت جو بروے ایک جائز استحقاق کے قابض ہونیکا دعویدار ہو کسی حق کا ادعا کیا جائے تو ایک قوی مقدمہ ثابت کرنا ضروری ہے۔ اسصورت میں کسی استحقاق کا ہونا یا تلفی کا خطرہ یا فریب یا امانت کا ناجائز صرف وغیرہ یا استحقاق کا معقول طور پر ظاہر نہ ہونا موجود ہونا ضروری ہے (۸)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۷۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۶۱۔ الغاً متفرق صورتیں مثلاً بربنا ر معاہدہ اقرار انتقال۔ بیع کی اور وائن و مدیون اور مرتہنان کی (۹)، جائداو زیر قرقی کے متعلق ہی رسیور مقرر کیا جاسکتا ہے (۱۰)، اسی صورتیں دائن یا مدیون میں

(۱) نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۳ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۲ و ۵ کو ۲۶ (۴) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۱۴ (۵)، نمبر ۳۶ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ (۶)، بنگال لا رپورٹر جلد اول صفحہ ۲۷ (۷)، نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۸۱۸ و جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۴ لغایتہ ۵۹۶ - (۹)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۱۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۸ (۱۰)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۶۷

سے کوئی ایک درخواست کرسکتا ہے اور بعض صورتوں میں دونوں کے لئے نہایت مفید ہو سکتا ہے (۱) جبکہ قرضہ یا فتنی مدیون از طرف شخص ثالث قرق کیا گیا ہو بحالیکہ وہ ابھی شخص مذکور کے پاس ہو تو عدالت (اگر ضروری ہو) نیجر واسطے ارجاع نالش کے مقرر کر سکتی ہے (۲) اگر مدعا علیہ کے جواب سے خود بخود مدعا علیہ کے استحقاق کے برخلاف مضبوط قیاس پیدا ہو جس کی بابت عرضیدعوے میں اعتراض کیا گیا ہے تو عدالت رسیور کا تقرر منظور کریگی (۳) اور جس حال میں کہ مدعا علیہ نے ایک پیشگی رقم لے کر یہ اقرار کیا کہ وہ ایک رہن تحریر کردیگا۔ لیکن ایسا کرنیسے قاصر رہا اور باقیات سود رقم پیشگی دادہ پر واجب الادا ٹھہریں تو برطبق ایک نالش بغرض تعمیل مختص اقرارنامہ دربارہ تحریر کردینے رہن کے رسیور بدوران مقدمہ منظور کیا گیا (۴) ایسا ہی جس صورت میں کہ الف نے یہ اقرار کیا کہ وہ ب کے پاس ایک جائداد فروخت کردیگا جو اقرار کہ پانچ سال کے اندر تکمیل کیا جانا تھا اور اسیقدر میعاد کے اندر زرثمن ادا کیا جانا تھا اور سود ششماہی اس درمیان میں واجب الادا ٹھہرایا گیا تھا اور بایع کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ اگر سود اکیس دن تک باقیات میں رہے تو مقرر معاہدہ کرے اور ج نے ب کو بربنائے رہن استحقاق ب کے روپیہ قرض دیا اور الف نے ج سے زبانی یہ اقرار کیا کہ میعاد ادائگی سود ششماہی کی دیتم کیجاوے اور سود باقیات میں پڑ گیا ہو تو الف بموجب اقرارنامہ کے ب کے ساتھ مکرر معاہدہ کرنیکا مستحق ہے لیکن نہ کہ ہمراہ ج کے اور جب الف نے مکرر معاہدہ کرلیا تو برطبق درخواست ج کے ایک رسیور مقرر کیا گیا (۵) اور جس حال میں کہ جائدادہائے امنار کی تفویض میں تھیں اور بوجہ ان کے باہمی تنازعہ کے ادائگی لگان بلاے باقیات میں پڑ گئی تھی اور نالش اس فریق کی طرف سے جو لگان تاحیات وصول کرنیکا مستحق تھا برخلاف امنار کے دائر کی گئی تھی تو عدالت سے رسیور مقرر کردیا اور حکم دیا کہ خرچہ مدعا علیہم کیطرف سے ادا کیا جاوے (۶) ایسا ہی جس حال میں کہ ایک موصی نے اپنی اصل اور ذاتی جائداد مابقی کو اپنی بیوہ اور اس کے ورثا اور اوصیا و مہتمان کے نام ہبہ ساتھ اس کامل اعتماد کے کردیا کہ نامبردہ مطابق ان اغراض کے کاربند ہوگی جو امین نے اسکو اپنی جائداد کے آخری انتقال کی نسبت بعد اس کی وفات کے کی ہیں اور بعد میں موصی کی بیوہ بلا وصیت فوت ہوگئی اور عرضیدعوے متدائرہ مدعیان

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۶۶ و جلد ۱۶ صفحہ ۴۶ و ۳۰۷ و جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۴ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۷ و جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۳ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۹۴ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۶ و جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۸۸ (۳) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۷۹ (۴) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۳ (۵) بیون رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۲۰ (۶) کین رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۴۹

میں یہ بیان کیا گیا کہ موصی نے اپنی مالقا جائداد اپنی بیوہ کے نام اس وعدہ کے یقین پر ہبہ کر دی تھی کہ وہ اسے مدعیان کے حق میں منتقل کر دیگی جو کہ اس کے یعنی موصی کے صلبی اولاد تھے تو عدالت نے برطبق تحریک کہ جسکی تائید بذریعہ بیان حلفی کر گئی تھی اور جس سے بیان مذکور کی تصدیق ہوتی تھی اصل جائداد کی بابت بمقابلہ وارث اور شوہر ثانی بیوہ موصی کے تقرر رسیور کو منظور کیا (۱) جب کسی جائداد کے ایک حصہ کے مالکان نے تمام جائداد کے رسیور مقرر کئے جانیکی درخواست کی ہو اور بعض شریک حصہ داران نے جو عدالت کے حدود اختیار سماعت کے باہر رہتے ہوں درخواست مذکور کی تردید کی ہو تو رسیور صرف بقدر حصہ جائداد درخواست دہندگان کے مقرر کیا جاوے گا (۲) لیکن عدالت مجاز ہے کہ کل جائداد مشترکہ جس میں سے مدعی اپنے حصہ کی تقسیم کی استدعا کرتا ہو رسیور کے قبضہ میں دیدے اور یہ حکم صادر کرے کہ رسیور مقرر شدہ مجاز ہوگا کہ کل جائداد مشترکہ کی کفالت پر قبضہ برداشت کرے (۳) لیکن ملاحظہ ہو نمبر ۳۶ سنہ ۱۹۱۰ء و نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ تحت عنوان در صورت ہائے ضمن تقرر رسیور سے انکار کیا جاویگا زیر دفعہ ہذا۔ عدالتہائے انگلستان نے بعض اوقات ان صورتوں میں جہانکہ تنازعات مابین اشخاص مستحق قبضہ غیر منقسمہ اصل جائداد کے ہوں مثلاً مزارعان مشترک و شریک حصہ داران کے تقرر رسیور میں نارضامندی ظاہر کی ہے پس یہ قائم کیا گیا ہے کہ نالش تقسیم منجانب ایک مزارع مشترک بخلاف دوسرے رسیور مقرر نہیں کیا جائیگا۔ تاوقتیکہ ایک صورت اخراج ثابت کی گئی ہو (۴) جس حال میں کہ ایک جائداد پر لگان ہائے کے مواخذ جات ہوں اور موصی لہم کو یہ اختیار حاصل ہو کہ اسپر دخل کر لیں اور اُسے قرق کر لیں اور کوئی شخص اسکا مزارعہ نہ ہو سکتا ہو تو رسیور بدوران مقدمہ واسطے حفاظت جائداد مقرر کیا جا سکتا ہے (۵) اسیطرح جس حال میں کہ خریدار ایک کان کوئلہ نے واسطے منسوخی معاہدہ نالش بربنا وجہ فریب کے کی لیکن ضروری تھا کہ کان کو موجودہ صورت میں قائم رکھا جاوے اور برابر کار وبار جاری رہے تو خریدار کی درخواست پر دوران نالش میں رسیور اور مہتمم مقرر کیا گیا جسکا خرچہ نتیجہ پر منحصر رکھا گیا تھا (۶) جس حال میں کہ اصل جائداد ہائے کے چند مرتہنان اور دیگر مواخذہ داران کے مابین تنازعہ ہو تو دوران تنازعہ میں رسیور مقرر کیا جاویگا۔ مرتہن قابض تقرر رسیور کے لئے درخواست کر سکتا ہے (۷) رسیور ذاتی جائداد کی محفوظی کیواسطے بھی مقرر کیا جا سکتا ہے جو منازع کے قبضہ میں ہو یا انہیں مفوض ہو (۸)

---

(۱) سیمن رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۸۵ (۲) ٹیلر وبل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۱۴

(۴) ملر یول رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۵۰۴ و جانس رپورٹ جلد اول صفحہ ۵۰ و برونٹر کروان کیسز جلد ۴ صفحہ ۱۴۴ نوٹ

(۵) بیون رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۷۲

(۶) لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۲ صفحہ ۳۴۷ (۷) ملاحظہ ہو شرح دادرسی کالٹ صاحب صفحہ ۳۰۶

(۸) ملاحظہ ہو بیون رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۴ و شرح دادرسی کالٹ صاحب۔

اور جس حال میں کہ ڈگریدار نے باجرائے ڈگری خود ڈگری ہائے مملوکہ مدیون ڈگری جو بخلاف اشخاص ثالث ہوں قرق کرائی ہوں تو درحالیکہ واسطے فائدہ ڈگریدار او مدیون ڈگری کے ایسا کرنا مناسب اور بہتر ہو۔ بغرض وصول زر ڈگریہائے مقروقہ کے ریسور مقرر کیا جا سکتا ہے (۱) جس حال میں کہ تنازعہ مابین شریک حصہ داران کے ہو تو اس صورت میں بھی ریسور مقرر کیا جا سکتا ہے (۲) لیکن تاوقتیکہ کسی شریک حصہ دار کی طرف سے سخت بدعملی ثابت نہ کی جاوے کسی موجودہ شراکت میں ریسور مقرر نہیں کیا جاویگا (۳) اور نہ بصورت وفات ایک شریک حصہ دار کے ریسور مقرر کیا جاویگا کیونکہ شرکت کا انحصار باہمی اعتماد اور انتخاب پر منحصر ہوتا ہے مگر جس حال میں ہر دو شریک فوت ہو جاویں تو ریسور مقرر ہو سکتا ہے (۴) ایک پسماندہ شریک بصورت وفات دوسرے شریک کے ریسور مقرر کیا جا سکتا ہے یا وہ جس نے واقعی کاروبار کیا ہو (۵) بادی النظر میں یہ ثابت ہونا ضروری ہے کہ شراکت موجود ہے اگر شراکت سے انکار کیا جاوے تو پھر ریسور مقرر نہ ہو سکیگا۔ لیکن اگر فریقین کا تعلق اس قسم کا ہو جس سے ایک فریق ریسور مقرر کرانیکا مستحق ہو سکے تو اس صورت میں کوئی شراکت قائم نہیں ہوتی ہے اور ریسور مقرر کیا جاویگا۔ (۶)

اختیارات و حقوق ریسور جبکہ مقرر کیا جاوے | ریسور کے مقرر کئے جانیکا اول نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر ضرورت ہو تو جس شخص کے قبضہ یا حفاظت میں جائداد مذکور ہو اس کے قبضہ یا حفاظت سے نکال لیجاتی ہے یعنی اس کو جائداد سے برطرف کیا جاتا ہے اور وہ ریسور کے سپرد کی جاتی ہے ثانیاً۔ ریسور کو وہ تمام اختیارات درباب ارجاع اور جوابدہی نالشات کے بغرض دستیابی اور انتظام اور حراست اور حفاظت اور ترقی جائداد اور تحصیل زر کرایہ یا لگان اور منافع جائداد اور اس کے صرف کرنے اور کسی کام میں لگانے کے اور درباب تحریر دستاویزات کے جو خود مالک کو حاصل ہوں یا ان میں سے وہ اختیارات جو عدالت کے نزدیک مناسب معلوم ہوں عطا کئے جاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر یہ کہ عدالت ریسور کو جملہ اختیارات ایک کامل مالک جائداد کے عطا کر سکتی ہے۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۰ جس میں ارجاع نالش از نام خود کے ریسور کو اجازت دی گئی ہے۔ ثالثاً۔ عدالت ریسور کے لئے حق الخدمت بشکل فیس یا کمیشن کے جیساکہ وہ مناسب خیال کرے مقرر کردیتی ہے۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۳۹۳ (۲) پنجاب رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵۰۴ و شرح دادرسی کالٹ صاحب

(۳) شرح دادرسی کالٹ صاحب

(۴) ملاحظہ ہو شرح دادرسی کالٹ صاحب

(۵) انگلش جورسٹ جلد ۱۸ صفحہ ۶۹ (۶) لا جرنل سلسلہ جدید چانسری جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۶

یہ ضرور نہیں کہ قبضہ تبدیل کیا جاوے

اولاً یہ ضرور نہیں ہوتا کہ بر طبق مقرر کئے جانے رسیور کے شخص قابض کو برطرف کیا جاوے لیکن صرف اس حال میں وہ برطرف کیا جاتا ہے جبکہ ضرورت ہو اور یہ امر زیادہ تر نوعیت جائداد پر منحصر ہوتا ہے جس کی نسبت رسیور مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن بصورت نابالغ کے ایسا نہیں ہوتا۔ کیونکہ رسیور کا قبضہ نابالغ کا قبضہ ہوتا ہے۔ لیکن بصورت نالش قبضہ مخالفانہ کے قبضہ رسیور اس شخص کا قبضہ ہوتا ہے جو آخر الامر جائداد کا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔ پس الفاظ "جس شخص" مندرجہ ضمن (ب) قاعدہ اول آرڈر ۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء مجموعہ ضابطہ دیوانی سے یہ مراد نہیں لیجا سکتی کہ اس میں صرف فریق نالش کا حوالہ ہے بلکہ اس میں فریق مذکور کا وہ مزارعہ بھی شامل ہے جو واقعی قابض ہے اور فی الحقیقت بر طبق تقرر رسیور ایک جائداد کے عموماً مزارعہ کے قبضہ میں کوئی خلل اندازی نہیں واقعہ ہوتی۔ کسی عہدہ کے حقوق اور واجبات کی نسبت بھی رسیور مقرر کیا جا سکتا ہے یا کسی جائداد خیراتی وغیرہ کی نسبت بھی رسیور مقرر کیا جا سکتا ہے۔ قابض عہدہ مذکور کے فرائض منصبی میں کچھ خلل واقعہ نہیں ہوتا اور نہ انتظام اور قبضہ جائداد مذکور میں کچھ خلل واقعہ ہوتا ہے۔ پس جس حال میں کہ ایک میونسپل کارپوریشن کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ ان محصولات کو جو حاصل کرے رہن کر سکتا ہے تو تجویز ہوئی کہ ان کی بابت رسیور بطور ضرورتی نتیجہ اختیار مذکور کے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کہ رسیور کو کوئی اختیار متعلق انتظام کے سپرد نہیں کر سکتا جو بطور مناسب صرف خود کارپوریشن سے استعمال کیا جانا چاہئیے (۱) ایسا ہی مابین شریک ٹھیکہ داران گھاٹ کے ملک ہندوستان میں رسیور مقرر کیا جا سکتا اور گھاٹ کے قبضہ اور انتظام میں کچھ خلل اندازی نہیں کی جا سکتی اور ایک تنازعہ متعلق شراکت میں بھی رسیور مقرر کیا جا سکتا ہے۔ ایک خاص غرض کیواسطے لیکن اس کو کوئی واقعی انتظام شراکت مذکور کا مفوض نہیں ہو سکتا (۲)

ضمن (۲) قاعدہ اول آرڈر ۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے الفاظ جو یہ ہیں کہ "اس دفعہ کی کسی عبارت سے عدالت کو یہ اجازت نہیں کہ جس شخص کو اہالی مقدمہ یا ان میں سے چند یا ایک بالفعل موقوف کرنے کا حق نہیں رکھتا اسے جائداد کے قبضہ یا حراست سے علیحدہ کر دے۔ صرف جائداد مقروقہ تک ہی محدود نہیں بلکہ عام طور پر متعلق ہو سکتا ہے مثلاً جس حال میں کہ کوئی مزارعان ایسے ہوں جن کو ایک میعاد تک قبضہ حاصل ہو تو ان کے قبضہ میں خلل اندازی نہیں کیجا سکتی۔

اختیارات عطا کردہ مخصوص اور محدود ہونے چاہئیں۔

ثانیاً بلحاظ ان اختیارات کے جو رسیوران کو عطا کئے جا سکتے ہیں ملاحظہ ہو قاعدہ اول آرڈر ۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء لیکن انگلستان

(۱) بیون رپورٹ جلد ۲۶ صفحہ ۴۴۲ و انگلش جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۶ صفحہ ۱۰۴۶ (۲) ٹرنر ورسل رپورٹ چانسری صفحہ ۵۱۶

میں ایسے اختیارات عموماً نہیں دئے جاتے اور ہماری عدالتیں ہندوستان کو چاہیے کہ عاقلانہ اختیار تمیزی استعمال کریں۔ ریسیور کے تقرر سے یہ مدعا ہوتا ہے کہ جائداد بدوران تنازعہ محفوظ رہے اور اسکا انتظام بہتر طور پر ہو اور اختیارات جو عطا کئے جا سکتے ہیں گو بہت کامل ہوں تاہم وہ ایسے اختیارات ہونگے جو عدالت مناسب معلوم کرے یعنی وہ اختیارات جو ایک ریسیور کو عطا کئے جاتے ہوں عدالت کے اقتضائے رائے میں ہیں اور وہ جائداد کی نوعیت پر منحصر ہونے چاہئیں جو ریسیور کی حفاظت اور انتظام میں دیجاتی ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ اگر حکم تقرر میں ریسیور کو کامل اختیارات بدون خصوصیت متذکرہ قاعدہ اول ارڈر ۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے عطا کئے گئے ہیں تو ایک شخص ثالث جو نیک نیتی سے ریسیور کے ساتھ کوئی معاملہ کرے کامل طور پر محفوظ ہے مثلاً جس حال میں کہ ریسیور مناسب خیال کرے کہ واسطے ترقی جائداد کے یہ بہتر ہے کہ عمارات یا کارخانے ٹھیکہ ۹۹ سال کے لئے یا اس سے زیادہ میعاد کے لئے عطا کیا جاوے یا جملہ لگان لئے اور منافعجات کو خوبصورت ترقیات میں صرف کیا جاوے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ (۱)

ریسیور جائداد غیر منقولہ کو عموماً اختیار ہوتا ہے کہ ایک سال کا لگان قرق کرے اور وہ مزارعہ جس کے نام اس حکم کی تعمیل ہو گئی ہو اپنا لگان ریسیور کو ادا کرے کسی دوسرے شخص کو ادا نہیں کر سکتا اور اگر ریسیور فوت ہو جاوے تو اسے تا تقرر ریسیور ثانی کے لگان مذکور اپنے پاس رکھنا چاہیے (۲)

ریسیور اختیارات بلحاظ ترقیات جائداد کے محدود ہونے چاہئیں اور اسکو صرف ایک خاص رقم تک صرف کرنیکا اختیار ہونا چاہیے۔

بلحاظ ارجاع نالشات کے ریسیور کے اختیارات حکم میں محدود کئے جانے چاہئیں لیکن اگر بغرض حفاظت جائداد کے جو اس کی حراست میں دیگئی ہو نالش کا کرنا ضروری ہو تو وہ بدون حصول اجازت کے ایسا کر سکے گا۔ مثلاً جس حال میں کہ جائداد ضائع کی جاتی ہو اور صورت ایسی ہو کہ ارجاع نالش میں توقف کرنا جائداد کے لئے سخت مضر ہو تو ریسیور کو چاہیے کہ بدون انتظام حکم کے حکم امتناعی کے لئے نالش کرے۔ ریسیور مجاز نہیں ہے کہ وہ فرض جو عدالت کی طرف سے اسے مفوض ہوا ہو کسی اور شخص کے حوالہ کرے یا اسکی نسبت کسی کو نائب بناوے اُسے چاہیے کہ تمام ضروری امور میں اس جج کے پاس درخواست کرکے ہدایات حاصل کرے جس نے اُسے مقرر کیا ہے (۳)

(۱) شرح دادرسی کالٹ صاحب (۲) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳، ۴۴ وائکنس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۵۷

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۶۰

رسیور ایک ملازم عدالت ہے اُوسے صرف وہی اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو عدالت اسکو عطا کرنا پسند کرے (۱) اور عام طور پر رسیور کو ماسوائے ان اختیارات کے جو اُسے بروئے حکم تقرریا عملدرآمد یا دستور عدالت کے دئیگئے ہوں اور کوئی حق نہیں ہوتے وہ محض ایک عہدہ دار عدالت ہوتا ہے اسکا قبضہ قبضہ عدالت ہوتا ہے وہ نائب عدالت ہے۔ اسکو کوئی اختیار تمیزی اس شخص کا حاصل نہیں ہوتا جو حیثیت اعتمادی سے کارروائی کرتا ہو۔ بدون اجازت عدالت سرمایہ لقبضہ خود کو کم یا صرف نہیں کرسکتا وہ اس شخص کا اسائنی نہیں ہوتا جس کی جائداد اسکے قبضہ میں دیگئی ہے مگر وہ جائداد مذکور کے متعلق کارروائی کرنے میں مطابق حکم تقرری خود کے اختیار مذکور استعمال کرسکتا ہے (۲) اپنے نام سے نالش کرسکتا ہے (۳) تین سال تک پٹہ دے سکتا ہے۔ اگر زیادہ مدت کے لئے دینا ہو تو عدالت کی اجازت حاصل کرنی چاہئے (۴)

رسیور کا حق الخدمت | ثالثاً۔ رسیور ایسے حق الخدمت کا مستحق ہے جو عدالت سے مقرر کئے جاسکتے ہوں اور وہ بشکل فیس یا کمیشن کے ہوسکتے ہیں اور اول الذکر میں تنخواہ شامل ہوسکتی ہے نرخ حسب حالات ہر مقدمہ کے طے ہوگا۔ پانچ فیصدی عام شرح لگان پر ہے۔ لیکن اگر رقوم بہت زیادہ ہوں تو کم بھی ہوسکتی ہے اور اگر زیادہ اوقات پر واجب الادا ہوں تو زیادہ بھی ہوسکتی ہے (۵) علاوہ مشاہرہ کے کسی غیر معمولی تکلیف اور خرچ کی بابت الاؤنس کا بھی مستحق ہوسکتا ہے (۶)

رسیور کے اخراجات کا کون متحمل ہوگا | مزارعہ تاحیات اور پسماندہ وارث کے مابین یہ قاعدہ معلوم ہوتا ہے کہ حق الخدمت رسیور بذمہ مزارعہ تاحیات کے ہوگا۔ ایسا ہی جس حال میں کہ رسیور ایک نالش میں مقرر کیا گیا ہو جو واسطے تعمیل مختص ایک اقرار نامہ دربارہ خرید کرنے ایک جائداد کے ہو اگر خریدار کو آخراً مجبور کیا جاوے کہ استحقاق حاصل کرے تو رسیور اسکا رسیور خیال کیا جاوے گا (۷) رسیور اس خرچہ اور مواخذہ جات اور اخراجات کے حاصل کرنیکا مستحق ہے جو اس کے فرائض کی تعمیل میں درست طور پر عائد ہوئے ہیں (۸)

خدمات منصبی و ذمہ واریہائے رسیور | ہر رسیور دمہتمم، جو اس صورت میں مقرر کیا جائے اُسے لازم ہے کہ (۱) ضمانت (اگر ہو) اسقدر تعداد کی جو عدالت مناسب سمجھے اس اقرار کیساتھ داخل کرے کہ جائداد کی بابت جو کچھہ وصول ہو اسکا حسب ضابطہ حساب دے (۲) اپنا حساب ایسے اوقات پر اور موافق ایسے نمونوں کے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۶۴۸ (۲) شرح ضابطہ دیوانی سید امیر علی و وڈرالف صاحبان زیر قاعدہ اول آرڈر ۴۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴۲ صفحہ ۲۰۵ اور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴ ۳۰۳ (۴) آرڈر کلکتہ ہائیکورٹ مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۷۷ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۳ (۵) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۶۰ و ۶۶۲ (۶) قانون رسیور کرصاحب صفحہ ۲۱۳ و ۲۱۴ (۷) شرح دادرسی کالٹ صاحب و ٹرنر ورسل رپورٹ صفحہ ۳۴۵ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۶۰

مرتب کرے جسطرح عدالت ہدایت کرے (۳) جو باقی حساب کے روسے برآمد ہو حسب ہدایت عدالت حوالہ کردے (۴) اگر کچھ نقصان جائداد کو اس کے قصور بالعمد یا غفلت اشد سے پہونچے اُسکا ذمہ وار ہے[1]

ضمانت | عموماً ضمانت بذریعہ تمسک نوشتہ ریسور اور دو ضامنان کے لیجاتی ہے واسطے نمونہ تمسک کے ملاحظہ ہو نمونہ نمبر ۶۹ ضمیمہ چہارم مجموعہ ضابطہ دیوانی اگر عدالت ریسیور مقرر کرے تو بہر حال ریسیور سے ضمانت لیجاوے گی۔ لیکن اگر ہر دو فریق نے برضامندی ایک شخص کو منتخب کیا ہو تو انہیں اختیار ہے کہ عدالت سے درخواست کریں کہ ریسور مذکور سے ضمانت نہ لی جاوے۔

حساب کتاب دینا | ریسور کو حساب کتاب باضابطہ نمونہ میں مرتب کرنا چاہئے اور باقیماندہ عدالت میں داخل کرنا چاہیئے یا جس طرح کہ اس کے حکم تقرر میں ہدایت کی گئی ہو۔

نقصان کی ذمہ داری | چونکہ ریسور ایک امین تمام فریق کا ہوتا ہے یا اس شخص کا جو آخراً جائداد کا مستحق قرار دیا جاتا ہے اس لئے اُسے لازم ہے کہ کوئی امر ایسا نہ کرے جو مخالف استحقاق فریق مستحق جائداد کے ہو ورنہ وہ ذمہ دار نقصان کا ہوگا جو اس کے ایسا کرنے سے عائد حال ہو۔ معمولی احتیاط اور ہوشیاری نہ کرنا غفلت اشد ہے۔

طریق عمل اس کے تقرر کے وقت اور بعد کا | درخواست تقرر ریسور مقدمہ کے کسی مرحلہ میں کیجا سکتی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ عرضید عوے میں استدعا مذکور کی جاوے۔ فریق مخالف کو نوٹس دینا چاہیئے اور یکطرفہ تقرر نہ کرنا چاہیئے لیکن اگر باوجود دئے جانے نوٹس کے مدعا علیہ حاضر نہ آوے تو پھر تقرر ہو سکتا ہے۔ دوران درخواست میں بھی ریسور مقرر کیا جا سکتا ہے مثلاً جس حال میں کہ اسکے بہت جلد دیوالیہ ہو جانیکا ظن غالب تھا اور جائداد امانتی کو نقصان پہونچتا نظر آرہا تھا اور جس حال میں کہ ایک برادر اور ہمشیرہ مساوی طور پر جائداد کے مستحق تھے اور صرف بھائی تنہا وصی تھا جسنے جائداد کے فروخت کئے جانیکا اشتہار دیدیا تھا اور ملک کو بہت جلد چھوڑ دینے کو تھا تو دوران تصفیہ درخواست میں بھی ریسور مقرر کیا گیا[2] ایسی سخت ضرورت کی صورت میں حکم مصدرہ اس طرح ہونا چاہیئے کہ الف یکطرفہ اور بدون ضمانت کے بطور ایک درمیانی ریسور کے تاریخ مذکور تک مقرر کیا جاوے اور ازاں بعد ایک مناسب شخص ضمانت دینے پر مقرر کیا جاویگا (۳)

درخواست مذکور کی تائید بیان حلفی یا دیگر شہادت سے ہونی چاہیئے جس سے ایسے واقعات ثابت ہوں کہ

(۱) قاعدہ ۳ آرڈر ۴۰ - مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء (۲) چانسری ڈویژن جلد اول صفحہ ۲۷۶ و صفحہ ۶۹۰

(۳) چانسری ڈویژن جلد ۱۸ صفحہ ۵۴۷

ریسیور کی ضرورت ہے وہ شخص جو ریسیور مقرر کیا جاتا ہے ایک لائق اور مناسب شخص ہونا چاہیئے۔ عموماً ریسیور ایسا شخص ہونا چاہیئے جو غیر طرفدار ہو اور جسے کسی خانگی استحقاق مشمولہ انتظام جائداد میں کوئی حق حاصل ہو لیکن بعض اوقات فریق واسطہ وار بھی بطور ریسیور کے مقرر کیا جا سکتا ہے اور بعض اوقات فریق نالش بھی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً بصورت معاملہ شراکتی کے (۱)

نوٹس تقرر ریسیور | نوٹس تقرر ریسیور دیا جانا چاہیئے جیسا کہ بصورت حکم امتناعی کے دیا جاتا ہو اور جس شخص کو نوٹس مذکور کا علم ہو وہ کوئی نقصان جائداد کو نہیں پہونچا سکتا۔

درخواست تقرر ریسیور | فریقین نالش میں سے کسی کو درخواست ریسیور کرنی چاہیئے۔

نوٹس حساب کتاب لینے کا | ریسیور سے حساب کتاب لئے جانیکا نوٹس فریقین کو دیا جانا ضروری ہے تاکہ وہ اسوقت جبکہ ریسیور اپنی کتب حساب پیش کرے حاضر ہو سکیں اور اس کے حساب کتاب کا ایک عہدہ دار عدالت سے امتحان کیا جانا چاہیئے۔

موقوفی ریسیور | چونکہ ریسیور بواسطے فائدہ جملہ فریق مقدمہ کے مقرر کیا جا سکتا ہے اس لئے وہ محض برطبق درخواست اس فریق کے جس کی درخواست پر وہ مقرر کیا گیا موقوف نہیں کیا جائیگا (۲)

موقوفی ریسیور محض عدالت کے اختیار میں ہے (۳) وہ ریسیور جو دو نابالغان کے فائدہ کے لئے مقرر کیا گیا ہو ان میں سے کسی ایک کے سن بلوغ حاصل کرنے پر موقوف نہیں کیا جائیگا (۴)

جس حال میں کہ ایکمرتبہ ریسیور مقرر کیا گیا ہو اور اس نے ضمانت بھی دیدی ہو تو اس کو معقول وجہ اس امر کی ظاہر کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی برطرفی کا مستحق ہے تاکہ فریقین کو تقرر ثانی کے اخراجات کا ناحق زیر بار نہ کرے (۵)

ضامنان کی بریت | ضامنان ریسیور اپنی درخواست پر بریت حاصل نہیں کر سکتے لیکن خاص حالات میں ایسا ہو سکتا ہے (۶) جب کوئی ایک ضامن اپنی بریت کی درخواست کرے تو اسے ایک تحریری درخواست پیش کرنی چاہیئے جس میں ریسیور اور دوسرے ضامن نے اس امر میں رضامندی ظاہر کی ہو کہ ضامن مذکور کو بریت دیجاوے۔ (۷)

اپیل | ملاحظہ ہو آرڈر ۴۳ قاعدہ اول حرف (ق) مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء۔

(۱) ملاحظہ ہو شرح دادرسی کالٹ صاحب (۲) بمبئی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۲ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۰

(۴) بمبئی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۲ (۵) شرح دادرسی کالٹ صاحب

(۶) ویکلی جوبیٹر رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۰۰ (۷) شرح دادرسی کالٹ صاحب

باب ۸

تعمیل جبری خدمات متعلقہ سرکار یا جماعت عام کی

باب ہذا میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جو عدالت ہائیکورٹ کو ایک حکم امتناعی بخلاف ایک میونسپلٹی بطور ایک جزو جائے جوئی مندرجہ نالش باضابطہ کے صادر کرنے سے باز رکھے جبکہ ایسا کرنے کی کافی وجہ ظاہر کی گئی ہو (۱)

اختیار در خصوص اس امر کے کہ سرکاری ملازموں اور دوسرے لوگونکو بعض افعال مختص کے کرنیکا حکم دیا جائے

دفعہ ۴۵ عدالتہائے ہائی کورٹ واقع فورٹ ولیم و مدراس و بمبئی میں سے ہر ایک یہ حکم صادر کرنے کی مجاز ہے کہ اس کی معمولی سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کے علاقہ اختیار کے اندر کوئی شخص جو کوئی خدمت سرکاری مستقل یا چند روزہ رکھتا ہو یا کوئی کارپوریشن یا عدالت ماتحت کسی فعل مختص کو کرے یا اس سے باز رہے۔

مگر بایں شرط کہ

(الف) درخواست واسطے حکم مذکور کے ایسی شخص کی طرف سے گذرے جسکی جائداد یا جس کے رائے دینے کے استحقاق یا استحقاق ذاتی میں اس فعل مختص کے ترک کرنے یا کرنے سے (یعنی جیسی کہ صورت ہو) نقصان لازم آتا ہو۔ اور

(ب) یہ کہ ایسا فعل یا ترک فعل ایسے شخص یا عدالت پر اس کی سرکاری حیثیت سے یا ایسے کارپوریشن پر اس کی مجموعی حیثیت سے کسی قانون مجریہ وقت کے بموجب صریح واجب التعمیل ہے۔ اور

(ج) یہ کہ عدالت ہائیکورٹ کی رائے میں وہ فعل یا ترک فعل حسب اقتضائے حق اور انصاف کے ہے۔ اور

(د) یہ کہ درخواست کرنیوالا کوئی اور چارہ خاص اور کافی چارہ قانونی نہیں رکھتا ہے۔ اور

(ہ) یہ کہ چارہ بذریعہ اس حکم کے جس کی درخواست کی گئی کامل طور پر ہوگا

اس اختیار سے استثنات

ازروے کسی عبارت دفعہ ہذا کے یہ متصور نہ ہوگا کہ کوئی عدالت ہائیکورٹ مجاز ہے کہ:-

(و) کوئی ایسا حکم صادر کرے جو جناب سکرٹری اف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل یا جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا جناب نواب گورنر بہادر مدراس باجلاس کونسل یا جناب نواب گورنر بہادر

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۴۳ و جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۳

بمبئی با جلاس کونسل یا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگالہ پر واجب الاتباع ہوگا - یا -

(ز) کوئی حکم کسی اور ملازم شاہی پر بہ منصب اس کی ملازمی کے محض واسطے جاری کرنے کسی دعوے کے جو سرکار شاہی پر ہو صادر کرے - یا

(ح) کوئی ایسا حکم صادر کرے جو اور بہج پر کسی قانون مجریہ وقت کی رو سے صراحتاً ممنوع ہو -

دفعہ ہذا اپنے الفاظ میں اسصورت سے متعلق ہونیکے لئے کافی وسیع ہے جہانکہ ایک شخص پریذیڈنسی مجسٹریٹ سے درخواست واسطے نقول بیان گواہان اور ان احکام کے کرے جو ایک استغاثہ پر قلمبند کئے گئے ہوں اور مجسٹریٹ نے اسکو نقول کر دینے سے انکار کر دیا ہو - درخواست جو زیر دفعہ ہذا اس غرض سے کی جائے کہ مجسٹریٹ کو ایسی دستاویزات کے مہیا کرنے پر مجبور کیا جاوے ایک درخواست واسطے محض غرض نافذ کرانے قانون تعزیری کے نہیں ہے - اگر کسی مستغیث کو نقول مذکور لینے کا حق حاصل ہو اور لینے انکار کیا جاوے تو اس کے ذاتی حق میں نقصان پہونچیگا (۱) عدالتیں زیر دفعہ ہذا کوئی حکم صادر نہ کریں گی - بجز اسصورت کے کہ منجملہ دیگر امورات کے یہ ثابت کیا جاوے کہ منجانب کسی شخص کے جو قابض عہدہ سرکاری ہو یا منجانب کسی کارپوریشن کے یا عدالت پر اس کی اپنی سرکاری حیثیت میں یا کارپوریشن پر اس کی اجتماعی حیثیت میں کرنا فرض تھا - لہذا جس حال میں کہ یہ ظاہر ہوا کہ کوئی امر میر مجلس میونسپلٹی کے ذمہ ایک فرض واجب کی حد تک نہ پہونچتا تھا کہ وہ بلحاظ فہرست امیدواران انتخاب کے جو ڈسٹیل اختیار تمیزی کا استعمال کرے تو عدالت نے میر مجلس کو ایک خاص امیدوار کا نام فہرست امیدواران سے خارج کرنے کی ہدایت کرنے سے انکار کیا (۲) ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ بذریعہ ایک کارروائی کے جس کی نوعیت کو وارنٹو (یعنی انتخاب کس سند کے روسے ہے) کی ہو ایک شخص کو جو حسب ضابطہ طور پر منتخب نہ ہوا ہو ایک باضابطہ منتخب شدہ کمشنر کے اختیارات عمل میں لانے سے باز رکھے (۳) کوئی نالش بہ نوعیت حکم امتناعی تاکیدی برخلاف کلکتہ کارپوریشن کے درباره اس امر کے نہیں ہوسکتی کہ کوئی نقشہ واسطے کرنے ایزادی یا تبدیلی معارات کے منظور کرنے پر مجبور کیا جاوے لہذا ایسی صورت میں مدعی کے لئے یہ چارہ جوئی ہے کہ زیر دفعہ ہذا مخلاف جنرل کمیٹی یا چیرمین کے کارروائی کرے (۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۶۶ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۲ و جلد ۲۲ صفحہ ۷۱

(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۱۷

(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۱۰

تشخیص ٹکس جو زیر دفعہ ۸۵ ضمن (الف) ایکٹ میونسپل بنگال (۱) نسبت جائداد واقعہ بیرون از مقامی حدود میونسپلٹی مذکور کے کی گئی ہو۔ خلاف اختیار ہوتی ہے اور عدالت دیوانی کو اختیار ہے کہ اسکو منسوخ کردے (۲)،
سائل نے کمشنر پولیس بمبئی سے زیر دفعات ۱۱ و ۱۲ ایکٹ نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۶۰ء درخواست کی کہ اُسے ایک لائسنس ایک خاص مقام میں کھانے کا مکان رکھنے کے لئے دیا جاوے جس نے اس بناپر درخواست مذکور نامنظور کی کہ مقام مذکور پر ایسے اور مکان کی ضرورت نہیں ہے۔ عند الدرخواست زیر دفعہ ہذا ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ کمشنر کو لائسنس عطا کرنیسے انکار کرنیکا کوئی اختیار تمیزی حاصل نہ تھا (۳)، ایسا ہی جبکہ کمشنر نے ایک خاص نمونہ کی وکٹوریہ گاڑیاں بطور سواری عامہ کے منظور کیں اور جو مطابق نمونہ نہ تھیں ان کی نسبت لائسنس دینے سے انکار کیا تو ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ انکار خلاف قانون ہے اور لائسنس مستدعیہ دیا جاوے (۴)، لیکن جس صورت میں میونسپل کمشنر کو اختیار عطائے لائسنس کے ساتھ اس کے انکار کرنیکا بھی اختیار دیا گیا ہو تو وہ انکار کرسکتا ہے۔ اور عدالت ہائیکورٹ اس کے حکم میں درت اندازی نہ کرے گی تاوقتیکہ یہ ظاہر نہ کیا جاوے کہ اس نے انکار کسی بلا واسطہ خیال اور کسی بعید غرض سے کیا ہے جو اس غرض سے مختلف ہے جس کے لئے واضعان قانون نے اسکو اختیار مذکور دیا تھا (۵)،
جس حال میں کہ ایک شخص نے چند حصص ایک کمپنی سے خرید کئے اور ڈائرکٹران نے اسکا نام بطور ایک شریک حصہ دار کے درج رجسٹر کرنے سے انکار کردیا تو اس نے واسطے ایک حکم زیر دفعہ ہذا کے درخواست کی کہ ڈائرکٹروں کو ایسا کرنے پر مجبور کیا جاوے۔ عدالت نے قرار دیا کہ دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتی کیونکہ انکو اور دو خاص اور مناسب چارہ جوئی زیر دفعہ ۵۸ ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۲ء حاصل تھیں (۶)،

دفعہ ۴۶۔ ہر درخواست جو حسب دفعہ ۴۵ ہو وہ ضرور ہے کہ مبنی اوپر ایک اظہار حلفی شخص ضرر رسیدہ کے ہو اور وہ اپنے	مضمون درخواست ... پر کیا کارروائی ہوگی ......

بیان میں اپنا حق متعلقہ مقدمہ لکھے اور یہ لکھے کہ اس نے درخواست دادرسی کی کی تھی اور دادرسی نہ کی گئی اور عدالت ہائیکورٹ مجاز ہے کہ حسب اقتضائے رائے اپنے اس حکم کو جس کی درخواست کی جاوے پہلے ہی مرتبہ قطعاً صادر کرے یا اس کے صادر کرنے سے انکار کرے یا یہ حکم دے کہ کسواسطے وہ حکم جس کی درخواست کی گئی ہے صادر نہ ہونا چاہیئے۔

حکم مردود اگر در صورت اخیر وہ شخص یا عدالت یا کارپوریشن جس کی شکائت کی گئی کوئی وجہ کافی ظاہر نہ کرے تو عدالت ہائیکورٹ مجاز ہے کہ پہلے حکم مردود صادر کرے واسطے کرنے یا نہ

(۱) نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۴ء (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۴۹ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۹۶ سو (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۳۰۷ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۵۳ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۹۸۳

کرنے اس فعل کے جسکا ذکر حکم میں ہو یا واسطے ظاہر کرنے کسی وجہ اس کے نہ کئے جانے کے اور واسطے گذرنے اس کے جواب کے اس تاریخ پر جو کہ عدالت موصوف کے حضور سے اس کے لیئے مقرر کی جائے۔

قطعی حکم

دفعہ ۴۷۔ اگر وہ شخص یا عدالت یا کارپوریشن جس کے نام یہ حکم بھیجا جاوے کوئی جواب نہ گذرانے یا غیر کافی یا باطل جواب گذرانے اسوقت عدالت ہائیکورٹ ایک قطعی حکم واسطے قطعاً کیا جانے یا نہ کیا جانے اس فعل کے صادر کر سکتی ہے۔

احکام کی تعمیل اور انکا اپیل

دفعہ ۴۸۔ ہر حکم جو حسب بذا صادر ہو اسی طرح تعمیل پایگا اور اسکا اپیل اسی نہج پر ہو گا کہ گویا وہ ڈگری عدالت ہائیکورٹ کی بہ تعمیل معمولی اختیار سماعت دیوانی صیغہ ابتدائی کے صادر ہوئی تھی۔

خرچہ

دفعہ ۴۹۔ ان تمام درخواستوں اور حکموں کا خرچہ جو تحت باب ہذا ہو حسب اقتضائے رائے عدالت ہائیکورٹ کے عائد کیا جاویگا۔

حکمنامہ مینڈمیس صادر کرنے کی ممانعت

دفعہ ۵۰۔ نہ عدالت ہائیکورٹ اور نہ اس کا کوئی جج بعد ازیں کوئی حکمنامہ مینڈمیس صادر کریگا

قواعد مرتب کرنیکا اختیار

دفعہ ۵۱۔ مذکورۃ الصدر عدالت ہائیکورٹ میں سے ہر ایک کو لازم ہے کہ جسقدر جلد بسہولت ممکن ہو۔ قواعد واسطے انتظام ضابطہ کارروائی تحت باب ہذا کے مرتب کرے اور جبتک وہ قواعد مرتب نہ ہوں اسوقت تک ضابطہ عدالت موصوف کا در باب درخواستوں اور صدور حکمنامہ مینڈمیس کے حتی الامکان درخواست ہائے و احکام حسب باب ہذا سے متعلق ہوگا۔

حصہ ۳ - امتناعی دادرسی کے بیان مین

باب (۹)

احکام امتناعی عموماً کے بیان مین

جبکہ مالی معاوضہ سے کافی دادرسی عطا نہ ہوسکتی ہو توحکم امتناعی صادر کیا جانا چاہیے۔ چنانچہ جس حال میں کہ مکان مملوکہ اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ ایک شخص آب کا مملوکہ تہا جس کی وفات اوس کے پسران از بطن زوجہ اول اپیلانٹ کے مکانات کے مالک ہوئے بحالیکہ اوس کے پسران از بطن زوجہ ثانی مکانات رسپانڈنٹ کے مالکان ہوئے سنہ ۱۸۸۱ء مین ہر دو مجموعہ مکانات از سر نو تعمیر کئے گئے۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین ایک قطعہ اراضی واقعہ بجانب شرق مکانات رسپانڈنٹ اغراض تعمیر کے لئے ایک شخص غیر کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا تہا جس سے بارش اور دیگر فاضلہ پانی کی نالی مکانات رسپانڈنٹ کی مشرق سے شمال کی جانب بدل دینی ضروری ٹہری اور رسپانڈنٹ کے مکانات بشمول اوس کے غسل خانون کے تاریخ نالش تک عملی طور پر اوسی حالت مین رہنے دیئے گئے جس مین کہ وہ اوس وقت تھے جبکہ ہر دو مجموعہ مکانات کے مالکان نے ان مین تبدیلی کی تہی۔ فروری سنہ ۱۸۹۶ء مین اپیلانٹ حال نے جن سے کہ اپنا استحقاق ایک مجموعہ مکانات کے مالکان مین سے ایک سے حاصل کیا ہے ایک دیوار تعمیر کی جس سے بارش اور فاضلہ پانی مکانات رسپانڈنٹ کا عام نالی مین اوس کے احاطہ مین سے گذر کر جانیسے رک گیا۔ رسپانڈنٹ نے ایک نالش ۶ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء کو دائر کی اور صاحب ڈسٹرکٹ جج نے اوس کے حق مین ڈگری صادر کی جو بر طبق اپیل عدالت ڈویزنل جج سے بحال رکہی گئی۔ عند الاپیل بعدالت چیف کورٹ قرار دیا گیا کہ حق بہانے موری کا ایک ظاہری اور مسلسل حق آسایش تہا جو رسپانڈنٹ کے خام اوس کے پیشرو ذی حق سے منتقل ہوا تہا اور کہ رسپانڈنٹ کے مکانات سے تمتع کے لئے حکم امتناعی ضروری تہا۔ مالی معاوضہ کافی دادرسی عطا نہ کرے گا۔ کیونکہ مزاحمت مذکورسے مکانات مذکور ناقابل رہائیش ہو جاوین گے (۱) جبکہ ہرجانہ دلانے سے کافی دادرسی ہو سکتی ہو تو حکم امتناعی صادر نہین کرنا چاہیے (۲)

---

(۱) نمبر ۹۴ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ ۲۰ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۱۔

دادرسی امتناعی کیونکر کیجا سکتی ہے

دفعہ ۵۲۔ دادرسی امتناعی حسب اقتضائے رائے عدالت بذریعہ حکم امتناعی کی جاسکتی ہے خواہ وہ چند روزہ ہو یا دوامی۔

امتناعی دادرسی وحکم امتناعی۔

دادرسی جو بذریعہ صدور حکم امتناعی کے عطا کی جاتی ہے اوس کو امتناعی دادرسی کہتے ہین اور حکم امتناعی وہ حکم ہے جس کے ذریعہ سے کسی فریق کو اس امر کے کرنے کی ممانعت کی جائے جو اُس کو بموجب کسی پابندی کے نہ کرنا واجب ہے (ملاحظہ ہو دفعہ ۶ و دفعہ ۵ درج) ایکٹ ہذا) حکم امتناعی ایک جوڈیشل حکمنامہ ہوتا ہے جسکے روسے ایک فریق کو حکم دیا جاتا ہے کہ مطابق ضرورت حکم کے کوئی خاص فعل کرے یا کرنے سے محترز رہے (۱) حکم امتناعی از قسم دادرسی خاص ہوتا ہے جسکی دادرسی امتناعی ہوتی ہے اونکا عطا کرنا عدالت کے اقتضائے رائے پر منحصر ہے (۲) دادرسی جو بذریعہ صدور حکم امتناعی کے کرائی جاتی ہے وہ بھی ایک منجملہ اقسام ہائے دادرسی خاص کے ہے (ملاحظہ ہو شرح زیر تمہید ایکٹ ہذا) مثلاً (الف) کو اپنے مکان مین ایک کھڑکی کے ذریعہ سے ہوا اور روشنی کی آمد و رفت کا حق حاصل ہوگیا ہے اور مسمی (ب) نے اپنا ایک مکان اس کھڑکی کے محاذ مین ایسا بنایا ہے کہ جسکی دیوار سے اُس روشنی اور ہوا کی آمد بالکل بند ہوئی جاتی ہے تو ایسی صورت مین (الف) دادرسی خاص اس طور پر حاصل کر سکتا ہے کہ عدالت سے مسمی (ب) کو ایسی دیوار کے تعمیر کرنے سے ممانعت کرا دے کہ جس سے اوسکی کھڑکی مین روشنی اور ہوا کی آمد مسدود ہوتی ہو۔ یا ایک مصنف کو کسی کتاب کی تصنیف کا حق حاصل ہو۔ اور کوئی دوسرا شخص بلا مرضی اور بغیر علم مصنف مذکور اُس سے خفیہ وہ کتاب چھپوانی شروع کردے تو مصنف مذکور مجاز ہے کہ بذریعہ حکم امتناعی عدالت کے اُس شخص کو کتاب مذکور کے چھاپنے سے ممانعت کرا دے۔ اگرچہ تمثیلات متذکرہ بالا مین مدعی کسی خاص شئے کو حاصل نہین کرتا تاہم اوس کو اُس کا اصل مقصد حاصل ہو جاتا ہے اس لئے حکم امتناعی بھی قانون دادرسی کا ایک جزو اعظم ہے۔ بعض حالتون مین جہانکہ حکم امتناعی کی تعمیل ناممکن ہو جاوے اور مدعی کے ضرر کی تلافی عطائے ہرجانہ سے ہونی ممکن ہو تو عدالت ہرجانہ دلا سکتی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۷۴۔ حکم امتناعی دو قسم کے ہوتے ہین۔ اوّلاً وہ جو دوران مقدمہ مین واسطے چند روز کے یا تا صدور حکم ثانی صادر کئے جاتے ہین۔ ثانیاً وہ حکم امتناعی دوامی جو بطور ڈگری عدالت کے بعد فیصلہ مقدمہ کے صادر ہو۔ حکم امتناعی قسم اوّل اس غرض سے صادر کیا جاتا ہے کہ دوران مقدمہ مین جایداد متنازعہ منتقل یا ضایع نہ ہو سکے مثلاً قرقی قبل از فیصلہ اس امر کے متعلق کہ اس قسم کا حکم امتناعی کس صورت مین اور کس طور پر جاری

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۶۔

(۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۸۔

ہوگا۔ ملاحظہ ہو آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی شرح مؤلف ۔ اور اس صورت کے متعلق کہ کس صورت مین حکم امتناعی دوامی صادر ہو سکتا ہے۔ اور کس صورت مین نہین۔ باب ایکٹ ہذا مین احکام درج ہین۔ اراضی متنازعہ فیہ کا رجوکہ جہریا راج کی مملوکہ تہی، پٹہ سنہ ۱۸۲۴ء مین اصل مدعا علیہم کو دیا گیا تہا جنہون ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء کو اپنے حقوق بحیثیت پٹہ داران دیگر مدعا علیہم کے ہاتہہ منتقل کر دیئے جبکو کہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۹۶ء کو راجہ نے بہی اراضی مذکور مین تہ زمینی حقوق کا پٹہ دیدیا ساتہ اختیار اس امر کے کہ کوئلہ کاٹ کر اوٹہالے جاوین۔ سنہ ۱۸۴۹ء مین موجود الوقت راجہ نے ایک خورپوش (عطیہ گذارہ) اوسی اراضی کا خاندان راجہ کے ایک رکن کے نام کر دیا جس نے مارچ سنہ ۱۸۹۳ء مین اپنے جملہ حقوق کا جو کچھ کہ زمین اور تہ زمین مین تہے مدعی کے نام پٹہ لکہہ دیا۔ ایک نالش مین جو واسطے استقرار قطعی حق مالکانہ مدعی واقعہ اراضی مذکور اور کان ہائے کے اور واسطے قبضہ اور ہرجانہ اور واسطے حکم امتناعی اس امر کے دایر کی گئی کہ مدعا علیہ کو کوئلہ کاٹنے اور لیجانے اور بہ تصرف خود کرنے سے منع کیا جائے یہ عذر کیا گیا تہا کہ مدعی کو کافی استحقاق زمین مین حاصل ہے جس سے وہ اس امر کا مستحق ہوجاتا ہے کہ بدون اوس کی رضامندی کے کان کنی نہ کی جاوے۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی کا حق صرف تاحیات پٹہ دہندہ خود کے وصولی لگانہائے تک محدود تہا اور کوئی شہادت اسبارہ مین موجود نہ تہی کہ ضمانت لگانہائے مذکور کسی حد تک کسی ایسے امر سے پوری رکہی جائیگی تو مدعا علیہم نے کیا ہو یا کر سکتے ہون یا کہ اون سے حق مفوضہ مدعی کے تمتع مین مداخلت ہوئی ہے یا ہوگی اس لئے عدالت نے باستعمال اختیار تمیزی مفوضہ بروئے دفعہ ۲ کے۔ ایکٹ واد رسی خاص امتناعی صادر کر دیا (۱)۔

چندروزہ احکام امتناعی

دفعہ ۵۳۔ چندروزہ احکام امتناعی وہ ہین جو ایک خاص وقت تک یا جب تک عدالت دوسرا حکم نہ دوے نافذ رہین اور وہ نالش کی کسی نوبت مین صادر ہو سکتے ہین اور اُن کا انتظام مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے ہوگا۔ +

دوامی احکام امتناعی

دوامی حکم امتناعی صرف بذریعہ ڈگری کے جو بروقت سماعت اور حسب روئداد مقدمہ کی جائے صادر ہو سکتا ہے اور اُسکی رو سے مدعا علیہ کو دواماً حکم ہوجاتا ہے کہ کسی حق کے قایم کرنیسے یا کسی فعل کے ارتکاب سے جو کہ خلاف حقوق مدعی ہو باز رہے۔ +

احکام امتناعی چندروزہ سے مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق ہے چنانچہ ملاحظہ ہو آرڈر ۳۹ مجموعہ مذکور احکام دوامی بروئے ایکٹ ہذا عطا ہونگے ملاحظہ ہو باب ۔ ایکٹ ہذا انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۶۶۔ اور وہ ڈگری

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۲۰۳۔ +

+ ملاحظہ ہوں قواعد ادل لغایت ۵ آرڈر ۳۹ مطبوعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

ہوتے ہین چند روزہ احکام امتناعی بذریعہ حکم درمیانی مقدمہ کی کسی نوبت پر عطا ہو سکتے ہین جن سے صرف یہ مقصود ہوتا ہے کہ بدوران مقدمہ ویسی ہی حیثیت قایم رہے۔ گو اجرائے حکم امتناعی ایک امر متعلق اختیار تمیزی کے ہے مگر بعض عام جوڈیشل اصولون کے تابع ہے۔ جس حال مین کہ اوس کے اجرا کی ضرورت ثابت کی جائے تو خود خواستہ اوس کے اجرا سے انکار نہ کرنا چاہیے اور نہ محض اس وجہ پر صادر کرنا چاہیے کہ اوس سے کوئی نقصان نہین ہوتا (۱)، مدعا چند روزہ حکم امتناعی سے یہ ہے کہ قانونی حقوق کو بدوران مقدمہ حفاظت دیجائے اوس کا منشا مزید تحقیقات کو روکنا ہے اور تاحد امکان معاملات کو اوس حیثیت مین ہنے دیا جائے حتیٰ کہ نالش کی سماعت اور فیصلہ مکمل طور پر ہو جائے (۲)، اس اختیار تمیزی کے استعمال مین عدالت کا یہ منشا نہین ہوتا کہ قانونی حقوق کا فیصلہ کیا جائے بلکہ محض یہ ہے کہ جایداد کو اوس کی واقعی حالت مین رکھا جائے حتیٰ کہ قانونی استحقاق ثابت کیا جائے۔ وہ اس قیاس پر دست اندازی کرتی ہے کہ فریق جو عدالت سی دست اندازی کی استدعا کرتا ہے ایسا قانونی حق رکھتا ہے جس کا کہ وہ ادعا کرتا ہے مگر اوسکے واسطے حفاظت حق مذکور یا جایداد متنازعہ فیہ کے عدالت کی امداد کی ضرورت ہے حتے کہ قانونی حق معلوم کیا جاسکے۔

بروئے قواعد اول و دوم آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء امتناعی احکام چند روزہ عطا کئے جاتے ہین۔ اول الذکر اُن احکام امتناعی سے متعلق ہے جو بغرض منع رکھنے تلفی یا نقصان مال کے بدوران مقدمہ صادر کئے جاتے ہین اور موخر الذکر عارضی (چند روزہ) احکام امتناعی سے متعلق ہے خواہ (۱) بصورت معاہدہ خواہ (۲) بصورت ٹارٹ (ہرجہ) کے ہو اور گو وہ عارضی ہین تاہم وہ ایک خاص عرصہ تک کیلئے عطا کئے جاتے ہین تا سماعت مقدمہ یا تا صدور حکم مزید کے۔

احکام امتناعی کی تقسیم احکام امتناعی کی حسب ذیل تقسیم کی جاسکتی ہے (۱) احکام امتناعی چند روزہ دربارہ اس امر کے کہ بدوران مقدمہ شئے مدعا بہا نالش تلف یا ضایع نہ کی جاوے (۲)، احکام امتناعی ہر دو عارضی و دوامی مقدمات معاہدہ مین (۳)، احکام امتناعی ہر دو عارضی اور دوامی مقدمات ٹارٹ (ہرجہ) مین (۴)، عملدرآمد متعلق احکام امتناعی چند روزہ و دوامی کے۔

ضروریات واسطے عطائے دادرسی بطریق حکم امتناعی۔ ضروریات واسطے عطا دادرسی بطریق حکم امتناعی حسب ذیل ہین:- (الف) کہ دادرسی محض تعزیری قانون کے نافذ کرنے سے عطا نہین ہوسکتی۔ (ب) کوئی دیوانی مقدمہ دایر ہونا چاہیے جس مین کہ وہ عطا کی جاسکے (ج)، نالش کا مسموع کیا جانا بذاتہ ممنوع نہ ہو۔ اور (د)،

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۰۹ و ۶۱۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۰۵ (۳) بمبئی لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۷۹۷۔

عدالت کو تجویز نالش اختیار سماعت حاصل ہو (۱)،

دادرسی کے لئے سایل کو کیا ثابت کرنا ہے۔

عام قواعد جو عطائے دادرسی پر حاوی ہین حسب ذیل ہین۔ (الف) سایل کو ایک عمدہ بادی النظری مقدمہ بتائید حق متدعویہ کے ثابت کرنا چاہے (۲)، (ب) ایک واقعی یا تخویف کرنے والی خلاف ورزی حق مذکور کی (۳)، (ج) ناقابل مداوا یا سخت ہرجہ کا اثر (۴)، تا وقتیکہ واقعی ضرر کا احتمال نہ ہو عدالت حکم امتناعی عطا نہ کرے گی (۵)، (د) سایل کا طریق عمل ایسا ہو جس سے وہ مداوا کا غیر مستحق نہ ٹھہرے وہ معقول اور متدین ہونا چاہیے اور اس مین کوئی سکوت اور توقف نہ ہوا ہو (۶)، (ہ) ضرور ہے کہ بہ نسبت انکار کرنے حکم کے عطا کرنے مین زیادہ سہولت (۷)، جہان استحقاق مذہبی تعصب ہمسائیگان کا اوس کو محدود نہین کرتا (۸)، (و) کہ کبھی اور معمولی چارہ جوئی سے مناسب دادرسی حاصل نہین ہوسکتی (۹)، چند روزہ حکم امتناعی کے صادر کرنے کے لئے صرف یہی ثابت کرنا ضروری نہین کہ مقدمہ اس قسم کا ہے جس مین ایک حکم امتناعی دوامی کی استدعا کی گئی ہے بلکہ ایسے امورات ثابت کرنے بھی ضروری ہین کہ تا وقتیکہ مدعا علیہ کو بذریعہ حکم امتناعی کے منع نہ کیا جائیگا مدعی کو ناقابل مداد النقصان یا تکلیف برداشت کرنی پڑے گی قبل اسکے کہ نالش کا فیصلہ بربنائے روئداد کے کیا جاسکے اور نیز کہ جائداد کے ضایع ہونے یا کسی اور طرح پر برباد ہونے کا اندیشہ ہے (۱۰)، اور کہ مدعا علیہ ضرر پہنچانے یا ضایع کرنے یا نقصان پہونچانے یا منتقل کرنے یا اور دہکی دی ہوئی مضرت کی نیت رکھتا ہے (۱۱)، شہادت اس امر کی پیش کرنی چاہیے کہ جائداد کے نقصان کا احتمال کسی طریق مندرجہ قاعدہ اول۔ آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے پیدا ہوا ہے (۱۲)، بذریعہ بیان حلفی یا اور طور پر ثابت کیا جانا چاہیے کہ کافی وجہ واسطے عطائے دادرسی مستدعیہ کے موجود ہے (۱۳)، مدعا علیہ کا اقبال کافی ہے (۱۴)،

---

(۱) کتاب قانون حکم امتناعی مولفہ وڈراف صاحب طبع دوم صفحہ ۴۰ لغایت ۴۸ (۲)، بنگال لا رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۲ و ۳۵۷ و انڈین جورسٹ جلد اول صفحہ ۱۱۴ و ۱۲۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۹ و ۴۶۴ و ۴۶۵ (۳)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۷ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۹ و جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۸ (۴)، کتاب قانون حکم امتناعی مولفہ وڈراف صاحب طبع دوم صفحہ ۱۰۴ (۵)، بنگال لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۷۵ و کتاب درباره حکم امتناعی مولفہ ہلسبرڈ صاحب دفعہ ۱۴ (۶)، کتاب حکم امتناعی وڈراف صاحب صفحہ ۱۱۲ (۷)، انڈین جورسٹ جلد اول صفحہ ۱۱۴ و ۱۲۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۸ و ۱۷۰ و کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۹ و ۲۰۰ (۸)، انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۴۹۹۔ (۹) کتاب حکم امتناعی وڈراف صاحب صفحہ ۱۲۵ تا ۱۳۰ (۱۰)، ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۹ (۱۱)، بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۸۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۹ و ۴۶۶ و بنگال لا رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۲ (۱۲)، ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۹ و بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۸ (۱۳)، انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ (۱۴)، ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۹۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۵ و جلد ۲۸ صفحہ ۵۶۷ و ۵۷۲۔

حکم امتناعی عطا نہ ہوگا جبکہ مدعاعلیہ جایداد متنازعہ مین مسلمًا حصہ دار ہو (۱)، یا جبکہ جایداد جس کی نسبت حکم امتناعی جاری ہوتا ہے جایداد متنازعہ فیہ نہ ہو یا شخص جس کے خلاف حکم کی استدعا ہے فریق مقدمہ نہ ہو (۲) سکرٹیری آف سٹیٹ کے نام حکم امتناعی جاری نہ ہوگا (۳)

عمل حکم امتناعی جاری کرنے سے پہلے عدالت کو دیکھنا چاہے کہ کوئی واقعی متنازعہ فیما بین فریقین موجود ہے اور اگر حکم جاری نہ ہو تو بصورت کامیابی کس فریق کو نقصان ہوگا (۴)، عمومًا احکام امتناعی کا عطا کرنا عدالت کے عاقلانہ اختیار تمیزی پر منحصر ہے اور اسبارہ مین کوئی خاص قاعدہ قایم نہین کیا جاسکتا. بعض اوقات حکم امتناعی کا صادر کرنا مفید ہوسکتا ہے اور بعض اوقات بہبودی عامہ خلایق کے مضر ہوسکتا ہے لہذا عدالت کو حکم امتناعی کے صادر کرنے مین کمال احتیاط کرنی چاہیے (۵)

احکام امتناعی چند روزہ کن صورتون مین صادر ہوگا. قاعدہ اول آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبرہ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کے الفاظ حسب ذیل ہین. "اگر کسی مقدمہ مین ازروے تحریری بیان حلفی یا اور طور پر یہ ثابت کیا جاوے کہ (الف) کوئی جایداد متنازعہ فیہ مقدمہ اس خطرہ مین ہے کہ کوئی فریق مقدمہ اوسکو ضایع کر ڈالیگا یا اوسے نقصان پہونچائیگا یا منتقل کردیگا یا کہ وہ کسی ڈگری کے اجرا مین بطور بیجا نیلام ہوجائیگی یا (ب) مدعاعلیہ اپنے قرضخواہون کا روپیہ فریبًا ہضم کرنے کے لئے اپنی جایداد ہٹا دینے یا انتقال کرنے کی دہمکی دیتا ہے یا نیت رکھتا ہے تو عدالت مجاز ہے کہ انفصال مقدمہ یا تا صدور حکم مزید حکم امتناعی چند روزہ واسطے باز رہنے مدعاعلیہ کے اس فعل سے صادر کرے یا جایداد کی بربادی یا نقصان یا انتقال یا بیع ہٹا دینے یا علیحدگی کے انسداد اور موقوف کرنے کے لیے جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے" بصورت ضمن (ب) کے قرقی قبل از فیصلہ کرائی جاسکتی ہے مدعا حکم امتناعی سے یہ ہے کہ مدعاعلیہ کو کسی ایسے فعل کے کرنے سے منع رکھا جاوے جس سے جایداد بدوران مقدمہ اپنی اصلی حیثیت مین نہ رہے اور مدعی کو حصول جایداد بشکل اصلی مین کوئی تکلیف نہو. قاعدہ دوم آرڈر ۳۹ مجموعہ مذکور مین حکم ہے کہ "جس مقدمہ مین کہ مدعاعلیہ کو ارتکاب عہدہ شکنی یا اور مضرت سے باز رکھنے کی استدعا ہو عام اس سے کہ اوس مین دعوے کسی قدر ہرجہ کا ہو یا نہو اوس مین جائز ہوگا کہ مدعی کسی وقت بعد شروع ہونے نالش کے عام اس سے کہ ہنوز فیصلہ ہوا ہو یا نہین درخواست گذرانے کہ عدالت سے حکم امتناعی چند روزہ شعر اس مضمون کے صادر ہو کہ

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۹۵ (۲) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۶ صفحہ اول (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۲۴

(۴) مقدمات اپیل جلد ۳ صفحہ ۹ ۷۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۶۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۸

(۵) اسٹوری ایکویٹی جلد ۲ دفعہ ۹۵۹ ..

مدعا علیہ ارتکاب عہد شکنی یا اوس ضرر سے جس کا استغاثہ ہے یا ارتکاب کسی عہد شکنی یا ضرر اوسی قسم سے جو اوس معاہدہ سے پیدا ہو یا اوسی جایداد یا حقیت سے متعلق ہو باز رکھا جائے۔

ضایع کرڈالیگا یا نقصان پہونچائیگا یا منتقل کردیگا

چونکہ مدعا حکم امتناعی یہ ہے کہ دوران مقدمہ مین مدعا علیہ کو کسی ایسے فعل کے کرنے سے باز رکھا جائے جو جایداد کو اوسی حالت مین قایم نہ رکھتا ہو اور ایسا اس اصول پر ہے کہ اگر مدعی مدعا علیہ نے بجنسہ جایداد واپس لینے کی استدعا کرتا ہے تو مدعا علیہ کو یہ اجازت نہین دیجائیگی کہ جایداد کو جس کا استحقاق متنازعہ فیہ ہے حسب مرضی خود منتقل کردے یا اوسکے متعلق کارروائی کرے۔ اس لئے عدالت کو صرف شئے مدعا بہا مقدمہ (خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ) کے ضایع کرنے یا اوسکو نقصان پہونچانیسے ہی منع نہ کرے گی بلکہ اوسکے انتقال سے بھی روکیگی بصورت دیگر مدعی کو ناحق مین مشتری کو فریق بنانے مین سرگرمدانی اور زیر باری اخراجات ہوگی۔ گو کہ اوسکا علاج مسئلہ انتقال دوران مقدمہ کے اطلاق سے ہوسکتا ہے تاہم عدالتین تاحد امکان بذریعہ اجرار حکم امتناعی ان طویل کارروائیات کی ضرورت کو روکینگی اور نالش کو ایک نہایت مؤثر حفاظت حکم امتناعی سے محروم نہ کرین گی۔ غرض اس اختیار کے استعمال کی یہ ہے کہ جایداد متنازعہ فیہ کو بدوران مقدمہ محفوظ رکھا جائے تاکہ جو ڈگری اوسکے متعلق صادر ہو بلا ثمر نہ رہے (۱) صرف اوس صورت مین اس اختیار کا استعمال کیا جانا چاہیے جبکہ خطرہ اسبات کا ہو کہ جایداد متنازعہ فیہ کو مدعا علیہ ضایع کرڈالیگا یا نقصان پہونچائیگا یا عدالت کے اختیار سے باہر کردیگا۔ ضرور نہین کہ امتناع عاید کردہ قطعی ہو بلکہ حسب اقتضائے حالات مقدمہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ جس حال مین کہ شئے مدعا بہا رہن نامجات اور گورنمنٹ پرامیسری نوٹ ہون تو درحالیکہ اونکے انتقال کا اور اون کے متعلق دیگر کارروائی کرنیکا مدعا علیہ کو امتناع کیا گیا ہو اوسکو اجازت دیجاسکتی ہے کہ تا فیصلہ نالش بربنائے رہن نامجات نالش کرے اور قوم یا فتنی بربنائے دستاویزات مذکور وصول کرے اور بصورت پرامیسری نوٹ اوسکا سود وصول کرے جو وقتاً فوقتاً واجب الادا ٹھہرے (۲) چندروزہ حکم امتناعی متعلق امتناع انتقال کے عطا کرنے مین عدالت اولاً معلوم کریگی کہ کوئی نیک نیت تنازعہ مابین فریقین موجود ہے اور اگر حکم امتناعی جاری کیا جائے تو بصورت کامیابی نالش کے وزن سہولت کس طرف ہوگا (۳) انتقال بزمانہ قیام حکم امتناعی جبکہ اوسکا زرثمن دائن کو دلایا جائے کالعدم نہین ہے (۴)

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۹۵ و ۹۶ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۹ ۴ و ۶۷ ۴ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۹۵ و ۹۶۔

(۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۹۷ و جلد ۲۵ صفحہ ۴۳۱۔

ماسوائے تلفی یا نقصان کی صورت کے اُس صورت مین بھی حکم امتناعی جاری کیا جاویگا جبکہ انتقال جایداد بغرض دق کرنیکے کیا گیا ہو کیونکہ عام قاعدہ یہ ہے کہ جملہ ایسے انتقالات بدوران متدایری مقدمہ کو منع رکہنا چاہیے (۱) اسی طرح جس حال مین کہ ایک خریدار اراضی بعوض خدمت کو قابض رہنے دیا گیا ہو اور اُس نے زرثمن جزواً ادا کر دیا لیکن حوالگی جو تکمیل استحقاق کے لئے ضروری تھی نہ کی گئی تھی اور اس امر کا خطرہ تھا کہ مبادا مدعا علیہ کسی اور شخص کے حوالہ کر دے لہذا اوسے خریدار کو اس طرح کی دہمکی دینے سے باز رکہا گیا جو کہ نالش بغرض تعمیل مختص دایر کرنے کو تہا (۲) جایداد منقولہ کے مقدمہ مین بہی حکم امتناعی صادر ہو سکتا ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ بصورت دیگر ممکن ہے کہ مدعی کو سخت اور ناقابل مداوا نقصان برداشت کرنا پڑے فرض کرو کہ مدعی سے بذریعہ فریب ایک قابل بیع و شرائے کفالت حاصل کیگئی ہے یا اُسکا زر بدل ناجایز ہے اور قابض دستاویز مذکور کو واقعی یا تعبیری علم نقص مذکور کا حاصل ہے یا کہ فریق قابض اصل مالک نہین ہے بلکہ ایک امین یا ضامن یا شرط لگانے والا منجانب مدعی کے ہے اور وہ بخلاف ورزی امانت مذکور کے عمل کرنے کو ہے تو ایسی صورت مین حکم امتناعی جاری ہو سکیگا۔ ایسا ہی جب ایک خاص رہن ایسا ہو جسکی قیمت کا اندازہ زرنقد مین نہ ہو سکتا ہو مثلاً ایسی شئے منقولہ جو پشت ہا پشت سے ایک خاندان مین چلی آتی ہو اور علے ہذا اور عموماً نالش زیر دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ہذا مین ایک حکم امتناعی بدوران متدایری نالش بہت ضروری اور مناسب احتیاط ہو سکتا ہے مثلاً جس حال مین کہ امر مدعا بہا نالش ایک قدیم خاندانی مورت یا اسباب ہو یا کسی متوفی مصور کی کھینچی ہوئی تصویر ہو (۳)

کوئی حکم امتناعی اس امر کی نسبت صادر نہین ہو سکتا کہ کوئی ہندو عورت اپنی نابالغ لڑکی کی شادی کسی تیسرے شخص کے ساتھ کرنیسے باز رہے جبتک کہ مقدمہ تعمیل مختص معاہدہ شادی کا فیصلہ نہ ہو لے (۴)

کسی ڈگری کے اجرا مین بطور بیجا نیلام ہو جائے گی۔

قانون مین یہ حکم نہین کہ جایداد بیجا طور پر نیلام کیگئی ہو یا کی جانیکو ہے۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ بیجا طور پر نیلام کئے جانیکا خطرہ ہو (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۱۱۔ الفاظ مذکور مین دعاوی بصیغہ اجرائے جو زیر آرڈر ۲۱ قاعدہ ۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کئے گئے ہون بطور کافی داخل ہو سکتے ہین اور فی الواقعہ ان مین داخل ہین (۶) چنانچہ بصورت نامنظوری عذرداری اگر عذردار دعوائے نمبری کرے تو عدالت حکم امتناعی نسبت التوا نیلام کے تا فیصلہ مقدمہ

(۱) ڈوز رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۰۴ ویسی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۷ (۲) سوانسٹن رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۵۶ (۳) شرح دادرسی کالٹ صاحب طبع دوم صفحہ ۲۳۲ لغایت ۲۳۶ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰۷ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۵ و ۵۱۷ و ۵۱۸ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۵۔

نمبری کر سکتی ہے (۱) اس ڈگری کی اجرا میں جس میں نیلام جائداد کا حکم دیا گیا ہو عدالت مجاز نہیں کہ جائداد کے نیلام کرنے سے انکار کرے اس وجہ پر کہ شخص ثالث جو قابض جائداد ہے ڈگری کی نسبت معترض ہے شخص مذکور اگر اجرا کو ملتوی کرانا چاہتا ہے تو مجاز ہے کہ نالش رجوع کرے اور حکم امتناعی غرض مذکور کے لئے حاصل کرے (۲) لیکن گو جس صورت میں کہ جائداد بیجا طور پر نیلام کئے جانیکے خطرہ میں ہو عدالت مجاز ہے کہ مدعا علیہ کے نام حکم امتناعی بدیں مضمون جاری کرے کہ جائداد مذکور کے خلاف اپنی ڈگری کا اجرا نہ کراوے تاہم جبکہ عدالت نالش کو جس میں حکم امتناعی کی استدعا ہے اور جس میں وہ عطا کیا گیا ہے خارج کرے وہ مدعا علیہ کو محض اجرا کرانے سے منع نہیں کر سکتی کہ ممکن ہے کہ ڈگری عدالت اپیل سے منسوخ ہو جاوے۔ جونہی کہ عدالت نالش خارج کرے۔ قانونًا اس کو کوئی اختیار نہیں رہتا کہ اس نالش کے متعلق کارروائی کرے جس میں کہ اجرا کا حکم دیا گیا ہے (۳) نالش مذکور کے خارج کئے جانے پر عدالت اپیل چند روزہ حکم امتناعی جاری کر سکتی ہے کہ ڈگریدار نا دوران اپیل ڈگری کا اجرا نہ کراوے اور درخواست ضمانت دینے پر منظور کی جا سکتی ہے (۴) لیکن بعد میں اس مقدمہ سے اختلاف کیا گیا ہے اس وجہ پر کہ ایسی صورت میں یہ کہنا ناممکن ہے کہ جائداد بیجا طور پر نیلام کئے جانے کے خطرہ میں ہے۔ کیونکہ بروے الفاظ قاعدہ اول آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی یہ ثابت کیا جانا ضروری ہے کہ جائداد ایسے خطرہ میں ہے اور ایسی درخواست کے لئے یہ ثابت شدہ قرار دینا گویا اپیل کا فیصلہ کرنا ہے جو کہ عدالت کے روبرو پیش ہیں (۵) "لفظ بیجا طور پر" کی نسبت اشتباہ ضرور ہو سکتا ہے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۰ و جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۱ لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ جائداد کے بیجا طور پر نیلام کئے جانیکا خطرہ نہیں ہوتا۔ جب کہ مدعی کو اس میں کوئی حقوق و مرافق حاصل نہ ہوں۔ اگر وہ ایک مبینہ استحقاق رکھتا ہو۔ لیکن وہ شئے مدعا بہا نیلام نہ ہو۔ لہذا جس صورت میں کہ جائداد موروثی بوقت اجرا ڈگری قرق کی گئی اور پسر مدیون ڈگری نے نالش اثبات حق خود بہ نسبت جائداد مذکور کے دائر کی اور درخواست حکم امتناعی مشعر بہ ہدایت التوا نیلام تا فیصلہ نالش متدائرہ کے کی تو تجویز ہوئی کہ چونکہ جو کچھ شئے نیلام ہونیکے لئے مشتہر ہوئی وہ حقوق و مرافق پدر مدعی واقعہ اس جائداد کے ہے۔ لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جائداد مذکور کسی ڈگری کے اجرا میں بطور بیجا نیلام ہو جائے گی اور حکم امتناعی عطا نہ کیا جانا چاہئے (۶)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۵ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۲۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۶ اور جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۱ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۰ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۱ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۵۰

روپیہ فریبًا منضم کرنے کے لئے اپنی جائداد ہٹا دینے یا انتقال کرنیکی دھمکی دیتا ہے یا نیت رکھتا ہے | فقرہ ہذا ضمن (الف)، قاعدہ اول آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے اس بارہ میں مختلف ہے کہ بصورت ضمن (الف)، وہ جائداد جسکے متعلق ضمن مذکور میں حکم ہے جائداد متنازعہ فیہ ہوتی ہے اور اس کے متعلق ہر دو فریق دعویدار ہوتے ہیں اور تا حال اسکا استحقاق قابل تصفیہ ہوتا ہے۔ بجانب دیگر بصورت فقرہ ہذا جائداد مسلمًا مدعا علیہ کی ملکیت ہوتی ہے اور متنازعہ فیہ نہیں ہوتی اس میں پہلے سے قیاس کیا گیا ہے کہ مدعا علیہ کی نیت اپنے قرضخواہوں کو دھوکہ اور شکست دینے کی ہے۔ عام اصول یہ ہے کہ بدوران متدائری نالش بغرض تصفیہ دعاوی عام کے مدعا علیہ کو اپنی جائداد کے متعلق کارروائی کرنے سے بذریعہ حکم امتناعی نہیں روکا جا سکتا۔ جبکہ جائداد مذکور جائداد متنازعہ نہ ہو (۱)، لیکن اگر وہ اپنے قرضخواہان کا روپیہ مارنے کی غرض سے اپنی جائداد منتقل کرنے یا ہٹا دینے کی دھمکی دیتا ہے یا نیت رکھتا ہے تو انصاف اس امر کا مقتضی ہے کہ اسکو ایسا کرنے سے روکا جاوے چنانچہ اسی غرض سے فقرہ مذکورہ عنوان قائم کیا گیا ہے۔

خلاف ورزی معاہدہ | یہ امر کہ آیا معاہدہ کی خلاف ورزی ہوئی ہے یا نہیں ہے ایک مقدمہ کے حالات پر منحصر ہے۔ عام چارہ جوئی ایسی صورت میں یہ ہے کہ دعوائے ہرجانہ کیا جائے۔ غیر معمولی چارہ جوئی یہ ہے کہ معاہدہ مذکور کی تعمیل مختص کرائی جائے یا اس کو منسوخ کرایا جائے یا رسیور مقرر کیا جاوے یا حکم امتناعی حاصل کیا جائے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں آخر الذکر دادرسی (یعنی حکم امتناعی) کے متعلق کارروائی کی گئی ہے اس دادرسی کے عطا کرنے کے لئے حسب ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے (الف)، کہ عدالت کو دادرسی مستدعیہ کے عطا کرنیکا اختیار سماعت حاصل ہو (ب)، ضرور ہے کہ اقرارنامہ کوئی معاہدہ قائم کرتا ہو کالعدم اقرارنامہ کیصورت میں کوئی حکم امتناعی عطا نہ ہوگا (۲)، (ج)، معاہدہ ایسا ہونا چاہئے جسکی تعمیل مختص نہ کرائی جا سکتی ہو (د)، دادرسی کا عطا کرنا عمل اکمیٹ رجسٹری کا فعل نہ ہو (۳)، ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۸ء رجوعی معاہدات از قسم شراکت مابین شرکار یا ہمراہ کمپنی ہائے یا کلب ہائے یا سوسائٹی ہائے یا معاہدات مابین راہن و مرتہن یا مابین پٹہ دار اور پٹہ دہندہ یا بصورت ہائے امانت یا دیگر اعتمادی یا تعلقات و معاہدات برخلاف اوصیا اور مہتمان اور کارپوریشن ہائے میں حکم امتناعی عطا کیا جا سکتا ہے (۴)،

(۱)، انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷۔ (۲)، انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۵۔

(۳)، دفعہ ۱۷ ضمن (ج)، ایکٹ نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء

(۴)، قانون حکم امتناعی مولفہ وڈراف صاحب صفحہ ۲۸۹ لغایت ۳۲۸

یا اور مضرت | الفاظ مندرجہ عنوان سے مراد کوئی قانونی مضرت علاوہ اس مضرت کے ہے جو خلاف ورزی معاہدہ سے پیدا ہو مثلاً بصورت ایسی ذمہ داری ہائے کے جو انتقال جائداد امانت کے یا بصورت ہائے ٹارٹ کے پیدا ہو اور چونکہ حکم امتناعی صرف اس ذمہ داری کی خلاف ورزی روکنے کے عطا کیا جائیگا جو بروئے قانون باضابطہ طور پر قابل نفاذ ہو لہٰذا بدرجہ اوّل ایک قانونی حق کا موجود ہونا اور اسپر حملہ کیا جانا یا حملہ کی دھمکی دیا جانا موجود ہونا ضروری ہے۔ یہ ایسا امر ہے جو ہر ایک مقدمہ کے حالات کے مطابق فیصل کیا جانا چاہیے۔ درحالیکہ یہ ضرور نہیں ہے کہ کوئی واقعی نقصان برداشت کیا جائے عدالت کا اطمینان ہونا چاہیے کہ متخیلہ مضرت یا تو مسلسل یا بسا اوقات مکرر یا سخت ہوگی۔ لہٰذا جہانکہ کوئی فعل جس سے ایک شخص کی زمین کو نقصان پہونچنے کا خطرہ ہو ایسا ہو جس سے نقصان بالضرور پہونچنے والا ہے تو عدالت ایک دیوانی حکم امتناعی صادر کرسکتی ہے جس سے فعل مذکور کے جاری رکھنے سے امتناع کیا جائے گو کوئی نقصان (مضرت) واقعی طور پر قبل ارجاع نالش نہ پہونچا ہو (۱) لیکن حکم امتناعی خاکر بر بنا وجہ امر باعث تکلیف عامہ کے اس فعل کے روکنے کے لئے عطا نہ کیا جائیگا جس کی بابت معقول طور پر یہ ظاہر نہو کہ وہ ایک امر باعث تکلیف عامہ ہوگا۔ سائل کو معاملہ مذکور ایک ذاتی حق حاصل ہونا ضرور ہے حکم امتناعی اسصورت میں عطا نہ ہوگا جبکہ یکساں مناسب حال دادرسی کسی اور طرح علاوہ بصورت خلاف ورزی معاہدہ کے حاصل کی جاسکتی ہو۔

اختیار سماعت | ضرور ہے کہ عدالت کو اس نالش کی تجویز کا اختیار سماعت حاصل ہو جس میں حکم امتناعی کی درخواست ہو اور حکم امتناعی وہی عدالت صادر کرسکتی ہے جو مقدمہ کی تحقیقات کرتی ہو (۲) اختیار عطائے حکم امتناعی عدالتہائے مفصل کو (۳) پریذیڈنسی ہائیکورٹونکو (۴) ماسوائے عدالتہائے مطالبات خفیفہ مفصل اور پریذیڈنسی ٹاؤن کے باقی جملہ عدالتہائے دیوانی بحیثیہ مرافعہ اولے اور اپیل کو (۵) حاصل ہے نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴۳ صفحہ ۹۷ و ۱۰۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۱۵۳ و جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۸۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۰ نیلام باجرا ڈگری مصدرہ عدالت مال کے روکنے کے لئے عدالت دیوانی میں درخواست ہوسکتی ہے (۶) بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۹۶

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۰ (۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۸ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۸۹ و انڈین لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۵۰ و ۵۷۲۔
(۴) دفعہ ۹ لیٹرز پیٹنٹ و قانون ۲۴ و ۲۵ وکٹوریہ باب ۱۰۴ دفعہ ۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵ و ۱۰۶ و ۲۴۹ و ۲۵۱ و ۲۶۳
(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۱ ۔ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۲۵۲

نمونہ حکم امتناعی | ملاحظہ ہو ضمیمہ اول اپنڈکس (د)، فارم ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

نوٹس | فریق ثانی کو اطلاع دینی چاہیے اور جبتک کہ وہ حاضر ہو کر وجہ ظاہر نہ کرے حکم امتناعی صادر نہ کرنا چاہیے ورنہ بے ضابطہ ہوگا (۱)، بجز اسصورت کے کہ توقف سے منشاء جاری کرنے حکم امتناعی کا فوت ہو جاتا ہو (۲)۔

اطلاق دفعہ | دفعہ ہذا صرف عارضی (چندروزہ) احکام امتناعی سے متعلق ہے نہ کہ دوامی سے (۳)، اور عارضی حکم امتناعی سے وہی اصول متعلق ہیں جو کہ دوامی حکم امتناعی عطار کرنے کے متعلق ہیں (۴)، اور وہ باب ۱۰ ایکٹ ہذا میں درج ہیں۔

نوٹ زیادہ مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ ہو آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۵ سنہ ۱۹۰۸ء مشرح مولف

باب ۱۰

دوامی احکام امتناعی کے بیان میں

دوامی احکام امتناعی کب صادر ہونگے | **دفعہ ۵۴**۔ برعائت دیگر احکام مندرجہ یا محولہ باب ہذا کے دوامی حکم امتناعی باایں غرض صادر ہو سکتا ہے کہ جو پابندی بحق درخواست کنندہ صریحاً یا معناً موجود ہو اسکا نقض نہ کیا جاوے

جبکہ ایسی پابندی معاہدہ سے پیدا ہوئی ہو تو عدالت قواعد اور احکام مندرجہ باب ۲ ایکٹ ہذا کی رعائت کریگی۔ جبکہ مدعا علیہ مدعی کے حق متعلقہ جائداد پر یا جائداد سے متمتع ہونے پر دست درازی کرے یا دست درازی پر آمادہ ہو تو عدالت مجاز ہے کہ دوامی حکم امتناعی صورتہائے مفصلہ ذیل میں صادر کرے یعنی

(الف) جب مدعا علیہ مدعی کی طرف سے جائداد کا امین ہو۔

(ب) جس حال میں کہ کوئی ذریعہ امر تحقیق کرنیکا نہ ہو کہ دست درازی سے فی الواقع کیا نقصان ہوا یا ہونے کا احتمال ہے۔

(ج) جبکہ وہ دست درازی اس قسم کی ہو کہ معاوضہ زر نقد سے اس کی دادرسی کافی نہوئی ہو

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ، صفحہ ۵۵۰ (۲) قاعدہ ۳ آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۲۴۴ و ۲۵۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۳ (۴) نمبر ۷۰ سنہ ۱۸۹۹ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۶۶

(و) جبکہ یہ گمان غالب ہو کہ معاوضہ بذریعہ زر نقد بابت اس دست درازی کے نہیں ملسکتا ہے

(ہ) جبکہ حکم امتناعی کثرت کارروائی کے انسداد کے لئے ضروری ہو

تشریح اس دفعہ کی اغراض کے لئے نشان تجارتی بھی مال ہے۔

تمثیلات

(الف) زید نے کچھ اراضی عمرو کو پٹہ پر دی اور عمرو نے اقرار کیا کہ میں اس میں سے بالو یا کنکر نہ کھودوں گا۔ پس جائز ہے کہ زید حکم امتناعی باین مضمون حاصل کرے کہ عمرو اپنے اقرارنامے کے خلاف کھودنے سے باز رکھا جائے۔

(ب) زید امین نے نقص امانت کی دھمکی دی تو اس کے شرکائے امانت کو (اگر کوئی شرکا ہوں) لازم ہوگا اور فائدہ اٹھانیوالے مالکوں کو اختیار ہوگا کہ واسطے انسداد نقص امانت کے حکم امتناعی کے حصول کی نالش کریں۔

(ج) ایک عام کمپنی کے ڈائرکٹر (صاحبان مہتمم) سرمایہ یا قرض لئے ہوئے روپیہ میں سے حصہ رسدی تقسیم کرنیوالے ہیں تو جائز ہے کہ انکو باز رکھنیکا حکم امتناعی حاصل کرنیکے لیے حصہ داروں میں سے کوئی حصہ دار نالش کرے۔

(د) ایک آگ اور جان کے بیمہ کی کمپنی کے ڈائرکٹر جہازی بیمہ کا کاروبار کیا چاہتے ہیں پس جائز ہے کہ انکو باز رکھنے کیواسطے کوئی حصہ دار حکم امتناعی کے صدور کے لئے نالش کرے۔

(ہ) زید ایک وصی از راہ بدمعاملگی یا ناداری جائداد شخص متوفی کو معرض خطر میں ڈالنے پر آمادہ ہے۔ پس جائز ہے کہ عدالت اسکو جائداد شخص متوفی کی فراہمی سے باز رکھنے کے واسطے حکم امتناعی صادر کرے۔

(و) زید عمرو کا امین ایک بیع جزو قلیل جائداد امانتی کی بلا احتیاط کیا چاہتا ہے پس جائز ہے کہ اس بیع کے روکنے کی غرض سے عمرو حکم امتناعی کے لئے نالش کرے گو اس صورت میں معاوضہ نقدی سے اس کی کافی دادرسی ہو سکتی ہے۔

(ز) زید نے تملیک ایک جائداد کی بحق عمرو اور اس کے اطفال کے کی۔ ازدواج یا دیگر معاوضہ قیمتی پر مبنی نہیں ہے، بعد ازاں زید نے اس جائداد کو بکر کے ہاتھ بیع کرنیکا معاہدہ کیا پس جائز ہے کہ عمرو یا اس کے اطفال میں سے کوئی واسطے انسداد بیع کے حکم امتناعی کی

اصدار کی نالش کرے

(ح) زید کے پاس در اثنائے وکالت چند کاغذات عمرو اس کے موکل کے آگئے اور زید نے انکو مشتہر کرنے یا ان کے مضمون سے کسی شخص غیر کو مطلع کرنے کی دہمکی دی پس جائز ہے کہ زید کو اس سے باز رکھنے کے لئے عمرو حکم امتناعی کے اصدار کی نالش کرے۔

(ط) زید عمرو کا معالج ہے اس نے عمرو سے روپیہ مانگا لیکن عمرو نے انکار کیا تب زید نے دہمکی دی کہ جو عمرو نے اپنی بیماری کا حال اس سے کہا تھا اسکا نتیجہ وہ ظاہر کردے گا۔ لیکن یہ امر زید کی تہذیب پیشہ کے خلاف ہے پس جائز ہے کہ اسکو باز رکھنے کے لئے عمرو حکم امتناعی کے اصدار کی نالش کرے۔

(ی) زید دو ملے ہوئے مکانوں کے مالک نے ایک عمرو کو اور بعد ازاں دوسرا بکر کو کرایہ پر دیا اور زید اور بکر اس مکان میں جو بکر کو دیا گیا تھا ایسی تبدیلیں کرنے لگے کہ عمرو کو اپنے مکان میں باسائش رہنا دشوار ہوگیا۔ پس جائز ہے کہ عمرو بغرض صدور حکم امتناعی انکو اس سے باز رکھنے کے لئے نالش کرے۔

(ک) زید نے کچھہ اراضی قابل تردد عمرو کو واسطے اغراض زراعت کے پٹہ پر دی لیکن کوئی صریح معاہدہ درباب طریقہ کاشت کے نہیں ہوا خلاف دستور کاشت کے جو اس ضلع میں مروج تھا عمرو نے اس اراضی میں ایسے تخم کے بونے کی دہمکی دی جو اس زمین کیواسطے مضر تھا اور جس کی بیخکنی کیواسطے چند سال چاہئے پس جائز ہے کہ زید واسطے صدور حکم امتناعی عمرو کو اس زمین میں خلاف عہد ذہنی کے جو حسب طریقہ زراعت زمین کو استعمال میں لانے کے لئے تھا اس تخم کے بونے سے باز رکھنے کے لئے نالش کرے۔

(ل) زید اور عمرو اور بکر شرکاہیں اور شراکت کا انکی مرضی پر فسخ ہوجانا ٹھہرا تھا۔ زید نے دہکی ایک ایسے فعل کے کرنے کی دی جو جائداد شراکتی کے تلف ہوجانے کیطرف منجر تھا پس جائز ہے کہ عمرو اور بکر بغیر استدعا فسخ شراکت کیواسطے صدور حکم امتناعی زید کو اس فعل سے باز رکھنے کے لئے نالش کریں۔

(م) رادہا سی ایک ہندو بیوہ جو قابض جائداد اپنے شوہر متوفی کی ہے۔ بغیر عذر کافی کے اس جائداد کو تلف کرنے لگی۔ پس وہ شخص جسپر جائداد دراثتاً عود کرنیوالی ہے بیوہ مذکور کو ایسا کرنے سے روکنے کے لئے واسطے اصدار حکم امتناعی کے نالش کر سکتا ہے۔

(ن) رامدت اور ویودت اور جگدت ایک ہندو خاندان غیر منقسمہ سے ہیں رامدت نے خاندانی جائداد کے درخت کاٹ ڈالے اور دہمکی دیتا ہے کہ خاندانی مکان کا ایک حصہ مسمار کر دیگا اور کچھ ظروف خاندانی بیچ ڈالے گا۔ پس جائز ہے کہ ویودت اور جگدت اسکو باز رکھنے کے لئے حکم امتناعی کے اصدار کی نالش کریں۔

(س) زید مالک چند مکانات واقع کلکتہ دیوالیہ ہوگیا عمرو نے انکو سرکاری اسائینی سے خرید کیا اور اُنپر قبضہ کیا۔ زید ان مکانات میں برابر مداخلت بیجا کرتا ہے اور اُنکو نقصان پہونچاتا ہے اسوجہ سے عمرو کو مجبوری سے بصرف کثیر مکان بچانے کے لئے لوگ نوکر رکھنے پڑے پس جائز ہے کہ عمرو بغرض حصول حکم امتناعی نالش کرے۔ تاکہ مزید مداخلت بیجا نہ ہوسکے۔

(ع) ایک گاؤں کے رہنے والے زید کی زمین پر سے گذرنے کے حق کا دعوے رکھتے ہیں ان میں سے چند کے نام ایک نالش میں زید نے ڈگری باستقرار اس امر کے حاصل کی انکی اراضی میں ایسا استحقاق کبھی نہیں ہے بعدازاں دوسرے ساکن موضع میں سے ہر ایک نے زید پر اس زمین پر سے گذرنے کے حق مبینہ کی مزاحمت کی نالش رجوع کی پس جائز ہے کہ زید انکو باز رکھنے کے لئے بغرض حصول حکم امتناعی نالش کرے۔

(ف) زید نے ایک نالش بصیغہ منتظمی رجوع کی جس میں ایک قرضخواہ عمرو فریق نہ تھا اور بکر کی جائداد کی منتظمی کی ڈگری حاصل کی۔ عمرو اپنا قرض بکر کی جائداد سے وصول کرنا چاہتا ہے پس جائز ہے کہ زید عمرو کو باز رکھنے کے لئے بغرض حصول حکم امتناعی نالش کرے۔

(ص) زید اور عمرو اراضی متصلہ اور معادن کے جو اس میں ہیں قابض ہیں زید اپنی کان اسطور پر کھودتا ہے کہ عمرو کی کان تک کام پہونچگیا اور دہمکی واسطے گرادینے چند پایوں کے دیتا ہے جنپر عمرو کی کان کھڑی ہے پس جائز ہے کہ عمرو اس کو اس فعل سے باز رکھنے کے لیے نالش بغرض حصول حکم امتناعی دائر کرے۔

(ق) زید گھنٹہ بجاتا ہے یا اور طرحکا غیر ضروری شور کرتا ہے جس سے ایک پاس کے گھر کے رہنے والے عمرو کی آسائش جسمانی میں واقعی اور بلا وجہہ خلل واقع ہوتا ہے پس جائز ہے کہ عمرو زید کو اس شور سے باز رکھنے کے لیے نالش بغرض حصول حکم امتناعی دائر کرے۔

(ر) زید ہوا کو دہوئیں سے اسطرح خراب کرتا ہے کہ عمرو اور بکر جو پاس کے مکان میں کاروبار کرتے ہیں اُن کی آسائش جسمانی میں واقعی خلل واقعہ ہوتا ہے پس جائز ہے کہ عمرو

اور بکر بغرض صدور حکم امتناعی نالش دائر کریں تاکہ خرابی ہوا موقوف ہو جائے۔

(ش)، زید عمرو کے پیٹینٹ (سند ایجاد) میں مخل ہوا پس اگر عدالت کو یہ اطمینان ہو جائے کہ سند صحیح ہے اور اسپر دست درازی ہوئی تو عمرو اس دست درازی کو روکنے کے لیے ایک حکم امتناعی حاصل کرسکتا ہے

(ت)، زید عمرو کے کاپی رائٹ (حق تصنیف) میں خلل انداز ہوا تو اگر وہ چیز جس کے کاپی رائٹ کا دعویٰ ہے فحش یا ہتک آمیز نہ ہو۔ عمرو اس دست درازی کے روکنے کے لیے ایک حکم امتناعی حاصل کرسکتا ہے۔

(ث)، زید عمرو کا ایک نشان تجارتی بیجا طور پر استعمال کرتا ہے تو بشرطیکہ خود عمرو وہ نشان ایمانداری سے استعمال کرتا ہو۔ عمرو ایک حکم امتناعی وہ استعمال بیجا روکنے کے لئے حاصل کرسکتا ہے

(خ)، زید ایک سوداگر عمرو کو خلاف مرضی اور بلا اجازت عمرو کے اپنا شریک بنائے ہوئے ہے۔ پس جائز ہے کہ اس امر سے زید کو باز رکھنے کے لئے عمرو نالش بغرض حصول حکم امتناعی دائر کرے۔

(ذ)، زید نے جو ایک نامی شخص ہے معاملات خانگی میں چند خطوط عمرو کو لکھے بعد وفات زید اور عمرو کے بکر جو کہ عمرو کا موصی ہے لہ پسماندہ ہے۔ چاہتا ہے کہ زید کے خطوط چھاپکر روپیہ پیدا کرے۔ خالد جو زید کا وصی ہے ان خطوط میں حق مالکیت رکھتا ہے۔ پس وہ بکر کو ان کے چھاپنے سے باز رکھنے کے لئے حکم امتناعی حاصل کرنے کی نالش کرسکتا ہے۔

(ض)، زید ایک کارخانہ کا مالک ہے اور عمرو اسکا نائب ہے۔ در اثنائے کاروبار زید نے ایک قیمتی راز تجارت سے عمرو کو آگاہ کیا۔ عمرو نے بعد ازاں زید سے روپیہ مانگا اور در صورت انکار وہ راز بکر کو جو کہ اسیطرح کا ایک کارخانہ رکھتا ہے بتا دینے کی دھمکی دی پس جائز ہے کہ زید عمرو کو اس افشائے راز سے باز رکھنے کے لئے نالش بغرض صدور حکم امتناعی دائر کرے

حکم امتناعی کی تعریف سنوری صاحب یوں کرتے ہیں کہ حکم امتناعی عدالت کا وہ حکم ہے کہ جو کسی فریق پر واسطے بجا آوری کسی فعل یا ترک کے بمقتضائے حالات مقدمہ صادر کیا جائے گو اسکا مقصد کسی شے کے دلانیکا نہ ہو بلکہ بابت انسداد کسی ایسے فعل کے ہو کہ جس سے مدعی ضرر سے محفوظ رہے نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۵ ایکٹ ہذا۔ حکم امتناعی بموجب دفعہ ۵۴ و ۵۵ عطا کیا جاتا ہے ان دفعات سے یہ منشا نہیں رکھا گیا کہ ایک جدید اصول قانون کو ملک ہندوستان میں رواج دیا جاوے

بلکہ عام الفاظ میں ان قواعد کے ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جیز عدالتہائے انصاف انگلستان نے
کارروائی کی ہے اور مدت سے اس ملک میں قواعد مذکور مروج کیے گئے ہیں نہ کہ بدیں وجہ کہ وہ قانون انگلستان
ہیں بلکہ بدیں وجہ کہ وہ مطابق انصاف اور ایمانداری کے ہیں۔ (۱)

بلحاظ احکام امتناعی چندروزہ کے خواہ وہ بصورت معاہدات ہوں یا بصورت ٹارٹ ہوں قاعدہ ۲ آرڈر ۳۹
مجموعہ ضابطہ دیوانی مقتضے اس امر کا ہے کہ جس مقدمہ میں کہ مدعا علیہ کو ارتکاب عہد شکنی یا اور مضرت سے
باز رکھنے کی استدعا ہو۔ عام اس سے کہ اس میں دعویٰ کسیقدر ہرجہ کا ہو یا نہ ہو اس میں جائز ہوگا کہ
مدعی کسیوقت بعد شروع ہونے نالش کے عام اس سے کہ ہنوز فیصلہ صادر ہوا ہو یا نہیں درخواست گذرانے
کہ عدالت سے حکم امتناعی چندروزہ مشعر اس مضمون کے صادر ہو کہ مدعا علیہ ارتکاب عہد شکنی یا اس ضرر سے
جسکا استغاثہ ہے یا ارتکاب عہد شکنی یا ضرر اس قسم سے جو اس معاہدہ سے پیدا ہو یا اسی جائداد یا حقیقت سے
متعلق ہو باز رکھا جاوے حکم امتناعی مذکور ایسی قیود کے ساتھ صادر کیا جا سکیگا۔ مثلاً کہ حساب کتاب رکھا جاوے
وغیرہ جیسا کہ عدالت مناسب متصور کرے۔

ایسا ہی دفعہ ہذا سے ۵۴، احکام امتناعی دوامی بصورت معاہدہ اور ٹارٹ سے یکساں متعلق ہے۔ دوسرے فقرہ میں یہ
حکم ہے کہ بصورتہائے معاہدہ قواعد احکام باب دوم متعلق ہونگے جبکہ دادرسی مستدعیہ ایک حکم امتناعی ہو کیونکہ
معلوم ہوگا کہ کثیر التعداد مقدمات متعلق معاہدہ میں حکم امتناعی درحقیقت معاہدہ کی تعمیل مختص ہوتی ہے
فقرہ سوم اور ضمنہائے (الف) لغایت (ہ) سے صرف صورتہائے ٹارٹ (ہرجہ) سے متعلق ہونے کا
منشا رکھا گیا ہے۔ لیکن ضمنہائے (الف) لغایت (د) جن میں عام اصولات متعلق عطار حکم امتناعی
بصورتہائے مذکور ظاہر کیے گئے ہیں تبدیل الفاظ تبدیل طلب کے عین وہی ہیں جیسے کہ ضمنہائے (الف)
لغایت (د) دفعہ ۱۲ کے ہیں جو بصورتہائے معاہدہ ہر قسم کے اصولات ظاہر کرتے ہیں۔ ضمن (ہ) دفعہ ہذا
زیادہ تر بہ نسبت اس کے کہ وہ ایک معاملہ متعلق قانون اصلی کے ہے۔ ایک متعلق ضابطہ کے ہے منجملہ
تمثیلات دفعہ ہذا کے تمثیلات (الف)، (ی)، (ک)، (ل)، خالص صورتیں معاہدہ کی ہیں اور تمثیلات
(ب)، لغایت (ط)، تمثیلات خلاف ورزی فرض کی ہیں جو معاہدہ سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ خلاف ورزیہائے
امانت یا کسی اور رشتہ اعتمادی کی ہیں اور باقیماندہ تمثیلات (م)، لغایت (ض)، صورتہائے ٹارٹ یعنی ہرجہ ہیں۔
ایکٹ ہذا میں لفظ پابندی میں ہر فرض شامل ہے خواہ وہ معاہدہ سے پیدا ہوا ہو یا بصورت دیگر اور چونکہ
لفظ ضرر میں ایک حق پر ہر ایک قسم کا حملہ شامل ہے یا بالفاظ دیگر خلاف ورزی کسی فرض کی خواہ معاہدہ سے

(۱) رائے ولسن صاحب جسٹس بمقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۹ و ۱۹۹

پیدا ہوا ہو یا بصورت دیگر۔ لہٰذا یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "ٹارٹ" کو اختیار کیا جاوے جس سے کہ مراد کسی ایسے ضرر سے ہے جو معاہدہ سے پیدا نہ ہوا ہو۔

منجملہ باقیماندہ دفعات باب ہٰذا کے دفعہ ۵۵ ایک خاص قسم کے حکم امتناعی سے متعلق ہے جس کو حکم امتناعی ہدایتی کہتے ہیں جو بصورت معاہدہ اور ٹارٹ کے متعلق ہو سکتا ہے۔ دفعہ ۵۶ میں عام جوابات نالشات حکم امتناعی کا ذکر ہے اور دفعہ ۵۷ ایک خاص جماعت معاہدات تک محدود کی گئی ہے جن میں کہ حکم امتناعی جزاً یا بالواسطہ طور پر بطور تعمیل مختص کے موثر ہوتا ہے۔

حکم امتناعی دوامی صرف بذریعہ ڈگری عطا کیا جا سکتا ہے جو کہ بوقت سماعت صادر کی جائے گی (۱)

جہانکہ مالی مواخذہ سے کافی دادرسی نہ ہو سکتی وہاں حکم امتناعی عطا کیا جانا چاہیے (۲) اور جبکہ ہرجانہ دلانے سے کافی دادرسی عطا کی جا سکتی ہو تو حکم امتناعی نہ صادر کیا جانا چاہیے (۳) جس صورت میں کہ مدعا علیہ کا فعل مدعی کی بیدخلی از قبضہ جائداد مشترکہ کی حد تک پہونچتا ہو تو مالی معاوضہ مناسب دادرسی نہیں ہوتا ایسی صورتیں حکم امتناعی مناسب دادرسی ہوگا۔ (۴) کسی قائم شدہ قانونی حق کی مکرر سہ کرر خلاف ورزی کے ہرجانہ دلانے سے کافی دادرسی نہیں ہوتی اور نہ ایسے ہرجے کافی طور پر معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ لہٰذا حکم امتناعی صادر کیا جانا چاہیے۔ (۵) معاملات مندرجہ میں ایک ایسی جدید مہر کا استعمال کرنا جو بوجہ ایزادی چند الفاظ کے سابقہ مہر سے مغائر ہو ایسی وجہ ہے کہ جس کے متعلق حکم امتناعی دربارہ عدم استعمال مہر مذکور کے عطا کیا جا سکتا ہے۔ (۶)

لیکن جس صورتیں کہ جائداد غیر متحقق اور غیر محدود نوعیت کی ہو تو حکم امتناعی صادر نہ کیا جانا چاہیے۔

چنانچہ جس صورت میں کہ ایک نالش واسطے حکم امتناعی دوامی دربارہ اس امر کی تھی کہ مدعا علیہ کو ججمانان سے ورت وصول کرنے سے منع کیا جاوے بربنائے اس وجہ کے کہ بجز خاندان مدعی کے کوئی اور شخص خاص رقبہ کے اندر حق وصولی ورت نہیں رکھتا۔ قرار دیا گیا کہ چونکہ جائداد واقعہ ورت غیر متحقق اور غیر محدود نوعیت کی تھی جو کہ ججمان کی شہرت پر منحصر تھی۔ حالانکہ وہ کسی اور اچارج کو پسند کر سکتا تھا دیگر اشخاص کو بطور اچارج کارروائی کرنے سے منع کرنا ججمان کے حقوق پر ناواجب طور پر قید لگانا ہے (۷)

ایک سب کمیٹی لاہور میونسپلٹی نے اپیلانٹ کو ایک خالی جگہ پر عمارت بنانے کی اجازت دی جو بعد میں سرکاری

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۳۵۷ و ۳۵۸ (۲) نمبر ۹۴ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۱ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۰۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۹ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۷۳۵ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۹ (۷) نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ

شارع عام کا جزو معلوم ہوئی کمیٹی نے اجازت مذکور منع کر کے اپیلانٹ کے نام نوٹس جاری کیا کہ عمارت تعمیر نہ کرے اور جو بن چکی ہے اسکو گرا دیا جاوے۔ برطبق اپیل صاحب کمشنر نے بھی اپیل خارج کیا اور اپیلانٹ کو حکم دیا کہ ڈگری استقراریہ سے نالش کرے اپیلانٹ نے حکم امتناعی دوامی کے لیے نالش کی جو اسوجہ پر ہر دو عدالتہائے ماتحت سے خارج کر دیگئی۔ کہ موجودہ شکل میں نالش نہیں دائر ہو سکتی تجویز ہوئی کہ عدالتہائے دیوانی کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ کمیٹی اور صاحب کمشنر کے اختیارات و فرائض زیر دفعات ۹۲ و ۱۰۰ ایکٹ میونسپلٹی ہائے میں دست اندازی کرے الا اسصورت میں کہ فعل کسی کا خلاف اختیار ہو یا بدنیتی سے کیا گیا ہو یا کہ احکام ایکٹ کے تابع نہ ہو (۱)

اولاً ہم عام احکام امتناعی بصورتہائے معاہدہ کا ذکر کرینگے اور ازاں بعد بصورت ہائے ٹارٹ کا۔

احکام امتناعی بصورتہائے معاہدہ | احکام امتناعی عارضی و دوامی بصورتہائے معاہدہ (۲) ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ مقدمات جن میں حکم امتناعی خواہ عارضی یا دوامی متعلق ہو سکتا ہو اس بارہ میں باہم اختلاف رکھتے ہیں کہ بغرض جائز ٹھہرانے ایک حکم امتناعی عارضی کے امتناعی دادرسی کی اشد اور بہت جلد ضرورت ثابت کرنی چاہیے۔

جس حال میں کہ عدالت بذریعہ ایک حکم امتناعی کے کسی فریق کو خلاف ورزی معاہدہ کے ارتکاب سے منع کرے یا اس امر سے کہ کسی خلاف ورزی کا مکرر ارتکاب کرے تو ظاہر ہے کہ بہت سی صورتوں میں یہ دست اندازی کل معاہدہ کی تعمیل مختص کی ڈگری دینے کے مساوی ہے۔ ایسا اسصورت میں ہوگا جبکہ فرض جو بروئے معاہدہ کسی فریق پر عائد کیا گیا ہے اور جسکا بذریعہ حکم امتناعی کے امتناع کیا جاتا ہے تمامتر یہ ہو کہ ایک خاص فعل کے کرنے سے اجتناب کیا جاویگا۔ مثلاً جبصورت میں کہ اس نے یہ معاہدہ کیا ہو کہ ایک خاص کاروبار خاص حدود کے اندر نہ کریگا۔ دیگر صورتوں میں حکم امتناعی صرف بتائید ڈگری تعمیل مختص کے مؤثر ہو سکیگا۔ لہذا وہ اصولات جو تعمیل مختص کے عطا یا انکار سے متعلق ہیں صورتہائے حکم امتناعی سے بھی یکساں متعلق ہونگے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو باب دوم ایکٹ ہذا جہانکہ اصولات مذکور کی بابت کامل طور پر بحث کیجا چکی ہے۔

وہ صورتہائے معاہدہ جن میں دادرسی حکم امتناعی کی مناسب ہے حسب ذیل ہیں۔ اولاً۔ صورتہائے محض اقرارات منفی کی ثانیاً وہ صورتہائے جن میں بامداد ایک یا زیادہ اقراروں کے جو معاہدہ کا ایک جزو بناتے ہوں۔ حکم امتناعی کی درخواست کی گئی ہو۔ جیسا کہ بمقدمات مابین مالک اراضی و مزارعہ کے

(۱) نمبر ۵۲ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) ملاحظہ ہو شرح دادرسی زیر دفعہ ۵۳ ایکٹ ہذا

ثالثاً - صورتہائے مابین شرکار کے جہانکہ حکم امتناعی صریح اقرارات یا ان فرائض کی امداد میں عطار کیا گیا ہو جو تعلق شراکت سے پیدا ہوتے ہوں اور آخراً وہ صورت ہائے جن میں حکم امتناعی ممدان پابندیہائے کے ہو جو فریقین کے رشتہ اعتمادی سے پیدا ہوتی ہوں -

صورتہائے اقرارات منفی کی اولاً - صورتہائے محض منفی اقرارات کی مثلاً جس حال میں کہ مدعیان نے بعوض اس امر کے کہ صبح کے وقت ایک خاص وقت تک گرجہ گھر کے گھنٹہ کا بجنا اُنکی اور ان کے لپماندہ کی حیات تک بند کیا جاوے ایک جدید مینار اور کلاک اور گھنٹہ گرجہ گھر کے لئے تعمیر کر دیا تو ایک حکم امتناعی بمقابلہ خلاف ورزی معاہدہ مذکور کے بطور تعمیل مختص معاہدہ مذکور کے موثر ہوا[1]۔ بہت سے مقدمات اس قسم کے وہ ہیں جن میں یہ اقرار کیا گیا ہو کہ خاص حدود کے اندر ایک خاص تجارت یا کاروبار نہ کیا جاویگا عام قاعدہ دربارہ اس امر کے کہ اس قسم کے کونسے اقرارات قابل لفاذ ہیں دفعہ ۲۷ قانون معاہدہ ہند میں درج ہے جس حال میں کہ ایک کاروبار کی نیکنامی کے بیع کا معاہدہ کیا گیا ہو یا شرکا کے مابین ایک اقرارنامہ کیا گیا ہو تو ایسا معاہدہ تابع خاص شرائط نافذ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بطور عام قاعدہ کے جملہ معاہدات جن کے روسے ایک جائز تجارت یا کسب کے کرنیکی ممانعت کی گئی ہو۔ کالعدم ہیں۔ انگلستان میں ایسی امتناع لبا اوقات ان شاگردوں پر عائد کی جاتی ہے جو کسی کاروبار کا سیکھنا اختیار کرتے ہیں۔ لیکن یہ صورتیں دفعہ ۲۷ قانون معاہدہ ہند سے مستثنٰے نہیں کی گئی ہیں۔ محض کسی تجارت کی نیکنامی کا بیع کرنا تا وقتیکہ اس کے خلاف کوئی صریح اقرار نہ ہو بائع پر اس امر کی کوئی پابندی نہیں ڈالتا کہ وہ تجارت مذکور نہ کرے[2]، لیکن گو کوئی اقرار نہ کیا گیا ہو تاہم عدالت کسی ایسے فریب کے باز رکھنے میں دست اندازی کرے گی۔ مثلاً بعد بیع نیکنامی مذکور کے اس امر کی کوشش کرنا کہ وہی تجارت اسی نقشان اور اسی نام سے اُسی جگہہ قائم کی جاوے اور فریق مذکور اپنے آپکو وہی شخص ظاہر کرے یا وہی پرانی دوکان چلاوے یا جس حال میں کہ واقعات سے یہ ظاہر ہو کہ مدعا علیہ نے یہ یقین دلاکر کہ وہ تجارت مذکور نہ کرے گا جرأت دلائی ہے اور ایسا کرنیسے دیگر اشخاص کو پھنسایا ہے[3]، اس بارہ میں زیادہ تشریح کے لئے دیکھو شرح زیر دفعہ ۵۷ ایکٹ ہذا۔

جسحال میں کہ مدعا علیہم نے جو مالکان ایک عام عمارت کے تھے مدعی کو وہاں ایک دوکان کرایہ پر دی۔ بدیں اقرار کہ صرف اسکو خاص اقسام کے اسباب عمارت مذکور کے اندر عوام کے ہاتھ فروخت

(۱) ہیپر و لیمیس رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۲۶۶ (۲) مرانیچول رپورٹ چانسری جلد ۳ صفحہ ۱۲ و ۴۵ ویلیمی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۶۸ (۳) ویلیمی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۳۳۵ -

کرنیکی اجازت ہوگی اور انہوں نے دیگر اشخاص کو اپنی ودکالوں میں اسی قسم کا اسباب فروخت کرنیکی اجازت دی تو حکم امتناعی کے ذریعہ انکو ممانعت کی گئی (۱) جس حال میں کہ اقرار کیا گیا ہو تو حملہ اور نیز صریح خلاف ورزی کی بابت ممانعت کیجاویگی۔ مثلاً جب صورت میں کہ مدعاعلیہ نے یہ اقرار کیا تھا کہ وہ لطور برندہ مال کے (الف) سے (ب) تک تجارت نہ کریگا تو اسکو لطور برندہ مال کے (ج) سے معرفت (الف) کے (ب) تک تجارت کرنیسے ممانعت کی گئی (۲) اور ایسا ہی اسصورت میں کیا گیا جہانکہ حملہ یہ تھا کہ مدعاعلیہ نے وہی تجارت مقررہ حدود کے اندر کی ہے نہ کہ صرف اپنے نام سے بلکہ لطور مینجر ایک نزدیکی رشتہ دار کے (۳) ایسے مقدمات میں عدالت کو یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اگر دست اندازی نہ کی جاوے تو مدعی کو کسقدر نقصان ہو چکیگا اور اگر دست اندازی کی جاوے تو مدعا علیہ کو کیا نقصان ہو چکیگا جسکا تدارک نہیں ہو سکتا (۴)

ایسے اقرارات کیساتھ انتقال اراضی کا شامل ہونا

بسا اوقات ایک منفی یا محدود اقرار کے ساتھ اراضی کے بیع یا پٹہ پر دیا جانا شامل ہوتا ہے۔ مثلاً جس حال میں کہ کئی لاٹ (قطعات) اراضی عمارتی اغراض کے لئے فروخت کئے گئے تھے اور باہمی یہ اقرار ہوا تھا کہ ہر ایک مکان کے سامنے ایک خاص عرض اور طول کا خالی میدان چھوڑا جاوے جس میں باغ لگایا جاوے تو مدعیان نے بذریعہ حکم امتناعی مدعا علیہم کو بخلاف تدبیر مذکورہ بالا کے عمارات بنانے سے منع کر دیا (۵) ایسا ہی ایک مقدمہ میں ایک شخص مالک اراضی نے ایک شخص کو واسطے کلب گھر بنانے کے ایک قطعہ اراضی اس شرط پر دیدی کہ مالک مذکور قطعہ ثانی متصلہ و ملحقہ اس کلب گھر کو جو اس کی ملکیت ہے کسی شخص کو واسطے بنانے دوسرے مکان کے نہ دیگا۔ مگر بعد چندے مالک مذکور نے قطع مذکور اصطبل بنانے کے لئے دیدیا تو مہتمان کلب کی نالش پر مدعا علیہم بحکم نہ بنوانے مکان کے حکم امتناعی صادر کیا گیا۔ ایسا ہی جس حال میں کہ بائع اور مشتری کے مابین بہ تعلق خرید وسطی حصہ ایک مربع واقعہ شہر لنڈن کے یہ اقرار ہوا تھا کہ مشتری اور اس کے منتقل الیہم اراضی مذکور کو لطور باغ کے استعمال کریں اور اسپر کوئی عمارت نہ بناویں اور مشتری کے منتقل علیہ نے اقرار مذکور کی خلاف ورزی کی۔ جس کو اقرار مذکور کا علم تھا تو حکم امتناعی اس کے نام جاری کیا گیا (۶) نیز اسی قسم کے دیگر مقدمات کے لئے ملاحظہ ہو جان رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۴۱ ۳ ویمین رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳ (انگلش جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۷ صفحہ ۱۱ وبون رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۶۳ ولا مہ رپورٹ

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ (۲) سوانسٹن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ (۳) چانسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۶۳۶

(۴) ملاحظہ ہو ویسی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۳۳۵ (۵) کے رپورٹ جلد اول صفحہ ۵۶

(۶) فلپس رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۷۴

چانسری جلد ۴ صفحہ ۴۶۵ و چانسری ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۲۲۴ و جلد ۷ صفحہ ۲۷۱ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۳ و لا ر رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ و لا ر رپورٹ پریوی کونسل جلد ۵ صفحہ ۲۲۷ و چانسری ڈویژن جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۸ و کوئنس بنچ ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۷۷۸ و چانسری ڈویژن جلد ۴۳ صفحہ اول و مقدمہ مذکور مقدمات اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۲ و چانسری ڈویژن جلد ۳۶ صفحہ ۳۴۲ و جلد ۷۲ صفحہ ۴۷ و جلد ۴ صفحہ ۸۰

بسا اوقات ایسے مقدمات میں یہ عذر کیا جاتا ہے کہ اس فریق نے جس کے برخلاف اقرار منفی یا محدود کا نافذ کرانا منظور ہے اقرار مذکور نہیں کیا یا اس فریق کے ساتھ جو اقرار مذکور کو نافذ کرانا چاہتا ہے اقرار مذکور نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کے سابق جانشین استحقاق نے کیا تھا۔ یا اس کے سابق جانشین استحقاق کے ساتھ کیا گیا تھا۔ تو ایسی صورت میں حسب دفعہ ۲۳ ضمنہائے (ہ)، و (د)، کے کاربند ہونا چاہیے اور احکام مذکور احکام امتناعی زیر دفعہ ہذا سے ویسی صورتوں میں متعلق ہونگے علاوہ بریں یہ ایزاد کرنا مناسب ہے کہ عدالت ہائے انصاف کو قانون متعلق جائداد غیر منقولہ کے مطابق کارروائی نہ کرنی چاہیے۔ بلکہ اس وسیع اصول کے مطابق کارروائی کرنی چاہیے کہ کسی فریق کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ اراضی کو خلاف اس اقرار کے استعمال کرے جو اس کے بائع کے ساتھ کیا گیا ہے اور جس نے علم مذکور کیساتھ خریدی ہے اور جن اشخاص نے بعلم اقرار مذکور کے جائداد حاصل کی ہو وہ سب پابند اقرار مذکور کے ہیں لیکن بظاہر ایکصورت میں یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اقرار مذکور کی حد جبکہ وہ کیا گیا تھا کیا تھی۔ مثلاً صبحال ہیں کہ الف نے دو چھوٹے قطعات اپنی اراضی کے ب کے ہاتھ فروخت کئے اور الف کے فائدہ کیواسطے ب پر محدود شرائط عائد کی گئی تھیں اور مناسب حد شرائط مذکور کی صریحًا یہ تھی کہ الف کی باقیماندہ جائداد کو فائدہ پہونچایا جاوے نہ کہ اُسے مواخذہ دار بنایا جاوے اور نہ الف کی آزادی کو اس اراضی کی نسبت حسب مرضی خود معاملہ کرنے میں روکا جاوے جو اس کے قبضہ میں تھی۔ پس یہ امر واقعہ کہ الف نے بعد میں دیگر قطعات جائداد خود فریقہائے ثالث کے ہاتھ فروخت کردیئے تھے۔ الف کے بعد میں ب کو شرائط مذکور سے سبکدوش کرنیکا مانع نہیں ہے بجز اس صورت کے کہ یہ ثابت کیا جاوے کہ وہ ب نے بہ علم اور تابع فائدہ شرائط مذکور کے خرید کئے تھے لہذا جبکہ الف نے ابتدا از ان ب سے وہ اراضی خریدی جو کہ اسنے اس کے ہاتھ فروخت کردی ہوئی تھی الف اس اراضی کی نسبت جو اس نے اسطرح پر باز خرید کی تھی بحق اشخاص ثالثان درمیانی کے بذریعہ شرائط ب کے پابند نہ تھا (۱) مالک اراضی اپنے مزارعان کا باہمی اُن کے امین نہیں ہے لہذا ایک مزارعہ بخلاف دوسرے مزارعہ کے وہ اقرار مالک اراضی سے نافذ نہیں کراسکتا جو مالک اراضی

(۱) لا رپورٹ چانسری جلد ۴ صفحہ ۲۱۸

نے اس کے ساتھ اپنے فائدہ کے لئے کیا ہو۔ مثلاً جس حال میں کہ الف کو ایک پٹہ ساتھ محدود شرائط کے متعلق عمارت کے دیا گیا تھا اور ازاں بعد ب کو متصلہ اراضی کا پٹہ دیا گیا لیکن ب کو ان شرائط کا کوئی علم نہ تھا اور نہ اسے جتایا گیا تھا۔ تو ب مالک اراضی کو اس امر پر مجبور نہیں کر سکتا کہ اپنی شرائط کو بمقابلہ ب کے نافذ کرے (۱)
ان معاہدات کی صورت میں بھی جو ذات سے متعلق ہوں حکم امتناعی بطور تعمیل مختص کے موثر ہو سکتا ہے مثلاً جس صورت میں کہ معاہدہ نسبت منتقل کرنے تنخواہ یا پنشن کے تھا تو حکم امتناعی بدیں مضمون صادر کیا گیا کہ منتقل الیہ پنشن حاصل نہ کرے (۲)

اقرارات جو معاہدہ کا جزو بناتے ہوں

ثانیاً وہ صورتہائے جن میں حکم امتناعی کی استدعا بتائید ایک یا زیادہ اقرارات کے جو معاہدہ کا جزو بناتے ہوں کی گئی ہو۔ اس صورت میں وہ تعلق جو بروئے معاہدہ کے قائم کیا گیا ہے کسی مدت تک موجود ہو سکتا ہے اور مدعا یہ ہوتا ہے کہ معاہدہ کو اس کی راست معاملگی میں قائم رکھا جاوے اسطرح سے یہ صورتہائے اول جماعت کی صورتہائے سے قابل امتیاز ہیں کیونکہ وہ مناسب طور پر صورتہائے تعمیل مختص نہیں ہیں۔ بلکہ وہ معاہدہ عائل کی صورتیں ہیں جن میں عدالت بذریعہ حکم امتنائی کے کسی پابندی کی خلاف ورزی کو روک سکتی ہے جو معاہدہ سے پیدا ہوئی ہو۔ لیکن گو وہ اسیقدر بطور ایک تعمیل معاہدہ بجنسہ کے عائل ہو سکتی ہے تاہم وہ صورتہائے تعمیل مختص کی بطور مناسب نہیں کہلا سکتیں۔ (۳) پس ان صورتہائے معاہدات عائل ہیں عدالت ایک اقرار کی خلاف ورزی کو روک سکتی ہے۔ گو دیگر ایسے اقرارات ہوں جن کی تعمیل مدعی کی جانب سے کیجاتی ہے جنکو بعد ازاں بطور ممکن مدعی فسخ کر سکتا ہو اور وہ ایسے ہوں جنکا نفاذ عدالت نہ کرا سکتی ہو (۴)
مدعیان نے مدعا علیہم کو کچھ روپیہ پیشگی اس غرض سے دیا کہ بعض کانہائے ابرق میں کام کریں۔ بہ تعمیل ایک اقرارنامہ کے جس کے رو سے مدعا علیہم نے ذمہ لیا تھا کہ بعوض روپیہ مذکور کے تمام ابرق جو کانہائے مذکور سے نکلیگا مدعیان کو بھیجا جائیگا۔ اور کسی اور فرم میں نہ بھیجا جائیگا اور نہ ذخیرہ میں جمع رکھا جائیگا۔ مدعیان نے شکایت کی کہ مدعا علیہم نے بخلاف ورزی اقرار خود دیگر فرم کو ابرق بھیجا ہے اور بھیجنے کا انتظام کیا ہے اور نالش تعمیل مختص اور حکم امتناعی مشعر اسبات کے کہ مدعا علیہم اقرارنامہ مذکور کی خلاف ورزی نہ کریں دائر کی۔ بعد میں حکم امتناعی چندروزہ کی درخواست کی گئی اور برطبق اپیل

(۱) چالنسری ڈویزن جلد ۴ صفحہ ۱۸۷ و جلد ۵ صفحہ ۸۰۹ (۲) لاجرنل چالنسری جلد ۲۷ صفحہ ۵۹۲ و جلد ۲۸ صفحہ ۳۸۹ - (۳) لارپورٹ ایکویٹی جلد ۱۶ صفحہ ۴۳۹
(۴) لاجرنل چالنسری جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۱

حاصل کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ حکم امتناعی درست طور پر عطا کیا گیا ہے (۱) پس اس قسم کی صورتہائے کو ان صورتہائے سے ممیز کیا جانا چاہیئے جو دفعہ ۵۰ ایکٹ ہذا کی ذیل میں آئیں گی۔ عموماً معاہدات مابین مالک اراضی و مزارعان میں بہت مختلف اقرارات شامل ہوتے ہیں جن میں سے بعض وقتاً فوقتاً قائم رکھے جانے ضروری ہیں

تمثیل الف | تمثیل الف دفعہ ہذا ایک قسم کی تمثیل ہے اور جو ایک پہلے مقدمہ منفصلہ ۱۸۲۷ء سے اخذ کی گئی ہے (۲) اسیطرح ایک مزارعہ کو حکم دیا گیا کہ مکان کو اس استعمال کے علاوہ کسی اور استعمال میں نہ لاوے جو کہ بروئے اس کے پٹہ کے مخصوص کیا گیا ہے یا کہ چراگاہ کو بخلاف ایک صریح اقرار کے اسپر عمارت تعمیر کرنے کے لئے نہ توڑے (۳) جبصورت میں کہ اراضی اغراض کاشتکاری کے لئے اجارہ پر دیگئی ہو تو کارخانہ نیل کا اس کے کسی جزو پر بنایا جانا اسکو اغراض کاشتکاری کے ناقابل کرتا ہے اس لئے مالک اسبات کے حکم امتناعی دوامی کا مستحق ہے کہ کارخانہ وہاں نہ بنایا جاوے (۴) اسیطرح ایک مزارعہ کو اراضی پر سرسوں اور دیگر قسم کے مضر تخم کے بونے سے ممانعت کی گئی کیونکہ وہ اراضی کیلئے بہت مضر تھے اور ان کے اکھاڑنے یعنی بیخکنی کرنے کے لئے بہت سال مطلوب تھے۔

تمثیل (ک) | اسی قسم کے ایک مقدمہ میں جیسا کہ تمثیل (ک) میں ہے ایک مزارعہ کو زمین میں دو سے زیادہ فصل اناج چار سال کے دوران میں کاشت کرنے سے امتناع کیا گیا (۵) اور ایک دوسری صورت میں ایک مزارعہ کو اس اسباب کے لیجانے سے امتناع کیا گیا جس کی بابت اس نے اقرار کیا تھا کہ اسکو مرمت کرتا رہیگا اور اختتام میعاد پر حوالہ کر دیگا اور گو اسنے بجائے سابقہ انجن کے جدید انجن مہیا کیا تھا تاہم اسکو پرانے انجن کے لیجانے کی اجازت نہ دیگئی (۶) لیکن چونکہ حکم امتناعی اقتضائے رائے عدالت پر موقوف ہے لہذا مزارعت کی نوعیت ملحوظ رکھنی چاہیئے جسحال میں کہ پٹہ نوسو سال کے لئے تھا اور مزارعہ عمارات میں تبدیلیاں کرنے کو تھا تو عدالت نے گو ایک اقرار متضمن بایں امر تھا کہ عمارت مذکور دوران میعاد پٹہ میں قائم اور برقرار رکھیگا بخیال اس امر کے کہ تبدیلیوں سے تباہی کی اصلاح ہوگی اور میعاد پٹہ کو ملحوظ رکھکر اور چونکہ پٹہ دہندہ کو کوئی ضرر پہونچنا معلوم نہ ہوتا تھا دست اندازی کرنیسے انکار کیا۔ کیونکہ بصورت دیگر پٹہ دار کا ایک وسیع میعاد کے اندر متمتع ہونا پٹہ دہندہ کے رحم پر منحصر ہوگا۔ (۷)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۹۶ (۲) ملاحظہ ہو بشرح داورسی کالٹ صاحب (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۰۶ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۷۴ (۵) بیون رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۵۰ (۶) سیمن رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۰ (۷) مقدمات اپیل جلد ۳ صفحہ ۷۹۰۔

یہ اصول بہتر طور پر قائم کیا گیا ہے کہ کسی حکم امتناعی سے عطا کرنے یا نہ عطا کرنے کی نسبت عدالتوں کو چاہیے کہ اختیار تمیزی عدالتی کو استعمال کرے اور اس نقصان واقعی کو جانچے جو مدعی کو ہوا ہو یا جسکا احتمال ہو اور اسکا مقابلہ اس نقصان سے کرے جو مدعا علیہ کو بصورت عطا ہونے حکم امتناعی کے پہونچے گا

(۱) بطور مثال جسحال میں کہ عدالت نے ایک اقرار کے نافذ کرنے سے جو دربارہ اس امر کے تھا کہ حریف سوداگر کا کام نہ کیا جاویگا۔ بربنائے اسوجہ کے انکار کیا کہ فریقین کی حیثیت مساوی نہ تھی۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۲

اقرارات مندرجہ پٹہ جنکا استعمال محدود ہو — اکثر اوقات حکم امتناعی ایک نہایت مناسب اور ضروری چارہ کار واسطے ایک مالک اراضی کے بخلاف مزارعان مکانات اور عمارات کے ہوتا ہے

پس جس حال میں کہ مدعیان جو گاڑی بنانے کا کام کرتے تھے ایک پرائیویٹ مکان واقع متصل اس مکان کے مالکان تھے جن میں کہ وے اپنا کاروبار کرتے تھے اور مدعا علیہم نے اُن سے واسطے پٹہ مکان مذکور کے درخواست کی بدیں بیان کہ وے کوئی تجارت نہ کرینگے اور مکان صرف واسطے خانگی رہائش کے انکو مطلوب ہے لیکن تھوڑی مدت بعد اس کے کہ انہوں نے مکان کا قبضہ حاصل کر لیا مکان مذکور کو واسطے کاروبار گاڑی بنانے کے تبدیل کرنا شروع کیا تو انکو بربنائے غلط بیانی کے اور نیز بدیں وجہ کہ تبدیلی کل مدعا بہا کی نوعیت کو تبدیل کردیگی ممانعت کی گئی (۲) جسحال میں کہ محدود اقرار دربارہ استعمال ایک مکان کے بدیں مضمون تھا کہ اس میں کوئی کاروبار نہ کیا جاویگا اور زاں بعد اسکو بطور ایک خیرات خانہ غریب و مسکین لڑکیوں کے استعمال کیا گیا۔ تو قرار دیا گیا کہ یہ خلاف ورزی استعمال کی ہے اور ایک حکم امتناعی جاری کیا گیا اور خلاف ورزی کے کیے جانے سے امتناع کیا گیا (۳) اور مالک مکان کے اقرارونکا اسکا کرایہ دار بھی پابند ہوتا ہے گو کہ اسکو واقعی علم نہ ہو (۴)

ایسی صورتوں میں مفہوم اقرارونکا ہونا — ایسا ہی بصورت بیع یا پٹہ کے تابع بعض حالات کے ایک پابندی ہوتی ہے جو جائداد کے اس حیثیت طمانیت کیساتھ استعمال کرنے میں مفہوم ہوتی ہے جو اسکی بوقت بیع یا پٹہ کی ہو۔ پس جس حال میں کہ الف نے جو دو متصلہ مکانات کا مالک تھا ایک مکان ب کو کرایہ پر دیا اور زاں بعد دوسرا ج کو (جو کہ وہی صورت ہے جو تمثیل (ی) میں مندرج ہے) کرایہ پر دیا تو نہ الف اور نہ ج موخر الذکر مکان میں جو کہ کرایہ پر دیا گیا ہے ایسی تبدیلی کر سکتا ہے جس سے اس مکان کے قاب

---

(۱) اے ولسن صاحب جسٹس مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰ (۲) دلیسی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۶ - (۳) جانسن ڈ وزن جلد ۲۵ صفحہ ۲۰۶ مرطبق اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۷ (۴) ملاحظہ ہو لا رپورٹ ایکوئیٹی جلد ۷ صفحہ ۵۲۳ -

اطمینان طور پر استعمال کرنے میں خلل واقعہ ہو جوب کو کرایہ پر دیا گیا ہے (۱)

صورتہائے مابین شرکا کے — ثالثاً۔ صورتہائے مابین شرکار کے جس حال میں کہ حکم امتناعی صریح اقرارات یا ان فرائض کی ادا میں عطا کیا گیا ہو جو تعلق شراکت سے پیدا ہوتے ہوں بمثیل (ل)، ایک خاص قابل وقعت تمثیل اطلاق داد رسی بذریعہ حکم امتناعی کی ہے۔

جس حال میں کہ فعل شکایت کردہ ایسا ہو جس سے جائداد شراکتی تباہ ہوتی نظر آوے تو باوجودیکہ فسخ شراکت کی استدعا نہ کی گئی ہو شرکار کے مابین عدالت کو دست اندازی کرنی چاہیے (۲)، اسیطرح جسحال میں کہ دیگر ڈائرکٹران نے ایک ڈائرکٹر کو انتظام میں دخل دینے سے خارج کر دیا ہو تو ان کے نام حکم امتناعی جاری ہو سکتا ہے (۳)۔

ایسی صورتوں میں کب حکم امتناعی جاری ہوگا — جس حال میں کہ ایک شریک غفلت سے یا عمداً کاروبار شراکت میں مزاحمت کرے یا اسکو نقصان پہونچائے یا کاروبار مذکور کے جاری رکھنے میں مانع ہو یا جوارادتاً جائداد شراکت کو علاوہ ان اغراض کے جو بذریعہ ارٹیکلو (دفعات) کے محفوظ کی گئی ہوں صرف کرے تو اس کے نام حکم امتناعی جاری ہو سکیگا (۴)، مثلاً جس حال میں کہ ایک شریک نے خلاف صریح اقرار کے کتاب حساب شراکتی سے انتخاب کیا تو اسکو ممانعت کی گئی (۵)۔

انفساخ شراکت بروئے حکم امتناعی کے منع کیجا سکتی ہے — بعض اوقات بذریعہ حکم امتناعی کے انفساخ شراکت سے منع کیا جا سکتا ہے مثلاً جس حال میں کہ شراکت ایسی مدت کیلئے ہو جو تا حال منقضی نہیں ہوئی اور ایک فریق اس کے فسخ کئے جانے پر اصرار کرے اور دوسری فرم میں شامل ہو جاوے جو پرانی فرم کے کاروبار میں دست اندازی کرے تو اسکو بذریعہ حکم امتناعی کے امتناع کیا جاویگا کہ جدید شرکا کے ساتھ خلاف منشا اپنے پرانے شرکا کے کاروبار نہ کرے تاوقتیکہ میعاد منقضی ہو جاوے اور دیگر شرکار جدید فرم کو بھی امتناع کیا جاویگا کہ اس کے ساتھ کاروبار نہ کریں۔ اور کسی نوٹس مشعر اطلاع انفساخ شراکت کے مشتہر کرنے سے قبل از انقضائے میعاد کے منع کیا جاویگا۔ (۶)

ایک اور مقدمہ میں جسحال میں ایک شریک عارضی جنون میں مبتلا ہو گیا تھا اسنے حکم امتناعی بدیں مضمون دیگر شرکار کے نام حاصل کیا کہ اسکو اپنے حصہ بمعاملہ کاروبار فرم کے لینے میں مانع نہ ہوں (۷)، اگر قیام

(۱) انڈین جیورسٹ؟ جالنسری جلد ۲ صفحہ ۱۵۴ (۲) سیمن رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۶۰۹ (۳) ملاحظہ ہو چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۶۱۰ (۴) کتاب سوری صاحب دربارہ شراکت صفحہ ۲۲۷ (۵) بیون رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۸۸ (۶) بیون رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۹۳ (۷) ہسکہ وجانسن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴۔

شراکت کی بابت کوئی میعاد مقررہ ہوئی ہو تو بدون رضامندی جملہ شرکا کے وہ فسخ نہیں ہوسکتی اور اگر یکلخت اور بغیر معقول سبب کے شراکت فسخ کیجاوے تو اسصورت میں بھی حکم امتناعی جاری ہوسکتا ہے۔(۱)
جب شراکت فسخ ہوجاوے تو بدوران مسدودی حکم امتناعی صادر کیا جاسکتا ہے تاکہ مال و اسباب مشترکہ محفوظ رکھا جاوے۔

صورتہائے جو رشتہ اعتمادی سے پیدا ہوں | آخر آوہ صورتہائے جن میں حکم امتناعی صادر یا بند یا جا رکے ہو جو فریقین کے رشتہ اعتمادی سے پیدا ہوتی ہوں۔ ملاحظہ ہو تمثیلات (ب) لغایت (ط)، دفعہ ہذا۔

احکام امتناعی مقدمات ٹارٹ (یرجہ) میں | سوم بمقدمات ٹارٹ احکام امتناعی چندروزہ اور دوامی صادر ہوسکتے ہیں ٹارٹ بلحاظ دست اندازی بہ جائداد اور حقوق اشخاص وغیرہ کے مختلف نوعیت کا ہوتا ہے ایسے مقدمات میں عموماً قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے استحقاق کا حارج ہو یا اس میں دست اندازی کرے تو شخص ضرر رسیدہ شخص ضرر رساں سے ہرجہ پا سکتا ہے لیکن بہت سی صورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں ہرجہ دلاپانے سے پورا انصاف نہیں ہوسکتا مثلاً جس حال میں کہ واقعی حملہ کیا گیا ہو تو ڈگری میں ہرجہ ایزاد کیا جاسکتا ہے۔ ضرر دو قسم کا ہوتا ہے اولاً ضرر اصل جائداد کو پہونچانا ثانیاً ضرر ذاتی جائداد کو پہونچانا اوّل قسم میں صورتہائے تلفی مداخلت بیجا اور امور باعث تکلیف وہ عوام شامل ہیں اور موخر الذکر میں ضرر متعلق حق صناعی و حق تالیف و تصنیف کتب و جائداد ٹریڈ مارک اور جائداد خطوط غیر مشتہرہ یا راز نہاں تجارت وغیرہ کے شامل ہیں۔

صورتہائے تلفی | صورتہائے تلفی (جنکو صورتہائے تلفی بدوران مقدمہ سے ممیز کرنا چاہیے) میں وہ صورتہائے شامل ہیں جن میں ایک شخص قابض کسی جائداد کا ہے لیکن اسکو صرف محدود نہ کہ کامل استحقاق اس میں حاصل ہے اور جائداد مذکور کی نسبت اسطرح سے کارروائی کرتا ہے یا کرنے کی کوشش کرتا ہے جس سے جائداد مذکور کو دیگر اشخاص کو ضرر پہونچانے کے لئے خطرہ یا نقصان پہونچے جس کو امر مدعا بہا مذکور میں بھی حق حاصل ہوتا ہے گو کہ حق مذکور شخص قابض کے استحقاق محدود کے تابع ہے یا اس کے بعد پیدا ہوگا۔ یا اس کے ساتھ مشترک طور پر متمتع ہوا جاتا ہے لہذا اس جماعت میں مقدمات مابین مزارعہ تاحیات اور شخص پسماندہ کے اور مقدمات مابین راہن و مرتہن اور پٹہ دہندہ و پٹہ دار اور مقدمات مابین ان اشخاص کے جو غیر منقسمہ طور پر قابض ہیں۔ مثلاً شریک حصہ داران اور مزارعان مشترک شامل ہیں۔
تمثیل (م)، دفعہ ہذا ایک تمثیل متعلق صورت تلفی کے ہے جس میں مزارعہ تاحیات کو بر خلق نالف شخص

---

(۱) شرح دادرسی کالٹ صاحب

پسماندہ کے جائداد کے تلف کرنیسے امتناع کیا گیا ہے تلفی تین قسم کی ہے (۱) جائز تلفی مثلاً لکڑی کا کاٹنا اور گرانا اور عمارت کی تبدیلی کرنا وغیرہ جسکا ارتکاب مالک جائداد کامل کا بہ ملحوظی اپنے موجودہ استحقاق کے اور اپنی جائداد کے مستقل فائدہ کے لئے بدوران انتظام جائداد کے کرتا ہے (۱)

(۲) عادلانہ تلفی یعنی ایسی تلفی جو کسی ایسے معقول افعال مالکیت کیطرف منسوب نہ ہو سکتی ہو۔ لیکن بذات خود جائداد کے لئے باعث تباہی ہو (۲)، یا وہ جو ایک ہوشیار آدمی اپنی جائداد کے انتظام میں نہیں کریگا (۳) تمثیل (م)، اس قسم کی تلفی کی مثال ہے (۳) تلفی اجازتانہ یعنی وہ جو ترک افعال سے پیدا ہو مثلاً مرمت کرنے میں غفلت کرنا یا جائداد کو ویسا ہی رہنے دینا تاکہ وہ برباد ہو جاوے۔

اختیارات مزارعہ تاحیات کے نسبت جائز تلفی کے | بالعموم مزارعہ تاحیات جائداد کو صرف استعمال کر سکتا ہے اور اس سے متمتع ہو سکتا ہے اور وہ جائز تلفی کا بھی ارتکاب نہیں کر سکتا عام طور پر وہ صرف شے کو اپنے فائدہ یا آرام کے لئے مطابق اپنے اصلی اور اقرار کردہ استعمالات کے استعمال کر سکتا ہے اور پیداوار سے خواہ وہ قدرتی ہے (مثلاً پھل) یا جائز ہے (مثلاً لگان) متمتع ہو سکتا ہے لیکن اس حد تک کہ شے مذکور محفوظ رہے اور اس کی نوعیت اور صورت تبدیل نہ ہونے پاوے اور مالک کے مستقل حقوق میں کوئی خلل اندازی نہ ہو (۴)، پس ایسا مزارعہ تاحیات مجاز نہیں ہے کہ لکڑی کو کاٹے کیونکہ لکڑی جو جائداد پر اُگی ہوئی ہے وراثت کا ایک جزو ہے اُسکو کوئی موجودہ حق یا استحقاق لکڑی میں حاصل نہیں ہے۔ علاوہ اس کے جیسی کہ وجہ ہے صرف اسقدر استعمال کر سکتا ہے جو بغرض جلانے یا معمولی مرمت کے بکار ہو۔ نہ کہ اسقدر جو جدید عمارات کے لئے مطلوب ہو (۵)، اسیطرح وہ بغرض کنکر۔ چونہ۔ مٹی۔ اینٹ پتھر یا ہمچو دیگر اشیا کے کھود نہیں سکتا۔ بجز اس کے کہ وہ بغرض مرمت عمارت مطلوب ہو یا اراضی میں کھاد ڈالنے کے لئے بکار ہو۔ ایسا ہی بصورت کانہائے کے ہے اور ایک محض مزارعہ تاحیات مجاز نہیں ہے کہ جدید کانیں یا پتھر کی کانیں کھودے یا انکو جو پیشتر سے بعض مخصوص اغراض کیلئے استعمال کی جاتی ہوں۔ سوداگری اغراض میں صرف کرنیکے لئے کھودے لیکن وہ ایسا کام برابر کر سکتا ہے جو بطور جائز اس کا سابق جانشین قابض جائداد کرنے کا مجاز تھا اور ایسے افعال کر سکتا ہے جو پرانی کانوں کے کام میں آنیکے لئے ضروری ہوں مثلاً جدید شگاف کرنا یا گڑھے کھودنا تاکہ سابقہ رگوں کو

---

(۱) رائے سر جے روملی صاحب ماسٹر اف رولز مندرجہ بیون رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ (۲) فریمن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۴ (۳) انگلش جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۶ صفحہ ۸۱۰ (۴) دلیی رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۶۵ نیز ملاحظہ ہو بوئیرس ہول لا صفحہ ۱۰۴ (۵) ملاحظہ ہو لیڈ ٹنگ کینسران ایکوئٹی جلد اول صفحہ ۱۵۷۔

معلوم کیا جاوے یا ان لوگوں کو جو کان میں کام کر رہے ہیں ہوا بہم پہنچائی جاوے (۱)، اگر ایسی تلفی وقوع میں آئے مثلاً جس حال میں کہ لکڑی کسی حادثہ سے یا بذریعہ فعل کسی شخص اجنبی کے علیحدہ ہوجاوے یا جس حال میں بغرض فائدہ جائداد کے اسکا کاٹنا ضروری ہو تو اس کی مالکیت اول شخص مالک وراثت سے متعلق ہوگی گو کہ حق پیداوار مزارعہ تاحیات کو ادا کیا جاسکتا ہے (۲)، بلحاظ تلفی منجانب ایک ہندو بیوہ کے ملاحظہ ہو کتاب دہرم شاستر و رواج مولفہ مین صاحب فقرہ ۵۶۵ و موزانڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۸ -

لیکن ایک مزارعہ تاحیات ہمیشہ اسطرح سے منع نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ خواہ صریحاً خواہ بذریعہ عمل قانون کے جائز تلفی کا مستحق ہوسکتا ہے یعنی جملہ معقول افعال مالکیت کے استفادہ کا ایسی صورت ہندوستان کے بعض حصص میں ایک ہندو بیوہ کی ہوسکتی ہے اور ایسی صورت بہ تعلق اس ہندو شخص کے ہوگی جو جدی یا غیر منقسمہ جائداد پر قابض ہے جسکو کہ وہ اپنے ورثائے امیدی یا شریک حصہ داران کو نقصان پہنچانے کی غرض سے منتقل کرنیکا مستحق نہیں ہے لیکن ایسے شخص کو چاہئے کہ جائداد کا استعمال بدون اس کے خراب کرنے کے کرے اور وہ اسکا ذمہ وار ہوگا - اور بذریعہ حکم امتناعی کے لاانتہا اور مضر تلفی کے افعال کے ارتکاب کرنیسے منع کیا جاسکتا ہے جیسی کہ صورت تمثیل (م) میں فرض کی گئی ہے (۳)۔

عادلانہ تلفی منجانب مزارعہ تاحیات کے لاانتہا اور مضر تلفی کو انگریزی قانون میں تلفی عادلانہ کہتے ہیں - بعرض اس امر کے کہ ایک مزارعہ تاحیات یا کوئی اور خاص مالک جملہ معمولی افعال مالکیت کرنے کا مستحق ہے - قانون کے رو سے کوئی چارہ کار واسطے امتناع اس حق کی بربادی کے موجود نہیں ہے اور عدالتہائے انصاف مجاز نہیں کہ ایک جائز حق کی بربادی کو خلاف ایمان ہو منع کرنے کے لئے دست اندازی کرے اور ہماری عدالتوں (عدالتہائے ہندوستان) کو صاف طور پر لازم ہے کہ بطریق مذکور دست اندازی کریں (۴)، ایک مشہور مقدمہ میں جو اسبارہ میں ہے لارڈ برنارڈ نے بوجہ دشمنی اپنے بیٹے کے جو لیسمانزہ جائداد کا مستحق تھا مزدوران کو فراہم کیا اور اپنے قلعہ کے دروازے اور کھڑکیاں وغیرہ مالیتی تین ہزار پونڈ اکھاڑوئے لیکن اسکو ایسا کرنے سے امتناع کیا گیا اور اس امر کی ڈگری دی گئی کہ عمارت کو بدستور ویسی حالت میں بناوے (۵)، وہ

(۱) پیپری ڈیبس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ و لار رپورٹ ایکویٹی جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ و مقدمات اپیل جلد ۴ صفحہ ۵۴ و چانسری ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۵۳۲ (۲) سیمن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵ و ۲۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۷ و لار رپورٹ ایکویٹی جلد ۸ صفحہ ۳۰۶ -
(۳) چانسری ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹ (۴) چانسری جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹ (۵) ورنن رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۷۳۸

درختہائے جو بغرض زیبائش ہوں لیکن جن سے دیگر درختان کی روئیدگی میں نقصان پہونچے یا جو مکان کے اسقدر نزدیک ہوں کہ صحت کو خلل پہونچے تو اُن کے کاٹے جانیکا حکم دیا جاسکتا ہے (۱)

جسحال میں کہ مزارعہ تاحیات اور شخص لپماندہ باہم سازش کرلیں

مشہور مقدمہ گارتھ بنام کاٹن (۲) سے ہم یہ اصول معلوم کرسکتے ہیں کہ ایک مزارعہ تاحیات (جو جائز یا عادلانہ تلفی کے ارتکاب کرنے سے منع کیا جاسکتا ہے) امکانی اور اسوقت کے مفوضہ شخص لپماندہ کیساتھ سازش کرلینے سے جو کہ اول جائداد ورانتیز کا مالک ہے۔ بغرض تباہی دوسرے مزارعہ تاحیات جائداد لپماندہ کے ایسی تلفی کا ارتکاب نہیں کرسکتا یا ایک درمیانی شخص وارث لپماندہ کی تباہی کے لئے جس کی جائداد بوقت تلفی صرف مشروط تھی اور ابھی پیدا نہ ہوئی تھی۔ لیکن ایسا مزارعہ تاحیات جائداد لپماندہ کا یا امنائے منجانب لپماندہ مشروط جائداد کے مجاز ہیں کہ نالش بغرض امتناع ایسی تلفی کے جبکہ اسکا ارتکاب کیا جارہا ہو دائر کریں یا ایسا مشروط شخص لپماندہ دائر کرے جبکہ وہ معرض وجود میں آوے اور دیگران کو اپنے حصہ لوٹ مذکور کے واپس دلاپانے کے لئے مجبور کرسکتا ہے (۳) ایک مقدمہ میں حکم امتناعی منجانب ایک نابالغ کے بغرض امتناع تلفی مذکور کے عطا کیا گیا تھا (۴) اور یہی صورت اس ہندو بیوہ کے متعلق ہوگی جو کہ حاملہ رہ گئی ہو اور اپنے متوفی شوہر کی جائداد کی اس دوران میں وارث ہو اور وارث امیدی کے ساتھ سازش کرکے تلفی کا ارتکاب کرے (۵)

تلفی اجازتانہ | بصورت اجازتانہ تلفی کے حکم امتناعی ہدایتی صادر کیا جاوے گا مثلاً بلحاظ عمارات یا کام آبپاشی یا محفوظ بند لگانے وغیرہ کے اجازتانہ تلفی سے لباوتحات ناقابل مداوا نقصان پہونچنا ممکن ہے۔ اگر مزارعہ تاحیات اس امر کا ذمہ وار ہو کہ ایسے کاموں کو محفوظ رکھے تو یہ بیان کرنا مشکل ہے کہ کیوں اسکو بذریعہ حکم امتناعی کے فرض مذکور کی خلاف ورزی کرنیسے امتناع نہ کیا جاوے ایک مزارعہ جو چند سال تک ہو اجازتانہ تلفی کا ذمہ وار ہے (۶) لیکن قانونی مزارعہ تاحیات ذمہ دار نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ وہ صریح طور پر ذمہ وار نہ بنایا گیا ہو (۷)

تلفی ذاتی جائداد کی | گو کہ صورتہائے تلفی منجانب مزارعہ تاحیات کے بلحاظ اصل جائداد کے عام

---

(۱) دلیسی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۰۸ (۲) لیڈنگ کیسنر ان ایکویٹی جلد اول صفحہ ۸۱۵

(۳) لاء رپورٹ ایکویٹی جلد ۹ صفحہ ۶۸۳ (۴) اٹکنس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۱۱

(۵) شرح دادرسی کالٹ صاحب (۶) چانسری ڈویزن جلد ۱۸ صفحہ ۶۹۹

(۷) چانسری ڈویزن جلد ۱۸ صفحہ ۶۳۲

ہوتی ہیں تاہم ایسی صورت بلحاظ ذاتی جائداد کے بھی وقوع میں آسکتی ہے۔ مثلاً جس حال میں کہ ایک تعداد جائداد میں جس میں ایک ہندو بیوہ حق رکھتی ہو حصص یا راس المال ہو اور تلفی بینہ میں غیر ضروری اور غیر مناسب تبادلہ روپیہ کے لگانے کا شامل ہو اور جس کے باعث راس المال کا نقصان یا تباہی عائد حال ہو (۱)

تلفی مابین راہن و مرتہن کے | راہن اور مرتہن کے مابین بھی بسا اوقات صورتہائے تلفی وقوع میں آتی ہیں۔ اگر ایک شخص نے اپنی جائداد بعوض ایک قرضہ کے رہن کردی ہو اور خود قابض رہے تو یہ امر محتاج نقص اس یقین کا ہوگا کہ وہ ایسی تلفی جائداد کی کرے گا جس سے کہ جائداد بطور کفالت کے کم قیمت ہو جائیگی لہٰذا مرتہن حکم امتناعی بدیں مضمون حاصل کر سکتا ہے کہ درختوں کے کاٹنے سے امتناع کیا جاوے (۲)

اگر مرتہن قابض ہو اور گو وہی لگان وصول کرتا ہو تاہم وہ درختوں کے کاٹنے کا مجاز نہیں ہے اور نہ کانہائے کے کھودنے کا اور نہ ایسے کام متعلق تلفی کرنے کا بجز اس صورت کے کہ وہ ایسا راہن کی اجازت سے کرے یا جبکہ کفالت ناکافی ہو یا اگر وہ پیداوار کو سود اور زر اصل میں شمار نہیں کرتا تو باستدعاء راہن کے حکم کی امتناعی مشعر امتناع تلفی کے جاری ہوگا (۳) یہ اسکا فرض ہے کہ اراضیات کی ضروری مرمت فاضلہ لگان سے کرتا رہے بشرطیکہ کچھ فاضل رہے (۴)

تلفی مابین پٹہ دہندہ اور پٹہ دار کے | پٹہ دہندہ اور پٹہ دار کے مابین بھی صورتہائے محض تلفی وقوع میں آتی ہیں مثلاً جس حال میں کہ ایک مزارعہ روزمرہ افعال تباہی کا ارتکاب کرتا ہے مثلاً یہ کہ مکانات کی دیواریں گراتا ہے یا درختوں یا کھیتوں کی باڑوں کو کاٹتا ہے یا مکان سکنی میں اہم تبدیلیاں کرتا ہے مثلاً اسکو گودام یا مالخانہ بنا لیتا ہے یا کہ کھڑکیوں کو بند کر دیتا ہے یا پرانی عمارت کی جگہہ جدید تعمیر کرتا ہے یا دیگر تبدلات کرتا ہے۔ گو اُنسے مالیت مکانات اضافہ ہونی ممکن ہو چونکہ مالک کو اس امر کا استحقاق حاصل ہے کہ اپنے مکانات اور اراضیات کو غیر مبدل حالت میں رکھوائے لہٰذا مزارعہ کو لازم ہے کہ دوران میعاد میں کناروں یا دیگر حدود کو جو درمیان اراضی پٹہ پر داوہ اور دیگر متصلہ اراضیات کے ہوں علیحدہ علیحدہ قائم رکھے (۵)

تلفی مابین شریک مزارعان کے | تمثیل (۱) دفعہ ہذا ایک تمثیل عاد لانہ یا مضر تلفی کی ہے جس کی بابت مابین

---

(۱) موزز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۴۳ (۲) شرح داد رسی کالٹ صاحب (۳) آٹکنس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۲۳ و کتاب کوٹ صاحب دربارہ رہن (۴) ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۷۶ ضمن (د) و بیون رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۴۶ و کتاب دہنامہ کوٹ صاحب و کتاب ڈگریات مولفہ سیٹن صاحب جلد اول صفحہ ۲۹۰ (۵) رلبر رپورٹ جلد اول صفحہ ۹۵ و بیون رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۷۸ و چانسری ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۱۷۰

مشترک مالکان جائداد کے امتناع کیا گیا ہے جس حال میں کہ متعدد اشخاص ایک ہی جائداد پر مشترک اور غیر منقسمہ قبضہ رکھتے ہوں مثلاً شریک حصہ داران یا مزارعان مشترک تو ہر ایک کو کامل حقوق مالک کے بہ تعلق تصرف جائداد کے حاصل ہوتے ہیں انگلستان کے مقدمات کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ افعال جو شے مدعا بہا کی تباہی کی حد تک پہونچتے ہوں منع رکھے جاویں گے اور عام قاعدہ یہ قائم کیا جا سکتا ہے کہ عادلانہ تلفی سے امتناع کی جاوے لیکن جائز تلفی سے نہیں (۱) جس حال میں کہ فریقین میں شریک مزارعان کا تعلق ہو گو بصورت ارتکاب تلفی منجانب کسی ایک شریک مزارعہ کے مدعی کے لئے موثر چارہ جوئی یہ ہو سکتی ہے کہ تقسیم کرالے تاہم بدوران مقدمہ حکم امتناعی صادر کیا جا سکتا ہے (۲)

مداخلت بیجا | کسی دوسرے شخص کے حق قبضہ میں حملہ بالجبر کرنا مداخلت بیجا ہے اور یہ ایک تمہیدی قاعدہ ہے کہ بدون قبضہ واقعی یا تعبیری کے ایک شخص مداخلت بیجا نہیں کر سکتا۔ مداخلت بیجا دو قسم کی ہوتی ہے ایک خالص مداخلت بیجا یعنی درحالیکہ مداخلت بیجا کنندہ کو کوئی استحقاق جائداد میں حاصل نہ ہو۔ دوسری مداخلت بیجا بحالت موجودگی استحقاق کے یعنی جس حال کہ شخص شکایت کنندہ قابض جائداد ہو اور اُسنے یہ شکایت کی ہو کہ کسی جبینہ مداخلت بیجا کنندہ نے بطور ناجائز اس کے قبضہ میں دست اندازی کی ہے بصورت خالص مداخلت بیجا کے عدالت کو مطابق حالات ہر مقدمہ کے اپنی فہیم اقتضائے رائے سے کام لینا چاہیے تمثیل (س) ایسی مداخلت بیجا کی تمثیل ہے۔ عدالتہائے ہندوستان میں مناسب ہے کہ بصورت دینے ڈگری ہرجانہ کے جو افعال شکایت کردہ سے پیدا ہوا ہو حکم امتناعی مشعر امتناع آئندہ کی تکالیف کے ڈگری میں ایزاد کریں (۳)

ایک مقدمہ میں مدعا علیہ نے جسنے بیان کیا کہ وہ جائداد متنازعہ کا فی الحقیقت مستحق ہے بجائے اسکے کہ نالش اثبات حق خود دائر کردہ اراضیات پر مداخلت کی اور درختوں کو کاٹ ڈالا بدیں خیال کہ عارضہ تمادی برخلاف اس کے موثر نہ ہو لہذا اس کے نام حکم امتناعی دوامی صادر کیا گیا کہ آئندہ لیسے افعال کا ارتکاب نہ کرے (۴) اسیطرح ایک مقدمہ میں مدعا علیہ نے بامداد پولیس اراضی پر جبراً قبضہ کر لیا اور ایک درخت کو کاٹ ڈالا اور اور درختوں کے کاٹ ڈالنے کی دھمکی دی اُسنے بیان کیا کہ قبل از ارجاع نالش منجانب مدعی کے میرا قبضہ چلا آتا ہے تجویز ہوئی کہ اس کے افعال مداخلت بیجا کی حد تک پہونچے

(۱) ملاحظہ ہو لا ریپورٹ ایکوئیٹی جلد ۲ صفحہ ۴۰۸ (۲) ملاحظہ ہو شرح دادرسی کالٹ صاحب (۳) ہیر رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۹ (۴) انگلش جورٹ سلسلہ جدید جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۶

ہیں لہٰذا حکم امتناعی دوامی صادر کیا گیا (۱)۔ اسٹوری صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی اراضی پر مداخلت بیجا کا مرتکب ہو تو عدالت کے بذریعہ اجرائے حکمنامہ امتناعی کے ممانعت کی جاسکتی ہے اور جو شخص اسطور پر مداخلت بیجا کا مرتکب ہو مثلاً کسی سازش رعایا درخت موجودہ اراضی کو دور کرنا چاہئے یا کان کھودنی چاہے تو بر طبق استغاثہ عدالت سے بذریعہ اجرائے حکمنامہ امتناعی کے اسکو ممانعت کیجا سکتی ہے (۲)۔ خاصکر اسصورت میں جہانکہ ہرجانہ زر نقد دلانے سے کافی معاوضہ نہ دلایا جاسکتا ہو تو حکم امتناعی ضرور عطا کیا جانا چاہئے (۳)۔

موخرالذکر قسم کی مداخلت بیجا کی صورت میں تا فیصلہ مقدمہ حکم امتناعی عارضی عطا کیا جانا ضروری ہے اور جب یہ فیصلہ ہو کہ مدعا علیہ نے مدعی کی جائداد پر حملہ کیا ہے تو حکم امتناعی دوامی علاوہ ڈگری ہرجانہ کے عطا کیا جانا چاہئے۔ تمثیل (ع)، دفعہ ہذا اس صورت کی مثال ہے اور ایسی صورتیں کا نہلے کی صورت میں پیدا ہوتی ہیں۔

مداخلت بیجا کی صورت میں حکم امتناعی کا عطا کرنا اسوجہہ سے بھی ضروری ہے کہ نالشات کا انسداد ہو

محفوظی حق آسائش و دیگر ہیچ قسم کے حقوق کی بذریعہ حکم امتناعی۔	حق آسائش (حق استفادہ) ایک حق ہے جو کسی اراضی کے مالک یا قابض کو اس حیثیت کے باعث بغرض انتفاع نفع بخش اراضی

مذکور کے حاصل ہے۔ ساتھ اختیار کرنے یا کرتے رہنے یا روکنے یا روکتے رہنے ارتکاب کسی شے کے اندر یا اوپر یا بابت کسی اور اراضی کے جو اس کی ملکیت نہیں ہے۔

استحقاق جو بوجہ قربت کے ہوتا ہے وہ استحقاق مدد کا ہے جو اراضی سے اراضی کو یا عمارت کو اراضی سے یا عمارت کو عمارت سے ملتی ہے۔ استحقاق مدد کے اقسام ذیل ہیں (۱)، جانبینی مدد جو ایک اراضی کو قریب کے اراضی سے ملے (۲)، بالائی مدد جو سطح اراضی کو طبقہ زیر زمین سے ملے جبکہ سطح اراضی و طبقہ زیر زمین کے علیحدہ علیحدہ مالک ہوں (۳)، مدد جو عمارت کو قریب کی اراضی نشیب سے ملے (۴)، جانبینی مدد جو عمارت کو قریب کی اراضی سے ملے (۵)، مدد جو عمارت کو دوسری عمارت متصل و ملصق سے ملے۔

منجملہ اقسام بالا کے بعض میں استحقاق قدرتی ہوتا ہے اور باقی میں حاصل کیا جاتا ہے جس کو حق استفادہ کہتے ہیں اور ان تمام میں حکم امتناعی (خواہ عارضی یا دوامی) ایک مناسب اور ضروری دادرسی ہو سکتی ہے۔ حق استعمال پانی ایک دوسری اور بہت مشابہ مثال ذمہ واری کی ہے جو ایک شخص سے دوسرا بوجہ قربت اپنی جائداد کے

(۱) لا رپورٹ اپیل انسری جلد ۶ صفحہ ۱۱۶ (۲) ملاحظہ ہو دفعہ ۹۲۸ و ۹۲۹ کتاب اسٹوری صاحب دربارہ ایکوئٹی
(۳) ملاحظہ ہو شرح دادرسی کالٹ صاحب

حاصل کرتا ہے یہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے یعنی قدرتی اور محصلہ اور اس سے قدرتی یا مصنوعی ندی میں خلل اندازی پیدا ہو سکتی ہے ایسے حق پر حملہ کرنا بعض اوقات ایک امر باعث تکلیف کا ارتکاب کرنا ہے مثلاً جس حال میں ایک پانی کی ندی کو ناپاک یا خراب کیا جاوے ایسی صورت میں حکم امتناعی کا جاری کرنا صرف کافی دادرسی ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کونسا جدید استعمال ندی کا منع نہیں کیا جاسکیگا۔ بلحاظ استحقاق روشنی یا ہوا کے جس میں ایک مستقل عمارت سے نقصان پہونچایا گیا ہے ہرجانہ کل جزو کی بابت دلایا جاسکتا ہے۔ یعنی کم شدہ قیمت جائداد کی۔ لیکن بلحاظ استحقاق پانے کے صرف زمانہ ماضی کی بابت ہرجانہ دلایا جاسکتا ہے نہ کہ آئندہ کے جزو کا کیونکہ باعث ضرر تبدیل ہونا ممکن ہے اور ممکن ہے کہ کسی وقت بند ہو جاوے یا زیادہ ہو جاوے پس کسی صاف ندی کو گندہ یا ناپاک کرنا ضرر اور ہرجہ دونوں ہیں۔ حالانکہ اس ندی کا گندہ کرنا جو پہلے سے ناپاک اور نا کارآمد ہے صرف ضرر بدون ہرجانہ ہے۔ اگر دیگر طور پر ناپاک ہونا بند ہو جاوے تو پھر ضرر اور ہرجانہ دونوں فوراً پیدا ہونگے (۱) اسیطرح جس حال میں کہ دو آدمیوں کی جائدادیں قریب قریب ایکدوسرے کے ہیں اور ایک شارع عام یا دریا قابل جہاز رانی کے ملحق واقعہ ہیں تو ان میں سے ہر ایک کو استحقاق حاصل ہے کہ اسکا استعمال ایک معقول طریق میں کریں مثلاً گاڑیوں یا جہازوں کا اسباب اتارنے سے گو ایسا کرنے میں گاڑی یا جہاز ہمسایہ کے اگواڑہ کو روک لے اور ہمسایہ مذکور بذریعہ حکم امتناعی کے ایسے استعمال کے روکنے سے منع کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس استعمال سے ہمسایہ کے اپنے استحقاق آمد و رفت میں یا اسی قسم کے دیگر استعمال میں جو وہ اپنے اگواڑہ پر کرے مداخلت نہ ہو (۲) مزید براں اور بہت سے حقوق استفادہ ہیں جن میں حکم امتناعی مناسب طور پر صادر کیا جا سکتا ہے ایسے حقوق خاصکر حقوق استفادہ ضرورت کے ہیں۔ مثلاً حقوق راستہ ضروری اور مسلسل اور ظاہری حقوق آسائش بدررو کے ایک مکان سے اور علی ہذا۔ پس حقوق آسائش متعلق ہوا اور روشنی ہمیشہ سے بذریعہ احکام امتناعی کے محفوظ اور جاری رکھے گئے ہیں۔

بلحاظ اس امر کے کہ مدعی ایسے مقدمات میں حکم امتناعی کا مستحق قرار دیا جاوے عام قاعدہ یہ ہے کہ مدعی کو ثابت کرنا چاہئے کہ ہوا اور روشنی میں اسقدر مستقل مزاحمت کی گئی ہے کہ وہ اپنے مکان میں ایسی طمانیت اور آرام سے نہیں رہ سکتا جسقدر طمانیت کے ساتھ کہ وہ قبل از مزاحمت رہتا تھا یا کہ مزارعہ موجودہ الوقت ایسی عمدگی اور فائدہ سے اپنا کاروبار نہیں چلا سکتا جیسی کہ عمدگی سے وہ قبل از مزاحمت کرتا تھا یا کہ مدعی کو بحیثیت مالک بازگشت کے اس کی قیمت کے کم ہو جانے سے قرار واقعی اور اہم ہرجہ برداشت کرنا

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۷۷۲، (۱) رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۴۸۷، (۲) چانسری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۷۱۳

پر کیا جب صورت میں کہ ایسا ہرجہ ثابت نہ کیا جاوے تو حکم امتناعی صادر نہ کیا جاوے گا (۱)۔ تاہم مدعی
نہ صرف کافی روشنی بغرض کاروبار موجودہ خود کا مستحق ہے بلکہ وہ اس تمام روشنی کا مستحق ہے جو اسوقت تک
وہ حاصل کرتا رہا ہے یا جو زاں بعد اسکو مطلوب ہو اور یہ امر کہ مدعی کو دیگر زیادہ ذرائع روشنی اور ہوا کے
حاصل ہیں بہ نسبت انکے جو اسکو قبل ازیں حاصل تھے مدعا علیہ کی تحت مزاحمت کے لئے کوئی جواب نہو سکیگا
(۲)۔ ایسا فعل جس سے وہ شخص روشنی اور ہوا سے محروم رہے جو اسکا مستحق ہو یا جس کے سبب سے مکان سکنی
کی کہڑکی میں ہوا اور روشنی نہ آسکے بادی النظر میں سخت باعث تکلیف ہے مدعا علیہ کے مکان سے جو
تکلیف ہوتی تھی وہ یہ تھی کہ ماہ مئی مدعی کے دروازہ میں روشنی اور ہوا نہیں آسکتی تہی اور مدعی نے
جولائی میں مقدمہ شروع کیا۔ تجویز ہوئی کہ مدعی اس رکاوٹ کو دور کرا سکتا ہے اور یہ ثابت کرنا مدعا علیہ
کا فرض ہے کہ بسبب خاموشی مدعی کے اسکا یہ حق زائل ہو گیا (۳)۔

اس امر کے دریافت کے لئے کہ کسقدر مکان کا گرایا جانا بغرض رفع مضرت کے ضروری ہے عدالت اجرا کنندہ
کو اختیار ہے کہ کسی مستری یا اہل پیشہ کو مقرر کرے اور اگر فریقین رضامند نہوں تو خود تجویز کرے (۴)۔
اگر استحقاق روشنی یا ہوا معمولی حق آسایش نہو بلکہ ایسا حق ہو جو بروے ایک معاہدہ کے پیدا کیا گیا ہو
تو غالباً شرائط معاہدہ کو پورے طور پر ملحوظ رکھنا ہوگا اور ایک حکم امتناعی بدون مقدار ہرجہ کے عطا کیا
جاویگا (۵)۔ مقدار روشنی و ہوا واسطے کسی مکان سکونتی کے جسکا دعوے بذریعہ شد آمد قدیم یا بذریعہ
درازی زمانہ کے بعد عطیہ حاقی کے کیا جا سکتا ہے صرف اسقدر ہے کہ جسقدر باسایش و آرام مکان
میں رہنے کے لئے بطریق معقول درکار ہے (۶)۔ واسطے حاصل ہونے استحقاق نالش کے بصورت دکہ
جہاں اس معاملہ میں معاہدہ صریح نہ ہو) مداخلت آمد مکانات مسکونہ کی بوجہ کئے جانے تعمیر کے اراضی متصلہ
پر ضرور ہے کہ مزاحمت ایسی ہو کہ جس سے وہ چیز پیدا ہو جو اصطلاحاً امر مضر عافیت مکان کہی جاتی ہے
یا بہ عبارت دیگر مزاحمت ایسی ہو کہ جس سے مکان قابل معمولی اغراض بود و باش یا کاروبار کے نہ رہے
قدیم ہوا اور روشنی کو مزاحمت ہونیکی نالش میں یہ کوئی جواب دعوے نہیں ہے کہ فریق دعویدار اپنے مکان

---

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۳۵ صفحہ ۱۸۶ (۲) کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۳ صفحہ ۱۷۸ و لا رپورٹ ایکوٹی جلد ۹ صفحہ ۳۴۴
و چانسری ڈویژن جلد ۲۴ صفحہ ۲۸۲ و ۲۸۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۹۵
(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۹۵ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ (۵) لا رپورٹ چانسری
جلد ۹ صفحہ ۳۶۳ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹۳۸ و بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴
(۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۹ ۔

کی اور سمتوں میں اور کھڑکیاں رکھتا ہے۔ کیونکہ جس ہوا اور روشنی کو وہ ہمیشہ پاتا رہا ہے اس کے رکھنے کیواسطے اب بھی مستحق ہے اور کوئی ایسا انتظام نہیں ہو سکتا کہ جس سے روشنی سابق تو بدستور رہے مگر قدیم ہوا کی آمد و رفت بند ہو جاوے جہاں ایک شخص دیدہ و دانستہ قدیم روشنی اور ہوا کو روکدیتا ہے جسکا اسکا پروسی مستحق تھا وہاں عدالت اس مزاحمت کو دور کرنے کی ہدایت بذریعہ حکم امتناعی کرے گی کیونکہ اسکا عوضانہ بذریعہ نقدی کے نہیں ہو سکتا (۱) اگر مدعی مدعا علیہم کو نوٹس دے کہ تمہارے مکان کے بنانے سے میرے مکان میں اندھیرا ہو گیا ہے اور دن میں اندر نہیں جا سکتے جبتک روشنی نہ ہو۔ مدعا علیہم کا یہ فعل ایسا ہے کہ جس میں ہرجہ کی تشخیص نہیں ہو سکتی عدالت حکم امتناعی جاری کر سکتی ہے کہ مدعا علیہم اپنا مکان گرادیں تاکہ روشنی بند نہو۔ اگر مدعا علیہم کا مسماری مکان سے زیادہ نقصان ہو اور تشخیص ہرجانہ کی ہو سکتی ہو تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ مدعی کو حکم امتناعی حاصل ہو سکے۔ سوائے اس کے کہ کوئی خاص صورت ہو (۲) مالک حقیت اعلےٰ مالک حقیت ادنےٰ کے نام حکم امتناعی بدین مضمون حاصل کر سکتا ہے کہ اپنے مکان کو اسطرح سے استعمال نہ کرے جس سے اس کے مکان کے بدررو کی مرمت کرنے میں خلل واقع ہوتا ہے یا کہ وہ مرمت نہیں ہو سکتی (۳) مشکل سوال اس قسم کے مقدمات میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا زیر ضمن (ب) یا (ج) دفعہ ہذا ہرجانہ تحقیق نہیں ہو سکتا اور کیا ہرجانہ بعوض حکم امتناعی کے کافی دادرسی مہیا کر سکتا ہے اور بجانب دیگر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ضرر کی محض دھمکی دیگئی ہے یا کہ فی الواقع پہونچایا گیا ہے۔ لیکن بہر حال مدعا علیہ کو یہ اجازت نہ دینی چاہیے کہ مدعی کو ہرجانہ بشکل زر نقد دیکر اسکو اپنی جائداد کے تمتع سے محروم کرے جب ایک شخص ایسا مکان بنانا چاہے جس سے دوسرے شخص کے استحقاق روشنی اور ہوا کو مضرت پہونچتی ہو اور وہ شخص کہ جس کے استحقاق پر مضرت پہونچتی ہو سکوت اختیار کرے اور مکان بنجانے دیوے تو بعد بنجانے مکان کے اسکو انہدام مکان کے کرانے کا استحقاق حاصل نہیں ہوتا اگرچہ چارہ کار امتناعی تاکیدی ہمیشہ باختیار تمیزی عدالت کے ہے اور ہر مقدمہ کے حالات پر لحاظ کیا جا سکتا ہے۔ تاہم بطور قاعدہ عام اور بحالت نہ ہونے حالات مخصوص کے اگر شخص ضرر رسیدہ عدالت میں موقعہ اولین پر بعد شروع ہونے عمارات کے یا موقعہ اولین پر بعد اسکے کہ اسنے یہ بات دیکھ لی کہ عمارات مذکور اس کے حقوق میں مخل ہونگی آوے تو بحالت ضروری ہونے حکمنامہ امتناعی کے حکمنامہ امتناعی تاکیدی عطا کیا جاوے گا (۴)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۹ و جلد ۴ صفحہ ۳ مقدمات دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۲ (۳) چانسری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۱۸۲ (۴) لا رپورٹ ایکوئٹی جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ و جلد ۱۸ صفحہ ۴۴۵ و ۵۵۲ و جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۰ و ۵۰۴ و لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۱۵۹ و جلد ۳۳ صفحہ ۱۷۴

جہانکہ ایک مقدمہ میں شہادت سے یہ ثابت ہوا کہ بوجہ تعمیر دیوار مدعا علیہ کے مدعی کا کمرہ اس کے لیے لطریق نفس الامری ایسا کارآمد نہ ہیگا جیسا کہ پیشتر تھا تو تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق حصول حکمنامہ امتناعی کا ہے اور نیز عدالت ہائیکورٹ نے یہ ہدایت کی کہ ایک حکمنامہ امتناعی تاکیدی بنام مدعا علیہ واسطے دور کرنے اس دیوار کے جو انہوں نے بعد اس کے کہ عدالت اپیل ماتحت نے ڈگری بحق ان کے صادر کی تھی اور مدعیان کا اپیل بعدالت ہائیکورٹ دائر تھا تعمیر کی تھی جاری کیا جاوے (۱)

مدعیان ایک سہ منزلہ مکان واقعہ شہر امرتسر کے مالکان ہیں اور مدعا علیہم ایک ایک منزلہ مکان متصلہ کے مالکان ہیں چونکہ مدعا علیہم نے لپنے مکان پر دوسری اور تیسری منزل تعمیر کی جس سے مدعیان کے مکان میں روشنی اور ہوا کی آمد میں جو مدعا علیہم کے مکان کیطرف سے دو دریچوں میں سے پہونچتی تھی مزاحمت ہوئی مدعیان نے بوقت شروع عمارت مدعا علیہم کو نوٹس دیا تاکہ وہ انکے حقوق میں مزاحمت نہ کریں۔ مگر مدعیان نے نوٹس کی پرواہ نہ کی ماڑھائی ماہ بعد مدعیان نے نالش دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعیان حکم امتناعی تاکیدی کے مستحق ہیں (۲)

ایسا ہی ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوا کہ مدعیان مستحق چارہ کار مزید بذریعہ اجرا حکمنامہ امتناعی دوامی کے ہیں کیونکہ مدعا علیہم نے انکے تصرف جائداد میں خلل ڈالنے کی دہمکی دی اور خلل مذکور ایسا ہے کہ اس کی نسبت چارہ کار کافی بذریعہ معاوضہ زرنقد کے حاصل نہیں ہوسکتا (۳) مدعی جس نے کلکرنی وطن اور جوش ورتی میں ایک حصہ خرید کیا تھا مدعا علیہم سے اپنی تعمیل فرائض میں روکا گیا۔ تجویز ہوئی کہ وہ بخلاف مدعا علیہم حکم امتناعی کا مستحق ہے (۴)

اگر کسی شخص نے بابت کسی جائداد کے کوئی استحقاق شدآمد حاصل کرلیا ہو اور دوسرا شخص کسی ایسے فعل کا ارتکاب یا اقدام کرے کہ جس سے شخص مستحق کے استحقاق شدآمد میں مزاحمت یا دست اندازی ہوتی ہو تو عدالت سے بذریعہ اصدار حکمنامہ امتناعی کے شخص مرتکب یا اقدام کنندہ کو ممانعت کی جاسکتی ہے۔ ایک مقدمہ میں مدعا علیہم نے ایک پھاٹک کو جس میں سے راستہ ریل کی لین کے پار جانیکا تھا اور جس پر عام خلائق کو حق راستہ کا حاصل تھا بند کردیا۔ مدعی نے یہ بیان کیا پھاٹک مذکور کے بند ہوجانے سے موسم برسات میں اس کے بنگلہ کے جانیکا راستہ بالکل بند ہوگیا اس لیئے اسنے نالش بدیں غرض دائر کی کہ پھاٹک مذکور پھر کھلوادیا جائے۔ عدالت ماتحت نے یہ تجویز کیا کہ لین مذکور کے پار جانے کا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۷۴ (۲) نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۹ - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۸۲۱ -

حق راستہ خلائق کو حاصل تھا جسے کہ مدعا علیہم نے روکدیا اور مدعی کا اس سدراہ سے بر جبر خاص ہوا ہے اپیل خاص بعدالت ہائیکورٹ میں مدعا علیہم کی طرف سے یہ حجت کی گئی کہ مدعی صرف معاوضہ کا مستحق ہے نہ کہ حکم امتناعی کا تجویز ہوا کہ مدعی کا جو ہرج ہوا وہ اصل در واقعی ہے اور مدعی استعمال کرنے حق راستہ کا مستحق ہے۔ پس وہ اس سدراہ کی نسبت حکم امتناعی کا بھی مستحق ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

جب کسی شخص کو اپنی زراعت کیواسطے کسی مقام سے پانی لینے کا استحقاق شد آمد حاصل ہوگیا ہو تو کوئی اور شخص اس پانی کو بند نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس پانی میں کوئی شے ملا سکتا ہے کہ جس سے زراعت یا پانی پینے والوں کو مضرت پہونچے (۲)

ہر شخص مالک مکان کو (گو وہ استحقاق شد آمد نہ رکھتا ہو) اراضی ملحقہ و متصلہ مکان مذکور پر (گو اراضی مذکور کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہو) ایک قسم کا ایسا استحقاق حاصل ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اراضی متصلہ کو اسطرحپر کھودے یا اسپر کوئی فعل کرے کہ جس سے بوجہ اس کھودنے یا فعل کے مکان پر صدمہ پہونچتا ہو تو بر طبق استغاثہ مالک مکان کے عدالت سے حکمنامہ امتناعی بنام کھودنیوالے یا فاعل اس فعل کے جاری کیا جائیگا (۳) جہانتکہ ایک فعل جس سے ایک شخص کی زمین کو نقصان پہونچنیکا خطرہ ہو ایسا ہو جس سے نقصان بالضرور پہونچنے والا ہے تو عدالت ایک دوامی حکم امتناعی صادر کرسکتی ہے جس سے فعل مذکور کے جاری رکھنے سے امتناع کیا جائے گو کوئی نقصان واقعی طور پر قبل ارجاع نالش کے نہ پہونچا ہو اور جہاں ذاتی نقصان بعداوخال عرضیدعوے کے پہونچا ہو تو عرضیدعوے کی ترمیم اسطرحپر کی جاسکتی ہے جس سے نقصان مذکور کی نوعیت اور حد معلوم ہو اس مقدمہ میں مدعا علیہ نے جس کی اراضی متصل اراضی مدعی کے تھی ایک گڑھا اسقدر کھودا کہ مدعی کی زمین کو نقصان پہونچنے کا خطرہ ہوگیا اس نے قبل از کسی واقعی نقصان کے پہونچنے کے نالش واسطے حکم امتناعی اور پر کروینے گڑھے کے دائر کی تھی۔ بعد ارجاع نالش مدعی کی زمین نیچے دب گئی تھی (۴) ایک مقدمہ میں ایک زمیندار نے نالش واسطے ایک حکم امتناعی کے بدیں غرض دائر کی مدعا علیہ کو جو قابض اراضیات مشمولہ زمینداری بحق دخیل کاری ہے اس امر پر مجبور کیا جاوے کہ اس سکونتی مکان کو گرادے جو اس نے اسپر واسطے ان اغراض کے تعمیر کیا ہے جو کاشتکاری سے متعلق نہیں ہیں اور کہ اسکو اراضی

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۹۰ (۲) ملاحظہ ہو دفعہ ۹۲۹ کتاب سٹوری صاحب
(۳) سٹوری ایکوٹی دفعہ ۹۲۷ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۶۰

مذکور کی حیثیت کے تبدیل کرنے سے باز رکھا جاوے تجویز ہوئی کہ مدعی حکم امتناعی مستدعیہ کا مستحق تھا (۱)
ایک ہندو نے ایک نالش دائر کی جسمیں اسنے یہ بیان کیا کہ اہل ہنود نے بذریعہ رواج قدیم کے حق بلا شرکت غیرے استعمال کرنے ایک گھاٹ کا جو کنارہ دریائے گنگ پر واقعہ ہے واسطے امور مذہبی کے حاصل کیا تھا۔ مگر مسلمان حق مذکور کے استعمال کرنے میں بوجہ گھاٹ پر غسل کرنیکے مخل ہوتے ہیں اس لئے نامبردہ نے استقرار حق اور اجرار حکمنامہ امتناعی دوامی بنام تمام مسلمانوں کے کہ وہ گھاٹ پر نہ آیا کریں استدعا کی مدعا علیہم میں سے کسی مدعا علیہ پر کسی فعل مداخلت بیجا کی علت قائم نہیں کی گئی تھی جواب یہ تھا کہ مسلمانوں کو اس جگہہ کے استعمال کرنیکا حق حاصل ہے اور انکے اس جگہہ کو استعمال کرنے سے مدعی کو کچھہ تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ تجویز ہوئی کہ نالش نہیں ہو سکتی کیونکہ عدالت کو کچھہ اختیار نہیں کہ بنام اُن اشخاص کے ڈگری صادر کرے جنہوں نے جائداد متنازعہ میں کبھی دست اندازی نہیں کی یا کہ حکمنامہ امتناعی بنام کل مسلمانان دنیا کے جاری کرے (۲)
نالش ہذا واسطے حصول حکم امتناعی کے اس غرض سے دائر کی گئی تھی کہ مدعا علیہ بذریعہ مداخلت بیجا یا کسی اور طرح استعمال سے زمین کی نسبت مدعیان از روئے ایک عطیہ صریح منجانب اصل مالک جائداد مذکور کے دعوے کرتے تھے، باز رکھے جاویں مدعا علیہم نے یہ بحث کی کہ مسمی بیدناتھ وت نے گلی کو بطور راستہ اراضیات اپنی اسامیان کے عوام کے لیے مخصوص کر دیا تھا اور یہ گلی نالش کے قبل بارہ برس سے اُن کے استعمال میں تھی ولسن صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ مدعا علیہم کو گلی میں آمد و رفت کا استحقاق حاصل تھا اور مزارعان نے نسبت اراضی کوچہ کے کوئی حق بجز حق آمد و رفت ثابت نہیں کیا اور ایک حکم امتناعی مشعر اس کے عطا کیا کہ تارہ مندری و شامہ چرن مدعا علیہم گلی کو استعمال نہ کریں بجز اسقدر کے کہ صرف غلاظت ان کے مکان سے سڑک تک لائی جاوے اور بمقابلہ دیگر مدعا علیہم کے نالش کو ڈسمس کیا بر طبق اپیل تجویز ہوئی کہ مدعی اپنا استحقاق نسبت اراضی کوچہ کے ثابت نہیں کر سکا اور اس میں صرف آمد و رفت کا مستحق متصور ہو سکتا تھا۔ اور کہ مدعا علیہم کو حق راہ زمین مذکور پر حاصل تھا حکم امتناعی کو منسوخ کر کے نالش بمقابلہ کل مدعا علیہ کے خارج کیگئی (۳) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۴۸۔
مدعیان نے بدیں غرض نالش کی کہ مدعا علیہم کو ان کے کھیت پر سے ایک قدیم راستہ کے بند کرنے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۶ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۹۹
(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۷۷

اور ایک جدید حق راستہ کے قائم کرنیسے روکا جاوے بدیں بیان کہ مدعیان قدیم سے راستہ پرانا کو
استعمال میں لاتے تھے اور ایک جدید راستہ کے کھولنے سے جو مدعی کی اراضی کے قریب ہے اس امر کا
خطرہ ہے کہ مولیشی آوارہ ہوکر اس کی اراضی میں چلے جایا کرینگے اور اس کی کاشت کو برباد کردینگے اور اسی
وجہہ سے اسکی اراضی کو نقصان پہونچیگا۔ تجویز ہوا کہ مدعا علیہم کامل استحقاق اپنی اراضی پر ایک جدید حق
راستہ کے قائم کرنیکا اسوقت تک رکھتے ہیں کہ وہ اس کے قائم کرنیسے اپنے ہمسایونکو نقصان نہ
پہونچاویں۔ مدعی نے کوئی واقعی نقصان بیان نہیں کیا بلکہ نقصان آئندہ کی بابت ذکر کیا ہے جو مدعی
کو حکم امتناعی دوامی کی چارہ جوئی کا مستحق ٹھہرانے کے واسطے بہت بعید تھا جسکی استدعا نامبردہ اب
کرتا ہے۔ اگر مدعا علیہم بعدازیں مولیشی کو مدعی کی اراضی میں آنے دینگے اور از راہ غفلت خود انکو مدعی کی جائداد
میں آوارہ پھرنے سے اُسے نقصان پہونچانے دینگے تو پھر ایسا نقصان مدعی کا ہوگا جس کے لیے مدعا علیہم
مستوجب ایک مقدمہ کے ہونگے لیکن ایسے مقدمہ میں عوضانہ نقدی کے ذریعہ سے ایک کافی طور پر ہوسکیگی
اور ایں حق رسی سے مدعی مستحق ایں امر کا نہ ہوگا کہ جدید راستہ کے استعمال نہ کئے جانے کی بابت حکم
امتناعی دوامی کی استدعا کرے (۱)۔ پس جب کوئی شخص کسی ایسے فعل کا مرتکب ہو کہ جس سے کسی
خاص شخص کو مضرت پہونچے اور بذریعہ دلائے جانے ہرجہ کے اس مضرت کا معاوضہ کافی نہ ہوسکتا
ہو تو عدالت بذریعہ اصدار حکمنامہ امتناعی کے اس مضرت کا انسداد کرسکتی ہے لیکن بلا بیان ہرجہ
خاص اور اس کے ثبوت کے ایسا حکم امتناعی صادر نہیں ہوسکتا کہ ایک مقدمہ میں ایک دروازہ
ایک شارع عام میں باجازت میونسپل کونسل تعمیر کیا گیا جو مدعی اور عوام الناس کے استعمال حق
ایک چاہ پر جانے اور پانی کھینچنے کا حارج تھا اور شہادت سے یہ ثابت ہوا کو عرضیدعوے میں
بیان نہ ہوا تھا کہ مدعی کو وہ اراضی جو مابین دروازہ نو تعمیر اور چاہ کے تھی بوقت ضرورت اپنے مکان
کے استعمال کرنی پڑتی تھی اسلیئے اُسنے نالش استقرار حق خود دربارہ استعمال سڑک اور چاہ سے
پانی کھینچنے کے اور واسطے حصول حکم امتناعی مشعر انہدام دروازہ کے دائر کی تجویز ہوئی کہ
داخل اس قاعدہ کے ہے جس کے رو سے نالشات بجانب خاص اشخاص کے بابت خلاف
ورزی حقوق عام کے بلا بیان ہرجہ خاص اور اس کے ثبوت کے ممنوع ہیں اسلیئے نالش
قابل پذیرائی نہیں (۲)۔ بخلاف ازیں ایسے حالات ہوسکتے ہیں جنمیں عدالت انکار عطائے حکمنامہ

(۱) نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی
(۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۷۷

امتناعی کیطرف مائل ہوگی (۱) مثلاً جس حال میں کہ کسی شخص کے مکان کی کھڑکیوں کی ہوا اور روشنی
میں کسیقدر مزاحمت کی گئی ہو جس سے مدعی کا مکان بالکل ناقابل آسائش نہ ہو جاوے تو حکم امتناعی
صادر نہ کیا جاویگا (۲) مدعی مالک ایک مکان واقعہ سڑک گورگاؤں بمقام بمبئی تھا جس میں نامبردہ مع اپنے
خاندان کے ۴۲ سال سے رہتا تھا اس کے مکان کی جنوبی دیوار میں بعض کھڑکیاں نمبر ۳ و ۵ و ۷ و ۸
تھیں جن میں سے ہو کر نامبردہ اس تمام عرصہ میں ہوا اور روشنی سے متمتع ہوتا رہا تھا سنہ ۱۸۸۷ء میں
مدعا علیہ نے اراضی جانب جنوب مکان مدعی خرید کی اور اس عمارت کو جو اسوقت اسپر بنی تھی منہدم
کیا اور اس اراضی پر تعمیر جدید کرنا شروع کیا اس کی دیوار شمالی قریب چھ فیٹ کے فاصلہ پر دیوار
جنوبی مکان مدعی سے تھی اور یہ مقصد تھا کہ ۴۶ فیٹ بلند ہو یعنی قریب دو فٹ بلند تر بہ نسبت مدعی
کی کھڑکیوں نمبر ۷ و ۸ کے جو مدعی کے بالاخانہ میں تھیں مدعی نے نالش واسطے حکم امتناعی کے کی
تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق ہرجہ کا تھا نہ کہ حکم امتناعی کا (۳) جسحال میں مدعی نے سب سے پہلے موقعہ پر اپنی
نالش رجوع نہ کی ہو یا درخواست حکمنامہ امتناعی کی پیش نہ کی ہو بلکہ اسوقت تک انتظار کیا ہو کہ وہ
عمارت جس کی شکایت ہے مکمل ہو گئی اور تب عدالت سے واسطے دور کرنے عمارت مذکور کے استدعا
کرے تو علی العموم حکمنامہ امتناعی تاکیدی عطا نہ کیا جاویگا گو ممکن ہے کہ بعض صورتیں ایسی ہوں کہ
جن میں وہ عطا ہوگا محض نوٹس مشعر اس کے کہ عمارت کا بنانا جاری نہ رکھا جاوے کہ جس سے
حقوق مدعی میں مزاحمت ہو اگر بعدہ کارروائی قانونی نہ کی جاوے ایک امر خاص واسطے اثبات
کے نہیں ہے کہ داد رسی مذکور عطا کیجاوے (۴) ایک مدعی نے ایک نالش واسطے دلا پانے مالکانہ قبضہ
ایک قطعہ اراضی کے رجوع کی اور نیز واسطے حصول ایک حکم امتناعی کے جس کے رو سے ان عمارات
کو گرا دیا جاوے جو مدعا علیہ نے زمین مذکور پر تعمیر کی تھیں لیکن نالش تعمیر ہائے مذکور کے تکمیل سے زائد از عرصہ
دو سال بعد تک رجوع نہ کی گئی تھی قرار دیا گیا تھا کہ مدعی مالکانہ قبضہ کا مستحق نہیں ہے لیکن اسکو اراضی
مذکور پر استحقاق استعمال حاصل ہے اور کہ مدعا علیہ اراضی مذکور پر عمارت بنانے کا مستحق نہ تھا مگر عدالت نے
بباعث التوا ارجاع نالش منجانب مدعی کے حکم امتناعی تاکیدی کے عطا کرنے سے انکار کیا (۵)
ایک مدعی نے جو بطور استحقاق منصب ہوا اور روشنی کا ایک دریچہ میں ہو کر رکھتا تھا بعدہ اس کو

---

(۱) لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۳ صفحہ ۲۳۰ و چانسری ڈویزن جلد ۲۶ صفحہ ۵۷۸ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۲۶ صفحہ ۵۷۸
(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۲ و جلد ۲۰ صفحہ ۴۶۷ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۲
(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۵ ـ

بڑھایا اور جب روشنی دریچہ میں مدعا علیہ نے مزاحمت کی تو اُسنے اطلاعنامہ رفع مزاحمت دور وز بعد اسکے کہ وہ اختتام پر پہونچنے دیا تجویز ہوئی کہ مدعی ملزم دیر لگانے تدبیرات رفع مزاحمت میں نہیں ہوا اور مستحق حکمنامہ مشعر ہدایت اس امر کے ہے کہ مدعا علیہ اسکو دور کرے (۱)

دفعہ ہذا کا یہ منشا نہیں ہے کہ ایک شخص کے حق میں حکم امتناعی صادر نہ کیا جانا چاہیئے الا جب کہ اُسکی جائداد بصورت دیگر عملی طور پر تلف ہو جاوے اگر حکم امتناعی صادر نہ کیا جاوے جبکہ مدعی زائد از عرصہ بیس سال ایک خاص قسم کے کپڑہ کے بنانے کا کاروبار ایک مکان میں کرتا تھا اور مدعا علیہ نے اُسکی قریب ایک ایسی عمارت تعمیر کی جس کے باعث مدعی کا مکان عملی طور پر اس کے کاروبار کے لئے ناقابل ہو گیا۔ تجویز ہوئی کہ مدعی حکم امتناعی کا مستحق تھا نہ کہ ہرجہ کا (۲)

بروے دفعہ ہذا عدالت ایک دوامی حکم امتناعی کے بخلاف اس مدعا علیہ کے عطا کرنے کی مجاز ہے جو مدعی کے استحقاق پر حملہ کرے یا حملہ کرنے کی دہمکی دے ان صورتوں میں جو کہ اس میں مخصوص کی گئی ہیں اور منجملہ دیگر امور کے اسوقت جبکہ حملہ مذکور کی نوعیت ایسی ہو کہ مالی معاوضہ سے مناسب دادرسی مہیا نہ ہو سکے وہ قاعدہ جو اسطرح پر قائم کیا گیا ہے اس قاعدہ سے مختلف ہے جبر کہ فیصلجات قانون انگلستان مبنی ہیں موخر الذکر قانون کی رو سے استحقاق نسبت حکم امتناعی کے ایک بادی النظر استحقاق ہے جبکہ مستحق مدعی اس امر کے ثابت کرنے پر ہو جاتا ہے کہ اہم نقصان پہونچایا گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسے واقعات ظاہر نہ کئے جائیں جنسے کہ وہ اس بادی النظری استحقاق سے محروم ہو جاوے بروے ایکٹ ہذا حکم امتناعی اسصورت میں عطا نہ کیا جانا چاہیئے جہانکہ دادرسی ہرجانہ مناسب سمجہی جاوے اس مقدمہ مذکور میں مدعیان کا یہ دعوے تھا کہ وے بلا مزاحمت بعض دریچوں میں سے ہوا اور روشنی کی آمدورفت کا استعمال بطور ایک حق آسائش کے زائد از عرصہ ۲۰ سال تک کرتے رہے ہیں مدعا علیہ نے اس ہوا اور روشنی کی مقدار کو بذریعہ تعمیر کرنے ایک دیوار مابین مکان مدعیان اور اپنے مکان کے بہت کم کر دیا ہے لہذا حکم امتناعی صادر کیا جاوے نہ کہ ہرجانہ دلایا جاوے۔ مدعا علیہم نے بیان مندرجہ عرضدعوے سے بدیں بیان انکار کیا کہ کوئی مقدار ہوا یا روشنی کی جس کے مستحق مدعیان دریچہ ہائے مذکور میں سے تہے کم نہیں کی گئی اور نہ کوئی اہم نقصان مدعیان کو پہونچا ہے۔ عدالت نے حکم امتناعی کے صادر کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن حکم دیا کہ اگر مدعیان ہرجہ کی بابت تحقیقات کرادیں تو وے ہرجانہ کے مستحق ہونگے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۵۴۰ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۹ و لا رپورٹ ایکویٹی جلد ۱۸ صفحہ ۵۴۴ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۱

ایسا ہی بمبئی ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ میں قرار دیا ہے جس کے حالات حسب ذیل ہیں۔ مدعی ایک مکان واقعہ جنبل وادی بمبئی کا مالک تھا۔ مدعا علیہ مالک ایک مکان کا تھا جو اس کی جانب مشرق واقعہ تھا اور مابین اُن ہر دو مکانات کے ایک گلی ۷ فیٹ ۹ انچہ فراخ تھی اور اسکا وہ حصہ جو مدعا علیہ کے مکان کے قریب تھا نالی تھی زیرین منزل مدعی میں چار کھڑکیاں تھیں اور بالا کی منزل پر دو کھڑکیاں تھیں جو سب گلی میں کھلی تھیں اور سب پرانی کھڑکیاں تھیں۔ ابتدآ مدعا علیہ کا مکان مدعی کے مکان سے کسیقدر بلند تھا اور مشتمل اوپر منزل زیرین و منزل بالا اور اٹاری کے تھا کچھ عرصہ قبل از نالش ہذا مدعا علیہ نے اس مکان کو گرا دیا اور اسی زمین پر ایک نیا چار منزلہ مکان معہ اٹاری کے تعمیر کرنا شروع کیا۔ مدعی نے نالش واسطے حکم امتناعی کے بدیں بیان دائر کی کہ اس مکان سے جو بہ نسبت سابقہ مکان کے بہت زیادہ اونچا ہوگا۔ اسکی قدیمی کھڑکیاں بالکل بند ہو جاویں گی اور اس سے مدعی کا سخت ہرج ہوگا کیونکہ مکان مدعی میں اسطرف جو قبل مدعا علیہ کے ہے کوئی اور کھڑکی نہیں ہے۔ مدعا علیہ نے اپنے تحریری بیان میں اس امر سے انکار کیا کہ اس کے جدید مکان سے مدعی کو سخت ہرج ہوگا اسکا یہ بیان تھا کہ اس کے پرانے مکان میں جو مکان مدعی سے زیادہ اونچا تھا باہر کیطرف نکلی ہوئی کارنس تھی چنانچہ سیدھی نکل سے کوئی روشنی مدعی کی کھڑکیوں میں آتی تھی اور قریب قریب اگر بالکل نہیں ان کھڑکیوں میں وہی روشنی آتی تھی جو گلی کے دونوں سروں سے آتی تھی مدعا علیہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کے نئے مکان میں کوئی کارنس نہ ہوگی اور اس نے گلی کو چوڑا کر دیا ہے چنانچہ مدعی کی کھڑکیوں کی روشنی میں کچھہ قابل امتیاز کمی نہ ہوگی اور اگر گلی چوڑی بھی نہ کی جاتی تو بھی روشنی میں بہت کم کمی ہوتی اور کہ مدعی کو اور ذرایعہ روشنی بھی حاصل ہیں اور مدعا علیہ نے دو سو روپیہ عدالت میں جمع کرایا کہ اگر مدعی کا کوئی ہرجہ ثابت ہو تو اُسے دیا جاوے بعد ادخال نالش مدعی نے حکم امتناعی عارضی حاصل کیا لیکن مدعا علیہ برابر تعمیر کرتا رہا حتی کہ بروز سماعت کل تعمیر تیار ہو گئی۔ اسٹارلنگ صاحب جسٹس نے بصیغہ ابتدائی تجویز کی کہ بحالات موجودہ مدعی حکم امتناعی تاکیدی کا مستحق ہے لیکن عند الاپیل ہائیکورٹ نے تجویز کی کہ اگرچہ مدعی کی روشنی میں بوجہہ عمارت جدید مدعا علیہ کے قابل تمیز کمی ہوگئی ہے تاہم ایسا ضرر عظیم اور دائم و نفس الامری نہیں ہوا تھا کہ جس سے دست اندازی بذریعہ حکم امتناعی مطلوب ہو نہ کمرہ مدعی اس غرض کے لئے بیکار ہوگیا تھا جس کے لیئے اس کے استعمال کیئے جانے کی معقول طور پر اُمید ہوسکتی تھی لہذا اُسنے حکم امتناعی سے انکار کیا۔ لیکن حکم دیا کہ مدعا علیہ مدعی کو مبلغ [illegible] ہرجانہ ادا کرے (۱)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۴ و جلد ۲ صفحہ ۶۰۴

اسبارہ میں کوئی ایسا وسیع مسئلہ قائم نہیں کیا گیا ہے کہ ایک شریک یا مالک دوسرے شریک یا مالک کو اپنے حقوق سے کامل طور پر تجاوز کرنے سے منع کرنیکے لئے حکم امتناعی کا مستحق ہے اور بدون بیان کرنے تعداد اس ہرجہ کے جو ایک فریق کو یا دوسرے کو بذریعہ عطا یا انکار عطا حکم امتناعی کے برداشت کرنا پڑا ہے (۱)

ایک حصہ دار ایسی جائداد کی نسبت جو اس کی اور دیگر اشخاص کی ملکیت بحیثیت مالکان مشترکہ ہو اسطرح کار بند نہیں ہو سکتا کہ جائداد مذکور کی حیثیت کو اہم طور پر تبدیل کر دے یا اس کی مالیت کو کم کر دے یا بلا رضامندی دیگر شرکاء مکان کے ان کی آسائش میں دست اندازی کرے لیکن ایسے مقدمات میں عدالت انصاف کی دست اندازی کے جواز کے لئے مدعی کو یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ جس تبدیلی کی وہ شکایت کرتا ہے وہ اسکو ضرر پہنچاوے گی (۲) قبل اس کے کہ عدالت نسبت شرکائے حکم امتناعی بدیں ہدایت صادر کرے کہ وہ جزو جائداد مشترکہ جس کی نسبت بیان کیا گیا ہو کہ ایک شریک نے بلا رضامندی دیگر شرکاء کے عمل کیا ہے۔ حالت سابق میں کر دیجاوے (مثلاً جب کوئی تالاب کھودا گیا ہو) مدعی کو یہ ثابت کرنا چاہئے کہ بوجہ اس فعل کے جس کی وہ شکایت کرتا ہے اسکا نقصان ہوا ہے جس سے اس کی حیثیت میں نہایت فرق آگیا مقدمہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۷ اصولاً متعلق کیا گیا اور مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۹ الیسند کیا گیا اس امر سے کہ جزو اراضی کا جسپر مدعا علیہ نے تالاب کھودا ہے قابل کاشت تھا اس قسم کا نقصان نہیں ہوتا کہ جس کے لحاظ سے قسم مذکور کا حکم صادر کرنا جائز ہو۔ مناسب چارہ فریقین کے لئے یہ تھا کہ اراضی کی تقسیم کرانے اور اپنے اپنے حصہ پر بلا شرکت غیری قابض ہوتے (۳)

محض یہ امر کہ ایک مالک مشترک نے اراضی پر عمارت بلا اجازت اپنے شرکاء کے یا باوجود ان کے عذر کرنیکے بنالی ہے اس لئے کافی نہیں ہے کہ شرکاء مذکور کو استحقاق انہدام کرا پانے عمارت مذکور کا حاصل ہو بجز اسکے کہ نامبردگان یہ ثابت کر سکیں کہ عمارت مذکور سے ایسا عظیم اور واقعی نقصان ہوا ہے جس کی اصلاح بذریعہ نالش تقسیم جائداد کے نہیں ہو سکتی مقدمات بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰۰ و ویکلی نوٹس بابت سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۷۷ و بابت سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۱۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۶ کا حوالہ دیا گیا۔ (۴)

ایک حصہ دار محال نے دوسرے حصہ دار محال پر دعوئے اجرائے حکم امتناعی کا بدین بیان دائر کیا کہ مدعا علیہ کو اراضی مشترکہ پر تعمیر مکان کا اختیار نہیں ہے مکان خام تیار کیا جاتا تھا تاریخ شروع ہونے تعمیر سے زائد

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۹ (۲) نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۶۱

از تین سال بعد یہ دعوے دائر ہوا تھا۔ مدعا علیہ کا جواب یہ تھا کہ اراضی اس کی اپنی ہے مدعی کو مزاحمت کا کوئی منصب نہیں لیکن ثابت ہوا کہ اراضی مشترکہ ہے اور مدعا علیہم نے اس سے زیادہ اراضی پر تصرف کر لیا ہے جسقدر کا کہ وہ تقسیم پر مستحق ہوتا اور مدعی نے فوراً بوقت شروع ہونے تعمیر کے اسکو مخالفت کی تھی بحث یہ تھی کہ آیا اندریں صورت حکم امتناعی دوامی صادر ہو سکتا ہے اجلاس کامل سے یہ تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق کامیابی ہے مدعا علیہ کو یہ اختیار نہیں کہ اپنے شریک کو اراضی مشترکہ کے استعمال سے جسکا کہ وہ مستحق ہے محروم کرکے خود قبضہ کر لے۔ کوئی عمارت بصرف زر کثیر تعمیر نہیں ہوئی۔ اگر ایسی تعمیر ہو جاتی تو جلد تجویز کرنے میں دقت ہوتی۔ یہ ثابت ہے کہ مدعا علیہ کے اپنے حصہ سے زائد اراضی پر تصرف کر نیسے مدعی کا نقصان ہے اسٹریٹ صاحب جسٹس نے تجویز کی کہ مدعا علیہ کا فرض تھا کہ وہ ثابت کرتا کہ عدالت اپیل ماتحت نے حکم امتناعی دینے میں غلط اختیار کو برتا ہے اور چونکہ ایسا ظاہر نہیں کیا گیا لہذا ہائی کورٹ اس معاملہ میں دست اندازی نہیں کر سکتی (۱) منجملہ دو مالکان جائداد غیر منقولہ کے ایک نے جسکو دوسرے مالک نے جبراً اس اراضی سے بیدخل کر دیا تھا جسکا کہ وہ قابض بذریعہ ایک مزارعہ کے تھا ایک نالش واسطے حصول قبضہ قطعی کے دائر کی تجویز ہوئی کہ ایسی نالش میں جو کہ ایک نالش زیر دفعہ ۹ ایکٹ ہذا نہ تھی مدعی اپنے استحقاق قبضہ مشترکہ ہمراہ مدعا علیہ سے زائد از استقرار کا مستحق نہ تھا مگر ایک حکم امتناعی بنام مدعا علیہ جاری کیا گیا کہ وہ بدون رضامندی مدعی کے اسکی حق تلفی کرنے کی غرض سے اس اراضی کی بابت کارروائی نہ کرے جو اس کے قبضہ میں تھی (۲)

امر باعث تکلیف | الفاظ مندرجہ عنوان سے مراد ایذا رساں باعث ہے اور کوئی ایسی شے جس سے ضرر یا بے آرامی یا ہرجہ پہونچے اور اس میں اسطرح سے استحقاق ذاتی یا ملکی کے تمتع میں دست اندازی کرنا بھی شامل ہے تمثیلات ق و ر دفعہ ہذا تمثیلات امر باعث تکلیف ہیں۔

امر باعث تکلیف دو قسم کا ہوتا ہے یعنی عام اور خاص جس حالت میں کہ امر مذکور ایسی قسم کا ہو یا نتیجہ اسکا ایسا ہو جس سے جملہ اشخاص (جنپر وہ موثر ہو یا جو اس کے عمل کی حد کے اندر آویں) کا نقصان و ہرجہ ہوئے تو اسکو امر باعث تکلیف عام کہتے ہیں گو کہ بعض اشخاص کو بہ نسبت اوروں کے زیادہ نقصان پہونچے مثلاً کسی کوٹھی یا کارخانہ سے مضر ہوا یا زہردار ذرات یا بخارات باہر نکلیں تو وہ امر باعث تکلیف عام ہے اور جس حالت میں کہ امر مذکور ایسا ہو جس سے ان لوگوں کو جو اس کے قریب ہوں اور جنپر جلد اثر پہونچے نہایت درجہ کی ایذا پہونچے مگر جو اشخاص کہ فاصلہ پر ہوں انکو کچھ ایذا نہ پہونچے یا وہ اسکو پسند کریں تو یہ امر باعث تکلیف خاص ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۶ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۶

مثلاً اگر کسی شخص کے مکان میں عادتاً گھنٹے بجا کریں یا صدائے موسیقی بلند ہو کہ جس سے ہمسایہ کو تکلیف پہونچے تو یہ امر باعث تکلیف خاص ہے (۱) اگر کوئی خاص شخص کسی امر باعث تکلیف عام سے کوئی خاص قسم کا ہرجہ یا نقصان اٹھاوے جو عوام الناس سے علیحدہ ہو تو وہ دعوے کر سکتا ہے واسطے قائم کرنے امر باعث تکلیف خاص کے بھی ضرور ہے کہ ایذا یا تکلیف صرف خیالی نہ ہوئے بلکہ ایسی ہو جس سے انسان معمولی آسائش اور آرام جسمانی میں دراصل خلل واقعہ ہووے لیکن معمولی آسائش سے مراد یہ ہو کہ انسان بطریقہ معقول محض سادہ وضع سے زیست بسر کرے یعنی نہائت درجہ کی آسائش اور زینت سے امیرانہ بسر نہ کرتا ہو بلکہ یہ مراد ہے کہ جسطرح انسان سادگی سے بآسائش اوقات بسر کرتے ہیں اوقات بسر کرتا ہو (۲) چارہ جوئی امر باعث تکلیف عام بذریعہ فوجداری ہو سکتی ہے اور چارہ جوئی امر باعث تکلیف خاص کی بذریعہ نالش ہرجہ بمراہ حکم امتناعی بعدالت دیوانی ہو سکتی ہے (۳)

امر باعث تکلیف کئی قسم کا ہو سکتا ہے۔ پس ایک مسکونہ مکان کے اسقدر نزدیک مضر یا شور و غوغا والی تجارت کرنا (مثلاً چونے کی بھٹی یتین خانہ۔ لوہار خانہ) یا پائخانہ تعمیر کرنا یا گندہ پانی کا گڑہ بنانا یا چونہ یا اینٹ اسقدر نزدیک جلانا کہ دہواں اور بدبو مکان میں داخل ہو امور باعث تکلیف ہیں (۴)

کن حالات میں تجارتیں امر باعث تکلیف ہوتی ہیں اگرچہ ایک جائز تجارت کا کرنا کسی اور شخص کے لئے اسقدر باعث تکلیف ہو سکتا ہے کہ اسکا مکان کم پسند دل ہوتا ہم یہ ایسا امر باعث تکلیف نہیں ہے جس کی بابت نالش ہو سکتی ہو۔ درحالیکہ بلحاظ مقام اور وقت کے فعل شکائت کردہ معمولی ہو اور معقول اور مناسب استعمال اراضی منجانب مدعا علیہ کے ہو اور جس سے مدعی کو قرار واقعی طور پر یعنی دراصل کوئی تکلیف نہ ہوتی ہو (۵) لیکن اسصورت میں نالش ہو سکتی ہے جبکہ واقعی جائداد کو نقصان پہونچے گو کہ کاروبار ایک عام کاروبار ہو اور مناسب طریق اور ایسی مقام میں جو اغراض ہمچو قسم کے لئے خواہ زیادہ یا کم مناسب حال ہو کیا جاتا ہو (۶) ایک جائز تجارت کا معمولی اور ظاہری طریق میں کیا جانا خواہ مخواہ ایسا

(۱) سیمن رپورٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ و لا رپورٹ کامن پلیز جلد ۹ صفحہ ۴۰۰ و چانسری ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۵۵۵ (۲) دی جیکس و سمبلی رپورٹ چانسری جلد ۴ صفحہ ۱۳۵ و دفعہ ۱۸۷ قانون ٹارٹ کالٹ صاحب والنس ڈوالی جسٹ ایزمنٹ صفحہ ۵۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۴۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۵۷ و ۴۶۹ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۷ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۶ء (۳) شرح دادرسی کالٹ صاحب (۴) شرح دادرسی کالٹ صاحب (۵) انگلش جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ و ۹۸۷ و ۹۷۲ و کتاب گیل صاحب دربارہ حق آسائش طبع سوم صفحہ ۴۰۵ و لا رپورٹ چانسری جلد ۹ صفحہ ۷۰۵ و چانسری ڈویژن جلد ۱۱ صفحہ ۸۶۵ (۶) انگلش جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱۱ صفحہ ۷۸۵

متصور نہیں ہو سکتا کہ وہ مناسب طریق میں کی جاتی ہے اگر تکلیف بعض تجاویز سے باز رکھی جا سکتی ہو اور یہ ثابت کرنا بذمہ مدعا علیہ ہے کہ تجارت جائز ہے اور جائز اور مناسب مقام اور طریق میں کی جاتی ہے (۱)
لیکن ایک خاص جگہ میں مضر اور شور و غل والی تجارت کے کئے جانے کی نسبت حق شدآمد قدیم حاصل ہو سکتا ہے لیکن تا وقتیکہ حق مذکور حاصل نہ کیا جاوے یہ کوئی جواب نہیں ہو سکتا کہ امر باعث تکلیف مدعی کے اُسکے قریب آکر رہنے سے پہلے کا ہے یا کہ قبل از تعمیر اس کے مکان کے موجود تھا (۲)
جس حال میں کہ ایسا حق شدآمد قدیم حاصل کیا گیا ہو تو وہ ایک حق استفادہ ہے لیکن حق مذکور اسوقت تک شروع نہیں ہوتا جبتک کہ شور یا دیگر تکلیف امر باعث تکلیف ہو جاوے اور یہ امر تبدیل حالات پر موقوف ہو سکتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ شور ایسا ہو جسکی بابت نالش نہ ہو سکتی ہو در حالیکہ اراضی خالی ہو لیکن ایسا ہونا اسصورت میں ممکن ہے جبکہ اسپر تعمیر کی گئی ہو (۳)
اس امر کا حکم امتناعی حاصل کرنے کے دعوے میں کہ مدعا علیہ کو بوجہ امر تکلیف وہ اس کے خاص مکان کے بطور مسلخ استعمال کرنیسے روکا جاوے مدعیان نے یہ بیان کیا کہ اگر مکان مذکور اسطرح استعمال کیا گیا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ مدعیان کے مکانوں کے باشندوں کی صحت کو خطرہ ہوگا اور ان کے بدنی آرام و آسائش میں سخت خلل واقعہ ہوگا۔ حکام ہیکورٹ پنجاب نے قرار دیا کہ بجز اس کے کہ ایسا استعمال نتایج مذکور پیدا کریگا وہ ایک امر تکلیف وہ ہوگا حکم امتناعی مستدعیہ عطا نہیں کیا جا سکتا تا وقتیکہ معقول طور پر یہ صاف ظاہر نہ ہو کہ مکان مذکور کا استعمال بطور مسلخ ایسے نتائج پیدا کریگا لیکن اگر یہ بات معقول طور پر صاف ثابت ہے تو حکم امتناعی حسب اقتضائے رائے عدالت عطا کیا جا سکتا ہے اس امر واقعہ کے امر تنقیح طلب پر کہ آیا شہادت سے یہ معقول طور پر ثابت ہے یا نہیں کہ مدعا علیہم کے مکان کا استعمال بطور مسلخ صحت کو خطرناک ہوگا اور مدعیان کے مکان کے باشندگان کے آرام و آسائش بدنی میں سخت خلل انداز ہوگا۔ حکام موصوف نے یہ قرار دیا کہ تجویز مدعیان کے خلاف ہونی چاہیئے کیونکہ مدعیان اس وادرسی کی نسبت جسکا وہ مذکورہ بالا دلائل پر دعوے کرتے ہیں اپنا استحقاق ثابت کرنے میں قاصر رہے ہیں اس امر کے قرار دینے کے لئے کوئی سند نہیں ہے کہ ایک جائداد کا استعمال اگر وہ اور وجوہات سے امر تکلیف وہ نہ ہو محض بدیں وجہ بمنزلہ ایک امر تکلیف وہ سمجھے ہے کہ اس سے گرد و نواح کی جائداد کی مالیت گھٹ جاتی ہے۔ کسی شخص کی جائداد کی مالیت کی کمی جو خود جائداد کو مضرت یا نقصان پہونچنے کے بغیر یا اس کے تصرف میں نقصان پہونچنے کے بغیر کسی پڑوسی

(۱) انگلش جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۷ صفحہ ۸۰ و ہارسٹن ٹونا زمین رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۶۰ (۲) سکاٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۰۰ و کتاب حق آسائش مولفہ گیل صاحب صفحہ ۴۰۸ لغایت ۴۳۰ و لا رپورٹ چانسری جلد اول صفحہ ۴۲ (۳) چانسری ڈویژن جلد ۱۱ صفحہ ۸۵۵

کے خاص اپنی جائداد کو جائز طور پر استعمال کرنے سے عائد ہوئی ہو صرف بمنزلہ ہرجہ بلا کسی طرح کے نقصان کے ہے اور چونکہ اجرا حکمنامہ امتناعی عدالت کا امر اختیاری ہے لہذا جس مقدمہ میں حکمنامہ امتناعی جاری کرنا جبر یا خلاف انصاف معلوم ہو اس میں حکم مذکور جاری نہ کرنا چاہئے۔ (۱)

کون شخص ذمہ وار ہے | وہ شخص جو کسی فرض میں غفلت کرے باعث ہرجہ ہے لہذا وہ ذمہ وار ہے گو کہ کسی شخص ثالث کے ذمہ بھی ایک فرض ہو جو اگر بجا لایا جاتا تو دوسرے کی غفلت کا کوئی نتیجہ پیدا نہ ہونے دیتا (۲) اسی طرح ہر شخص کو جو کوئی فعل کرتا ہے یا جو کسی فعل کے کرنے کی ہدایت کرتا ہے جو فعل کہ بدون نہ ہونے امر باعث تکلیف کے نہیں کیا جا سکتا ذاتی طور پر ذمہ وار ہے خواہ اپنے لئے فعل مذکور کرتا ہو یا کسی دوسرے شخص کے لئے یا اس کی طرف سے اُسکے فائدہ کے لئے اور خواہ وہ اصل مالک ہے یا ملازم یا ایک محض ملازم بغرض ابن امر کے کہ اپنے مالک کے احکام بجا لاوے لیکن اگر فعل مذکور جائز ہے اور بدون پیدا کرنے امر باعث تکلیف کے کیا جا سکتا ہے تو ذمہ واری اِس منحصر ہوتی ہے کہ آیا شخص مذکور ملازم یا ٹھیکہ دار یا شکمی ٹھیکہ دار ہے (۳) بعض اوقات مالک اراضی ذمہ وار ہو سکتا ہے گو کہ اراضیات بقبضہ اس کے مزارعہ کی ہوں پس جس حال میں کہ شئے جسکا پٹہ دیا گیا ہو امر باعث تکلیف پیدا کرے تو مالک مکان ذمہ وار ہے۔ مثلاً جبصورتیں کہ پائخانہ ایسی جگہہ بنایا گیا ہو کہ اس کے استعمال سے خواہ مخواہ امر باعث تکلیف پیدا ہوتا ہو۔ لیکن اگر وہ جائداد ہائے کو پٹہ یا کرایہ پر دے جو کہ بجائے خود کوئی امر باعث تکلیف نہیں ہیں لیکن اُنکا تکلیف دہ ہونا اس طریق پر منحصر ہو جس میں کہ وہ مزارعہ سے استعمال کی جاتی ہیں تو مالک جائداد اس امر باعث تکلیف کا ذمہ وار نہ ہوگا جو اس کے مزارعہ نے پیدا کیا ہے اور وہ اسصورت میں بھی ذمہ وار نہیں ہے کہ اسنے مزارعہ کو امر باعث تکلیف کے ارتکاب کے قابل کیا ہے درحالیکہ وہ اپنی مرضی سے کرے (۴) پس جسحال میں کہ امر باعث تکلیف اس شخص کے فعل سے پیدا ہو جسکو شخص قابض نے اجازت دی ہو کہ اس کی اراضی پر آکر ایسے افعال کا ارتکاب کرے جو امر باعث تکلیف پیدا کرے تو شخص قابض ذمہ وار ہوگا (۵)

کون شخص بابت امر باعث تکلیف کے نالش کر سکتا ہے | اگر جائداد جسکو مضرت پہونچائی گئی ہو بقبضہ مزارعان ہو تو مالک اراضی یا وارث بازگشت کو کوئی استحقاق نالش نہ ہوگا بجز اسصورت کے کہ امر باعث تکلیف

(۱) نمبر ۱۰ ت ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انگلش جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۹۲۲ و لا رپورٹ کامن بلنز جلد ۴ صفحہ ۲۷۹ (۳) شرح داد رسی کالٹ صاحب (۴) ایڈلفس و ایلس رپورٹ جلد اول صفحہ ۸۲۲ و کامن بنچ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۸۲۰ (۵) لا رپورٹ ایکوئٹی جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۳۔

مستقل قسم کا ہو اور خواہ مخواہ وراثت کو نقصان پہونچتا ہو۔

حق صناعی یا ایجاد | ہندوستان میں اس بارہ میں ایکٹ ۵ ۱۸۸۸ء ہے لہذا حق ایجاد کی نوعیت اور وسعت کی نسبت ایکٹ مذکور کو ملاحظہ کرنا چاہیئے۔

کوئی شخص مجاز نہیں ہے کہ کسی تجارتی شے کو اسی نام و نشان حرفہ سے بناوے اور فروخت کرے جس کو کسی اور شخص نے اپنے نام و نشان خاص سے بنایا ہو (۱)، پس اگر کوئی شخص بدنیتی سے ایک دوکاندار یا صناع کے نام سے اپنی بنائی ہوئی چیز فروخت کرے تو ضرور ممانعت کی جاسکتی ہے بغرض ثبوت اس امر کے کہ حکم امتناعی دوامی ایسی صورتیں عطا کیا جاوے امورات ذیل کا ثابت کرنا ضروری ہے (۱) کہ ایک جائز ایجاد موجود ہے (۲) مدعا علیہ نے اس میں غصب کیا ہے ان امورات کے ثابت ہونے پر مدعی حکم امتناعی کا صاف طور پر مستحق ہوگا حکم امتناعی میں مدعا علیہ کے ایجنٹاں اور ملازم کے نام درج کئے جاویں گے۔

ایک مقدمہ کے حالات یہ ہیں۔ ایک جہاز میں ایسے پمپ لگائے گئے تھے جن سے مدعی کی ایجاد کا غصب ہوتا تھا۔ مالکان جہاز کو مدعا علیہ نہ بنایا۔ بلکہ ماسٹر جہاز کو مدعا علیہ بنایا گیا تھا جس نے بھی مالک کے مدعا علیہ بنائے جانے کی استدعا نہ کی چنانچہ حکم امتناعی صادر کیا گیا ہے کہ پمپ کا استعمال نہ کیا جاوے (۲)، بدوران مقدمہ حکم امتناعی عارضی صادر کرنا چاہیئے تاکہ مدعا علیہ شے ایجاد کردہ کو لوگوں کے ہاتھ فروخت نہ کرے اور مدعی کو بار بار نالشات نہ دائر کرنی پڑیں (۳)، لیکن جس حال میں کہ شے ایجاد کردہ زمانہ حال کی ایجاد ہو اور اسکی جوازکی نسبت نزاع ہو تو بلا لحاظ دیگر حالات کے ایسا حکم دوران مقدمہ میں صادر نہ کرنا چاہیئے۔ (۴)

صورتہائے حکم امتناعی دوامی | بعد اختتام شے ایجاد کردہ کے حکم امتناعی صادر کیا جا سکتا ہے کہ مدعا علیہ کلوں مصنوعی کو بخلاف ورزی حق ایجاد کے فروخت نہ کرے درحالیکہ وہ نافذ ہو اور مدعی حکم امتناعی کا مستحق ہو سکتا ہے گو کہ مدعا علیہ یہ ذمہ لے کہ وہ آئندہ حق مذکور کا غصب نہ کریگا کیونکہ مدعی یہ کہہ سکتا ہے کہ اسکا اطمینان اس ذمہ واری سے نہیں ہوتا (۵)، ہندوستان سے باہر مطابق اس طریق کے کسی شے کا بنانا جو ہندوستان میں بنائی گئی ہو اور ازاں بعد اسکو ہندوستان میں بغرض فروخت بھیجنا حق صناعی کی خلاف ورزی کرنا ہے (۶)

(۱) کتاب اسٹوری صاحب دفعہ ۹۵۱ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۱۳ و جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ (۳) چانسری ڈویژن جلد ۲۸ صفحہ ۲۸۶ (۴) انگلش جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۶ صفحہ ۱۶۴ (۵) راکن و موی رپورٹ جلد اول صفحہ ۶۶ (۶) لوٹ و کوپر کمپنی جلد ۲ صفحہ ۵۹ (۷) چانسری ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۰ و جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۶ صفحہ ۱۲۵

ایسی غصب کہ وہ اشیار کا واسطے اغراض تجربہ اور تعلیم کے بھیجنا بھی واسطے فائدے کے استعمال کرتا ہے اور حق صناعی کو غصب کرتا ہے (۱)، یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ حق ایجاد ایک ایسا حق ہے جو بادشاہ نے عطا کیا ہوتا ہے لہٰذا بادشاہ مجاز ہے کہ معرفت اپنے عہدہ داران یا ملازمان یا ایجنٹان کے کسی ترکیب ایجاد کردہ کو استعمال کرے اور شخص ایجاد کنندہ کو کوئی معاوضہ نہ دے لیکن یہ اصول اس تاجر پر حاوی نہیں جو سرکار (بادشاہ) سے ایجادوں کے بنانے کا ٹھیکہ لے (۲)،

حق تصنیف وتالیف | بروے ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ء (جو اسپارہ میں قانون ہندوستان میں ہی) مصنفان یا شائع کنندگان کتب یا اشیار وقت الشوع سے کاپی رائٹ (حق تصنیف وتالیف) کے مستحق ہیں یعنی انکو ایک خاص عرصہ کے دوران میں انکی نقول کے طبع اور مکرر طبع کرانیکا حق بلا شرکت غیری (قطعی) حاصل ہوتا ہے یہ ظاہر ہے کہ ایسے حق پر حملہ کرنے سے صرف یہی نہیں ہوتا کہ مصنف یا شائع کنندہ سے (جیسی کہ صورت ہو) ایک کتاب کا فائدہ چھین لیا جاتا ہے جو وہ اور طرح پر فروخت کر سکتا ہے بلکہ اس سے ایک ایسی حد تک اس کے حق کاپی رائٹ کی مالیت اور ترتیب میں سخت نقصان پہونچایا جاتا ہے جسکا اندازہ ہونا غیر ممکن ہے اور جس کی تلافی عطا ہرجہ سے بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایسی صورت میں مدعا علیہ پر ہر ایک مرتبہ کے ارتکاب فعل ناجائز کی بابت علیحدہ علیحدہ نالش کرنی پڑے گی اسواسطے بغرض انسداد آئندہ کے تنازعات کے چارہ جوئی امتناعی بذریعہ حکم امتناعی کے عطا رکی گئی ہے (۳)، حق تصنیف وتالیف کی نسبت یہ شرط ہے کہ وہ کتاب خلاف تہذیب اور خلاف مصلحت عامہ کے نہ ہو یا مذہبی امورات کے رنج پہونچانیوالی یا ہتک آمیز یا بغاوت آمیز مضامین سے مملو نہ ہو اور اگر اس میں ایسے ناقص مضامین ہونگے تو عدالت سے اس کی کچھہ استمداد نہ ہو گی (۴)،

سرقہ مضامین | یہ امر کہ کسقدر انتخاب کرنا سرقہ ہے حالات مقدمہ پر منحصر ہے لیکن یہ امر فیصل شدہ ہے کہ کسی کتاب میں سے نیک نیتی سے انتخاب یا خلاصہ کرنا یا اس میں سے کوئی خاص مضمون اخذ کرنا یا اسی عام مواد کو دوسری کتاب کے استعمال کرنے میں استعمال کرنا اس کتاب پر حملہ کرنا نہیں ہے (۵)، لیکن خلاصہ کرنا جائز نہیں سمجھا گیا اور یہ امر کہ خلاصہ کرنا سرقہ ہے یا

(۱) چانسری ڈویزن جلد ۹ صفحہ ۱۶۴ (۲) مقدمات اپیل جلد اول صفحہ ۶۳۲

(۳) اسٹوری اکویٹی جلد ۲ دفعہ ۹۳۲ و ۹۳۳ (۴) ویسی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲ و میراول رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۴۳۵ (۵) اسٹوری اکویٹی جلد ۲ دفعہ ۹۳۹ و ویسی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۲۶

نہیں صرف مقدار پر منحصر نہیں بلکہ مالیت مواد منتخب کردہ پر ہے اور اگر فی الواقعہ نتیجہ یہ ہو کہ ایک کتاب کو دوسری کی بجائے قائم کیا جائے تو یہ سرقہ ہے لیکن یہ امر حیحالیس بہ جانہ اور آخری معلوم کیا جا سکتا ہو ہر ایک مقدمہ میں تبدیل ہو جاتا ہے (۱) ایڈیٹر رپورٹ قانونی کو اپنے نوٹ ہائے مندرجہ حاشیہ میں فی الحقیقت حق کاپی رائٹ حاصل ہے لیکن اگر چند اشخاص فیصلجات عدالتی کو علیحدہ علیحدہ طبع کرانا چاہیں تو وہ مجاز ہیں کہ فیصلجات مذکور کی نقول عدالت سے حاصل کر کے طبع کرا دیں اور ایکدوسرے سے نقل نہ کریں (۲) الیس عام طور پر جملہ اشخاص ایک ہی مشترک مواد کو استعمال کر سکتے ہیں لیکن ایک شخص دوسرے کے استعمال کردہ ترتیب اور اجتماع مواد کا سرقہ نہیں کر سکتا اور نہ دوسرے کے مواد کی نقل کر کے اپنے آپکو محنت اور خرچ سے محفوظ رکھ سکتا ہے بغرض ثبوت سرقہ کے یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک کتاب دوسری کتاب کی نقل ہو بلکہ یہ کافی ہے۔ اگر مدعی کی کتاب سے کمینہ پن یا فریب سے نقل کی گئی ہو (۳) یہ قاعدہ اکثر ڈائرکٹریوں۔ ڈکشنریوں وگائیڈ بک کی صورتوں میں متعلق کیا گیا ہے (۴) ایک کتاب کے ایک جزو کا دوسری کتاب میں لینا بھی سرقہ ہے تو اسصورت میں اس جزو کی اشاعت سے یا اگر وہ علیحدہ نہ ہو سکتا ہو تو کل کتاب کے طبع و شائع کئے جانیسے منع کیا جاوے گا (۵) ایک کتاب تمثیلات کا لینا بھی سرقہ ہے جس حال میں کہ وہ کتاب کا ایک اہل حصہ ہوں (۶) کتاب کا ٹائیٹل پیج (سرورق) بھی کتاب کا اہم جزو ہوتا ہے۔ لہذا اس میں بھی کاپی رائٹ ہو سکتا ہے (۷) ترجمہ میں بھی کاپی رائٹ ہوتا ہے خواہ اس شخص نے خود کیا ہو یا کسی سے باجرت کرایا ہو جس نے اُسے شائع کیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا حق کاپی رائٹ فروخت کر دے تو اُسے ان کتب کی فروخت میں ممانعت نہیں کی جا سکتی جو اُسنے قبل از فروخت کاپی رائٹ کے طبع کرائی ہوئی ہیں (۸)

---

(۱) مائلنی وکرگیب رپورٹ چانسری جلد ۳ صفحہ ۱۱۷ وانگلش جورسٹ جلد ۱ صفحہ ۵۲۰ ولار رپورٹ کامن پلز جلد ۱۰ صفحہ ۵۷۲ وکونٹس کنٹری جلد ۲ صفحہ ۴۸۶ (۲) لارجرنل کامن پلز جلد ۴۲ صفحہ ۲۷۶ او مائلنی وکرگیب رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱۷ وکمنٹس کنٹری جلد ۲ صفحہ ۴۷۷ (نوٹ) و ۴۸۵ (نوٹ) (۳) اسٹوری ایکوئٹی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۶۸ وولیبی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۰ وبیون رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۶ (۴) لا رپورٹ ایکوئٹی جلد اول صفحہ ۶۹۷ و جلد ۳ صفحہ ۱۸۷ (۵) کتاب رسل صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۸۵ (۶) لا رپورٹ ایکسچکر جلد ۸ صفحہ اول و لا رپورٹ ایکوئٹی جلد ۱۹ صفحہ ۶۲۳ (۷) چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۲۴۱ و جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۲ (۸) شرح داورسی کالٹ صاحب۔

لیکن ایک کتاب کا جو ایک زبان میں ہو دوسری زبان میں ترجمہ کرنا سرقہ نہیں (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین
لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۵ مشہور مصنفوں کے اشعار کا انتخاب کاپی رائٹ کے لائق ہو سکتا
ہے۔ اصل اصول ایسے مقدمات میں قابل لحاظ یہ ہے کہ کسی شخص کو اجازت نہیں کہ وہ دوسرے شخص کی
محنت سے فائدہ حاصل کرے یا اُسے کام میں لاوے یا بہ نہج دیگر اسے اپنی جائداد بنا دے جس
صورت میں کہ مدعا علیہ کی کتاب میں مدعی کی کتاب کے مضامین تھے اور اُسنے مدعی کے کاپی
رائٹ میں دست اندازی کی تو اس کے برخلاف ڈگری ہرجانہ و حکم امتناعی صادر کی گئی (۲)

مدعی نے ۱۸۴۷ء میں سنسکرت کی کتاب موسوم ورات راج جدید اور مشرح چھاپی اور
اس کی تالیف میں پنڈتوں سے امداد حاصل کی اور کتاب کی مکرر ترتیب درست کی اور مختلف
فقرے قدیم کتب سنسکرت سے لئے اور اس کی ذیل میں نوٹ درج کئے۔ مدعا علیہ نے
۱۸۵۶ء میں اسی کتاب کو بہ ترمیمات خفیف طبع اور شائع کیا تجویز ہوئی کہ مدعی کی کتاب قابل حفاظت
تھی اور چونکہ مدعا علیہ نے کتاب مذکور کا سرقہ کیا ہے لہذا اس کے نام حکم امتناعی جاری کیا گیا
(۳) نیز ملاحظہ ہو پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۵ ۱۸۹۳ء۔ اگر کسی کتاب میں خاص اشیا کی تصویریں
بنا کر اسکی تشریح کی گئی ہو اور دوسرا شخص منتخب کنندہ اُنہی تصویروں کو نقل کرے تو نا جائز
ہے۔ اسیطرح اگر کوئی شخص کسی ملک میں جا کر اور محنت کر کے کوئی نقشہ تیار کرے تو دوسرا شخص
بلا اجازت اس کے اس نقشہ کو بجنسہ نہیں چھپوا سکتا اگر طبع کرائے تو حکم امتناعی جاری ہو سکتا ہے
(۴) جن اصولوں پر چھپی ہوئی کتاب کے لئے دوسرے شخص کو چھاپنے کی ممانعت ہوئی ہے انہیں اصولوں
پر کسی کتاب کے مسودہ کو بلا مرضی مسودہ کرنیوالے کے یا اس کے وارث کے چھاپنا ممنوع ہے
(۵) کوئی شخص کسی عمدہ اور لائق نثار کی چٹھیاں (خواہ خانگی ہوں یا نہ) یا مضامین جو بے بہا متصور
ہوتے ہوں بغیر اجازت مالک خطوط یا نثار کے چھپوا نہیں سکتا اور چٹھیوں کا مالک کاتب ہوتا ہے (۶)
زبانی لیکچر بھی بدون اجازت لیکچرار کے طبع نہیں کئے جا سکتے (۷) اگر کوئی شخص ناٹک یا کوئی سوانگ
نیا ایجاد کرے تو کوئی دوسرا شخص بغیر اجازت موجد کے اس کے سوانگ کو نہیں کر سکتا اور اگر کوئی کرے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۵۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۶ (۳) انڈین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۸ (۴) اسٹوری ایکویٹی دفعہ ۹۳۹ تا ۹۴۲ (۵) اسٹوری ایکویٹی دفعہ ۹۴۳ و ارڈن
رپورٹ صفحہ ۳۲۹ (۶) اسٹوری ایکویٹی دفعہ ۹۴۴ تا ۹۴۸ و شرح داد رسی کالٹ صاحب
(۷) لارجنرل چانسری جلد ۳ صفحہ ۲۰۹ و چانسری ڈویژن جلد ۲۶ صفحہ ۲۴۷ و سٹوری ایکویٹی دفعہ ۹۴۹

تو اسکو بذریعہ حکم امتناعی کے امتناع کیا جاوے گا (۱)

ٹریڈ مارک یعنی نشانات سوداگری و حرفے کے — جس نشان کے استعمال سے یہ سمجھا جاوے کہ یہ اسباب فلاں شخص خاص کا یا فلاں خاص وقت یا مقام پر صناعت کیا ہوا یا تجارتی ہو یا کہ وہ فلاں صفت کا ہو تو وہ نشان حرفہ کا نشان کہلائیگا (دفعہ ۴۷۸ مجموعہ تعزیرات ہند) اسبارہ میں بہت بحث ہو چکی ہو کہ آیا نشان حرفہ میں مالکیت ہو سکتی ہے یا نہیں لیکن آخر یہ فیصل ہوا ہو کہ صرف نشان میں کوئی مالکیت نہیں ہے بجز اسصورت کے کہ اسکا استعمال کسی اسباب پر کیا جاوے جیسا کہ اس کے ایجاد کنندہ نے منشا رکھا ہے پس اگر کوئی شخص اسی نشان کو ایک بالکل مختلف قسم کے اسباب پر استعمال کرے تو نشان مذکور پر کوئی حملہ نہ ہوگا (۲)

یہ بالکل درست ہے کہ فریب کوئی وجہ نالش نہیں ہے کیونکہ دوسرے شخص کے نشان حرفہ کا غلط طور پر استعمال کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ اس قسم کے مقدمات میں اصول یہ ہو کہ مدعی کو ضرر صرف اُسصورت میں پیدا ہوتا ہے جبکہ مدعی نے کسی خاص نشان یا نام کے لگانیسے اس مارکیٹ (بازار) میں جہانکہ اسکا مال فروخت ہوتا ہے یہ مقرر کر دیا ہے کہ جس مال پر یہ نشان ہوگا وہ میرا بنایا ہوا متصور ہو اگر مدعا علیہ اسی قسم کے نشان کو استعمال کرے۔ بدین منشا کہ عوام کو مدعا علیہ کے مال کے خریدکرنیکی تحریک ہو یا غالباً ہو گی گویا کہ وہ مدعی کا بنایا ہوا ہے تو وہ قصوروار ہوگا۔ (۳)

کسقدر مشابہت کافی ہے — ضرر کے قائم کرنیکے لئے یہ ضروری نہیں ہو کہ ٹھیک مشابہت مدعی کے نشان کی ہو اور درحقیقت مشابہت کبھی بھی پوری نہیں ہوتی کیونکہ لبا اوقات اس سے مدعا علیہ کی غرض پیدا ہو جانی ممکن ہو۔ سوال یہ ہو کہ آیا مشابہت ایسی ہو جیسی کہ منشا رکھی گئی تہی یا کہ ایسی ہو جس سے معمولی اشخاص کو دہوکا ہونا قیاس کیا گیا ہے تاکہ انکو اس امر کی تحریک ہو کہ بخیال اس امر کے کہ وہ مدعی کا مال ہو مدعا علیہ کا مال خرید کریں۔ اگر ایسی ہو تو کسی خاص ہرجہ کا ثابت کرنا ضروری نہیں ہو (۴) اگر اس امر کا اشتباہ ہو کہ آیا مشابہت ایسی ہو جس سے دہوکا ہونا قیاس کیا گیا ہے تو پھر کوئی حکم امتناعی عارضی صادر نہ ہونا چاہیے بلکہ سوال مذکور سماعت مقدمہ تک فیصلہ کے لئے محفوظ رکھا جانا چاہیے (۵) لیکن اگر مشابہت سے یہ قیاس

---

(۱) اسٹوری ایکوئٹی جلد ۲ صفحہ ۹۴۹ لغایت ۹۶۰ و اسپلر رپورٹ صفحہ ۶۹۴

(۲) کے و جانسن رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳ و دی جیکس جانسن و اسمتھ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۷ و انگلش جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۱ و جلد ۱ صفحہ ۵۱۳ و دی جیکس جانسن و اسمتھ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۵۰ و مقدمات اپیل جلد ۸ صفحہ ۳۳۳ (۳) چانسری ڈویژن جلد ۱۸ صفحہ ۳۹۵ و مقدمات اپیل جلد ۸ صفحہ ۳۴۲ و ۳۹ (۴) لا رپورٹ چانسری جلد اول صفحہ ۱۹۲ و لا رپورٹ ایکوئٹی جلد ۸ صفحہ ۱۴۳ و چانسری ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۸۰۱ و ۸۴۸ و جلد ۷ صفحہ ۸۳۴

(۵) چانسری ڈویژن جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۱

کیا گیا ہے کہ بجنسہٖ خریداران کو دھوکہ ہو تو یہ کافی ہے اور حکم امتناعی صادر کیا جانا چاہیئے گو کہ فی الواقعہ کسی خریدار کو غلطی نہ ہوئی ہو (۱) مدعیان نے مدعا علیہ پر واسطے غصب کرنے ان کی لیبل کے جو رنگ وسمہ کی ٹین پر استعمال کی گئی جو انہوں نے بمبئی بھیجا نالش کی لیبل ٹین کے سر پر ہوتی ہے اور ایسی محرابدار پٹی کے وسط میں ایک ہاتھی کی تصویر ہوتی ہے باقی لیبل بوجہ ہونے ایک مرکب کے سبز اور سرخ اور سنہری ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سکوں کی بنی ہوئی ہے اور اس کے اکثر حصہ پر تمغے اور نشانات ہوتے ہیں مدعا علیہ مقام بمبئی کیلاد کمپنی فرنیک ورث کا ایجنٹ تھا قبل از سنہ ۱۸۹۲ء کیلاد کمپنی نے بمبئی میں ٹین میں بند کر کے جس پر کہ لیبل لگے تھے رنگ وسمہ بھیجدیا تھا مگر مدعیان نے لیبل مذکور کی بابت کوئی شکایت نہ کی لیکن جنوری سنہ ۱۸۹۲ء میں کیلاد کمپنی نے ایک نئی لیبل تجویز کی اس پر بھی ہاتھی کی شکل تھی جو اس شکل سے کسیقدر مختلف تھی جو مدعیان کی لیبل پر تھی اور اس کے گرداگرد جدید نشانات تھے اگر انکو جداجدا فرض کیا جائے تو منجملہ ان کے کسی پر بھی مدعیان کا کوئی اعتراض نہ تھا لیکن انہوں نے یہ شکایت کی کہ بلحاظ عام تاثیر کے یہ جدید لیبل ان کے نشان سوداگری سے ایسی مشابہ ہے کہ گویا ان کے رنگ کی نقل کی گئی ہے اور خریداران کو اس کے دہوکہ کے ہونیکا زیادہ احتمال تھا۔ تجویز ہوئی کہ مدعی ایک حکم امتناعی کا برخلاف مدعا علیہ کے مستحق تھا از سارجنٹ صاحب چیف جسٹس اس قسم کے مقدمہ میں سوال یہ نہیں ہوتا کہ دلالان یا نیز گاہکان بمبئی پر کیا تاثیر ہوگی بلکہ یہ ہوتا ہے کہ لیبل مذکور خریداران بے خبر اور ناواقف کو کسقدر متعجب کریگی جیساکہ خاصکر مفصل میں زیادہ تر پایا جائے گا بوجہ امتحان باصیات مزید مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ عام تاثیر لیبل سے ایسے خریداران کی توجہ روکی جاوے گی اور کہ باوجود فرق کے جو بیشک بلحاظ رنگ اور رقبہ ہاتھی اور بعض دیگر امورات کے موجود ہے لیبل کی نسبت یہ خیال ہوگا کہ یہ مدعی کا ہی مال ہے از سٹارلنگ صاحب جسٹس اس لیبل کا جس کے رنگ کی نقل دوسرے لیبل پر نہیں کی گئی دوسرے لیبل کی رنگ میں نقل ہونی بالکل ممکن ہے اور اس سے عام شکل میں مشابہ ہونیسے یہ اغلب ہے کہ خریداران کو دہوکہ ہو (۲) لیکن جسصورت میں کہ مدعی نے جو ایک سیاہی بنانیوالا تھا اور جسنے بالخصوص اپنی سیاہی کی بابت کوئی پیٹنٹ حاصل نہ کیا تھا مدعا علیہ کے خلاف نالش کر کے حکم امتناعی حاصل کیا جو کہ نیز اسی قسم کی تجارت کرتا تھا اور مدعی کی لیبل کی نقل رنگ آمیز استعمال کیا کرتا تھا جسکی بابت اسکا ادعا تھا

(۱) مقدمات اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۱۹

(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۸۸

کہ اُسنے بطور اپنے ٹریڈ مارک کے پیٹینٹ آفس لنڈن کی ٹریڈ مارک برانچ میں رجسٹری کرائی ہوئی تھی مدعا علیہ کی لیبل شکل میں زیادہ تر مدعی کی لیبل کے مطابق معلوم ہوتی تھی مگر فرم کا نام مختلف تھا اور عبارت بدلی ہوئی تھی قرار دیا گیا کہ حکم امتناعی عطا نہ کیا جانا چاہیئے تھا ایک شخص کا اسی قسم کی لیبل اپنے نام سے استعمال کرنا اس کی طرف سے کوئی تدبیر اس بات کی ظاہر نہیں کرتا کہ اپنی شئے کو مثل دوسرے کی شئے کے منتقل کرے الا اسصورت میں کہ اس کیطرف سے کسی فریب کا کیا جانا ثابت کیا جائے رنگت اور قد و قامت لیبل کا بطور ایک جزو ٹریڈ مارک کے متصور نہیں کیا جا سکتا (۱)

دیگر ضروریات واسطے ضرر کے

جس حال میں کہ نشان یا نام یا لقب اس فریق کی طرف سے جسکی بابت شکائت ہے کہ اُسنے اسکا بیجا استعمال کیا ہے کبھی بھی عوام الناس میں پیش نہ کیا گیا ہو تو کوئی نالش نہ ہو سکے گی (۲) اور نہ اسصورت میں جہانکہ مدعا علیہ صرف یہ بیان کرتا ہو کہ وہ مدعی کا مال نہیں بیچتا بلکہ اور مال عمدہ قسم کا بیچتا ہے اور نہ اسصورت میں جہانکہ مدعا علیہ بر نہج دیگر نام یا نشان مذکور کے استعمال کرنیکا مستحق ہے اور ایسا بدون کسی غلط بیانی کے کرتا ہے جس سے دیگر اشخاص کو یہ قیاس کرنے کی تحریک ہو کہ اسکا کاروبار یا مال ویسا ہی ہے جیسا کہ مدعی کا ہے (۳) بخلاف ازیں گو ہر دو فریق کا ایک ہی نام ہو اگر مدعی کے نام سے یہ ظاہر کرنیکا منشا ہو کہ فلاں مال مدعی کا بنایا ہوا ہے تو مدعا علیہ کو اس امر میں احتیاط کرنی چاہیئے کہ اس کے ہیچ قسم کے مال سے مدعی کے مال کی بابت غلطی نہیں ہو لی اگر واقعی مشابہت حلیہ ایسی ہو جو عوام الناس کو غلطی میں ڈالنے کے لئے کافی ہو اور عوام الناس کو غلطی ہو جس سے مدعی کا ہرجہ ہوتا ہو تو وہ حکم امتناعی حاصل کر سکتا ہے گو کہ بیجا استعمال بدون نیت فریبانہ کے ہو (۴) اور بدون ایسے ہرجہ کے مدعی حکم امتناعی کا مستحق ہوگا جو کہ ایک مناسب چارہ جوئی علاوہ کسی ہرجانہ کے جملہ نالشات بابت اس قسم کے ہرجانوں میں ہے (۵)

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ بحوالہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۰۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۷۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۰۸ (۲) کامن بنچ رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۳ چانسری ڈویژن جلد ۲۷ صفحہ ۶۶۰ (۳) دی جیکس میکناٹن و گارڈن رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۹۶ و چانسری ڈویژن جلد ۳ صفحہ ۵۰۸ و جلد ۷ صفحہ ۸۳۴ و جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۲ (۴) ہاؤس رپورٹ و کریگ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۴۸ (۵) بیون رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۲ و جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۸ صفحہ ۱۸۳ اور دی جیکس جانسن و اسمتھ رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۰ و جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۹ صفحہ ۴۷۹۔

یہ چارہ جوئی بذریعہ حکم امتناعی بوجہ انقضائے میعاد کے ممنوع نہ ہوگی بجز اسصورت کے کہ قانونی حق کے لئے انقضائے میعاد ایک مرانع ٹھہرے (۱)،

ٹریڈ مارک یعنے نشان حرفہ سوداگری کئی قسم کا ہوتا ہے	ٹریڈ مارک کئی قسم کا ہوتا ہے مثلاً لبگی لیبل یا لفافہ جو بوتلوں یا پیکٹوں پر لگایا جاتا ہے جس میں اشیار بند کی جاتی ہیں (۲)، اسی اصول

پر مدعا علیہ کیطرف سے ایک اسی قسم کے ٹائیٹل کا اخبار یا جنتری زیر استعمال کیا جانا جو فروخت کی گئی ہوں لیکن ایسا ٹائیٹل نہ ہو جسکا محض اشتہار دیا گیا ہو لیکن تا حال اسکا استعمال مدعی سے نہ کیا گیا بدیں خیال کہ عوام الناس کو دہوکہ ہو (۳)،

اور اسی قسم کے نام کا ایک ہوٹل کے لئے ویسی ہی غرض کے لئے استعمال کیا جانا (۴)، اور اسی قسم کے نام اور لقب کا ایک دوکان یا سوداگری فرم کے لئے استعمال کیا جانا بذریعہ حکم امتناعی کے منع کیا جا سکتا ہے اور نیز ہرجہ دلایا جا سکتا ہے جو بوجہ فعل بیجا مذکور کے واقعہ ہوا ہو (۵)،

لیکن کسی پرائیویٹ مکان یا جائداد کا وہی نام رکھنا جو اس کے ہمسایہ نے استعمال کیا ہو کوئی مائز ضرر نہیں ہے (۶)، اگر ایک شخص نے اپنی دوکان کی نیکنامی فروخت کر دی ہو گو کہ اُسنے آئندہ کے لئے تجارت مذکور نہ کرنیکا اقرار نہ کیا ہو تو اس کے نام حکم امتناعی جاری ہو سکتا ہے کہ اپنا کاروبار ایسے طور پر نہ کرے جس سے عوام الناس کو یہ یقین کرنے کی تحریک ہو کہ وہ وہی دوکان یا فرم کاروبار کی کر رہا ہے جیسی کہ وہ پہلے کرتا تھا اور اسے لازم ہے کہ گاہکو نکو مدعو نہ کرے اور انکو اس کے ساتھ معاملہ کرنے کے لئے تحریک کرنیکی کوشش نہ کرے (۷)،

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۱۷۶ (۲) بیون رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۱۶۴ و لا رپورٹ ایکویٹی جلد اول صفحہ ۵۱۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۴۸۵ (۳) لا رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۳۰۷ و چانسری ڈویژن جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۷ و جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۲ و فلپس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵۴ و لا ٹائمس چانسری جلد ۳۳ صفحہ ۱۱۷ و چانسری ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۶۰۶ (۴) سانڈرس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۲۵ نیز ملاحظہ ہو اسٹوری ایکویٹی جلد ۲ دفعہ ۹۵۱ (ن)، وکتاب سیرڈ صاحب درباره ہرجہ جلد ۲ صفحہ ۶۸ (۵) بیمن رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۳۱ و لا رپورٹ چانسری جلد ۸ صفحہ ۱۹ و چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۵۶۰ و جلد ۱۷ صفحہ ۶۳۸ (۶) چانسری ڈویژن جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۴

(۷) ویسی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۳۳۵ و لا جرنل چانسری جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۱ و چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۴۳۶ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۶۔

کسی اور شخص کے نام کا استعمال بیجا طور پر کرنا | کسی اور شخص کا نام بیجا طور پر استعمال کرنا بھی باعث ہرجہ و نقصان ہے لہذا ایسی صورتیں بھی حکم امتناعی صادر کیا جاوے گا ایک مقدمہ میں ایک پبلشر نے واسطے فروخت خاص اشعار کے اشتہار دیا جن کو اس نے جھوٹے طور پر بیرن شاعر کے بیان کئے تو اس کو ان کے شائع کرنے سے بذریعہ حکم امتناعی امتناع کیا گیا (۱)

تعمیل حکم امتناعی کیونکر ہوگی | اگر حکم امتناعی ایک بار نالش میں صادر ہو جاوے اور مدعا علیہ اس کی تعمیل نہ کرے تو اس کی تعمیل بصیغہ اجراء ڈگری کرانی چاہئے نہ کہ بذریعہ جداگانہ نالش کے (۲)

خرچہ | جب کوئی فریق لطریق نفس الامر کامیاب ہو تو وہ مستحق خرچہ کا ہے (۳)

میعاد | میعاد کا لحاظ نوعیت چارہ کار مطلوبہ سے ہوتا ہے اگر دعوے صرف حکم امتناعی دوامی کا ہو تو چونکہ ایسے دعوے کے لئے کوئی میعاد معین نہیں ہے اس لئے زیر دفعہ ۱۲۰ ایکٹ ۹ ۱۹۰۸ء اندر چھ سال کے دائر ہونا چاہئے (۴)

احکام امتناعی مشعر ہدایت | **دفعہ ۵۵** جب بغرض انسداد نقض کسی پابندی کے کچھ افعال کی تعمیل کرانی ضرور ہو اور عدالت اسکا حکم دے سکتی ہو تو عدالت کو حسب اپنی اقتضائے رائے کے اختیار ہے کہ اس نقض کے انسداد کا حکم امتناعی صادر کرے اور نیز تعمیل افعال ضروری کی کرا دے۔

تمثیلات

(الف) زید نے ایک نئی عمارت سے وہ روشنی بند کردی جسکا حق عمرو نے ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند کے باب ۴ کی رو سے حاصل کیا تھا۔ پس جائز ہے کہ عمرو نہ صرف حکم امتناعی اس بات کا حاصل کرے کہ زید اس عمارت کو آگے بنانے سے روکا جائے بلکہ یہ بھی کہ جسقدر عمارت سے عمرو کی روشنی رکتی ہو وہ منہدم کرا دیجائے۔

(ب) زید نے ایک مکان بنایا کہ جسکا چھجا عمرو کی زمین پر بڑھا ہوا ہے پس عمرو بغرض حصول حکم امتناعی نالش کرسکتا ہے کہ اتنا چھجا جو بڑھا ہوا ہے گرا دیا جاوے۔

(۱) مراٹیول رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۹۰

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۵

(۵) ملاحظہ ہو ایکٹ ۹ ۱۹۰۸ء

(ج) جو صورت تمثیل (ط) دفعہ ۵۴ میں لکھی گئی ہے اس میں عدالت یہ حکم بھی دے سکتی ہے کہ تمام تحریرات جو عمرو نے بحیثیت مریض بنام زید بحیثیت اس کے معالج ہونے کے بھیجی تھیں وہ تلف کر دیجائیں۔

(د) جو صورت تمثیل (د) دفعہ ۵۴ میں لکھی گئی ہے اس میں عدالت یہ حکم بھی دے سکتی ہے کہ زید کے خطوط تلف کر دیے جائیں۔

(ہ) زید عمرو کے متعلق ایسے حالات چھاپنے کی دہمکی دیتا ہے جنکا چھاپنا از روے باب ۲۱ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند قابل سزا ہے پس عدالت سے حکم امتناعی بدیں مضمون جاری ہو سکتا ہے کہ حالات مذکور نہ چھاپے جائیں۔ گو یہ امر دکھایا جائے کہ اُنکے چھپنے سے عمرو کی جائداد کو کچھ نقصان نہ پہونچے گا۔

(و) زید عمرو کا معالج یہ دہمکی دیتا ہے کہ عمرو کی تحریریں جو اس کے پاس ہیں اور جنسے عمرو کی بدچلنی ثابت ہوتی ہے وہ مشتہر کر دیگا۔ پس عمرو اس مضمون کا حکم امتناعی حاصل کر سکتا ہے کہ وہ تحریریں نہ چھاپی جائیں۔

(ز) جو صورتیں تمثیلات (ت) و (ث) دفعہ ۵۴ اور تمثیلات (ہ) و (و) دفعہ ہذا میں لکھی گئی ہیں ان میں عدالت یہ حکم بھی دے سکتی ہے کہ وہ نقول جو از راہ غصب حاصل کی گئیں اور وہ نشانات تجارتی اور حالات اور تحریریں جو ان تمثیلوں میں مذکور ہیں حوالہ یا تلف کر دیجائیں۔

دادرسی مندرجہ دفعہ ہذا کسی پابندی کے نقض سے متعلق ہوتی ہے خواہ پابندی مذکور معاہدہ سے پیدا ہوئی ہو یا بصورت دیگر۔

جبکہ پابندی معاہدہ سے پیدا ہوتی ہو — مدعی نے مدعا علیہ سے ایک پٹہ واسطے تعمیر ملز کے لیا تھا جس کے رو سے مدعا علیہ کے ذمہ یہ فرض عائد کیا گیا تھا کہ نہر اور تالاب سے جو اس کی اراضیات میں واقع ہیں پانی بہم پہونچایا جاوے گا۔ مدعا علیہ نے پانی بہم نہ پہونچایا برطبق نالش مدعی مدعا علیہ کے نام حکم امتناعی بدایتی صادر کیا گیا کہ پانی کی آمد میں کوئی مزاحمت تا میعاد پٹہ کے نہ کرے (۱) ایک اور مقدمہ میں مدعا علیہ نے اس قطعہ زمین پر مکان بنایا جس کی بابت اُسنے اقرار کیا تھا کہ وہ بطور باغ کے رہنے دیا جاویگا۔ برطبق نالش مدعی مدعا علیہ کو مکان بنانے سے ممانعت کی گئی

(۱) دلیپی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۲

اور حکم دیا گیا کہ جسقدر عمارت بنائی گئی ہے گرا دیجائے (۱) ایسے مقدمہ میں ہمیشہ حکم امتناعی دوامی مناسب ہوگا لیکن جس حال میں کہ عمارت جو خواہ ابھی تعمیر کی گئی ہو ضرر رساں معلوم ہو بدیں وجہ کہ اس سے صحت الناس کو خطرہ پہونچتا ہے یا قریب کے مکان ناقابل بود و باش ہو جاتے ہیں یا واسطے اغراض خاص کے کام میں نہیں آسکتے تو عارضی حکم امتناعی صادر کیا جانا ضروری ہے اسیطرح جبکہ مدعا علیہ نے مدعی کے مکان میں جو راستہ واسطے نکلنے دہواں کے تھا رد کردیا اور چھت کی چمنی پر انیٹیں رکھدیں تو اس کے نام حکم امتناعی ہدایتی صادر کیا گیا (۲)

اسی طرح جس حال میں کہ مدعیان بروئے ایک اقرار نامہ کے اس امر کے مستحق تھے کہ ایک نالہ پانی کا ایک خاص طرف میں بہتا ہے اور مدعا علیہ نے نالہ کی رہ کو تبدیل کر دیا تو اسکو ایسا کرنے سے امتناع کیا گیا (۳)

حکم امتناعی بصورت ٹارٹ یعنی ہرجہ کے — مقدمات ٹارٹ میں جو اس قسم کے ہوں لبا اوقات حکم امتناعی صادر کیا جاتا ہے مثلاً جب کہ ایسے افعال کئے جائیں جن سے ایک ندی سے مستفید ہونیکا حق روکا جاوے یا ہوا اور روشنی کا راستہ روکا جاوے جیسا کہ تمثیل (الف) میں ہے یا جبکہ ان افعال سے ایک مسلسل امر باعث تکلیف اراضی کا قائم ہوتا ہو جیسا کہ تمثیل (ب) میں ہے تو حکم امتناعی صادر کیا جاویگا (۴)

جس حال میں کہ مدعا علیہ نے باوجود مکرر منع کئے جانے منجانب مدعی کے ایک احاطہ کے تعمیر کرنے پر اصرار کیا جسپر سے کہ مدعی کو اپنی دوکان کے طرف جانیکا حق راستہ حاصل تھا اور اس نے وہ معاوضہ ادا نہ کیا جسکے لینے کا اقرار مدعی نے کیا تھا تو حکم امتناعی ہدایتی صادر کیا گیا کہ عمارت کو گرادے گو کہ بہت قیمت اسپر خرچ آئی تھی (۵)

عموماً دادرسی مندرجہ دفعہ ہذا بنسبت ان عمارات کے دیجاوے گی جو بعد آغاز نالش کے یا بعد اسکے کہ نوٹس مدعا علیہ کو ایسے کرنیسے باز رہنے کی بابت دیا گیا ہو بنائی گئی ہوں (۶) چونکہ ہر مالک اراضی کا فرض ہے کہ اپنے درخت کی شاخوں کو اسطرح بڑھنے نہ دے کہ اس کے ہمسایہ کی زمین پر جھکیں یا اسطرح اپنے درخت کی جڑوں کو نہ پھیلنے دے کہ ہمسایہ مذکور کی زمین میں دھس جائیں جس سے

(۱) سیمن رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳ (۲) کے و جانسن رپورٹ جلد اول صفحہ ۳۸۹ (۳) لا جرنل چانسری جلد ۳۰ صفحہ ۵۹۴ و بیون رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۵ (۴) بروھر کردن کیسز جلد اول صفحہ ۵۸۸ و کامن بنچ جلد اول صفحہ ۲۸۰ و لا رپورٹ چانسری جلد ۹ صفحہ ۴ ؛ ۳ و ۴ (۵) چانسری ڈویژن جلد ۷ صفحہ ۵۵۱ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۶ (۶) چانسری ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۶۵۱

کہ ہمسایہ کو نقصان پہونچے اس لئے بصورت خلاف ورزی فرض مذکور کے زیر دفعہ ہذا عدالت ایک حکم امتناعی بنام مالک اراضی صادر کر سکتی ہے کہ شاخوں یا جڑوں کو کاٹ دے دوامی حکم امتناعی ایسی صورت میں ناقابل عملدرآمد ہوتا ہے (۱)۔ زیادہ تشریح وتمثیلات کے لئے ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۵۴ ایکٹ ہذا

دفعہ ۵۶۔ حکم امتناعی امور مفصلہ ذیل کے لئے نہیں دیا جاسکتا ہے

حکم امتناعی کب نہیں کیا جاسکتا ہے

(الف) واسطے ملتوی رکھنے کسی کارروائی عدالت کے جو اس مقدمہ کے ارجاع کیوقت دائر ہو جس میں حکم امتناعی کی درخواست کیجائے اِلّا اس حال میں کہ کثرت کارروائی کے انسداد کے لئے ایسی امتناع ضروری ہو۔

(ب) واسطے ملتوی رکھنے کارروائی کے عدالت کے جو اس عدالت کی ماتحت نہ ہو جس میں حکم امتناعی کی درخواست کیجائے۔

(ج) لوگوں کو کسی جماعت واضع قوانین کے حضور درخواست بھیجنے سے باز رکھنے کے لئے

(د) لغرض مزاحمت خدمات سرکاری کسی صیغہ گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ یا افعال شاہی کسی ریاست غیر کے۔

(ہ) واسطے ملتوی رکھنے کارروائی کے مقدمہ فوجداری کے

(و) واسطے انسداد نقض ایسے معاہدہ کے جس کی تعمیل مختص جبراً نہ ہوسکتی ہو۔

(ز) واسطے انسداد ایک فعل کے اس بنا پر کہ وہ تکلیف دہ خلائق ہے درحالیکہ وہ فعل صریح تکلیف دہ خلائق نہ ہو۔

(ح) واسطے انسداد ایک ایسے نقض مستمر کے جس میں درخواست کنندہ خاموشی اختیار کر چکا ہو۔

(ط) جس حال میں کہ بجز صورت نقض امانت کے اور صورتوں میں کسی اور معمولی طریقے سے وادرسی کافی بدرجہ مساوی بالیقین حاصل ہوسکتی ہو۔

(ی) جس حال میں کہ کردار درخواست کنندہ یا اس کے کارندوں کا ایسا رہا ہو کہ وہ اعانت عدالت کا مستحق نہ ہو

(ک) جس حال میں کہ درخواست کنندہ کوئی ذاتی غرض معاملہ میں نہ رکھتا ہو۔

تمثیلات

(الف) زید نے اپنے شریک عمرو کو شراکتی قرضہ اور مال کی فراہمی سے باز رکھنے کے لئے حکم

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۴۹ بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۰

امتناعی کی درخواست کی اور معلوم ہوتا ہے کہ زید نے بطور نامناسب بہی جاکو ٹھی شرکتی کی حاصل کی تھیں اور عمرو کو انہیں دیکھنے نہیں دیا۔ پس عدالت حکم امتناعی نہ صادر کرے گی

(ب) زید گھڑیاں بناتا ہے اور انکو پیٹنٹ یعنی سندی سیسے کی گھڑیاں" کہکر بیچتا ہے مگر درحقیقت وہ پیٹنٹ نہیں ہیں۔ عمرو یہی الفاظ اپنی بنائی ہوئی گھڑیوں کی نسبت استعمال کرتا ہے پس زید اس دست درازی کے روکنے کے لئے کوئی حکم امتناعی حاصل نہیں کر سکتا۔

(ج) زید ایک دوا "میکسیکن بام" کے نام سے فروخت کرتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ وہ چند نادر اجزا سے مرکب ہے اور اعلیٰ درجہ کے طبی خواص رکھتی ہے عمرو نے اسیطرح کی ایک شے اسیسے نام اور کیفیت کیساتھ بیچنے شروع کی کہ لوگوں کو یہ گمان ہو کہ وہ زید کا میکسیکن بام ہے زید نے عمرو پر نالش کی بایں مراد کہ عمرو اس کے بیچنے سے باز رکھا جائے۔ عمرو نے ثابت کیا کہ زید کا میکسیکن بام کچھہ نہیں ہے صرف سور کی خوشبودار چربی ہے۔ پس چونکہ زید کا بیان صحیح نہیں ہے وہ حکم امتناعی حاصل نہیں کر سکتا

وجوہات جوابدعوے متذکرہ دفعہ ہذا دو جماعت ہائے میں تقسیم کی جاسکتی ہیں (۱) عام وجوہات جو جملہ نالشات حکم امتناعی سے یکساں متعلق ہوسکتی ہیں اور وہ ضمنہائے (الف) لغایت (ج) میں مذکور ہیں (۲) خاص وجوہات جواب جو خاص مقدمات کے حالات سے متعلق ہوسکتی ہیں اور وہ ضمنہائے (د) لغایت (ک) میں پائی جاتی ہیں دفعہ ہذا صرف دوامی احکام امتناعی سے متعلق ہے اور دفعہ ہذا کا منشا ان احکام امتناعی میں خلل اندازی کرنیکا نہیں ہے جنکی درخواست زیر قاعدہ اول آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کی گئی ہو۔ چنانچہ ایک کارروائی متدائرہ روبرو صاحب جج ضلع میں درحالیکہ بعض جائداد غیر منقولہ کے نیلام کا حکم دیا گیا تھا۔ ایک فریق ثالث نے ایک جائداد کی نسبت درخواست عذرداری کی جو نامنظور کی گئی اسپر سائل نے ایک نالش عدالت سبارڈینیٹ جج میں واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ جائداد مذکور قابل نیلام نہیں ہے اور نیز اُسنے ایک حکم امتناعی بغرض التوائے نیلام مذکور کی بھی درخواست کی جو سبارڈینیٹ جج نے عطا کیا ڈسٹرکٹ جج نے مطابق حکم امتناعی کے نیلام جائداد مذکور ملتوی کر دیا ایک عذر یہ کیا گیا تھا کہ حکم مذکور صاحب جج ضلع پر قابل پابندی نہ تھا اور اسنے التوائے نیلام میں اہم بے ضابطگی سے عمل کیا ہے اور سبارڈینیٹ جج کو حکم امتناعی عطا کرنیکا اختیار زیر دفعہ ۵۶ ایکٹ دادرسی خاص حاصل نہ تھا۔ تجویز ہوئی کہ سبارڈینیٹ جج حکم مذکور کے عطا کرنیکا مجاز تھا اور ڈسٹرکٹ جج پابند اس امر کا تھا کہ نیلام ملتوی کرتا اور دفعہ ۵۶ متعلق نہیں ہے (۱) ہائیکورٹ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۰۳

اس بارہ میں حکم امتناعی صادر کر سکتی ہے کہ مدعا علیہ اپنی نالش متدائرہ مطالبہ خفیفہ کے متعلق کارروائی کرانیسے باز رہے تاوقتیکہ نالش مرجوعہ بعدالت ہائیکورٹ بربنائے معاہدہ مذکور کی سماعت نہ ہولے (۱) مطابق اصول مندرجہ جزو (ب) دفعہ ہذا کے عدالت چیفکورٹ کارروائیات تقسیم مرجوعہ بعدالت مال کے روکنے کے لئے حکم امتناعی صادر نہیں کر سکتی کیونکہ عدالت مال چیف کورٹ کے ماتحت نہیں ہے (۲) چند تجاران نے تجارت میں ناکامیاب ہونے اور مدعا علیہ کی ڈگری عدالت ضلع ترچناپلی کا مدیون ہونے کے باعث اپنے قرضخواہوں کیساتھ ایک صلحنامہ کیا اور ایک دستاویز تحریر کی گئی جس میں مدیون اپنی زر ڈگری کی نسبت فریق بنایا گیا مدعا علیہ نے بعد میں اس ڈگری کے اجرا کی درخواست کی ان اثنا نے جن کی کہ تحویل میں مدیون کی جائداد بروئے دستاویز مذکور کے دیگئی تھی اور نیز مدیونان نے اسی عدالت میں ایک نالش واسطے حکم امتناعی کے دائر کی کہ مدعا علیہ کو اپنی ڈگری اجرا یا کارروائی اجرا کرنیسے باز رکھا جاوے تجویز ہوئی کہ حکم امتناعی متدعیہ حسب منشاء دفعہ ۵۶ فقرہ (الف) ایکٹ دادرسی خاص کثرت کارروائیات کے روکنے کے لئے ضروری نہ تھا اور کہ نالش بحوالہ دفعہ ۵۶ فقرہ (ب) ایکٹ دادرسی خاص کے چل نہیں سکتی (۳) جس حال میں کہ ایک ڈگری کی بابت بیرون از عدالت بذریعہ ایک اقرارنامہ کے ایفا ہو جانا بیان کیا گیا ہو لیکن ایفا مذکور کی تصدیق عدالت میں نہ کی گئی ہو تو نالش بعد بربنائے اقرارنامہ مذکور واسطے استقرار اس امر کے کہ رقم واجب الادا بروئے ڈگری ادا کی گئی اور ڈگری کا ایفا ہو چکا ہے اور واسطے حکم امتناعی اس امر کے کہ ڈگریدار کو اپنی ڈگری جاری کرانے سے منع کیا جاوے غیر قابل مسموع ہوتی ہے اور استدعا متعلق حکم امتناعی احکام دفعہ ہذا کے خلاف ہے (۴) الف نے اراضی ب کے ہاتھ خواہ بطور الجنٹ خواہ بطور بیناسیہ از ج کے رہن کی ب نے بربنائے رہن مذکور نالش کر کے ڈگری حاصل کی ج نے الف و ب کے نام نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ وہ استفادہ ڈگری کا مستحق ہے اور اسکو اس کے جاری کرانے کا حق حاصل ہے اور واسطے حکم امتناعی دربارہ اس امر کے کہ الف کو ب کو روپیہ ادا کرنیسے اور ب کو الف سے روپیہ وصول کرنیسے منع کیا جاوے تجویز ہوئی کہ مدعی استقرار کا مستحق تھا لیکن حکم امتناعی کا نہیں (۵) ایک کاشتکار نے جبر تعمیل اطلاعنامہ بیدخلی کی حسب ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی کے ہوئی تھی عدالت دیوانی میں واسطے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۵۶ (۲) نمبر ۶۹ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۳۳۸ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۸۰۴

(۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۳

حکم امتناعی دوامی کے بغرض روکنے اپنے بیدخلی کے نالش کی اور اپنی نالش کو ایک اقرار پر مبنی کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ جبتک وہ لگان معین ادا کریگا تب تک بیدخل نہ ہوگا۔ تجویز ہوئی کہ نالش نہیں ہو سکتی کیونکہ عدالت دیوانی کو حسب دفعہ ۹۵ ایکٹ لگان اور دفعہ ۱۰ ب و ج ایکٹ دادرسی خاص کے اختیار سماعت حاصل نہیں (۱)، نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۴ و جلد ۱۵ صفحہ ۱۶ و نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و شرح زیر دفعہ ۴۲ و ۵۴ ایکٹ ہذا۔

ایک نالش ایک ٹیکس دہندہ کیطرف سے واسطے حکم امتناعی متضمن باین امر کے ہو سکتی ہی کہ میونسپلٹی اپنے سرمایہ کو بیجا طور پر صرف نہ کرے کیونکہ وہ زیر ضمن (ک)، دفعہ ہذا نہیں آتی (۲)، لیکن ملاحظہ ہو نمبر ۵۲ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ زیر دفعہ ۵۴ ایکٹ ہذا و نمبر ۸۷ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ

حکم امتناعی درخصوص تعمیل اقرار منفی کے

دفعہ ۵۷ - باوجود دفعہ ۵۶ فقرہ (و) کے جبکہ ایک معاہدہ میں کسی فعل کے کرنیکا اقرار باثبات ہو اور اس کے ساتھ ایک اقرار بہ نفی کسی فعل کے نہ کرنے کا صریحاً یا معناً ہو تو یہ صورت کہ عدالت تعمیل مختص اقرار مثبت کی بالجبر نہیں کرا سکتی ہے مانع اس کی نہ ہوگی کہ اقرار منفی کی تعمیل کے لئے عدالت حکم امتناعی صادر کرے مگر یہ شرط ہے کہ درخواست کنندہ اس معاہدہ کو جسقدر کہ اسپر واجب تھا پورا کرنے میں قاصر نہ رہا ہو۔

تمثیلات

(الف)، زید نے عمرو کے ہاتھ ہزار روپیہ پر ایک ایسے کاروبار کا گڈول جو مکان کاروبار سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا بیچنے کا معاہدہ کیا اور یہ بھی اقرار کیا کہ میں وہ کاروبار کلکتہ میں نہ کرونگا عمرو نے زید کو ہزار روپے ادا کر دئے لیکن وہ کاروبار کلکتہ میں کرتا رہا تو عدالت زید کو اس امر پر مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ اپنے گاہکوں کو عمرو کے پاس بھیجے لیکن عمرو حکم امتناعی اس بات کا حاصل کر سکتا ہے کہ زید وہ کاروبار کلکتہ میں نہ کرے

(ب)، زید نے عمرو کے ہاتھ ایک کاروبار کا گڈول فروخت کرنیکا معاہدہ کیا بعد ازاں زید نے عمرو کی دوکان کے قریب ہی اسیطرحکا کاروبار شروع کیا اور اپنے پرانے خریداروں کو اپنی طرف پھیرنے لگا۔ یہ امر اس کے معاہدہ ذہنی کے خلاف ہے اور عمرو حکم امتناعی حاصل کر سکتا ہے باین مضمون کہ زید خریداروں کو اپنی طرف پھیرنے سے باز رکھا جائے اور یہ کہ وہ کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے خریداروں کا دل عمرو سے ہٹ جائے۔

(ج)، زید نے عمرو کیساتھ معاہدہ کیا کہ وہ عمرو کے تھیٹر میں بارہ مہینہ تک گائے گا اور کسی

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۹۴ (۲)، انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۶

اور جلسہ عام میں نہ گائیگا۔ عمرو تعمیل مختص گانے کے اقرار کی نہیں کرا سکتا ہے لیکن وہ مستحق حکم امتناعی بدیں مضمون حاصل کرنیکا ہے کہ زید کسی اور جلسہ عام میں گانیسے باز رکھا جائے۔

(د) عمرو نے زید کے ساتھ معاہدہ کیا کہ وہ بارہ مہینہ تک وفاداری سے بطور محرر اس کا کام کریگا زید اس معاہدہ کی تعمیل مختص کی ڈگری پانیکا مستحق نہیں ہے لیکن وہ یہ حکم امتناعی حاصل کر سکتا ہے کہ عمرو اسی قسم کے کسی دوسرے کارخانہ میں بطور محرر کام کرنیسے باز رکھا جائے

(ہ) زید نے عمرو سے معاہدہ کیا کہ بمعاوضہ ہزار روپیہ کے جو عمرو بتاریخ مقررہ اسکو ادا کرے وہ ایک مقام معین کے اندر فلاں کاروبار شروع نہ کرے گا عمرو نے روپیہ نہیں ادا کیا پس زید اس کاروبار کو مقام معین کے اندر شروع کرنیسے باز نہیں رکھا جا سکتا۔

دفعہ ہذا ان پابندی ہائے کی صورتوں تک محدود کی گئی ہے جو معاہدہ سے پیدا ہوتی ہوں۔ لہذا عام قاعدہ مندرجہ فقرہ دوم دفعہ ۵۴ سے (یعنی جبکہ ایسی پابندی معاہدہ سے پیدا ہوئی ہو عدالت رعایت قواعد اور احکام مندرجہ باب ۲ ایکٹ ہذا کی کریگی) ایسی پابندی ہائے کی نسبت یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس حال میں کوئی تعمیل مختص نہ ہوسکتی ہو تو کوئی حکم امتناعی بھی نہ ہونا چاہیے بغرض اس امر کے کہ مقدمہ دفعہ ہذا کی ذیل میں آسکے یہ ضروری ہے کہ معاہدہ میں (کم از کم مفہوماً گو صریحاً نہ ہوں) ہر دو اقرار ایک مثبت اور دوسرا منفی شامل ہوں لہذا وہ معاہدہ جس میں ایسے اقرارات شامل نہ ہو دفعہ ہذا کی ذیل میں نہ آئیگا چنانچہ جس حال میں کہ صرف ایک مثبت اقرار ایک بیرسٹر نے بابت اس امر کے کیا تھا کہ وہ ایک خاص مشتہر رشائع کنندہ کے لئے) مقدمات کی رپورٹیں تیار کرے گا تو حکم امتناعی منفی نوعیت کے صادر کرنیسے انکار کیا گیا۔ بربنائے اسوجہ کے کہ کوئی منفی اقرار نہ کیا گیا تھا۔ (۱)

بغرض اس امر کے کہ حکم امتناعی زیر دفعہ ہذا صادر کیا جا سکے سائل کی طرف سے شرط مندرجہ دفعہ ہذا کی تعمیل کی جانی ضروری ہے چنانچہ ایک مقدمہ میں الف نے ب کو جو ایک ایکٹر تھا اسواسطے مقرر کیا کہ وہ لنڈن کے تھیئٹر میں ایک خاص وقت پر ایکٹ کرے چنانچہ (ب) لنڈن آیا اور الف کے لئے ایکٹ کرنیکے لئے تیار اور آمادہ تھا۔ لیکن گو الف نے ب کو تنخواہ دیدی لیکن اس سے چار یا پانچ ماہ تک کام نہ لیا۔ ازاں بعد (ب) نے اور جگہہ ایکٹ کرنیکے لئے ملازمت کر لی بر طبق نالش الف کے حکم امتناعی سے انکار کیا گیا۔ بربنائے اسوجہ کے کہ محض الف کیطرف سے تنخواہ کا ادا کیا جانا الف کیطرف سے اپنے معاہدہ کی کافی بجا آوری نہ تھی کیونکہ اقرار جانبینی تھا۔ ایک طرف تو یہ تھا کہ (ب)

(۱) ولسن رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵

کو اپنی قابلیت اور لیاقت لنڈن کے تھیٹر میں ظاہر کرنیکا موقعہ دیا جاویگا اور دوسری طرف یہ تھا کہ وہ کسی اور جگہ بدوں اجازت الف کے ایکٹ نہ کریگا (۱) منفی اقرار مفہوم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ مدعا علیہ نے بمقام انگلستان ایک اقرار نامہ پر جو اُس نے ریلوے کمپنی کیساتھ کیا تھا دستخط کیے جس کے رو سے اُس نے یہ معاہدہ کیا کہ وہ تابع تاوان یکصد پونڈ کے ہندوستان میں عرصہ ۴ سال تک صرف کمپنی کی ملازمت کریگا۔ مدعا علیہ ہندوستان میں بصرف کمپنی مذکور آیا اور دو سال تک اُسکی ملازمت کرکے اُسکی ملازمت کو دوسرے آقا کی ملازمت کیواسطے چھوڑ دیا۔ اس بیان سے کہ ایک لوکو موٹو سپرنٹنڈنٹ نے اسکے ساتھ منصفانہ برتاؤ نہیں کیا۔ تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ کو کوئی حق منسوخی اقرار نامہ مذکور کا حاصل نہ تھا اور مدعی کمپنی مذکور مستحق حصول ایک حکم امتناعی درمیانی کی مشعر اس امر کے تھی کہ مدعا علیہ اور لوگوں کی ملازمت کرنے سے باز رکھا جاوے اس شرط پر کہ مدعی کمپنی اُسکو اپنی خدمت میں رکھنے پر راضی ہو (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۵۴

(الف نے) بعض شرائط پر اقرار کیا کہ وہ تین سال تک (ب) کا اسسٹنٹ رہیگا جو ایک طبیب اور جراح تھا اور زنگبار میں کاروبار کرتا تھا۔ اس چٹھی (دستاویز ب) میں جس میں کہ وہ شرائط درج تھیں جو (ب) نے پیش کی تھیں اور جو حسب قرارداد عدالت (الف نے) قبول کی تھیں الفاظ ذیل درج تھے۔ ایک عام فقرہ بخلاف طبابت کرنیکے مرتب کیا جانا چاہیئے۔ ایک سال بعد نا اتفاقی وقوع میں آئی اور الف نے بطور اسسٹنٹ (ب) کے کام کرنا چھوڑ دیا۔ اور زنگبار میں خود طبابت کرنے لگا (ب نے) ایک نالش بغرض حصول حکم امتناعی کے اس کے برخلاف رجوع کی تجویز ہوئی کہ (ب) ایک حکم امتناعی کا مستحق تھا جسکے رو سے الف زنگبار میں طبابت کرنیسے روکا جاوے۔ جب تک کہ تین سال کا عرصہ ختم ہولے (۳)

مدعا علیہ نے جبکہ وہ بعلت جرم خیانت مجرمانہ کے گرفتار تھا اور اُس کے برخلاف کارروائیات فوجداری کی جا رہی تھیں مدعی کے حق میں جو پوشاک ساز کا کاروبار بمبئی میں کرتا تھا اور جسکی ملازمت میں مدعا علیہ جرم خیانت مجرمانہ کا مجرم ہوا تھا۔ ایک اقرار نامہ بشرائط ذیل تحریر کیا (۱) وہ مدعی کے کل مطالبہ کی بیباقی میں مبلغ الف ۵۰۰ روپیہ ادا کریگا اور (۲) مدعی کی ملازمت بطور قطع کنندہ کے کریگا اور تاریخ اقرار نامہ سے دس سال تک اُسکی ملازمت میں رہیگا (۳) ایمانداری سے مدعی کی ملازمت کریگا (۴) اگر مدعی کو بوجہ کسی قصور کے نامبردہ کو برخاست کرنا پڑے تو مدعا علیہ صریحاً یا حیلتاً نہ بطور خود اور نہ بشراکت یا ملازمت کسی اور شخص کے تا انقضائے میعاد دس سال مذکور کاروبار قطع کنندہ یا درزی کا کریگا اور اگر کرے تو مدعی مجاز اُسکو منع کرنیکا ہوگا۔ استغاثہ بوجہ عدم ثبوت خارج ہو گیا (۱) اس بعد مدعی نے مدعا علیہ کو بموجب اقرار نامہ کے اپنی ملازمت کرنے کے لیے طلب کیا۔ لیکن اُس نے

(۱) بیون رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۰۱۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۸۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۳ ؎

انکار کیا اور ایک اور شخص کی ملازمت کرتا رہا۔ اسپر مدعی نے نالش باستدعا حکم امتناعی اس امر کے دائر کی کہ مدعا علیہ کاروبار قطع کنندہ یا خیاط کا کرنیسے دس سال تک تاریخ اقرارنامہ سے باز رکھا جاے۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ فریقین بوقت تحریر اقرارنامہ مساوی بہ حیثیت نہ تھے لہذا حکم امتناعی صادر نہیں ہو سکتا (۱)

معاہدہ خلاف تجارت معاہدہ جو دربارہ ممانعت تجارت کے ہو جائز نہیں ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۲۷۔ ایکٹ معاہدہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۶۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۰۰۔ لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۸ زیر دفعہ ۵۴۔ ایکٹ ہذا۔

طریق عمل یا عملدرآمد نسبت حکم امتناعی چند روزہ اور دوامی کی ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۵۳۔ ایکٹ ہذا۔ قواعد عملدرآمد بالکل بے قاعدہ نہونی چاہئیں بلکہ عاقلانہ اصولوں پر مبنی ہونے چاہئیں اور گو ہر ایک عدالت صریح قواعد مقرر کردہ واضعان قوانین کی پیروی کرنیکی پابند ہے۔ تاہم اُنکا اطلاق اُن مسلّمہ اصولوں کے مطابق ہونا چاہیئے جنپر وہ مبنی ہوں۔ لہذا بغرض رہنمائی ہماری عدالتہائے ہندوستان کے اُنکا اُن اصولوں سے واقف ہونا فضول نہ ہوگا جو کہ ہیچو قسم کے قواعد عملدرآمد مروجہ عدالتہائے انصاف انگلستان سے اخذ کیے گئے ہیں۔ قواعد ضابطہ بلحاظ حکم امتناعی مندرجہ آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء چند روزہ احکام امتناعی تک محدود ہیں اور خاص کر اسی قسم کے احکام امتناعی کے متعلق سوال ضابطہ پیدا ہو سکتا ہے۔ حکم امتناعی دوامی جو بوقت سماعت مقدمہ صادر کیا جاوے۔ دراصل ڈگری یا جزو ڈگری نالش ہے اور عملدرآمد بہ تعلق اُسکے اصدار یا اجراء کے عام عملدرآمد بلحاظ ڈگریہائے کا جزو ہے چند روزہ احکام امتناعی دو قسم کے ہوتے ہیں (اول) وہ جو یکطرفہ حاصل کیے جاویں (اور دوم) وہ جو بعد نوٹس کے حاصل کیے جاویں۔ درمیانی درخواستہائے احکام امتناعی کی تائید بیانات حلفی سے ہو سکتی ہے جس حال میں کہ منشاء نالش حکم امتناعی دوامی کا حاصل کرنا ہو تو وہ ضروری جزو استدعاء مندرجہ عرضیدعوی کا ہوگا اور ایسے نمونوں کے لیے ملاحظہ ہوں نمونہ نمبر ۳۵ لغایت ۳۹۔ اپنڈکس (الف) ضمیمہ اوّل مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء قبل اسکے کہ حکم امتناعی چند روزہ کے لیے درخواست کیجاوے۔ عرضیدعوے داخل کیا جانا چاہیئے۔ لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اُسکی بالضرور عرضیدعوے میں استدعا کیجاوے اور بیشک اسکی ضرورت صرف بعد میں پیدا ہو سکتی ہے لیکن یہ عمدہ عملدرآمد معلوم ہوگا کہ گو حکم امتناعی کی استدعا عرضیدعوے میں کیجاوے۔ مدعا علیہ کو اُسکی نسبت بحث کرنی نہیں چاہیئے بلکہ درخواست کے کئے جانے تک انتظار کرنا چاہیئے جیسا کہ قبل اسکے کہ وہ اپنے واقعات اُس کے عطا کئے جانے کے برخلاف پیش کرے (۲) یہ عام قاعدہ ہے کہ مدعی کو جو حکم امتناعی کی درخواست کرے ضروری ہے کہ ایک مثبت اور خاص استحقاق بیان کرے پس یہ کافی نہیں کہ وہ محض ایک فرضی استحقاق حسب اطلاع فریقین

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۷۰۲۔ (۲) لا رپورٹ اکسچکر جلد اول صفحہ ۵۱

خود بیان کرے کہ ایک تصفیہ نامہ لکھا گیا ہے جس کے رُو سے مدعا علیہ مزارعہ تاحیات ہے اور مدعی وارث پسماندہ ہے
اور یہ بیان کرنا کافی نہیں ہے کہ مُدعی بدوں اظہار کسی خاص استحقاق کے مالک جائداد ہی (۱) اگر مدعی کا استحقاق
مشتبہ ہو تو عموماً کوئی حکم امتناعی صادر نہ ہوگا (۲) گوکہ مدعی کے لیے اُس وقت تک انتظار کرنا ضروری نہیں جبتک کہ
ایک متصوّر کردہ ضرر کا ارتکاب کیا جاوے تاہم اُسکو ٹھیک وجہ نسبت اس امر کے ثابت کرنی چاہئے کہ اُس کے
حقوق کی خلاف ورزی ہونیکا احتمال ہے۔ صرف یہ کہنا ہی کافی نہیں کہ وہ فی الواقعہ یقین کرتا ہے کہ مدعا علیہ
فعل مذکور کا ارتکاب کرنیکو ہے بلکہ ایسی نیت کے اظہار کے لیے کسی قدر بذریعہ فعل یا الفاظ کی ظاہر ہونا ضروری ہے (۳)
درخواست حکم امتناعی قبل از وقت نہ ہونی چاہئے بلکہ اُس وقت کرنی چاہئے جبکہ مدعا علیہ نے کسی خلاف ورزی استحقاق
مدعی کا ارتکاب شروع کیا ہو (۴) جب ایک فریق درخواست حکم امتناعی کرے اور خاصکر واسطے حکم امتناعی یکطرفہ
کے تو اُسے چاہئے کہ بُہت جلد بعد دریافت اپنے حقوق کے عدالت میں حاضر آوے اور بتائید اپنی تحریک کے اُسکو
بیانات حلفی میں اپنے مقدمہ کے کامل حالات بیان کرنے چاہئیں نہ کہ جزواً جزواً کہ جب پہلی وجہ ناکامیاب
رہیگی تو دوسری پیش کیجاویگی اور جہانکہ حکم امتناعی کی درخواست ایک وجہ پر کیجاوے اور وہ ناکامیاب ہے تو وہ بربنائے
دوسری وجہ کے عطا نہ کیا جاویگا (۵) حکم امتناعی ایک طرفہ بھی عطا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن خاص حالات میں مثلاً جبحال
کہ مدعی نے جو بعض مکانات کا مالک تھا اُنکے مدعا علیہ کے ہاتھ فروخت کرنیکا اقرار اُس قیمت پر کیا جو کہ ثالثان مقرر
کردیں اور قبل اسکے کہ فیصلہ دیا گیا مدعا علیہ نے مکانوں کو گرانا شروع کردیا تو اُسکے نام حکم امتناعی یکطرفہ صادر کیا
گیا۔ کہ ایسا نہ کرے باوجودیکہ مدعا علیہ نالش میں حاضر ہُوا تھا (۶) لیکن آجکل عام طریق عمل یہ ہے کہ ایک درمیانی حکم
امتناعی صادر کیا جاتا ہے جسکے رو سے مدعا علیہ کو ایک تاریخ تک منع کیا جاتا ہے اور مدعی کو اجازت دیجاتی ہے
کہ کسی مقررّہ تاریخ کو نوٹس حکم امتناعی کی تعمیل کرائے اور اس قسم کا حکم زیر احکام قاعدہ ۲۔ آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی
نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء ہوگا۔ حکم امتناعی صرف فریق نالش کے برخلاف صادر ہوگا (۷) یا برخلاف اس مزارعہ کے جو بماتحت
ایک رسیو کے قابض رہنے دیا گیا ہو یا برخلاف اُس مزارعہ کے جو قابض ہو گو وہ فریق نالش نہو اور مدعا علیہ کے لیے
کارروائی کرتا ہو یا عموماً برخلاف کاریگروں یا ملازمان کے گو وہ فریق نالش نہ ہوں (۸) چونکہ حکم امتناعی ہدایتی کا
یہ منشا ہے کہ سابقہ حیثیت بجال رہنے دیجاوے تاوقتیکہ حقوق فریقین کا تصفیہ سماعت مقدمہ پر نہولے لہذا یہ
قاعدہ قائم کیا گیا ہے کہ حکم امتناعی ہدایتی صرف آخری سماعت مقدمہ پر صادر کیا جاویگا (۹) حکم امتناعی عارضی تا

(۱) ویسی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۷۸۶ و برونسز کرون کیسنز جلد اوّل صفحہ ۵۷۔ (۲) ڈکنس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۹۹۔ (۳) اٹکنس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ و ویسی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۸۸ و جیکب و واکر رپورٹ چانسری جلد اول صفحہ ۶۵۳ و ویسی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۱۶ و چانسری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۹۴۴۔ (۴) شرح دادرسی کالٹ صاحب۔ (۵) ہیر رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۸۹۔ (۶) سیمن رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۸۳۴۔ (۷) ویسی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵۶ و لاجرنل چانسری جلد ۵ صفحہ ۸۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۰ و ۲۸۳۔ (۸) شرح دادرسی کالٹ صاحب۔ (۹) انگلش جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۸ صفحہ ۹۸۷

تا سماعت مقدمہ یا تا حکم مزید قائم رہیگا اور فریق ناراض کو اختیار ہے کہ زیر قاعدہ ۴ آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء واسطے منسوخی یا تبدیلی یا موقوفی حکم مذکور کے درخواست کرے۔ حکم امتناعی دوامی صرف سماعت مقدمہ پر عطا کیا جاتا ہے اور بلحاظ اپنی نوعیت کے وہ جزو ڈگری ہوتا ہے جو معمولی طریق میں بذریعہ اپیل کے تبدیل یا منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ اور سماعت مقدمہ پر اُسکی نسبت حق ثابت کیا جاسکتا ہے گو کہ پہلے اس سے انکار کیا گیا ہو یا درخواست نہ کی گئی ہو۔ بروئے قاعدہ ۲۔ آرڈر ۳۹ وہ قبل یا بعد فیصلہ کے حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن چونکہ ہمارے ضابطہ دیوانی میں فیصلہ اور ڈگری جداگانہ حکمنامے ہیں۔ لہذا بعد ڈگری کے حکم امتناعی حاصل نہیں ہوسکتا۔ بعد اس کے کہ حکم امتناعی خواہ ایک طرفہ خواہ بصورت دیگر عطا کیا جاوے۔ اُس فریق کو نوٹس دینا چاہیئے جسپر کہ اُسکا اثر پڑنیوالا ہے۔ لیکن اگر وہ فریق جس پر حکم مؤثر ہوتا ہے حاضر عدالت ہو تو اُسکو اُسکی تعمیل کرنی واجب ہے حکم امتناعی اپنے صدور کی تاریخ سے عامل ہوتا ہے۔ حکم امتناعی کی تعمیل ضرور کرنی چاہیئے خواہ وہ غلطی سے عطا کیا گیا ہو خواہ بے ضابطگی سے حاصل کیا گیا ہو۔ کیونکہ وہ ایک حکم عدالت ہے بصورت عدم متابعت حکم امتناعی کا نفاذ بطریق محکومہ فقرہ سوم و چہارم قاعدہ ۲ آرڈر ۳۹ مجموعہ دیوانی ہوگا جس کے رُو سے مدعاعلیہ کو چھ ماہ تک قید یا اُسکی جائداد قرق ہوسکتی ہے یا دونوں۔

جب حکم امتناعی کی منسوخی کی درخواست زیر قاعدہ ۴۔ آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کیجاوے تو طریق عمل یہ ہے کہ درخواست میں تاریخ مقرر کردیجاوے اور مدعی یا اُسکے ایجنٹ مجاز کے نام نوٹس کی حسب ضابطہ طور پر تعمیل کرائی جاوے تاکہ وہ حاضر ہوکر وجہ ظاہر کرے کہ کیوں منسوخ نہ کیا جاوے۔ اگر نالش خارج ہوجاوے تو حکم بھی منسوخ ہوجاتا ہے۔

اپیل | بنا راضی حکم مصدرہ زیر قاعدہ ۱ و ۲ و ۴ آرڈر ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اپیل ہوسکتا ہے۔
(قاعدہ اول حرف (ص)، آرڈر ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء)

ضمیمہ ایکٹ ہذا بروئے ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء منسوخ ہوگیا ہے ٭

قانون شادی بیوگان اہل ہنود نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء ... ۲ر

شرع محمدی۔ اس میں جابجا فیصلجات اور مستند کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں ...... ے

دھرم شاستر شرح ...... ے

قانون حق شفعہ ۲ سنہ ۱۹۰۵ء غیر شرح ۲ر شرح ... عا

ر ایکٹ پنجاب کورٹ آف وارڈس ۲ سنہ ۱۹۰۳ء ... ۲ر

ر ایکٹ کورٹ آف وارڈس مغربی شمالی ۳ سنہ ۱۸۹۹ء ... ۲ر

ر ایکٹ میعاد پنجاب ا سنہ ۱۹۰۴ء ...... ار

ر کمپنی ہائے ہند شرح نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۲ء ...... عا

ایکٹ دیوالیہ (۳ سنہ ۱۹۰۹ء) ۲ر

صیغہ فوجداری

مجموعہ تعزیرات ہند نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء ۱۲عہ

شرح مجموعہ تعزیرات ہند۔ یہ کتاب شرح تعزیرات ہند مین صاحب کا پورا ترجمہ اور دیگر شروح مولفہ مورگن صاحب و میکفرسن صاحب و اوکینلی صاحب و تھوبالڈ صاحب و فلپ صاحب وغیرہ و جملہ متعلقہ کتب اصول کا ایک مکمل مجموعہ ہے۔ بوجہ عام پسند ہونیکے چار بار چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی۔ اب بعد اضافہ ترمیمات اور تازہ نظائر اور دیگر بہت سے مفید امرات کے پانچویں بار طبع کیگئی ہے ضخامت اور مضامین پہلی اشاعتوں سے دوچند اور صحت و خوبی میں اُن سے کئی درجہ عمدہ ہے شروع میں ایک نہایت مفید دیباچہ اور کئی ایک فہرستیں ہیں دعوی سے کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک جس قدر کتب مین صاحب کی تعزیرات کے ترجمے کے نام سے طبع ہوتی ہیں وہ اسکے مقابل میں بالکل ناقص اور نامکمل ہیں یار دو شرح اسکا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ معہ ر

مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء ۱۲عہ

شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری جس محنت و جانفشانی سے لایق ممبران کمیٹی نے اس شرح کو تالیف کیا ہے اس کا اندازہ کتاب کے دیکھنے سے ہو سکتا ہے۔ تمام مستند شروح انگریزی کا لب لباب ہے جس قدر سامان شائقین قانون کو تمام دیگر شروح سے مستغنی کرنیکے لئے ضروری تھا وہ سب اس قابل قدر اور عام پسند شرح میں جمع کر دیا گیا ہے بڑے بڑے لایق وکلا اور ججوں نے تصدیق کی ہے کہ اس وقت تک مجموعہ ضابطہ فوجداری کی جسقدر شرحیں اردو میں چھپ چکی ہیں اُنمیں سے کوئی بھی اسکی خوبی کو نہیں پہنچی معہ ر

شرح قانون شہادت۔ قانون شہادت کے تمام پیچیدہ اور دقیق مسائل کو نہایت عمدگی سے حل کرکے ایک عام فہم قانون بنا دیا ہے شرح لکھنے میں تمام مستند کتب انگریزی مثلاً شرح قانون شہادت فیلڈ صاحب و ٹیلر صاحب و کننگھم صاحب و سید محمود صاحب و سید امیر علی صاحب وغیرہ سے مدد لیگئی ہے ...... چہ

قانون شہادت نمبر ا سنہ ۱۸۷۲ء ۸ر

ر حلف نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء شرح ۳ر

قواعد چوکیداران پنجاب ۲ر

قانون پلیس نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء ۳ر

ر نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۸ء ...... ار

ر تازیانہ نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۹ء ۲ر

ر قمار بازی نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء ۲ر

ر مداخلت بیجا مویشی نمبر ا سنہ ۱۸۷۱ء ۲ر

ر اسلحہ نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء شرح معہ قواعد ۸ر

ر قیدیاں نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۰ء ۴ر

ر جیلنی نجات نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۴ء ۴ر

ر اقوام جرایم پیشہ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۱ء شرح معہ قواعد ۵ر

ر انسداد بیرحمی حیوانات ۱۱ سنہ ۱۸۹۰ء ۶پ

ر حفاظت پرندگان وحشی نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۷ء ۲ر

ر خانگی مجرمان نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء ۲ر

ر رعایا غیر کو حیثیت رعیت سرکار بخشنے کا نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۵۲ء ۶پ

ر جعلسازی نمبر ۵ سنہ ۱۹۱۳ء ۲ر

کتاب	قیمت
قانون پاگل خانجات نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۵۸ء مشرح..	۲ر
" عہد شکنی پیشہ وران نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء مشرح...	۲ر
" ریلوے نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء مشرح معہ قواعد...	[illegible]
" ٹیلیگراف نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۵ء	۲ر
" ڈاکخانجات نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۸ء	۴ر
" انسداد دختر کشی نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۰ء مشرح	۱ر
" گاڑیہائے کرایہ نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۶۱ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۹ء..	۲ر
" سرائے وپڑاؤ نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۶۷ء	۲ر
ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۹ء متعلق امراض بدکنار	۲ر
قانون ادارہ گردان اہل یورپ	۲ر
ایکٹ مضامین عام نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء	۲ر
بھک سے اڑجانیوالے مادوں کا ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۴ء	۱ر
کل کے کارخانوں کا ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء	۲ر
قانون تادیب گاہ نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۷ء	۲ر
" معابر شمالی ہند نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۸ء مشرح	۲ر
" ڈسٹرکٹ بورڈ پنجاب نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ء مشرح معہ قواعد	[illegible]
" " ممالک مغربی شمالی و اودھ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۳ء...	۴ر
" میونسپل بورڈ پنجاب نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۱ء	۸ر
" مغربی و شمالی و اودھ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۰ء	۸ر
سرحدی ریگولیشن نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء	۴ر

صیغۂ مال

کتاب	قیمت
قانون دریا برد و برآمد نمبر ۱ سنہ ۱۸۲۵ء مشرح معہ قواعد	۲ر
" اسٹامپ نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۹ء	۴ر
شرح قانون اسٹامپ۔ اردو میں کوئی ایسی جامع اور مکمل شرح نہیں آجتک کے تمام نظائر درج ہیں	[illegible]
شرح قانون رسوم عدالت عام پسند ہونیکی وجہ سے تھوڑے عرصہ میں کئی دفعہ چھپ چکی ہے	[illegible]
قانون افیون نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۸ء مشرح معہ قواعد	۸ر
" آبکاری نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۴ء معہ قواعد	[illegible]
" حصول اراضی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۴ء معہ قواعد و سرکلرات	۱۲ر
" انہار و نکاس نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۳ء " " "	۱۲ر

کتاب	قیمت
قانون انکم ٹیکس نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶ء	۴ر
" جنگلات نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۸ء مشرح معہ قواعد	۸ر
" دفینہ نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۸ء	۱ر
" قرضہ حکام موقعہ نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۹ء	۶ پائی
مجموعہ قانون قرضہ ترقی حیثیت اراضی و قرضہ کاشتکاران نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۴ء معہ قواعد	۱۲ر
قانون پنشن نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء مشرح	۲ر
" رجسٹری نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء غیر مشرح و مشرح معہ قواعد..	[illegible]
" مزارعان پنجاب نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء	۶ر
" " " " مشرح	[illegible]
" مالگزاری پنجاب نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء	[illegible]
" " " " مشرح	[illegible]
" قواعد ۱۶ و ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء مشرح	[illegible]
" لگان ممالک مغربی و شمالی نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء	۸ر
" مالگزاری " " " نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء	۸ر
" بٹوارہ نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۳ء	[illegible]
اراضی نہر میں خاص حقوق رعیت عطا کرنیکا قانون نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۳ء	۱ر
قانون وصول مالگزاری نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء	۱ر
ایکٹ انتقال اراضی پنجاب نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۰ء مشرح معہ قواعد	[illegible]

متفرق کتابیں

کتاب	قیمت
ڈائجسٹ دیوانی پنجاب از سنہ ۱۸۶۶ء تا سنہ ۱۹۱۰ء...	[illegible]
" فوجداری " " "	[illegible]
" مال " " "	[illegible]
قواعد عرائض نویسان	۴ر
مجموعہ سوالات امتحان تحصیلداران و منصفان و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران پنجاب از سنہ ۱۸۹۰ء تا حال	۵ر
مجموعہ سوالات نائب تحصیلداران پنجاب از سنہ ۱۸۹۰ء تا حال	[illegible]

المشتہر

مینیجر روز بازار اسٹیم پریس امرتسر